# کتاب
# الأدب العالي

## اسلامی آداب واخلاق کا مجموعہ

تالیف

مولانا ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمن اعظمی عمری مدنی

مدرس مسجد نبوی وسابق عمید کلیۃ الحدیث، جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ

ترجمہ

مولانا محمد صادق محی الدین عمری ندوی

ادارہ تحقیقات اسلامی

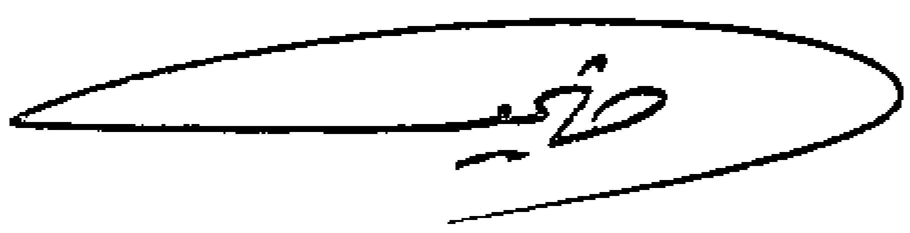
جامعۃ دار السلام

عمرآباد

الإهداء إلى الكريم فضيلة الشيخ عبد الرحمن مدني حفظه الله تعالى

من المؤلف عفا الله عنه

جوال: 0508722801



٢١ / ٤ / ١٤٤١ هـ

المدينة المنورة

# كتاب الأدب العالي

## اسلامی آداب واخلاق کا مجموعہ

تالیف

مولانا ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمن اعظمی عمری مدنی

مدرس مسجد نبوی وسابق عمید کلیۃ الحدیث، جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ

ترجمہ

مولانا محمد صادق محی الدین عمری ندوی

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | کتاب الأدب العالی (اسلامی آداب واخلاق کا مجموعہ) |
| مؤلف | : | مولانا ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمن اعظمی عمری مدنی |
| مترجم | : | مولانا محمد صادق محی الدین عمری ندوی |
| سنہ اشاعت | : | اپریل 2019ء |
| صفحات | : | 460 |
| ناشر | : | ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی<br>جامعہ دار السلام، عمر آباد<br>635808، ٹمل ناڈو |
| فون | : | 04174-255693 |

# فہرست

## اٹھنے، بیٹھنے اور مجلس کے آداب



## کھانے پینے کے آداب

## مہمان نوازی اور کھلانے پلانے کے آداب

## احتساب، دعوت اور خطبے کا بیان



## رات اور دن کے آداب کا بیان



## کھیل کود اور دیگر کوششوں کا بیان

## راستے، چلنے پھرنے اور سفر کے آداب



## جانوروں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا چاہیے

## برے اخلاق کا بیان

## نفاق اور منافقین کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حرفِ مسرت

برادر عزیز ڈاکٹر ضیاء الرحمن اعظمی عمری کا نام زبان پر آتا ہے تو ان کے سارے کام نگاہوں کے آگے نمایاں ہو جاتے ہیں، اور وہ حدیث یاد آجاتی ہے، جس کا مفہوم کچھ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کوئی اچھا کام لینا چاہتا ہے تو اس کے لیے کہیں سے بھی کسی کو میدانِ عمل میں لا کر کام کو انجام تک پہنچا دیتا ہے۔

عزیز موصوف کے ماضی سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ آپ کس گھر سے، کس ماحول سے اور کس دین سے اس کے رسم ورواج کو چھوڑ کر، گھر والوں سے ناطہ توڑ کر، راہِ حق کے ہر مشکل امتحان سے گزر کر، کوئی ساٹھ سال پہلے کفر سے اسلام کے سایے میں آئے۔ جامعہ دارالسلام عمر آباد کی آغوش میں چھے سالوں کا کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر علم و عمل کے زیور سے آراستہ ہوے، بلکہ رات کے تین تین بجے مشفق اساتذہ کے دروازوں پر دستک دے کر سیکھنے، پڑھنے اور آگے بڑھنے کے عمل کو جاری رکھا۔ افسوس کے ساتھ لکھنا پڑھتا ہے کہ آج ایسی لگن اور تڑپ کے طلبہ اور ویسے بے لوث و بے نفس اساتذہ خال خال ہی نظر آتے ہیں۔

عمر آباد سے کندن بن کر نکلے۔ مکہ مدینہ میں ان کے قدم پہنچے۔ دونوں شہروں کی یونی ورسٹیوں سے بی اے، ایم اے کیا۔ جامعہ ازہر قاہرہ مصر سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ زندگی جن قربان گاہوں کی راہوں سے گزری، طبیعت اسی مناسبت سے مشکل پسند بن گئی۔ ایم اے، پی ایچ ڈی وغیرہ کے لیے موضوع بھی سخت سے سخت محنت طلب اختیار کیا۔ مکہ مکرمہ میں رابطۂ عالمِ اسلامی کے جنرل سکریٹری کے ماتحت کچھ دن مصروفِ کار رہے۔ مزاج پڑھنے پڑھانے، لکھنے لکھانے کا تھا۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے حدیثِ رسول کے استاذ کا منصب منتظر تھا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے عمید (Principal) مقرر کر دیے گئے۔ اونچے عہدے علمی کاموں کی فرصت کم ہی دیتے ہیں، لیکن ہمارے عزیز نے ڈھیر سارے کاموں کے ساتھ بحث و تحقیق کے لیے حدیثِ رسول کا موضوع منتخب کیا۔ تصانیف و تالیفات جو بلا مبالغہ بیسیوں ہزار صفحات پر مشتمل ہیں، ان کا حق تحقیق و تخریج ادا کر کے اہلِ علم سے خراجِ تحسین حاصل کیا۔ مقبولیت ایسی حاصل ہوی کہ کئی تصانیف کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہوے اور ہاتھوں ہاتھ لیے گئے۔ سب سے بڑا کارنامہ "الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل" کی تالیف کا ہے، جو بارہ ضخیم جلدوں میں چھپ چکی ہے، اور اس کا دوسرا ایڈیشن اٹھارہ جلدوں میں چھپنے جا رہا ہے۔

اس کتاب کا ایک انتخاب "تحفۃ المتقین" اور دوسرا انتخاب "الادب العالی" کے نام سے جامعہ دارالسلام کے ادارۂ تحقیقات اسلامی نے شائع کیا۔ علمی حلقوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور عوام اسے اردو میں دیکھنے کے خواہش مند ہوے۔ سال

گزشتہ "تحفۃ المتقین" شائع ہوئی اور اس سال "الادب العالی" کی اشاعت عمل میں آرہی ہے۔

دکتور ضیاء الرحمن صاحب کی شب وروز کی محنت وریاضت اور علمی کاموں میں ان کی سرگرمی تمام اہل علم کو، چاہے وہ متعلم ہوں یا معلم، مسلسل کام میں جٹے رہنے کے لیے ایک تحریک اور پیغام ہے۔ اللہ رب العزت جامعہ کے فارغین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور مزید علمی، دینی تصانیف کے لیے آپ کی عمر میں صحت وعافیت کے ساتھ برکت نصیب فرمائے۔ آمین

کتاب کے مترجم مولانا صادق محی الدین صاحب تصنیف وتالیف کے کوچے میں نووارد ہیں، لیکن کام کے دھنی ہیں۔ جو خدمت ان کے ذمے کی جاتی ہے، بہت بہتر طریقے سے انجام دیتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ ماہ نامہ راہ اعتدال میں ان کے مضامین ہمارے قارئین ہی شوق سے نہیں پڑھتے، بلکہ ملک اور پڑوسی ملک کے معیاری رسائل شکریے کے ساتھ انھیں نقل کرکے ان کے افادے کو عام کرتے ہیں۔ یہ ان کے لیے بڑا اعزاز ہے اور قلم سے تعلق کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی تحریک وتحسین ہے۔

میرے خیال میں ترجمے کا کام آسان نہیں۔ اس لیے کہ اس میں دونوں زبانوں کی تعبیر اور اسلوب سے واقفیت ضروری ہوتی ہے۔ ان کی اس کامیاب کوشش کو سراہتے ہوئے مبارک باد دیتا ہوں، اور خواہش کرتا ہوں کہ ادارۂ تحقیقات سے ہر سال علمی، فکری، دینی، دعوتی اور اصلاحی تصانیف وتراجم کا ایک ذخیرہ باذوق پیاسے قارئین کے ہاتھوں تک پہنچتا رہے۔

کاکاسعید احمد عمری

معتمد عمومی جامعہ دارالسلام عمرآباد

# عرضِ مترجم

علمی دنیا کی معروف و محترم شخصیت ڈاکٹر ضیاء الرحمن اعظمی عمری کی شہرہ آفاق تالیف [الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل] منتخب احادیثِ صحیحہ کا مجموعہ ہے۔ اس میں فقہی ابواب کی ترتیب سے شریعت کے تقریباً تمام ہی مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے بعض حصے افادۂ عام کی غرض سے الگ الگ شائع کیے گئے ہیں، جن میں نمایاں [تحفۃ المتقین] اور [الادب العالی] ہیں۔ تحفۃ المتقین دعاؤں اور اذکار کا مجموعہ ہے، جب کہ الادب العالی اخلاق وآداب پر مشتمل ہے۔

اس مجموعے میں مولف محترم نے اسلامی اخلاق وآداب کے مختلف ابواب کے تحت بارہ سو احادیث کا انتخاب پیش فرمایا ہے، جن میں مکارمِ اخلاق، صلہ رحمی، مسلمانوں کے آپسی حقوق، یتیموں، مسکینوں، کم زوروں، بیواؤں اور ضرورت مندوں کی خبر گیری، پڑوسیوں کے حقوق، اجازت طلبی کے آداب، کھانے پینے کے آداب، مہمان نوازی کے آداب، گفتگو کے آداب، راستے اور سفر کے آداب، جانوروں کے حقوق، احتساب اور دعوت و تبلیغ کے آداب، رات اور دن کے آداب، جانوروں کے ساتھ بہتر سلوک کی تلقین، اور اختتام میں ایسی بداخلاقیوں کا تذکرہ ہے جن سے ایک مسلمان کو ہر حال میں بچنا چاہیے۔

مذکورہ عناوین کے تحت جن احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے، اگر کوئی مسلمان ان پر صحیح معنوں میں عمل کرے تو وہ اخلاق کی بلندیوں کو پالے گا۔ ان احادیث کے مطالعے سے ایک طرف آپ ﷺ کے اخلاقِ عالیہ اور اوصافِ حمیدہ کا روشن پہلو سامنے آتا ہے تو دوسری طرف زندگی کو مہذب بنانے اور اخلاق و عمل کی خرابیوں سے بچنے کے لیے ایک نسخہ کیمیا بھی ہاتھ آتا ہے۔ اس لیے ان احادیث کا مطالعہ حصولِ علم سے بڑھ کر عمل کی نیت سے ہونا چاہیے۔

میں ذمے داران جامعہ کا شکر گزار ہوں، جنھوں نے اس مجموعۂ احادیث کے ترجمے کا بھاری بوجھ مجھ ناتواں کے حوالے فرمایا۔ ان حضرات کے حسنِ ظن کا انعام ہے کہ یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچ سکا۔ جزاہم اللہ خیر الجزا

ناظمِ جامعہ مولانا حفیظ الرحمن اعظمی عمری حفظہ اللہ کا احسان مند ہوں، جن کی نوازشیں اور حوصلہ افزائیاں ہمیشہ نیا حوصلہ بخشتی ہیں اور کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو صحت وعافیت سے نوازے، اور دین اور علمِ دین کی خدمت کے ساتھ افراد سازی اور انسانیت نوازی کا گراں قدر کام آپ سے برابر لیتا رہے۔

بڑی ناسپاس گزاری ہوگی، اگر میں اپنے تمام معاون رفقائے کار کا شکریہ ادا نہ کروں، جن کے مخلصانہ تعاون کے بغیر موجودہ شکل میں اس کتاب کی تیاری ناممکن تھی۔ خصوصاً رفیق محترم مولوی محمد رفیع کلوری عمری کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنھوں نے اصل کتاب سے ترجمے کا مراجعہ کیا اور مسودے کے نوک پلک درست کیے۔ اور مولوی عبدالقیوم صاحب عمری کا بھی شکر گزار ہوں، جنھوں نے بڑی خوش دلی سے اس کتاب کے اکثر حصے کی کمپوزنگ کی۔ اللہ تعالیٰ تمام محسنوں اور کرم فرماؤں کو جزائے خیر عطا فرمائے، اوران کی خدمات کو شرفِ قبولیت بخشے۔

میں ایک ادنیٰ طالب علم ہوں۔ احادیثِ نبوی کے ترجمے میں کمی اور غلطی کا پورا احتمال موجود ہے۔ اہلِ علم سے گزارش ہے کہ مطالعے کے دوران اگر کوئی بات محسوس کریں تو مطلع فرمائیں، تاکہ اس کی اصلاح ہو۔ رب العالمین اس کارِ خیر کو شرفِ قبولیت بخشے اور لغزشوں سے درگزر فرمائے۔

محمد صادق محی الدین عمری ندوی

# كتاب الأدب العالي

## 1. جموع ما جاء في مكارم الأخلاق

## مکارمِ اخلاق کا بیان

### 1۔ باب ما جاء في حسن الخلق

### حسن اخلاق کا بیان

1۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ۔ حسن: رواه أحمد (8952)، والبخاري في الأدب المفرد (273).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکارم اخلاق کی تکمیل ہی کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

2۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ۔ صحيح: رواه مسلم (2564: 34).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تمھاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا، لیکن وہ تمھارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

3۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ. حسن: رواه أبو داود (4800).

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کے لیے جنت کے کنارے ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھگڑے کو چھوڑ دیتا ہے چاہے وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو، اور اس شخص کے لیے جنت کے بیچ ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے، اور جو حسن اخلاق کا حامل ہو، اس کے لیے جنت کے سب سے اونچے مقام پر ایک گھر کا ضامن ہوں۔

4۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بن العاص قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدِّدَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّوَّامِ الْقَوَّامِ بِآيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِكَرَمِ ضَرِيبَتِهِ وَحُسْنِ خُلُقِهِ. حسن: رواه أحمد (7052).

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے۔ انھوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یقینا درست زبان رکھنے والا مسلمان اپنی کریمانہ خصلت اور حسن اخلاق کی وجہ سے خوب روزہ رکھنے والوں، بکثرت آیات الٰہی کے ساتھ تہجد کا اہتمام کرنے والوں کے مرتبہ کو پالے گا۔

5. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ القَائِمِ بِاللَّيْلِ.

حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (284).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقینا آدمی اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے قیام اللیل (یعنی تہجد کا اہتمام) کرنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔

6. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي المِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ. صحيح: رواه أبو داود (4799). وأحمد (27517). وصحّحه ابن حبان (481)

حضرت ابو دردا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: (قیامت کے دن) ترازو میں حسن اخلاق سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی۔

7. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّكُمْ لا تَسَعُونَ النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ ولكِنْ لَيَسَعُهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ الوَجْهِ وحُسْنُ الخُلُقِ حسن: رواه البزار (9651). وابن أبي الدنيا في التواضع والخمول (190).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقینا تم لوگ اپنا مال خرچ کرکے لوگوں (کا دل نہیں جیت سکتے اور ان) کو خوش نہیں کرسکتے، لیکن تم ان کا دل خندہ پیشانی اور حسن اخلاق سے جیت سکتے ہو۔

## 2۔ باب خيار الناس أحاسنهم أخلاقا

### لوگوں میں سب سے بہتر حسن اخلاق کے حاملین ہیں۔

8. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا. متفق عليه: رواه البخاري (6029). ومسلم (2321).

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں: جب عبداللہ بن عمروؓ حضرت معاویہؓ کے ساتھ کوفہ تشریف لائے، تو ہم لوگ ان کے پاس گئے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر چھیڑا، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نہ عمومی طور پر فحش گوئی کرنے

والے تھے اور نہ بہ تکلف فحش گوئی فرمایا کرتے۔ عبداللہ بن عمروؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے سب بہتر وہ ہے جو سب سے زیادہ حسن اخلاق کا مالک ہے۔

9. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلاَثًا، قَالَ الْقَوْمُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا. حسن: رواه أحمد (6735)، والبخاري في الأدب المفرد (272).

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں نہ بتاؤں کہ قیامت کے دن تم میں میرے نزدیک سب سے پسندیدہ اور مجھ سے سب سے زیادہ قریب کون ہو گا؟ سب لوگ خاموش رہے تو آپؐ نے اس بات کو دو یا تین مرتبہ دہرایا۔ لوگوں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا۔

10. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: وَأَبِي سَمُرَةُ جَالِسٌ أَمَامِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الإِسْلاَمِ، وَإِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ إِسْلاَمًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا. حسن: رواه أحمد (20831)، وأبو يعلى (7468).

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک تھا جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، اور میرے والد سمرہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بد گوئی عمومی ہو یا تکلف کے ساتھ، اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، اور بے شک لوگوں میں سب سے بہتر اسلام اس شخص کا ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق کا مالک ہے۔

11. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّ عَلَى رُؤُوسِنَا الرَّخَمَ، مَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ، إِذْ جَاءَهُ نَاسٌ مِنَ الأَعْرَابِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفْتِنَا فِي كَذَا، أَفْتِنَا فِي كَذَا، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنْكُمُ الْحَرَجَ إِلاَّ امْرأً اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيهِ ذَاكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ قَالُوا: أَفَنَتَدَاوَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلاَّ أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ قَالُوا: مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْهَرَمُ قَالُوا: فَأَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

صحيح: رواه ابن ماجه (3436)، وأحمد (18454)، وصحّحه ابن حبان (486

حضرت اسامہ بن شریکؓ سے روایت ہے۔وہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے،(خاموشی ایسی چھائی تھی) گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، ہم میں سے کوئی بات کرنے والا نہیں تھا۔ اتنے میں آپؐ کی خدمت میں کچھ بدّو حاضر ہوئے توانھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں یہ مسئلہ بتایئے، ہمیں اس کے بارے میں بتایئے،(یعنی انھوں نے مختلف قسم کے سوالات کیے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر سے حرج (گناہ) کو اٹھالیا ہے۔ مگر کوئی شخص اپنے بھائی کی عزت اور آبرو میں سے کوئی چیز لے لے تو وہی شخص گناہ گار ہے، ہلاک ہونے والا ہے۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا دوا (علاج معالجہ) کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں، بے شک اللہ نے کوئی بیماری نہیں اتاری، مگر اس کے ساتھ اس کی دوا بھی اتار دی ہے، سوائے ایک بیماری کے۔ انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "موت"۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہیں؟ فرمایا: لوگوں میں اللہ کے نزدیک سب سے محبوب وہ ہیں جو سب سے اچھے اخلاق والے ہیں۔



12۔عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بن مسعود قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا، أَحْسِبُهُ قَالَ: الْمُوَطَّئُونَ أَكْنَافًا. حسن: رواه البزار في مسنده (1723).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم میں کے سب سے بہتر آدمی کی خبر تمھیں نہ دوں؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو سب سے اچھے اخلاق والے ہیں، میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا: خاک ساری کرنے والے۔

13۔عن جابر رضی اللہ عنہ، أن رسولَ اللّٰہِ ﷺ قال: "إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِساً يَوْمَ القِيَامَةِ أَحاسِنُكُمْ أَخْلاقاً، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِساً يَوْمَ القِيامَةِ الثَّرْثارُونَ وَالمُتَشَدِّقُونَ وَالمُتَفَيْهِقُونَ، قالوا : يا رسول الله قد علمنا الثَّرْثارُونَ والمُتَشَدِّقُونَ، فما المُتَفَيْهِقُونَ؟ قال: المُتَكَبِّرُون. حسن: رواه الترمذي (2018)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک تم میں سب سے محبوب اور قیامت کے دن مجلس کے اعتبار سے مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو منہ پھاڑ کر کثرت سے گفتگو کرنے

والے اور تکبر کرنے والے ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! زیادہ بولنے والوں کو تو ہم جانتے ہیں، البتہ متفیہقون سے مراد کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: المتکبرون "تکبر کرنے والے۔

14۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا القاسم ﷺ يقول: خِيَارُكم أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقاً إِذا فَقِهُوا صحيح: رواه أحمد (10022)، والبخاري في الأدب المفرد (285).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، میں نے ابو القاسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اچھے اخلاق والے ہیں۔ اگر وہ دین کی بھی سمجھ حاصل کرلیں (تو پھر کیا کہنے!)۔

## 3۔ باب فضل الصدق وذمّ الكذب

## سچائی کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت

15۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن مسعود قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا

وفی لفظ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقاً وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّاباً۔

متفق عليه: رواه البخاري (6094)، ومسلم (2607: 103) باللفظ الأول.ورواه مسلم (2607: 105) باللفظ الثاني.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سچائی نیکی کی طرف رہ نمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ سچا لکھا جاتا ہے۔ اور یقیناً جھوٹ بدی کا راستہ دکھاتا ہے اور بدی جہنم کا راستہ دکھاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

اور دوسرے الفاظ میں اس طرح مروی ہے: تم لوگ سچائی کو لازم پکڑو۔ یقیناً سچائی نیکی کی طرف رہ نمائی کرتی ہے، اور یقیناً نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی کی تلاش میں رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے۔ (اور اے لوگو!) جھوٹ سے بچو، یقیناً جھوٹ بدی کا راستہ بتاتا ہے، اور بدی انسان کو جہنم کی راہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

16۔ عَنْ أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَعِيلَ الْبَجَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَقَامِي هَذَا عَامَ الْأَوَّلِ ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَسَلُوا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا صحيح: رواه ابن ماجه (3849)، وأحمد (5، 17).

حضرت اوسط بن اسماعیل بجلی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ گزشتہ سال میری اس جگہ کھڑے ہوئے، پھر ابو بکر رو پڑے۔ پھر فرمایا: تم لوگ سچائی کو لازم پکڑو، کیوں کہ وہ نیکی کے ساتھ ہے۔ سچائی اور نیکی دونوں جنت میں ہیں، اور تم لوگ جھوٹ سے بچو، کیوں کہ وہ بدی کے ساتھ ہے۔ جھوٹ اور بدی دونوں جہنم میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کے طلب گار بنو، کیوں کہ کسی انسان کو ایمان کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ اور آپس میں حسد نہ کرو، دشمنی نہ رکھو، اور رشتے ناطوں کو نہ توڑو۔ اور ایک دوسرے کو بے یار و مددگار نہ چھوڑو، اور اللہ کے بندے، بھائی بھائی بن کر رہو۔

## 4۔ باب فضل الرفق

## نرمی کی فضیلت کا بیان

17۔ عن جريرِ بنِ عبدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ: مَنْ يُحْرَمِ الرِفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ صحيح: رواه مسلم (2592: 7475).

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلیؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو نرمی سے محروم کیا جاتا ہے وہ خیر سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

18۔ عن عائشة رضي الله عنها عن النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرِّفْقَ لا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلا زَانَهُ، وَلا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلا شَانَهُ. صحيح: رواه مسلم (2594: 78).

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً نرمی جس چیز میں ہوتی ہے وہ اس کو خوش نما بنا دیتی ہے اور جس سے نکالی جاتی ہے، اس کو بد نما بنا دیتی ہے۔

19۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ صحيح: رواه مسلم (2593).

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ نرم خو ہے اور نرم خوئی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی اختیار کرنے پر وہ کچھ نوازتا ہے جو سختی پر نہیں نوازتا، اور نرمی کے سوا کسی اور چیز پر نہیں دیتا۔

20۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي، فَإِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا دَلَّهُمْ عَلَى بَابِ الرِّفْقِ. حسن: رواه أحمد (24734)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! نرمی اختیار کرو۔ جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انھیں نرمی کی توفیق دے دیتا ہے، ان پر نرمی کے دروازے کو کھول دیتا ہے۔

21۔ عن جابر بن عبد الله أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقومٍ خيرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ۔ حسن: رواه البزار –كشف الأستار (1965).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں نرمی داخل فرما دیتا ہے۔

22۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ صحيح: رواه ابن ماجه (368)، وأحمد (24553).

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: بے شک اللہ نرم مزاج ہے۔ تمام معاملات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

23۔ عَنْ أَنَس بن مالك قال رسول الله ﷺ: إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ. حسن: رواه البزار (7114)، والطبراني في الصغير (221)، والبيهقي في الشعب (10554).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نرم خو ہے، نرم خوئی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر جو دیتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا۔

24۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ. حسن: رواه ابن ماجه (3688). والبزار في مسنده (9253). وصححه ابن حبان (549).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نرم خو ہے، نرم خوئی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا۔

25۔ عن علي بن أبي طالب قال قال رسول الله ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ۔ حسن: رواه أحمد (902). وأبو يعلى (490).

حضرت علی بن ابو طالب سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نرم خو ہے، نرم خوئی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر جو دیتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا۔

26۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعِينُ عَلَيْهِ مَا لَا يُعِينُ عَلَى الْعُنْفِ. حسن: رواه عبد الرزاق في مصنفه (9251).

حضرت خالد بن معدان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نرم خو ہے اور نرم خوئی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ مدد فرماتا ہے جو سختی پر نہیں عطا فرماتا۔

## 5۔ باب استحباب العفو

### در گزر کے استحباب کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ؕ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورة النور:22) ”اور معافی اور در گزر سے کام لو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمھارے قصور بخش دے؟ اللہ تو بڑا ہی بخشنے والا رحمت والا ہے“۔

27۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ. صحيح: رواه مسلم (2588).

حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: صدقہ سے مال میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، اور در گزر کرنے سے اللہ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے، اور جس کسی نے اللہ کی خاطر خاکساری اختیار کی اللہ نے اس کے رتبہ کو بلند فرمایا ہے۔

28۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَمْلِكْ لِسَانَكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ. حسن: رواه أحمد (17452).

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ بن عامر! تم اس شخص کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمھارے ساتھ قطع رحمی کرتا ہے اوراس کو دو جو تم کو محروم کرتا ہے اوراس سے درگزر کرو جو تم پر ظلم کرتا ہے۔ عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں: پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (دوبارہ) حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عقبہ بن عامر! اپنی زبان پر قابو رکھو، اپنی خطاؤوں پر آنسو بہاؤ، اور گھر ہی تک محدود رہو۔ (یعنی اپنا وقت زیادہ تر گھر میں گزارو)۔

## 6۔ باب إنّ الإسلام دين حنيفية سمحة

## بے شک اسلام یکسوئی والا آسان مذہب ہے

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

(البقرہ:135)

”یہودیوں نے کہا یہودی ہو جاؤ ہدایت پاؤ گے، نصاریٰ نے کہا نصرانی ہو جاؤ، ہدایت پاؤ گے، لیکن تم کہو: نہیں۔ اس کی راہ وہی حنیفی راہ ہے جو ابراہیم کی راہ تھی، اور یقیناوہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا“۔

29۔ عن عائشة قالت: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ: لِتَعْلَمَ يَهُودُ أَنَّ فِي دِينِنَا فُسْحَةً، إِنِّي أُرْسِلْتُ بِحَنِيفِيَّةٍ سَمْحَةٍ. حسن: رواه الإمام أحمد (24855).

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن فرمایا: یہود بخوبی یہ بات جان لیں کہ ہمارے دین میں کشادگی ہے اور مجھے دین حنیف کے ساتھ بھیجا گیا ہے جو نہایت آسان ہے۔

## 7۔ باب ما جاء في الحياء

## شرم وحیا کا بیان

30۔ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ۔ متفق عليه: رواه البخاري (6117)، ومسلم (37: 60).

حضرت ابوالسّوار عدویؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے عمران بن حصین کو فرماتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حیا خیر ہی لاتی ہے۔ تو بشیر بن کعب نے فرمایا: حکمت میں لکھا ہوا ہے، یقیناحیا میں وقار ہے۔ اور یقینا

حیا میں سکینت ہے، تو ان سے عمران نے عرض کیا: میں تم سے حدیث رسول بیان کر رہا ہوں اور تم مجھ سے اپنے صحیفے کی باتیں کر رہے ہو۔

31۔عن ابنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ.

وفي لفظ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ على رَجلٍ وهو يعَاتِبُ أخاهُ في الحَيَاءِ يقولُ: إنَّكَ لَتَسْتَحيِي، حتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ: قد أَضرَّ بِكَ. فقال رسولُ اللهِ ﷺ: دَعْهُ. فإنَّ الحياءَ مِنَ الإِيمَانِ. متفق عليه: رواه مالك في حسن الخلق (10) والبخاري (24) ومسلم (36).ورواه البخاري (6118) باللفظ الثاني.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک انصاری پر سے ہوا، جو اپنے بھائی کو شرم وحیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، بے شک حیا ایمان کا حصہ ہے۔

اور دوسرے الفاظ میں ہے: نبی کریم ﷺ کا گزر ایک آدمی پر سے ہوا، وہ شرم وحیا کے بارے میں اپنے بھائی کی سرزنش کرتے ہوئے کہہ رہا تھا: تم (خواہ مخواہ) شرماتے ہو۔ اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ شرم وحیا نے تو تمھیں نقصان پہنچایا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، بے شک حیا ایمان کا حصہ ہے۔

32۔عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ: أُسَيْرٌ، فقال: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْحَيَاءُ لاَ يَأْتِي إِلاَّ بِخَيْرٍ. حسن: رواه أبو يعلى -المطالب العالية (2627) ومن طريقه الضياء في المختارة (297/4).

حضرت حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں اور میرا ایک ساتھی صحابہ کرامؓ میں سے ایک صاحب کے پاس گئے، جن کا نام "اُسیر" تھا۔ تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیا خیر ہی لاتی ہے۔

33۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي قال: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (6102). ومسلم (2320).

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اس دوشیزہ سے بھی زیادہ باحیا تھے جو اپنے پردے میں ہوتی ہے، اور جب آپ ﷺ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہم اس کے آثار آپ کے چہرے سے بھانپ لیا کرتے تھے۔

34. عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الانصاری عقبه بن عمرو قال قَالَ النَّبِي ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ. صحيح: رواه البخاري (6120).

حضرت ابو مسعود انصاری عقبہ بن عمرو سے روایت ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً انبیائے سابقین کے اقوال جو لوگوں نے پائے ہیں، ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے: جب تم شرم سے عاری ہو جاؤ تو جو چاہو کرو۔

35. عَنْ حُذَيْفَةَ بن اليمان قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ أَمْرِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ. صحيح: رواه أحمد (23254)، والبزار (2835).

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً انبیاے سابقین کی جو باتیں لوگوں نے پائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب تم بے شرم ہو جاؤ تو جو چاہو سو کرو۔

36. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: الحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ وَالإِيمَانُ فِي الجَنَّةِ وَالبَذَاءُ مِنَ الجَفَاءِ وَالجَفَاءُ فِي النَّارِ. حسن: رواه الترمذي (2009)، وأحمد (10512)، وصحّحه ابن حبان (608)، والحاكم (5253/1).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ اور فحش کلامی ترک تعلق، (قطع رحمی) سے ہے اور ترکِ تعلق (قطع رحمی) جہنم میں ہے۔

37. عَنْ أَبِي بكرة قال قال رسول الله ﷺ: الحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ وَالإِيمَانُ فِي الجَنَّةِ وَالبَذَاءُ مِنَ الجَفَاءِ وَالجَفَاءُ فِي النَّارِ. صحيح: رواه ابن ماجه (4184)، والبخاري في الأدب المفرد (1314)، وابن حبان (5704).

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیا ایمان کا جز ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش کلامی قطع رحمی سے ہے اور قطع رحمی جہنم میں ہے۔

38. عن أنس رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "ما كان الفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ شَانَهُ، وَمَا كَانَ الحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ زَانَهُ. صحيح: رواه الترمذي (1974)، وابن ماجه (4185)، والبخاري في الأدب المفرد (601)، وابن حبان (551).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز میں بھی فحاشی ہوگی اس کو بدنما بنادے گی۔ اور جس چیز میں حیا ہوگی اس کو مزین کردے گی۔

39. عن سعيد بن يزيد الأزدي أن رجلاً قال: يا رسولَ الله أَوْصِنِيْ قال: أوصيك أن تستحيي الله كما تستحيي رجلاً صالحًا من قومك. صحيح: رواه الإمام أحمد (248)، ومحمد بن نصر المروزي في تعظيم قدر الصلاة (826).

حضرت سعید بن یزید ازدی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت کیجیے، آپ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حیا کرو جیسے تم اپنی قوم کے کسی نیک آدمی سے حیا کرتے ہو۔

40۔ عن أنس بن مالك قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لِكُلِّ دِينٍ خُلُقٌ، وَخُلُقُ هَذَا الدِّينِ الْحَيَاءُ. صحيح: رواه الطبراني في الصغير (13/1). والخطيب في تاريخ بغداد (4/8).

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دین کا ایک امتیازی وصف ہے اور ہمارے اس دین کا امتیازی وصف حیا ہے۔

41۔ عن عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي فُلَانٌ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ( فَعَرَفَهُ عُمَرُ قُلْتُ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْعَفَافَ وَالْعِيَّ عِيَّ اللِّسَانِ لَا عِيَّ الْقَلْبِ وَالْفِقْهَ مِنَ الْإِيمَانِ وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ وَيُنْقِصْنَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ وَإِنَّ الْبَذَاءَ وَالْجَفَاءَ وَالشُّحَّ مِنَ النِّفَاقِ وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا وَيُنْقِصْنَ فِي الْآخِرَةِ وَمَا يُنْقِصْنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ. حسن: رواه الدارمي (526)

حضرت عون بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے عمر بن عبد العزیزؒ سے عرض کیا کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے فلاں صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہے، انھوں نے ان صاحب کو پہچان لیا۔ میں نے کہا: انھوں نے مجھے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک حیا اور پاک دامنی بے بسی، یعنی زبان کی بے بسی نہ کہ دل کی بے بسی۔ اور فقہ ایمان کا حصہ ہے، یہ سب وہ چیزیں ہیں جو آخرت میں بڑھتی ہیں اور دنیا میں گھٹتی ہیں اور جو آخرت میں بڑھتی ہیں وہ زیادہ ہیں۔ اور بے شک فحش کلامی اور قطع رحمی اور حرص نفاق کا حصہ ہیں۔ یہ سب وہ چیزیں ہیں جو دنیا میں بڑھتی ہیں اور آخرت میں گھٹتی ہیں اور جو آخرت میں گھٹتی ہیں زیادہ ہیں۔

## 8۔ باب لا حياء في طلب العلم

## طلب علم میں کوئی حیا نہیں

42۔ عن أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ. متفق عليه: رواه مالك (88) والبخاري (6121) و مسلم (313).

نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ام سلیم ابو طلحہ انصاری کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا، کیا عورت پر غسل واجب ہوتا ہے، جب اس کو احتلام ہو جائے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں، جب وہ پانی دیکھ لے۔ (یعنی احتلام کے آثار ظاہر ہوں)

## 9۔باب كل معروف صدقة
## ہر نیکی صدقہ ہے

43۔عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ قال: كلُّ معروفٍ صدقةٌ صحيح: رواه البخاري (6021).

حضرت جابر بن عبد اللہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

44۔عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَمِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَائِهِ. حسن: رواه أحمد (14709).

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ بھی نیکی ہی کا ایک حصہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے مسکراتے چہرے کے ساتھ ملو، اور یہ کہ تم اپنے ڈول سے اس کے برتن میں پانی انڈیلو۔

45۔عن عبد الله بن يزيد الخطمي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ حسن: رواه أحمد (18741)، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني (2118)، والبخاري في الأدب المفرد (231).

حضرت عبد اللہ بن یزید الخطمی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

46۔عن حذيفة قال: قال النبي ﷺ: كلُّ معروفٍ صدقةٌ. صحيح: رواه مسلم (1005).

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

47۔عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْهُجَيْمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَامَ تَدْعُو قَالَ أَدْعُو إِلَى اللهِ وَحْدَهُ الَّذِي إِنْ مَسَّكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَ عَنْكَ وَالَّذِي إِنْ ضَلَلْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ دَعَوْتَهُ رَدَّ عَلَيْكَ وَالَّذِي إِنْ أَصَابَتْكَ سَنَةٌ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ فَأَوْصِنِي قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا وَلَا تَزْهَدَنَّ فِي الْمَعْرُوفِ وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي وَاتَّزِرْ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّ إِسْبَالَ الْإِزَارِ مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ. صحيح: رواه أحمد (20636). والصحابي هو: جابر بن سليم الهجيمي.

حضرت ابو تمیمہ الھجیمی سے روایت ہے وہ بلھجیم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں اس اکیلے اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں کہ اگر تمھیں کوئی تکلیف پہنچے، پھر تم اس سے دعا کرو تو وہ تمھاری تکلیف دور کر دے گا۔ اور اگر کسی صحرا میں تمھاری سواری گم ہو جائے، پھر تم اس سے دعا کرو تو وہ تمھاری سواری لوٹا دے گا، اور اگر تمھیں قحط سالی سے دوچار ہونا پڑے اور تم اس سے دعا کرنے لگو تو وہ تمھارے لیے سبزہ کو اگا دے گا، (یعنی قحط سالی دور کر دے گا) راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم کسی کو ہر گز گالی نہ دو، اور کسی نیک کام میں ہر گز کوتاہی نہ کرو، اگرچہ اپنے بھائی سے مسکراتے چہرے کے ساتھ ملاقات ہی کیوں نہ ہو، اور اگرچہ اپنے ڈول کا پانی، پانی طلب کرنے والے کے برتن میں انڈیل دینا ہی کیوں نہ ہو۔ اپنا اِزار آدھی پنڈلی تک رکھو، اگر تمھیں اس سے انکار ہو تو ٹخنوں کے اوپر تک۔ ازار (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے سے پرہیز کرو اور ازار کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا تکبر کی علامت ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتا۔

48۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ. حسن: رواه الترمذي (1556)، والبخاري في الأدب المفرد (891)، وابن حبان (529).

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارا اپنے بھائی کو دیکھ کر مسکرانا تمھارے لیے صدقہ ہے۔ معروف کا حکم دینا اور منکر سے روکنا صدقہ ہے۔ اگر تم کسی راہ بھٹکے ہوئے آدمی کو راستہ دکھادو تو یہ تمھارے لیے صدقہ ہے۔ اگر کسی نابینا کی راہ بری کر دو تو یہ تمھارے لیے صدقہ ہے۔ راستہ سے پتھر، کانٹے اور ہڈی کو ہٹا دینا تمھارے لیے صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیلنا بھی تمھارے لیے صدقہ ہے۔

## 10۔ باب ما جاء في المِنْحة وهداية الضال

### کسی کو عطیہ دینے اور راہ بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانے کا بیان

49۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ. صحيح: رواه الترمذي (1957)، وأحمد (18516)، وصحّحه ابن حبان (5096).

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی کو کوئی دودھاری (اونٹ یا بکری وغیرہ) بخش دے یا قرض دے، یا کسی اندھے یا راہ بھٹکے ہوئے کی راہ نمائی کر دے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

50۔ عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرو بن العاص قال: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ. صحيح: رواه البخاري (2631). قال حسان: فعددنا ما دون منيحة العنز، من رد السلام، وتشميت العاطس، وإماطة الأذى عن الطريق، ونحوه فما استطعنا أن نبلغ خمس عشرة خصلة.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چالیس خصلتیں ہیں، ان میں سب سے اونچی "بکری کا تحفہ" ہے۔ جو شخص ثواب کی امید اور اللہ کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے ان خصلتوں میں سے کسی خصلت پر عمل کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ راوی حدیث حسان بن عطیہ فرماتے ہیں: ہم نے منیحۃ العنز سے تعلق رکھنے والی چیزوں میں سے درج ذیل چیزوں کو شمار کیا، یعنی سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور اس طرح کی چیزوں میں ہم پندرہ خصلتوں کو ہی شمار نہیں کر سکے۔

## 11۔ باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء

### ملاقات کے وقت مسکراتے چہرے سے ملنا مستحب ہے

51۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ. صحيح: رواه مسلم (2626).

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کسی نیکی کو ہرگز حقیر نہ سمجھو، خواہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہی ہو۔

52۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَمِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ. حسن: رواه الترمذي (1970)، وأحمد (14877)، والبخاري في الأدب المفرد (304).

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔ مسکراتے چہرے کے ساتھ اپنے بھائی سے ملنا بھی نیکی ہے۔ اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی انڈیلنا بھی نیکی ہے۔

## 12۔ باب التبسم والضحک
### ہنسنا اور مسکرانا

53۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ.متفق عليه: رواه البخاري (6092). ومسلم (899: 16).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا، کہ آپ کی داڑھیں نظر آجائیں، البتہ آپ مسکراتے تھے۔

54۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ.متفق عليه: رواه البخاري (6084). ومسلم (1433: 112. 113). واللفظ للبخاري.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی۔ ان کے بعد اس خاتون سے عبدالرحمن بن زبیر (بن باطا) نے نکاح کیا۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں کہ وہ رفاعہ کی زوجیت میں تھیں۔ رفاعہ نے ان کو تین طلاقیں دے دیں۔ ان کے بعد عبدالرحمن بن زبیر نے ان سے نکاح کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! ان کے پاس کچھ (مردانگی) نہیں ہے۔ مگر اس کپڑے کی طرح۔ انھوں نے اپنی اوڑھنی کے کپڑے کو پکڑ کر دکھایا۔ حضرت ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ابن سعید بن عاص حجرے کے دروازے پر اجازت کے طالب بیٹھے تھے۔ خالد بن (سعید) آواز دینے لگے: اے ابو بکر! کیا تم انھیں نہیں ڈانٹو گے، یہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیسی گفتگو کر رہی ہیں؟ اور رسول اللہ ﷺ صرف مسکرا رہے تھے۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: شاید تم رفاعہ (اپنے سابق شوہر) کے پاس جانا چاہتی ہو، ایسا نہیں ہو سکتا، جب تک تم ان (عبدالرحمن کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمھارا مزہ نہ چکھ لیں۔

55۔ عن سعد بن أبي وقاص قال: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ. متفق عليه: رواه البخاري (6085)، ومسلم (2396).

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی، اور آپ ؐ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی سوال کر رہی تھیں۔ اور کثرت سے سوال کر رہی تھیں، اور ان کی آوازیں بھی رسول اللہ ﷺ کی آواز سے اونچی تھیں۔ جب حضرت عمر ؓ نے اجازت چاہی تو وہ تیزی سے پردے کی اوٹ میں چلی گئیں۔ آپ ؐ نے عمر ؓ کو اجازت دے دی، وہ اندر آئے، اور نبی کریم ﷺ ہنس رہے تھے۔ عمر نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ قربان ہوں، اللہ آپ کو خوش رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، جب انھوں نے تمھاری آواز سن لی تو تیزی سے پردے کی اوٹ میں چلی گئیں۔ عمر ؓ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! آپ زیادہ حق دار تھے کہ وہ آپ سے ڈرتیں۔ پھر ان عورتوں کی طرف پلٹ کر کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتیں؟ تو ان عورتوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں آپ زیادہ سخت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں اے ابن خطاب! انھیں چھوڑ دو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر شیطان بھی تمھیں کسی راستے پر آتا ہوا دیکھ لے گا تو وہ تمھارا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلا جائے گا۔

56۔ عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا. متفق عليه: رواه البخاري (6087)، ومسلم (1111). واللفظ للبخاري.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا: میں ہلاک ہو گیا۔ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں (دن کے وقت) ہم بستری کرلی۔ آپؐ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔ اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپؐ نے فرمایا: تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ۔ اس نے کہا: میرے پاس اس کی وسعت نہیں ہے۔ پھر آپؐ کے پاس کھجور کا ایک عرق، یعنی ٹوکرا لایا گیا۔ ابراہیم نے بتایا کہ: عرق ایک پیمانہ ہے، تو آپؐ نے پوچھا: سوال کرنے والا کہاں ہے؟ لو اس کو (ضرورت مندوں میں) صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: کیا میں اس پر صدقہ کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے؟ اللہ کی قسم مدینہ میں ہم سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے۔ اس پر آپ ﷺ ہنس پڑے، یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نظر آ گئیں۔ آپؐ نے فرمایا: تب تو تم ہی لوگ اس کو استعمال کرو۔

57۔ عن جرير رضی الله عنه. قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلاَ رَآنِي إِلاَّ تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لاَ أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا. متفق عليه: رواه البخاري (6089). ومسلم (2475: 135).

حضرت جریرؓ نے فرمایا: جب سے میں نے اسلام قبول کیا، نبی کریم ﷺ نے مجھے (اپنے پاس آنے سے) کبھی نہیں روکا۔ اور جب بھی مجھے دیکھا تو آپؐ مسکرائے۔ میں نے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ پاتا ہوں، تو آپؐ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا، اور یوں دعا فرمائی: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا" اے اللہ! اسے ثبات عطا فرما، اور اس کو سیدھی راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ بنا"۔

58۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطِرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (6093) و(1014). ومسلم (897: 8).

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ ایک صاحب جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، اس وقت آپؐ

مدینہ میں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: قحط سالی پڑی ہے (بارش نہیں ہورہی ہے) آپ اپنے رب سے بارش کے لیے دعا فرمائیں، توآپؐ نے آسمان کی طرف دیکھا، ہمیں کہیں بادل نظر نہیں آرہا تھا، تو آپ نے بارش کے لیے دعا فرمائی۔ اتنے میں گھنے بادل چھاگئے، اور بارش ہوگئی، یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بہنے لگے۔ آئندہ جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا، جب کہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، تو اس نے عرض کیا: ہم ڈوب گئے۔ پس آپ اپنے رب سے دعا فرمائیں کہ ہم سے بارش روک لے تو آپؐ ہنس دیے۔ اور یوں دعا فرمائی: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا "اے اللہ! ہمارے چاروں طرف بارش ہو اور ہم پر نہ ہو"۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا: تو بادل مدینہ منورہ کی دائیں اور بائیں طرف چھٹنے لگے، ہمارے اطراف واکناف بارش ہوتی رہی لیکن ہمارے پاس بالکل بند رہی۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنے نبی کی کرامت اور ان کی دعا کی قبولیت دکھاتا ہے۔

## 13۔ باب الجود والكرم والسخاء

جود وکرم اور سخاوت کا بیان

59۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ، فَقَالَ: لَا. متفق عليه: رواه البخاري (6034)، ومسلم (2311).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نبی کریم ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپؐ نے فرمایا ہو: نہیں۔

60۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ الشَّمْلَةُ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْسُوكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا. صحيح: رواه مسلم (6036).

حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان فرمایا: ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک چادر لے آئی۔ سہل نے لوگوں سے پوچھا: جانتے ہو "بردہ" چادر کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: وہ "شملہ" ہے تو سہل نے فرمایا: وہ ہاتھ سے بنی

ہوی چادر ہے جس میں اس کا جھالر ہوتا ہے، تو اس عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں یہ چادر آپ کو پہنانا چاہتی ہوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس چادر کی ضرورت محسوس کر کے لے لی۔ پھر اس کو زیب تن فرمایا۔ صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے آپ ﷺ پر یہ چادر دیکھی تو فرمایا: یہ کیا ہی خوب صورت چادر ہے۔ یہ مجھے پہنا دیجیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھے، تو اصحاب رسول ﷺ نے اس کی سرزنش کی۔ انھوں نے کہا: تم نے یہ ٹھیک نہیں کیا۔ جب تم نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو اپنی ضرورت سمجھ کر قبول فرمالیا ہے تو تم نے اسی چیز کا آپ ﷺ سے مطالبہ کر دیا اور تم یہ بھی بخوبی جانتے ہو کہ آپؐ سے کوئی کچھ مانگتا ہے تو آپ ﷺ نہیں روکتے ہیں۔ اس شخص نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کی پہنی ہوی اس چادر سے برکت حاصل کرنی چاہی، تاکہ میں اس میں کفنایا جاؤں۔

61۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ. متفق عليه: رواه البخاري (1434)، ومسلم (1029: 89).

حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: اے اللہ کے نبی ﷺ! میرے پاس کچھ نہیں ہے سوائے (میرے شوہر) زبیرؓ کی آمدنی کے، تو ان کی آمدنی جو میرے پاس ہے، اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے میں مجھ پر کچھ گناہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ہو سکے خرچ کرتی رہو، اور مال کو باندھ کر نہ رکھنا، ورنہ اللہ تعالی بھی تم پر بندش لگا دے گا۔

62۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ، قَالَتْ: فَأَمَرْتُ الْخَادِمَ فَأَخْرَجَ لَهُ شَيْئًا، قَالَتْ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا: "يَا عَائِشَةُ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ صحيح: رواه أحمد (24418)، وابن حبان (3365)، وأبو يعلى (4463).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک سائل نے کچھ مانگا، تو میں نے خادم سے کہا: اسے کچھ دے دو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! سینت سینت کر نہ رکھو، ورنہ اللہ تعالی بھی تمھارے ساتھ یہی معاملہ فرمائے گا۔

63۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، وَمَعَالِيَ الْأَخْلَاقِ، وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَ صحيح: رواه ابنُ قانع في معجم الصحابة (269/1)، والطبراني في الكبير (223/6).

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: یقینا اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ سخاوت اور اونچے اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔

## 14۔ باب ما جاء في الشكر على المعروف

### کسی کے حسنِ سلوک پر اس کا شکریہ ادا کیا جائے

64۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَشْكُرُ اللَّهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ. صحيح: رواه أبو داود (4811)، والترمذي (1954)، وأحمد (7504)، وصححه ابن حبان (3407).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر نہیں بجالاتا۔

65۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ: "مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْقَلِيلَ، لَمْ يَشْكُرِ الْكَثِيرَ، وَمَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ، لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ، التَّحَدُّثُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ شُكْرٌ، وَتَرْكُهَا كُفْرٌ، وَالْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ، وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ. حسن: رواه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند (18449، 19351). والبزار (كشف الأستار 1637).

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا: جو شخص معمولی بات پر شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ کسی بڑی بات پر بھی شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر نہیں بجالاتا۔ انعاماتِ الٰہی کا تذکرہ کرنا بھی شکر ہے اور اس کا تذکرہ نہ کرنا ناشکری ہے۔ جماعت رحمت ہے۔ اور فرقہ بندی عذاب ہے۔

66۔ عن جرير بن الله قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ، لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ. صحيح: رواه الطبراني في الكبير (408/2).

حضرت جریر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا بھی شکر نہیں بجالایا۔

67۔ عن الأشعث بن قيس قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَشْكُرُ اللَّهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ. حسن: رواه أحمد (21838).

حضرت اشعث بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا بھی شکر بجا نہیں لائے گا۔

68. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ. حسن: رواه أبو داود (4813).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی ہدیہ دیا جائے، اگر میسر ہو تو وہ اس کا بدلہ دے۔ اگر میسر نہ ہو تو اس کی تعریف کرے۔ جس نے اپنے محسن کی تعریف کی، اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ جس نے اس کے احسان کو چھپایا، اس نے اس کی ناشکری کی۔

69. عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ حسن: رواه أبو داود (4814).

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی پر کوئی احسان کیا اور اس احسان مند نے اپنے محسن کے احسان کا ذکر کیا، تو اس نے اس کا شکریہ ادا کر دیا۔ اور اگر اس نے اس کے احسان کو چھپایا تو اس نے اس کی ناقدری کی۔

## 15۔ باب ما جاء في الحلم والأناة والتأني

### بردباری، سنجیدگی اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا

قال الله تعالى: ( إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴿٧٥﴾ ) [سورة هود: ٧٥]

”واقعی ابراہیم بڑے بُردبار، نرم دل اور اللہ سے لو لگانے والے تھے“۔

70. عن ابن عباس عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أنه قال: لِلْأَشَجِّ أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ. صحيح: رواه مسلم (17: 25).

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اشج سے یعنی عبد القیس کے اشج سے فرمایا: یقینا تمھارے اندر دو خوبیاں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ بردباری اور سوچ سمجھ کر کام کرنا۔

71. عن أبي سعيد الخدري قال: قال النَّبِيُّ ﷺ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ. صحيح: رواه مسلم (18: 26).

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اشج عبد القیس سے فرمایا: تمھارے اندر دو خصلتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ بردباری اور سوچ سمجھ کر کام کرنا۔

72۔ عن عبداللہ بن سرجس المزنی أن النَّبِيَّ ﷺ قال. السَّمْتُ الحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالاقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءاً مِنَ النُّبُوَّةِ. حسن: رواه الترمذي (2010)، وعبد بن حميد (512).

حضرت عبداللہ بن سرجس مزنیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھی ہیئت، سنجیدگی اور میانہ روی نبوت کے درجوں میں سے چوبیسواں درجہ ہے۔

73۔ عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ، وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ، وَالاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ حسن: رواه أبو داود (4776)، وأحمد (2698)، والبخاري في الأدب المفرد (791).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک چلن اور اچھی خصلت اور میانہ روی نبوت کے درجوں میں سے پچیسواں درجہ ہے۔

## 16۔ باب خير الناس من يُرجى خيره، ويُؤمن شره

## لوگوں میں بہتر وہ شخص ہے جس سے خیر کی توقع کی جائے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں

74۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بلى يا رسول الله، أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ. حسن: رواه الترمذي (2263)، وأحمد (8812، 8920)، وصحّحه ابن حبان (527، 528).

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے بیان فرمایا: بیٹھے ہوئے کچھ لوگوں کے پاس رسول اللہ ﷺ جا کر کھڑے ہوئے اور پوچھا: کیا تم میں کے اچھے اور برے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ حضرت ابوہریرہؓ نے بتایا کہ سب لوگ خاموش ہوگئے۔ پھر اس بات کو آپؐ نے تین مرتبہ دہرایا۔ تو ایک شخص نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ ہمارے اچھے اور برے شخص کے بارے میں بتائیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ شخص ہے جس سے خیر کی امید کی جائے اور اس کے شر سے لوگ محفوظ ہوں۔ اور تم میں برا شخص وہ ہے جس سے خیر کی توقع نہ رکھی جائے اور نہ لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں۔

## 17۔ باب ما جاء في إصلاح ذات البين

## لوگوں کے درمیان اصلاح کا بیان

قال الله تعالى: (وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) [الأنفال: ١] "اور آپسی تعلقات بہتر رکھو"۔

75۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ. متفق عليه: رواه مالك في قصر الصلاة في السفر (61) والبخاري (684). ومسلم (421: 102).

حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو عمرو بن عوف کے پاس ان کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا۔

76۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ. صحيح: رواه البخاري (2693).

حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان فرمایا: قباوالوں نے لڑائی کی، یہاں تک کہ آپس میں سنگ باری کی۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوی تو آپؐ نے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو کہ ہم ان کے درمیان صلح کرادیں۔

77۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ. قَالُوا بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ. صحيح: رواه أبو داود (4919). والترمذي (2640).

حضرت ابو درداؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں روزہ، نماز اور صدقہ سے افضل عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انھوں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا: وہ ہے: آپسی تعلقات کو بحال کرنا اور آپسی اختلاف (روابط کی عدم استواری) تو مونڈھ دینے والی چیز ہے۔

78۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ وَصَلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَخُلُقٍ حَسَنٍ. حسن: رواه البخاري في التاريخ الكبير (63/1) –ومن طريقه البيهقي في الشعب (10580).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم نے نماز، آپسی تعلقات کی استواری اور اچھے اخلاق سے بہتر کوئی عمل نہیں کیا۔

## 18۔ باب المداراة مع الناس

### لوگوں کے ساتھ اچھے انداز میں پیش آنا

79۔ عن عَائِشَةَ قالت: أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (6131)، ومسلم (2591).

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے (گھر کے اندر داخل ہونے کی) اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا: اس کو اندر بلالو، یہ اپنی قوم کا بہت ہی بُرا آدمی ہے۔ جب وہ اندر آیا تو آپؐ نے اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ نے ابھی اس کے متعلق کیا فرمایا تھا اور پھر اس کے ساتھ اتنی نرمی سے گفتگو فرمائی؟ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ کے نزدیک سب سے بدتر وہ ہے جسے لوگ اس کی بداخلاقی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

80۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةٌ. فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئاً. قَالَ: فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ. فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ قَبَاءٌ. وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ. وَهُوَ يَقُولُ: "خَبَأْتُ هَذَا لَكَ. خَبَأْتُ هَذَا لَكَ". وفي لفظ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ قَدْ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ وَأَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ. متفق عليه: رواه البخاري (2657)، ومسلم (1058: 130).

حضرت مسور بن مخرمہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس چند قبائیں آئیں۔ میرے والد مخرمہؓ نے مجھ سے فرمایا: مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے چلو، ممکن ہے اللہ کے نبی ﷺ اس میں سے ہمیں عنایت فرمائیں۔ میرے والد دروازے پر کھڑے ہو کر گفتگو کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی آواز پہچان لی۔ پھر ایک قبا لے کر باہر تشریف لائے اور دکھا کر اس کی خوبیاں بیان کرنے لگے۔ اور آپؐ فرما رہے تھے: یہ میں نے تمھارے لیے محفوظ رکھا تھا، یہ میں نے تمھارے لیے محفوظ رکھا تھا۔ اور دوسری روایت کے الفاظ ہیں: نبی کریم ﷺ کو ریشم کی قبائیں ہدیہ میں دی گئیں، جس پر سونے کی کڑھائی کی گئی تھی۔ پھر آپ نے ان کو اپنے ساتھیوں

کے درمیان تقسیم فرمایا، اور ان میں سے ایک مخرمہ کے لیے اٹھا کر رکھ دیا۔ پھر جب وہ آئے تو آپؐ نے فرمایا: یہ میں نے تمھارے لیے اٹھار کھا تھا۔ ایوبؒ نے فرمایا: کپڑے کے ساتھ نکلے اور مخرمہ کو وہ کپڑا د کھانے لگے اور اس کی خوبیاں بتانے لگے۔

## 19۔ باب ما جاء في التواضع

### عاجزی اور انکسار

81۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ۔ صحيح: رواه مسلم (2865: 64).

حضرت عیاض بن حمارؓ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالی نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ عاجزی اختیار کرو۔ کوئی کسی پر فخر نہ کرے، اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔

82۔ عن أنس بن مالك قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إنّ اللّٰهَ تعالى أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا ولا يَبْغِي بَعْضُكُمْ على بَعْضٍ۔ حسن: رواه ابن ماجه (4214)، والبخاري في الأدب المفرد (426).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالی نے میری طرف وحی فرمائی کہ (اے لوگو!) تم عاجزی اختیار کرو، تم میں سے کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔

83۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ تَوَاضَعَ لِي هَكَذَا وَجَعَلَ يَزِيدُ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَدْنَاهَا إِلَى الْأَرْضِ رَفَعْتُهُ هَكَذَا وَجَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ وَرَفَعَهَا نَحْوَ السَّمَاءِ۔ صحيح: رواه أحمد (309)، والبزار (175)، وأبو يعلى (187).

حضرت ابن عمر نے حضرت عمرؓ کے حوالے سے بیان فرمایا: میں اس کو نہیں جانتا، مگر (جو شخص عاجزی اختیار کرے گا) اللہ تعالی اس کو بلندی عطا فرمائے گا۔ پھر آپ (عمر بن خطاب) نے فرمایا: اللہ تعالی کا ارشاد ہے: جو میرے لیے اس طرح عاجزی اختیار کرے گا، اور آپ اپنی ہتھیلی کو بڑھاتے ہوئے زمین کے قریب تک لے گئے، تو اللہ تعالی اس کو اس طرح اٹھائے گا، اور پھر آپ نے اپنی ہتھیلی آسمان کی طرف بلند فرمائی اور اس کو اونچا اٹھایا۔

84۔ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: مَا اسْتَكْبَرَ مَنْ أَكَلَ مَعَهُ خَادِمُهُ، وَرَكِبَ الْحِمَارَ بِالْأَسْوَاقِ، وَاعْتَقَلَ الشَّاةَ فَحَلَبَهَا۔ حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (550).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص میں تکبر نہیں ہے جس کے ساتھ اس کا خادم کھانا کھائے، وہ بازاروں میں گدھے پر سوار ہو کر جائے، بکری کو باندھے اور اس کا دودھ دوہے۔

## 20۔ باب ما جاء في الرحمة

### رحم دلی

85۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِيمًا رَقِيقًا، فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ. متفق عليه: رواه البخاري (6008)، ومسلم (674).

حضرت مالک بن حویرث نے بیان فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوے۔ ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم نے آپ کے پاس بیس دنوں تک قیام کیا۔ آپ ﷺ بڑے ہی رحم دل اور نرم مزاج تھے۔ آپ سمجھ گئے کہ ہمیں اپنے گھر والوں کی یاد آرہی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمارے گھر والوں کے تعلق سے پوچھا جنھیں ہم گھر پر چھوڑ آئے تھے۔ ہم نے آپ کو سارے احوال بتادیے تو آپؐ نے فرمایا: تم لوگ اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اور انھی کے درمیان قیام کرو۔ انھیں تعلیم دو، اور ان کو بھلائی کا حکم کرو۔ پھر جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان دے۔ پھر جو تم میں بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

86۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا. يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ. صحيح: رواه البخاري (60 10).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے: رسول ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر ایک دیہاتی نے حالت نماز میں اس طرح کہا: اے اللہ مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے سوا کسی پر رحم نہ فرما۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔ اعرابی کو مخاطب کر کے فرمایا: یقینا تو نے ایک کشادہ چیز کو محدود کر دیا۔ اس سے آپ اللہ کی رحمت مراد لے رہے تھے۔

87۔ عن جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ. وفي لفظ: مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ عزوجل. متفق عليه: رواه البخاري (6013)، ومسلم (2319).

حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں: جو لوگوں پر رحم نہیں کرے گا اللہ عزوجل اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔

88۔ عن أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَعِنْدَهُ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ، جَالِسًا فَقَالَ الأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ. متفق عليه: رواه البخاري (5997)، ومسلم (2318).

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حسن بن علی کو بوسہ دیا۔ اور اقرع بن حابس تمیمی آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے کہا! میرے دس بچے ہیں، میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا ۔رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: جو رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

89۔عن أبي هريرة قال: كان النبي ﷺ يُدْلِعُ لسانَه للحسين، فيرى الصبيُّ حُمرةَ لسانِه، فيهشُّ إليه، فقال له عيينةُ بنُ بدر: ألا أراه يصنعُ هذا بهذا، فوالله، إنه ليكونُ لي الولدُ، قد خرجَ وجهُه، وما قبّلتُه قط، فقالَ النبيُّ ﷺ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ. حسن: رواه ابنُ حبان (5596) . وأبو الشيخ في أخلاق النبي ﷺ (ص 86).

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ حضرت حسین کے لیے اپنی زبان منہ سے نکالتے تھے تو بچہ آپ ﷺ کی زبان کی سرخی کو دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔ آپ ﷺ سے عیینہ بن بدر نے کہا: میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس کے ساتھ ایسا اور ایسا کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم میرا بھی بچہ ہے، اس کا چہرہ نکل چکا ہے، میں نے کبھی اس کو بوسہ نہیں دیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

90۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ. متفق عليه: رواه البخاري (5998)، ومسلم (2317).

حضرت عائشہ کا بیان ہے: ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: کیا تم لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہو؟ ہم تو انھیں بوسہ نہیں دیتے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے تمھارے دل سے رحمت کو نکال لیا ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

91۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ أَبَا الْقَاسِمِ صَاحِبَ الْحُجْرَةِ ﷺ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ. حسن: رواه أبو داود (4942)، والترمذي (1923)، والبخاري في الأدب المفرد (374)، وأحمد (8001).

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول، صادق و مصدوق، ابوالقاسم، اس کمرے والے کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "رحم دلی کسی بدبخت انسان ہی سے چھینی جاتی ہے۔

92۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يبلغ به النّبيّ ﷺ قَالَ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. حسن: رواه أبو داود (4941)، والترمذيّ (1924) . واللّفظ لأبي داود.

حضرت عبداللہ بن عمرو نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں: مہربانی کرنے والوں پر رحمان مہربانی کرے گا۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

93۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو العاص رَضِيَ الله عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قال وهو عَلَى الْمِنْبَرِ: ارْحَمُوا تُرْحَمُوا وَاغْفِرُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ، وَيْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ، وَيْلٌ لِلْمُصِرِّينَ الَّذِينَ يُصِرُّونَ عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ. حسن: رواه أحمد (6541)، والبخاري في الأدب المفرد (380).

حضرت عبداللہ بن عمرو العاص سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا: رحم کرو، رحم کیے جاؤ گے، درگزر کرو اللہ تعالیٰ تم سے درگزر فرمائے گا۔ خرابی ہے اچھی بات پر عمل نہ کرنے والوں کے لیے، خرابی ہے ہٹ دھرمی کرنے والوں کے لیے، جو جانتے بوجھتے اپنے عمل پر ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔

94۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَضَعُ اللّٰهُ رَحْمَتَهُ إِلَّا عَلَى رَحِيمٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُلُّنَا يَرْحَمُ، قَالَ: لَيْسَ بِرَحْمَةِ أَحَدِكُمْ صَاحِبَهُ يَرْحَمُ النَّاسَ كَافَّةً. حسن: رواه ابو يعلى (4258)، والبيهقي في الشعب (10549)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اللہ اپنی رحمت کسی رحم دل انسان ہی میں ودیعت کرتا ہے۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر شخص رحم کرتا ہے، آپ نے فرمایا: (اس کا مطلب) تم میں سے کسی کا اپنے ساتھی پر رحم کرنا نہیں ہے، بلکہ (مقصود) ساری انسانیت پر رحم کرنا ہے۔

## 21۔باب ما جاء في الرحمة بالبهائم

### جانوروں کے ساتھ رحم دلی

95۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، إِذِ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ وَخَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ". فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لأَجْرًا؟ فَقَالَ: "فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ" متفق عليه: رواه البخاري (2363). ومسلم (2244).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی راستے سے گزر رہا تھا۔ اس کو سخت پیاس لگی۔ اس نے سر راہ ایک کنواں پایا۔ پھر اس میں اتر کر پانی پیا اور نکل آیا۔ پھر اس نے ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا جو پیاس کی وجہ سے تر زمین چاٹ رہا تھا، تو اس شخص نے کہا: اس کتے کو بھی ایسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ پھر وہ کنویں میں اترا اور اپنا موزہ بھرا، پھر اس کو اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھ آیا، پھر اس کتے کو اس نے پانی پلایا۔ اللہ نے اس کی نیکی قبول فرمائی اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر بھی اجر ملے گا؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہاں ہر جان دار کے ساتھ حسن سلوک پر تمھیں اجر ملے گا۔

96۔ عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لاَ هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلاَ سَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا، وَلاَ هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ. متفق عليه: رواه البخاري (3482). ومسلم (2242: 143) عقب (2618).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلی کے ساتھ ناروا سلوک کرنے کی وجہ سے عذاب دی گئی۔ اس نے بلی کو قید کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ اس کی وجہ سے وہ جہنم میں داخل ہوئی۔ جب اس نے بلی کو قید کیا تھا تو نہ اس نے اس کو کھلایا، نہ پلایا اور نہ اس کو آزاد چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی۔

97۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي لأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا، أَوْ قَالَ: إِنِّي لأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا، فَقَالَ: وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ.

صحيح: رواه أحمد (15592). والبزار (كشف الأستار 1221). والبخاري في الأدب المفرد (373).

حضرت معاویہ بن قرہؓ نے اپنے باپ کے حوالے سے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں بکری ذبح کرتا ہوں اور مجھے اس پر ترس آتا ہے، یا اس نے کہا: مجھے ترس آتا ہے کہ میں بکری ذبح کروں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: بکری، اگر تم اس پر رحم کرو گے تو اللہ تعالی تم پر رحم کرے گا۔

98۔ عن أبي أمامة قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيحَةً رَحِمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (381).

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جو کسی ذبیحہ پر رحم کرے گا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس پر رحم فرمائے گا۔

## 22۔ باب الرحمة على الصغير وإكرام الكبير

## چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا احترام

99۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرو بن العاص عن النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا ۔ حسن: رواه أبو داود (4943)، وأحمد (7073)، والبخاري في الأدب المفرد (354)، والحاكم (62/1).

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور جو ہمارے بڑوں کے حق کو نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

100۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا .حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (353)، وابن أبي الدنيا في النفقة على العيال (186)، وصحّحه الحاكم (176/4).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور جو ہمارے بڑوں کی عزت و توقیر نہ کرے۔

101۔ عن أبي أمامة أن رَسُولَ اللهِ ﷺ قال: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُجِلَّ كَبِيرَنا فَلَيْسَ مِنَّا. حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (356)، وابن أبي الدنيا في النفقة على العيال (187).

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

## 23۔ باب إكرام الكبير في الكلام
## گفتگو میں بڑوں کی تعظیم ہونی چاہیے

102۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرِ الْكُبْرَ أَوْ قَالَ لِيَبْدَإِ الْأَكْبَرُ. فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ. قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا. متفق عليه: رواه البخاري (61426143)، ومسلم (1669: 2).

حضرت سہل بن ابو حثمہ اور رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سہل دونوں خیبر کی طرف گئے پھر نخلستان میں الگ ہو گئے، تو عبد اللہ بن سہل قتل کر دیے گئے۔ یہود پر الزام لگایا گیا۔ ان کے بھائی عبد الرحمن اور ان کے چچا کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عبد الرحمن نے اپنے بھائی کے معاملے میں گفتگو شروع کی اور وہ لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے، تو رسول ﷺ نے فرمایا: بڑوں کو گفتگو کا موقع دو، یا آپؐ نے یہ فرمایا: بڑے لوگ بات کریں۔ پھر ان دونوں نے اپنے ساتھی کے معاملے میں گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں کہ عبد اللہ کو یہود کے کسی شخص نے قتل کیا ہے تو وہ اپنی دیت ادا کرے گا۔ انھوں نے کہا: ایک ایسے معاملے میں جسے ہم نے نہیں دیکھا ہے؛ قسم کیسے کھائیں؟ آپؐ نے فرمایا: پھر تو یہود اپنے پچاس آدمیوں سے قسم کھلوا کر تم سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کافر لوگ ہیں، ان کی قسم کا کیا بھروسا؟ چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن سہلؓ کے وارثوں کو دیت اپنی طرف سے ادا کر دی۔ حضرت سہلؓ نے فرمایا: ایک دن میں ان کے باڑے میں گیا تو ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

103۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي

نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَ كَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ متفق عليه: رواه البخاري (6144)، ومسلم (2811: 64).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی سی ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے سدا پھل دیتا رہتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے“۔ میرے دل میں بات آئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن میں نے بولنا مناسب نہیں سمجھا کیوں کہ ابو بکر اور عمر جیسے بڑے لوگ بھی موجود تھے۔ پھر ان دونوں حضرات نے بھی کچھ نہیں کہا۔ تو نبی کریم ﷺ نے خود بتادیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے کہا کہ میرے دل میں یہ بات آئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: تو تمھیں کہنے سے کس نے روکا؟ اگر تم کہہ دیتے تو مجھے اس سے اور اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔ ابن عمرؓ نے کہا: اس لیے خاموش رہا کہ میں نے آپ کو اور حضرت ابو بکرؓ کو خاموش دیکھا۔

104۔عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ. حسن: رواه أبو داود (4843).

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً بوڑھے مسلمان اور صاحب قرآن کی عزت کرنا جو اس میں افراط و تفریط سے بچتا ہو اور اسی طرح انصاف پسند حاکم کی عزت کرنا اللہ عزوجل کی عزت کرنے کی طرح ہے۔

## 24۔باب ما جاء من التسامح لزلات ذوي الفضل

## صاحب فضیلت لوگوں کی لغزشوں سے در گزر کرنا

105۔عن عائشة أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ. حسن: رواه أبو داود (4375) وأحمد (25474) والنسائي في الكبرى (7294)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرعی حدود کے سوا عزت دار لوگوں کی لغزشیں معاف کر دیا کرو۔

## 25۔ باب القيام للكبير ولأهل الفضل والشرف على وجه الإكرام

### بڑوں کے لیے اور صاحب فضیلت شرفا کے لیے احتراماً کھڑے ہونا

106۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيبًا، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ متفق عليه: رواه البخاري (3043)، ومسلم (1768).

حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان فرمایا: جب بنو قریظہ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو اپنا حَکَم تسلیم کر لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں بھیجا اور وہ قریب ہی تھے تو گدھے پر سوار ہو کے آ گئے۔ جب بالکل قریب آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

107۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حديثه حين تخلف عن رسول الله ﷺ في غزوة تبوك. فذكر الحديث بطوله. قال فيه لما بشر بالتوبة: انطلقت الى رسول الله ﷺ فَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ، يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ. متفق عليه: رواه البخاري (4418)، ومسلم (2769).

حضرت کعب بن مالکؓ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے اپنے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ پوری لمبی حدیث بیان کر دی۔ اس میں فرمایا: جب توبہ کی قبولیت کی بشارت دی گئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا۔ لوگ مجھ سے گروہ در گروہ ملتے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر مبارک باد دیتے کہ اللہ تعالیٰ تمھاری توبہ کو تمھارے لیے مبارک کرے، یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہو گیا۔ ابو طلحہ بن عبید اللہ میرے پاس دوڑتے ہوئے آئے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔ سوائے ابو طلحہ کے مہاجرین میں سے کوئی شخص اٹھ کر میری طرف نہیں آیا اور میں ابو طلحہ کی اس مبارک بادی کو نہیں بھولوں گا۔

108۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا. صحيح: رواه الترمذي (3872)، والبخاري في الأدب المفرد (947).

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: میں نے چال چلن، عادت و خصلت اور اپنے اٹھنے بیٹھنے میں حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ سے بڑھ کر کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہ نے بیان فرمایا: جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے، ان کو بوسہ دیتے، اور اپنی جگہ پر بیٹھاتے اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں، آپؐ کو بوسہ دیتیں اور آپؐ کو اپنی جگہ پر بیٹھاتیں۔

## 26۔ باب النهي عن القيام على وجه التعظيم
## تعظیم کے لیے کھڑے ہونے کی ممانعت

109۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا لَتَفْعَلُوا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا. صحيح: رواه مسلم (413).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ اور ابو بکر آپؐ کی تکبیر لوگوں کو سنا رہے تھے۔ جب آپؐ نے ہمیں قیام کی حالت میں دیکھا تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ پھر جب آپؐ نے سلام پھیرا تو فرمایا: قریب تھا کہ تم لوگ مجوسیوں اور رومیوں کی سی حرکت کر بیٹھتے۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، جب کہ ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں۔ (آئندہ) ایسا نہ کرنا۔ اپنے اماموں کی اقتدا کرو۔ اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

110۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. صحيح: رواه أبو داود (5229)، والترمذي (2755).

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ پسند کرتا ہو، کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

111۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كَانَ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ ۔صحيح: رواه الترمذي (2754)، وأحمد (12345)، والبخاري في الأدب المفرد (946).

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: صحابہ کی نظر میں رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر محبوب شخصیت کسی کی نہ تھی۔ لیکن اس کے باوجود وہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھتے تو آپ کے لیے نہیں کھڑے ہوتے تھے۔ کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔

## 27۔باب حبس النفس عن الشر صدقة
## اپنے آپ کو شر سے روکنا بھی صدقہ ہے

112۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قَالَ: قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ. متفق عليه: رواه البخاري (2518)، ومسلم (84)، واللفظ للبخاري.

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان، اور اللہ کی راہ میں جہاد۔ انھوں نے کہا: پھر میں نے پوچھا: کس غلام کو آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اس کے مالکوں کے نزدیک سب سے قیمتی اور نفیس ہو۔ میں نے کہا: اگر میں ایسا نہ کر سکوں تو؟ آپ نے فرمایا: کسی کاریگر کی مدد کرو، یا کسی بے ہنر کا کام کر دو۔ ابوذر نے کہا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ تو آپؐ نے فرمایا: لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو، یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے خود تم اپنے اوپر کرو گے۔

113۔ عن أَبِي مُوسَى الأشعري قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ: فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ: فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ: فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ. متفق عليه: رواه البخاري (6022)، ومسلم (1008).

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ انھوں نے عرض کیا: اگر اس کے پاس نہ ہو تو؟ آپؐ نے فرمایا: تو اپنے ہاتھوں سے کام کرے اور خود فائدہ اٹھائے اور

دوسروں پر صدقہ کرے۔ انھوں نے عرض کیا: اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو، یا پھر وہ ایسا نہ کر سکے تو؟ آپؐ نے فرمایا: وہ کسی ضرورت مند محتاج کی مدد کرے۔ انھوں نے عرض کیا: اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو؟ آپؐ نے فرمایا: نیکی، خیر کا حکم دے، یا فرمایا: معروف کا حکم دے۔ انھوں نے عرض کیا: اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے آپ کو شر سے روکے۔ بس یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔

114۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عِنْدَهُ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الإِيمَانُ بِاللَّهِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ ذَاكَ؟ قَالَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: "أَغْلاَهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ؟ قَالَ: "فَتُعِينُ ضَائِعًا أَوْ تَصْنَعُ لأَخْرَقَ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ ذَاكَ؟ قَالَ: "فَاحْبِسْ نَفْسَكَ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ. حسن: رواه أحمد (9038).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ اس نے عرض کیا: اگر میں وہ کام نہ کر سکا تو؟ پھر اس نے سوال کیا: کس غلام کو آزاد کرنا زیادہ بڑے اجر کا باعث ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جو سب سے زیادہ قیمتی ہو، اور اس کے مالک کے پاس زیادہ عمدہ ہو۔ اس نے کہا: اگر میں یہ نہ کر سکا تو؟ آپؐ نے فرمایا: تو کسی بے کار کی مدد کر دو یا کسی بے ہنر کا کام کر دو۔ اس نے کہا: اگر میں وہ بھی نہ کر سکوں تو؟ آپؐ نے فرمایا: اپنے آپ کو برائی سے روکو، کیوں کہ یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے جو تم اپنے آپ پر کرو گے۔

## 28۔ باب المسح على رأس الصبي شفقةً به
## بچے کے سر پر دستِ شفقت پھیرنا۔

115۔ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ، قَالَ: سَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوسُفَ وَأَقْعَدَنِي عَلَى حِجْرِهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي. صحيح: رواه البخاري في الأدب المفرد (367)، وأحمد (16402، 23836، 23837).

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا، مجھے اپنے گود میں بٹھالیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

## 29۔ باب من مكارم الأخلاق أن يكون الرجل في مهنة أهله

## اپنے گھر والوں کا ہاتھ بٹانا بھی حسنِ اخلاق ہے

116۔ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ. صحيح: رواه البخاري (6039).

حضرت اسود سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: آپ اپنے گھر والوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

117۔ عَنْ عروة قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَمَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَرْقَعُ ثَوْبَهُ. صحيح: رواه أحمد (24479)، والبخاري في الأدب المفرد (540)، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ﷺ (120).

حضرت عروہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ کی مصروفیات گھر میں کیا ہوتی تھیں؟ فرمایا: تم میں سے کوئی جس طرح پھٹے ہوئے جوتے اور کپڑے سی لیتا ہے۔ (اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی اپنا کام خود فرما لیا کرتے تھے)۔

## 30۔ باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء

## نیکوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے اور برے ساتھیوں کی صحبت سے بچنا چاہیے

118۔ عن أبي موسى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إنما مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وجَلِيسِ السُّوءِ كَحَامِلِ المِسْكِ ونافخ الكيرِ فحامِلُ المِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ منهُ وإِمَّا أَنْ تَجِدَ منهُ رِيحاً طَيِّبَةً ونافخُ الكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحاً خَبِيثَةً. متفق عليه: رواه البخاري (5534)، ومسلم (2628).

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھے اور برے دوست کی مثال ایسی ہے جیسی مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی ہے۔ مشک بیچنے والا یا تو آپ کو (تحفہ میں) کچھ دے گا۔ یا آپ اس سے خریدیں گے، یا کم از کم اس سے اچھی خوش بو ہی پائیں گے۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تو آپ کے کپڑے جلا دے گا، یا کم از کم اس کی بدبو سے آپ کی طبیعت مکدر ہو گی۔

119۔ عن أبي هريرة، أن النبي ﷺ قَالَ: الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ. حسن: رواه أبو داود (4833)، والترمذي (2378)، وأحمد (8028)، والحاكم (171/4).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تم اچھی طرح غور کرلو کہ کس سے دوستی کررہے ہو۔

## 31۔ باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام

## سفارش کرنا مستحب ہے بشرطے کہ وہ کسی حرام کے سلسلے میں نہ ہو

قال الله تعالى: (مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا) [سورة النساء: ٨٥].

”جو اچھی بات کی سفارش کرے، اس کے لیے اس (نیکی کے اجر) میں سے ایک حصہ ہوگا، اور جو بری بات کی سفارش کرے، اس کے لیے بھی اس (کے گناہ) کا کچھ بوجھ ہوگا۔ اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے“۔

120۔ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ: اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ. متفق عليه: رواه البخاري (6028)، ومسلم (2627). واللفظ لمسلم.

حضرت ابوموسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی ضرورت مند آتا، تو آپؐ اپنے ساتھیوں کو مخاطب فرماتے کہ سفارش کرکے اجر کے مستحق بنو۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہے گا پورا فرمائے گا۔

121۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بن أبي سفيان: اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا فَإِنِّي لَأُرِيدُ الْأَمْرَ فَأُؤَخِّرُهُ كَيْمَا تَشْفَعُوا فَتُؤْجَرُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا. صحيح: رواه أبو داود (5132)، والنسائي في الكبرى (2349).

حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: سفارش کرو اجر پاؤ گے۔ یقیناً میں چاہتا ہوں کہ کسی معاملے کو موخر کردوں، تاکہ تم لوگ سفارش کرکے اجر کے مستحق بن جاؤ۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفارش کرو، اجر کے مستحق بنو گے۔

## 32۔ باب ما جاء في فضل الستر
## عیوب کو چھپانے کی فضیلت

122۔ عن أبي هريرة عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْداً فِى الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
صحيح: رواه مسلم في البر والصلة (2590: 72).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ کسی بندے کے عیوب کو دنیا میں چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو چھپائے گا۔

123۔ عن أبي هريرة عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَسْتُرُ على عَبْدٍ فِى الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
صحيح: رواه مسلم (2590: 71).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ دنیا میں کسی بندے کے عیبوں کو چھپاتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو چھپائے گا۔

124۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ثَلَاثٌ أَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ، لا يَجْعَلُ اللهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لا سَهْمَ لَهُ، وَسِهَامُ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ: الصَّوْمُ، وَالصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ. لا يَتَوَلَّى اللهُ عَبْدًا فَيُوَلِّيَهُ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلا جَاءَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا لَمْ أَخَفْ أَنْ آثَمَ. لا يَسْتُرُ اللهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلا سَتَرَ عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ. فقال عمر بن عبد العزيز: إذا سمعتم مثلَ هذا مِنْ مثلِ عروة فاحفظوه. صحيح: رواه أبو يعلى (4566).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں، جس پر میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں۔ (۱) جس شخص کا اسلام میں حصہ ہو، اللہ اسے اُس شخص کی طرح نہیں بنائے گا جس کا حصہ نہ ہو۔ اسلام کے حصے تین ہیں: روزہ، نماز اور صدقہ۔ (۲) جس کو اللہ دوست بنالے، قیامت کے دن اسے دوسرے کے حوالے نہیں کرے گا۔ (۳) اور جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا، وہ قیامت کے دن انھی کے ساتھ آئے گا۔ چوتھی بات، جس پر میں اگر قسم کھاؤں تو امید ہے کہ گناہ گار نہ ہو جاؤں۔ وہ یہ کہ: اللہ تعالیٰ دنیا میں جس بندے کے عیوب پر پردہ ڈالے گا، آخرت میں بھی ان پر پردہ ڈالے گا۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کہتے ہیں: اگر تم اس طرح کی حدیث عروہ سے بھی سنو تو اس کو محفوظ کر لو۔

125۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأسلمي، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ

قَلْبَهُ، لا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلا تَتَبَّعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ. حسن: رواه أبو داود (4880)، وأحمد (19776)، والبيهقي في الآداب (137).

حضرت ابوبرزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہو اور ابھی تک ایمان جن کے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے! مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ان کے عیبوں کی تلاش میں رہو۔ اور جو ان کے عیبوں کی تلاش میں رہے گا اللہ اس کے عیب کی تلاش میں رہے گا۔ اور اللہ جس کے عیبوں کے درپے ہو گیا، اسے اس کے گھر میں رسوا کر دے گا۔

126۔ عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: "لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ. فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ صحيح: رواه أبو داود (4878)، وأحمد (13340)، والبيهقي في الآداب (138).

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی، تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر سے ہوا، جن کے ناخن تانبے کے تھے۔ وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں، جو انسانوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزتوں کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں۔

127۔ عن سعید بن زید رضی اللہ عنہ، عن النبی ﷺ قال: " إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الاسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ صحيح: رواه أبو داود (4876)، وأحمد (1651)، والبيهقي في الآداب (145).

حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بدترین سود یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت اور آبرو کے سلسلے میں ناحق زبان درازی کرے۔

## 33۔ باب ستر المؤمن علی نفسہ

## مومن کو اپنے عیوب چھپانے چاہئیں

128۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلاً، ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: يَا فُلانُ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ متفق عليه: رواه البخاري (6069)، ومسلم (2990)، واللفظ للبخاري.

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: علانیہ گناہ کرنے والوں کے سوا میرا ہر امتی بخش دیا جائے گا۔ علانیہ گناہوں کے ارتکاب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ایک شخص نے رات میں کوئی برا کام کیا اور اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تھی لیکن جب وہ صبح کرتا ہے تو لوگوں سے کہتا پھرتا ہے کہ اے فلاں میں نے رات میں یہ اور یہ (برا کام) کیا۔ جب کہ اس کے رب نے رات کو اس کے اوپر پردہ ڈال دیا تھا۔ لیکن جب صبح ہوی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔

129۔ عن أبي مالك الأشعريّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رسولُ الله ﷺ: الطُّهورُ شَطْرُ الإيمان، والحمدُ لله تَملأُ الميزَانَ، وَسُبْحَانَ الله والحمدُ لله تَملآنِ أَوْ تَملأُ مَا بَينَ السَّماوات وَالأَرْضِ، والصَّلاةُ نُورٌ، والصَّدقةُ بُرهَانٌ، والصَّبْرُ ضِياءٌ، والقُرْآنُ حُجةٌ لَكَ أَوْ عَلَيكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائعٌ نَفسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُها. صحيح: رواه مسلم (223).

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکی آدھا ایمان ہے۔ اور الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ آسمان اور زمین کے درمیان کے خلا کو پُر کر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے۔ اور قرآن تمھارے حق میں یا تمھارے خلاف حجت ہے۔ ہر شخص صبح کے وقت نکلتا ہے، پس اپنے نفس کو بیچ کر اسے جہنم سے آزاد کرنے والا ہے، یا اس کو ہلاک کرنے والا ہے۔

130۔ عن عبد الله بن مسعود قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قِسمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللهِ إِنَّهَا لَقِسمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجهُ اللهِ قُلْتُ أَمَّا أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ. متفق عليه: رواه البخاري (6100)، ومسلم (1062: 141).

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال تقسیم فرمایا، جیسا کہ عام طور پر تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ تو ایک انصاری شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اس تقسیم سے اللہ کی خوش نودی مقصود نہیں تھی۔ میں نے کہا: میں یہ بات ضرور رسول اللہ ﷺ سے کہوں گا۔ چناں چہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ میں نے رازدارانہ انداز میں آپ سے یہ بات کہہ دی۔ نبی کریم ﷺ پر یہ بات بہت ناگوار گزری۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور ناراض ہو گئے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ میں نے آپ کو اس کی خبر نہ دی ہوتی تو اچھا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انھوں نے برداشت کیا۔

131۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ :الْمُؤْمِنَ الَّذِی يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِی لاَ يُخَالِطُهم، وَلاَ يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ. صحيح: رواه الترمذي (2507)، وابن ماجه (4032)، وأحمد (5022) واللفظ له.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کی تکلیفوں کو برداشت کرتا ہے وہ زیادہ بڑے اجر کا مستحق ہے، اس مومن کے مقابلے میں جو لوگوں سے کنارہ کش رہتا ہے، اور ان کی تکلیفوں کو برداشت بھی نہیں کرتا۔

## 34۔ باب فضل كظم الغيظ

## غصہ کو پی جانے کی فضیلت

قال الله تعالى: (وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ) [آل عمران: ١٣٤].

"اور (پرہیز گار وہ ہیں) جو غصے کو پی جانے اور لوگوں کو معاف کر دینے کے عادی ہیں، اللہ ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے"۔

132۔ عَنْ مُعَاذِ بن أنس الجهنی أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُءُوسِ الْخَلاَئِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَا ۔ حسن: رواه أبو داود (4777)، والترمذي (2021، 2493)، وابن ماجه (4186).

حضرت معاذ بن انس الجھنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص غصہ کے نفاذ کی قدرت کے باوجود اس کو پی جائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تمام لوگوں کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ "حور عین" میں سے جس کو چاہے اپنے لیے منتخب کر لے۔

## 35۔ باب ما جاء في المشورة

## مشورہ کی اہمیت

133۔ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ :الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ. حسن: رواه أبو داود (5128)، والترمذي (2822)، وابن ماجه (3745) .

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

## 36۔باب أخذ حق الضعيف من القوي
### طاقت ور سے کم زور کا حق وصول کرنا۔

134۔ عن معاوية قال قال رسول الله ﷺ لَا تُقَدَّسُ أُمَّةٌ لا يُقضَى فِيهَا بِالحَقِّ ويَأْخُذُ الضَّعِيفُ حَقَّهُ مِنَ القَوِيِّ غَيرَ مُتَعتَعٍ. حسن: رواه الطبراني في الكبير (385/19).

حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ امت (گناہوں سے) پاک نہیں کی جائے گی، جس میں حق کے ساتھ فیصلہ نہ کیا جائے اور طاقت ور سے کم زور اپنا حق بغیر ہچکچائے حاصل نہ کر لے۔

## 37۔باب ما جاء في حُبِّ الله ورسوله
### اللہ اور اس کے رسول سے محبت

قال الله تعالى: (قُلْ إِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ) [سورة التوبة: ٢٤].

اے نبی، کہہ دو کہ اگر تمھارے باپ، تمھارے بیٹے، تمھارے بھائی، تمھاری بیویاں، تمھارے عزیز و اقارب، تمھارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، تمھارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمھارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمھارے سامنے لے آئے، اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔

وقال تعالى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ [سورة المائدة: ٥٤].

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) اللہ تعالی بہت سے لوگ ایسے پیدا کر دے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان کو محبوب ہو گا، جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے، جو اللہ کی راہ میں جد و جہد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اللہ وسیع ذرائع کا مالک ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

وقال تعالى: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾) [سورة البقرة: ١٦٥].

کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مد مقابل بناتے ہیں اور ان کے ایسے گرویدہ ہیں جیسی اللہ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہیے۔ حالانکہ ایمان رکھنے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔ کاش، جو کچھ عذاب کو سامنے دیکھ کر انھیں سوجھنے والا ہے وہ آج ہی ان ظالموں کو سوجھ جائے کہ ساری طاقتیں اور سارے اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں اور یہ کہ اللہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے۔

135۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ، أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. متفق عليه: رواه البخاري (16)، ومسلم (43: 67).

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے اندر تین چیزیں ہوں اسے ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی۔ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ اسے اللہ اور اس کے رسول محبوب ہوں۔ کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے اس سے محبت کرے۔ کفر کی طرف لوٹنے کو وہ اسی طرح ناپسند کرتا ہو جس طرح وہ آگ میں جھونکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

136۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ، وَمَالِهِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ صحيح: رواه مسلم (44: 69).

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے اہل وعیال اور مال و دولت اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ بن جاؤں۔

## 38۔ باب فضل المتحابين في الله

## اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کی فضیلت

137۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تبارك وتعالى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. صحيح: رواه مالك في الشعر (10) ومسلم (2566: 37).

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری عظمت کے لیے آپس میں محبت کرنے

والے کہاں ہیں؟ آج میں انھیں اپنے سایے میں جگہ دوں گا، جس دن میرے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

138۔ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَإِذَا فَتًى شَابٌّ بَرَّاقُ الثَّنَايَا، وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ، إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَسْنَدُوا إِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنْ قَوْلِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَقِيلَ: هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَجَّرْتُ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيرِ، وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلَّهِ، فَقَالَ: آللَّهِ؟ فَقُلْتُ: آللَّهِ، فَقَالَ: آللَّهِ؟ فَقُلْتُ: آللَّهِ، فَقَالَ: آللَّهِ؟ فَقُلْتُ: آللَّهِ، قَالَ: فَأَخَذَ بِحُبْوَةِ رِدَائِي فَجَبَذَنِي إِلَيْهِ وَقَالَ: أَبْشِرْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ. صحيح: رواه مالك في الشعر (16) وأحمد (22030)، وصحّحه ابن حبان (575)، والحاكم (269/3).

حضرت ابوادریس خولانیؒ نے فرمایا: میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا۔ وہاں ایک نوجوان کو دیکھا جس کے اگلے دانت خوب چمکیلے تھے، اور لوگ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اگر لوگ کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو مسئلے کے حل کے لیے ان سے رجوع کر لیتے ہیں اور جب وہ کوئی بات پیش کرتے ہیں تو یہ لوگ اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں۔ میں نے اس نوجوان کے تعلق سے پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں۔ جب دوسرا دن ہوا تو میں صبح جلد ہی مسجد چلا گیا، تو میں نے ان کو اپنے سے پہلے مسجد میں پایا، وہ جلد آنے میں مجھ سے سبقت کر چکے تھے۔ میں ان کو حالت نماز میں پایا تو ان کا انتظار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے۔ تو میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس گیا، پھر انھیں سلام کیا۔ اور کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں تو انھوں نے پوچھا: کیا واقعی؟ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! انھوں نے پوچھا: کیا واقعی؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم واقعی۔ پھر انھوں نے پوچھا: کیا واقعی؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں واقعی آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، تو انھوں نے میری چادر کے کنارے پکڑ کر مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: خوش ہو جاؤ۔ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری محبت ان کے لیے واجب ہو گئی جو میرے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، باہم مل بیٹھتے ہیں، میرے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، اور ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔

139۔ عن أبي إدريس عَائِذُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمًا مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا أَوَّلَ إِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: فَجَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ بِضْعَةٌ وَعِشْرُونَ كُلُّهُمْ يَذْكُرُونَ

حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَفِي الْحَلْقَةِ فَتًى شَابٌّ شَدِيدُ الْأُدْمَةِ حُلْوُ الْمَنْطِقِ وَضِيءٌ، وَهُوَ أَشَبُّ الْقَوْمِ شَبَابًا فَإِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَدِيثِ شَيْءٌ رَدُّوهُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَهُمْ حَدِيثَهُمْ، فَبَيْنَمَا عَائِذُ اللهِ جَالِسٌ مَعَهُمْ فِي حَلْقَتِهِمْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَفَرَّقَتْ بَيْنَهُمْ. فَأَقْسَمَ لِي مَا مَرَّتْ عَلَيْهِ لَيْلَةٌ مِنَ الدَّهْرِ لَا مَرَضٌ شَدِيدٌ سَقَمَهُ، وَلَا حَاجَةٌ مُهِمَّةٌ أَطْوَلَ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ رَجَاءَ أَنْ يُصْبِحَ فَتَلَقَّاهُمْ قَالَ: قَالَ فَغَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ، وَأَدْبَرَ فَلَمْ يُصَادِفْ مِنْهُمْ أَحَدًا، ثُمَّ هَجَّرَ الرَّوَاحَ فَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا هُوَ بِالْفَتَى الَّذِي كَانَ بِالْأَمْسِ يُشِيرُونَ إِلَيْهِ بِحَدِيثِهِمْ يُصَلِّي إِلَى أُسْطُوَانَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَائِذُ اللهِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَيْهَا فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَتَّى عَلِمَ أَنَّ لِي إِلَيْهِ حَاجَةً قَالَ: قُلْتُ قَدْ صَلَّيْتَ أَصْلَحَكَ اللهُ؟ فَقَالَ الْفَتَى: نَعَمْ، قُلْتُ: فَقُمْتُ فَجَلَسْتُ مُقَابِلَهُ مُحْتَبِيًا لَا هُوَ يُحَدِّثُنِي شَيْئًا وَلَا أَنَا أَبْدَأُهُ بِشَيْءٍ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ الصَّلَاةَ مُفَرِّقَةٌ بَيْنَنَا، قَالَ: قُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ حَدِّثْنِي فَوَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ وَأُحِبُّ حَدِيثَكَ قَالَ: آللهِ إِنَّكَ لَتُحِبُّنِي وَتُحِبُّ حَدِيثِي؟ قُلْتُ: وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنِّي لَأُحِبُّكَ وَأُحِبُّ حَدِيثَكَ. فَقَالَ الْفَتَى: لِمَ تُحِبُّنِي وَتُحِبُّ حَدِيثِي؟ وَاللهِ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَرَابَةٌ وَلَا أَعْطَيْتُكَ مَالًا؟ قَالَ: قُلْتُ: أُحِبُّكَ مِنْ جَلَالِ اللهِ. قَالَ لَهُ: إِنَّكَ لَتُحِبُّنِي مِنْ جَلَالِ اللهِ؟ قُلْتُ لَهُ: وَاللهِ لَأُحِبُّكَ مِنْ جَلَالِ اللهِ. قَالَ: فَأَخَذَ بِحُبْوَتِي فَبَسَطَهَا إِلَيْهِ حَتَّى أَدْنَانِي مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: أَبْشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الَّذِينَ يَتَحَابُّونَ بِجَلَالِ اللهِ فِي ظِلِّ عَرْشِ اللهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ فَلَمَّا حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: قُلْتُ مَنْ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ؟ قَالَ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَكَانَ عَائِذُ اللهِ يُكْثِرُ أَنْ يُحَدِّثَ حَدِيثَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ. حسن: رواه البزار (2672)، والطبراني في الكبير (78/20).

حضرت ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن اصحاب رسول ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے۔ عمر بن خطاب کی خلافت کا ابتدائی زمانہ تھا۔ انھوں نے کہا: میں ایک مجلس میں بیٹھ گیا جس میں تقریباً بیس لوگ تھے۔ سب حدیث رسول کا تذکرہ کر رہے تھے، اور اس حلقہ میں گہرے گندمی رنگ، روشن چہرے اور میٹھی زبان والے ایک نوجوان بھی تھے۔ وہ لوگوں میں سب سے جوان تھے۔ جب ان لوگوں کو حدیث میں کوئی بات پوچھنی ہوتی تو وہ اس نوجوان سے رجوع کرتے اور وہ انھیں حدیث بیان کرتے۔ اس دوران کہ عائذ اللہ ان کے ساتھ ان کے حلقے میں بیٹھے ہوئے تھے، نماز کھڑی ہوگئی اور نماز کی وجہ سے وہ جدا ہوگئے۔ عائذ اللہ نے مجھ سے قسم کھا کر کہا کہ ان پر زندگی میں کوئی ایسی رات نہیں گزری، نہ کوئی سخت بیماری جس نے انھیں بیمار کر دیا ہو اور نہ کوئی اہم ضرورت جو اس رات سے زیادہ ان پر طویل گزری ہو۔ اس امید کے ساتھ کہ صبح ہو جائے تو ان سے ملاقات کریں

گے۔ فرمایا: صبح ہی مسجد کی طرف میں چل پڑا۔ پھر آگے پیچھے تلاش کرتا رہا۔ لیکن ان میں سے کسی سے ملاقات نہیں ہوئی۔ پھر وہ دوپہر کو بھی جلد پہنچے اور آگے پیچھے (ڈھونڈتے) رہے، تو اچانک وہی نوجوان کل جن سے لوگ اپنی حدیثوں کے سلسلے میں رجوع کر رہے تھے تو وہ مسجد کے ایک ستون کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ عائذ اللہ اس ستون کے پاس جاکر کھڑے ہوگئے تو وہ اسی ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ (عائذ کہتے ہیں) میں ان کی طرف دیکھنے لگا یہاں تک کہ وہ جان گئے کہ مجھے ان سے کچھ ضرورت ہے۔ (میں نے پوچھا) اللہ آپ کے احوال درست فرمائے، کیا آپ نماز پڑھ چکے ہیں؟ اس نوجوان نے عرض کیا: ہاں تو میں اٹھا اور ان کے سامنے چادر لپیٹ کر بیٹھ گیا، نہ وہ مجھ سے کچھ بیان کر رہے تھے اور نہ میں خود ہی کسی چیز میں پہل کر رہا تھا، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ نماز جدا کر دے گی، تو میں نے کہا اللہ آپ کے احوال درست فرمائے، مجھ سے حدیث بیان کیجئے، میں آپ سے اور آپ کی حدیث سے محبت کرتا ہوں۔ تو انھوں نے کہا: کیا تم واقعی مجھ سے اور میری حدیث سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، یقیناً میں آپ سے اور آپ کی حدیث سے محبت کرتا ہوں۔ تو اس نوجوان نے پوچھا: آپ مجھ سے اور میری حدیث سے کیوں محبت کرتے ہیں، اللہ کی قسم! نہ میرے اور آپ کے درمیان کوئی قرابت داری ہے اور نہ میں نے آپ کو کچھ مال دیا ہے؟ میں نے کہا: میں اللہ کی عظمت و جلالت کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ انھوں نے کہا: کیا تم یقیناً مجھ سے اللہ کی عظمت اور جلالت کی وجہ سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں آپ سے اللہ کی عظمت اور جلالت کی وجہ سے محبت کرتا ہوں۔ تو راوی نے کہا: انھوں نے میری چادر کے کنارے پکڑے اور اپنی طرف اس کو کھینچا، یہاں تک کہ مجھے اپنے سے قریب کر لیا۔ پھر فرمایا: خوش ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: یقیناً جو لوگ اللہ کی عظمت کے لیے باہم محبت کرتے ہیں وہ اللہ کے عرش کے سایے میں ہوں گے، جس دن اس کے سایے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ جب انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کر دی تو نماز کھڑی ہو گئی۔ میں نے ان سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: معاذ بن جبل، اور عائذ اللہ کثرت سے معاذ بن جبل کی حدیث بیان کرتے تھے۔

140 عَنْ أَبِي مسلم الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: اتيت مَسْجِدَ دِمَشْقَ فإذا حلقة فيها كهول من أصحاب النبي صلى الله عليه و سلم وإذا شاب فيهم أكحل الْعَيْنِ بَرَّاقُ الثَّنَايَا كُلَّمَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ رَدُّوهُ إِلَى الْفَتَى فَتًى شَابٌّ قَالَ قُلْتُ لِجَلِيسٍ لِي مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ فَجِئْتُ مِنَ الْعَشِيِّ فَلَمْ يَحْضُرُوا قَالَ فَغَدَوْتُ مِنَ الْغَدِ قَالَ فَلَمْ يَجِيئُوا فَرُحْتُ فَإِذَا أَنَا بِالشَّابِّ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ فَرَكَعْتُ

ثُمَّ تَحَوَّلْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فِي اللَّهِ قَالَ فَمَدَّنِي إِلَيْهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قُلْتُ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فِي اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَقِيتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ.صحيح: رواه أحمد (22064) --واللفظ له، والترمذي (2390)، وصححه ابن حبان (577).

حضرت ابو مسلم خولانی نے بیان کیا ہے کہ میں اہلِ دمشق کی مسجد آیا تو اس میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے بعض ادھیڑ عمر والوں کی محفل سجی ہوی تھی، اور ان میں ایک سرگین آنکھوں والا نوجوان تھا، جس کے اگلے دانت خوب چمکیلے تھے۔ جب کبھی وہ کسی چیز میں اختلاف کرتے تو اس نوجوان سے رجوع ہوتے۔ میں نے اپنے ایک ساتھی سے پوچھا: یہ نوجوان کون ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر میں رات کو آیا تو وہ لوگ موجود نہیں تھے۔ پھر میں دوسرے دن صبح آیا تو بھی وہ لوگ نہیں آئے۔ پھر میں دوپہر کو گیا تو اچانک میں نے ان نوجوان کو ایک ستون کے پاس نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے بھی نماز پڑھی۔ پھر ان کی طرف رخ کر کے انھیں سلام کیا۔ پھر میں ان کے قریب ہوا اور ان سے عرض کیا: یقیناً میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ انھوں نے مجھے اپنی طرف کھینچ کر فرمایا: تم نے کیا کہا؟ میں نے کہا: یقیناً میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے رب سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے (یعنی حدیثِ قدسی) کہ " اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے نور کے منبروں پر اللہ کے عرش کے سایے میں ہوں گے، جس دن اللہ کے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔ ابو مسلم خولانی کہتے ہیں کہ میں مسجد سے نکلا، یہاں تک کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ذکر کیا۔ تو عبادہ بن صامت نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے رب عزو جل سے ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: میری خاطر باہم محبت کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہوگئی۔ اور میری خاطر باہم خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہوگئی۔ میری باہم ملاقات کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہوگئی۔ اور اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے نور کے منبروں پر اللہ کے عرش کے سایے میں ہوں گے، جس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔

141 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لله إِلاَّ أَكْرَمَ رَبَّهُ. عَزَّ وَجَلَّ .حسن: رواه أحمد (22229).

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اللہ کے کسی بندے سے محبت کی اس نے گویا اپنے رب عزوجل کی تعظیم بجالائی۔

142.عَنْ أَبِي الدرداء يرفعه قَالَ: مَا مِن رَجُلَينِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ بِظَهرِ الغَيبِ إِلا كَانَ أَحبَّهُمَا إِلى اللهِ أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ.حسن: رواه الطبراني في الأوسط (5275).

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاروایت ہے۔انھوں نے فرمایا: جو دو آدمی اللہ کی خاطر آپس میں غائبانہ محبت کرتے ہیں تو ان دونوں میں اللہ کے نزدیک وہ شخص زیادہ محبوب ہو گا جو اپنے ساتھی سے ٹوٹ کر محبت کرتا ہے۔

143۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النبيُّ ﷺ: مَا تَحَابَّ رَجُلانِ فِي اللَّهِ إِلا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ.حسن: رواه ابن الجعد (3192)، والبخاري في الأدب المفرد (544)، وابن حبان (566).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ آپس میں اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں ان دونوں میں افضل وہ ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

144.عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ قَالَ إِنَّ شُرَحبِيلَ بْنَ السِّمطِ دَعَا عَمْرو بْنَ عَبَسَةَ السُّلَمِيَّ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَسَةَ هَلْ أَنْتَ مُحَدِّثِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ أَنْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيسَ فِيهِ تَزَيُّدٌ وَلَا كَذِبٌ وَلَا تُحَدِّثْنِيهِ عَنْ آخَرَ سَمِعَهُ مِنْهُ غَيْرِكَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ مِنْ أَجْلِي وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَصَافُّونَ مِنْ أَجْلِي وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَزَاوَرُونَ مِنْ أَجْلِي وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَبَاذَلُونَ مِنْ أَجْلِي وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَنَاصَرُونَ مِنْ أَجْلِي.حسن: رواه عبدالله بن المبارك في الزهد (716)، وأحمد (19438).

حضرت ابو ظبیہ سے روایت ہے کہ شرحبیل بن سمط نے عمرو بن عبسہ سلمی کو بلایا، پھر فرمایا: اے ابن عبسہ: کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنا سکتے ہیں جسے خود آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو اور اس میں نہ کوئی زیادتی ہو اور نہ جھوٹ ہو، اور آپ مجھ سے ایسی حدیث بیان نہ کریں جسے آپ نے کسی دوسرے سے سنا ہو؟ (یعنی آپ نے جو حدیث

براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو وہی سنائیں) ابن عبسہ نے کہا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے: یقیناً میری محبت واجب ہو گئی ان لوگوں کے لیے جو میری خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، میری محبت واجب ہو گئی ان کے لیے جو میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں، میری محبت واجب ہو گئی ان لوگوں کے لیے جو میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت واجب ہو گئی ان لوگوں کے لیے جو میری خاطر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

## 39۔باب ما جاء في مجانبة أهل الأهواء وبغضهم
## نفس پرستوں سے دوری اور ان سے نفرت

145.عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ. حسن: رواه أبو داود (4681).

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے لیے محبت کی، اللہ کے لیے نفرت کی، اللہ کی خاطر کسی کو دیا اور اللہ ہی کی خاطر روکا تو یقیناً اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

146.عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَس الجهني قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَعْطَى لِلَّهِ، وَمَنَعَ لِلَّهِ، وَأَحَبَّ لِلَّهِ، وَأَبْغَضَ لِلَّهِ، وَأَنْكَحَ لِلَّهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ. حسن: رواه الترمذي (2521) والإمام أحمد (15638) والحاكم (164/2).

حضرت معاذ بن انس الجہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے لیے دیا اور اللہ کے لیے روکا، اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے نفرت کی اور اللہ کے لیے شادی کی تو یقیناً اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔

## 40۔باب التقاء أرواح المؤمنين
## اہل ایمان کی روحوں کا ملاپ

147.عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ تَلْتَقِي عَلَى مَسِيرَةِ يَوْمٍ مَا رَأَى أَحَدُهُمْ صَاحِبَهُ قَطُّ. حسن: رواه ابن وهب في الجامع (ص 27)، وأحمد (6636)، والبخاري في الأدب المفرد (261).

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اہل ایمان کی روحیں ایک دن کی مسافت پر ملتی ہیں۔ ان میں سے کوئی اپنے ساتھی کو کبھی نہیں دیکھا ہوتا ہے۔

148۔عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَسْجُدُ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ الرُّوحَ لاَ تَلْقَى الرُّوحَ وَأَقْنَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ هَكَذَا فَوَضَعَ جَبْهَتَهُ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ ﷺ .صحيح: رواه أحمد (21864)، وابن أبي شيبة (78/11)، والطبراني في الكبير (97/4).

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خواب میں دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کر رہا ہوں۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: یقیناً روح، روح سے ملتی ہے۔ اور آپ ﷺ نے اس طرح اپنی پیشانی جھکائی تو خزیمہ بن ثابت نے اپنی پیشانی نبی کریم ﷺ کی پیشانی پر رکھ دی۔

## 1- باب إذا أحب الله عبداً احبّبه إلى عباده

## جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو اپنے بندوں کی نظروں میں محبوب بنا دیتا ہے۔

149۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قال :قال رسول الله ﷺ:إنَّ الله تعالى إذا أحب عبداً دعا جبريلَ ، فقال : إنّي أُحِبُّ فلاناً فأحبهُ ، قال: فيحبُّهُ جبريلُ،ثمَّ ينادي فى السماءِ،فيقول:إنَّ اللهَ يحبُّ فلاناً فأحبوهُ،فيحبُّهُ أهلُ السماءِ ،ثمَّ يوضعُ لهُ القبولُ فى الأرضِ،وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْداً دَعَا جِبْرِيلَ ، فَيَقُولُ : إِنِّي أُبْغِضُ فُلاناً فَأَبْغِضْهُ . فَيُبْغِضُهُ جِبريلُ ثُمَّ يُنَادِي فِى أَهْلِ السَّماءِ:إنَّ الله يُبْغِضُ فُلاناً فَأَبْغِضُوهُ،قال:فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ البَغْضَاءُ فِى الأَرْضِ.متفق عليه: رواه مسلم (1637) والبخاري (7485).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، سو تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آسمان میں اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، سو تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس کے لیے زمین والوں میں بھی مقبولیت پیدا کر دی جاتی ہے۔ اور جب اللہ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو

جبرئیل کو بلا کر فرماتا ہے: میں فلاں سے نفرت کرتا ہوں سو تم بھی اس سے نفرت کرو تو جبرئیل اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آسمان میں اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے نفرت کرتا ہے سو تم بھی نفرت کرو۔ پھر سب آسمان والے اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس کے لیے زمین والوں کے دلوں میں بھی نفرت ڈال دی جاتی ہے۔

## 41۔ باب إذا أحبَّ الرجلُ أحدًا فليُخبِرْهُ

## جب کوئی کسی سے محبت کرے تو اس کو بتائے

150۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ صحيح: رواه أبو داود (5124)، والترمذي (2392)، وأحمد (17171)، وصحّحه ابن حبان (507).

حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرے تو اس کو بتانا چاہیے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

151 عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَلْيَأْتِهِ فِي مَنْزِلِهِ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ لِلّٰهِ وَقَدْ جِئْتُكَ فِي مَنْزِلِكَ حسن: رواه عبدالله بن المبارك في الزهد (712) ومن طريقه أحمد (21294)

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی سے محبت کرتا ہے تو اس کو اس کے گھر جا کر بتانا چاہیے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اور میں اسی غرض سے تمھارے پاس تمھارے گھر آیا ہوں۔

152 عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَقِيَنِي رجلٌ من أَصحابِ النبيِ ﷺ فَأَخذ بِمنكِبِي مِن وَرائِي قَال أَما إِنِّي أُحِبُك قَال أَحبَّك الذِي أَحببتَنِي لَه فقَال: لَولا أَنَّ رسولَ الله ﷺ قَالَ إِذا أَحبَّ الرَّجلُ الرجلَ فَليُخبِرهُ أَنَّه أَحبَه مَا أَخبَرتُك قَال: ثُم أَخذَ يَعرِضُ عَلَيَّ الخِطبَةَ. قَالَ: أَما إِنَّ عِندنَا جَارِيةً أَما إِنَّها عَوراءُ .حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (543).

حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی سے میری ملاقات ہوی۔ انھوں نے میرے دونوں کندھوں کو میرے پیچھے سے پکڑا، پھر فرمایا: سنو! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے کہا: میں بھی آپ

سے محبت کرتا ہوں اس ذات کے لیے جس کی خاطر آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ تو ان صاحب نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہ ہوتا کہ "جب کوئی شخص کسی شخص سے محبت کرے تو اس کو بتادے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے" تو میں تمھیں کبھی نہ بتاتا۔ پھر وہ مجھے پیغام دینے لگے، مجاہد نے کہا: ہمارے پاس ایک لڑکی ہے۔ لیکن وہ کانی ہے۔

153 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلاً كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لأُحِبُّ هَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لاَ قَالَ أَعْلِمْهُ قَالَ فَلَحِقَهُ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللهِ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ. صحيح: رواه أبو داود (5125)، والنسائي في عمل اليوم والليلة (182)، وأحمد (12514، 12430).

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے۔ ایک دوسرے شخص کا ان پر سے گزر ہوا تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے انھیں بتایا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں بتاؤ۔ پھر وہ جاکر ان سے ملے اور ان سے کہا: یقیناً میں اللہ کی خاطر آپ سے محبت کرتا ہوں، تو اس شخص نے بھی کہا: جس ذات کے لیے تم مجھ سے محبت کرتے ہو اسی کی خاطر میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔

154 عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ وَلَّى عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لأُحِبُّ هَذَا للهِ قَالَ: فَهَلْ أَعْلَمْتَهُ ذَاكَ؟ قُلْتُ: لا قَالَ: فَأَعْلِمْ ذَاكَ أَخَاكَ قَالَ فَأَتْبَعْتُهُ فَأَدْرَكْتُه فَأَخَذْتُ بِمَنْكِبِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: وَاللهِ إِنِّي لأُحِبُّكَ لِلَّهِ، قَالَ هُوَ وَاللهِ إِنِّي لأُحِبُّكَ لِلَّهِ قُلْتُ: لَوْلا النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَنِي أَنْ أُعْلِمَكَ لَمْ أَفْعَلْ حسن: رواه ابن حبان (569). والطبراني في الأوسط –مجمع البحرين (4989)، وفي الكبير (366/12).

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے آپ کو سلام کیا۔ پھر وہ مڑ کر جانے لگا تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس شخص سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو اس کے بارے میں بتایا؟ ابن عمرؓ کہتے ہیں: میں اس کے پیچھے گیا، میں نے اس کو پالیا، پھر میں نے اس کا کندھا پکڑ کر اس کو سلام کیا اور اس سے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں تم سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں بھی تم سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ پھر میں نے کہا: اگر نبی کریم ﷺ نے تمھیں اس کی خبر دینے کا حکم مجھے نہ دیا ہوتا تو میں کبھی ایسا نہ کرتا۔

155 عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ فَإِنَّه يَجِدُ لَه مِثْلَ الَّذِي عِنْدَهُ. صحيح: رواه ابن أبي الدنيا في الإخوان (74)، والبيهقي في الشعب (8595).

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے تو اس کو بتا دینا چاہیے کہ وہ بھی اس کے لیے اپنے دل میں ایسی ہی محبت رکھتا ہے۔

## 42۔باب فضل من زار أخاه لله

### اس شخص کی فضیلت جس نے اپنے بھائی کی زیارت اللہ کی خاطر کی۔

156 ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لاَ غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ. صحيح: رواه مسلم (2567). قوله: "تربّها" أي تقوم بإصلاحها، وتنهض إليه بسبب ذلك.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے اپنے ایک بھائی کی زیارت کی جو ایک دوسرے گاؤں میں رہتا تھا۔ تو اللہ نے اس کے راستے پر ایک فرشتے کو اس کے لیے گھات میں بیٹھایا۔ جب اس شخص کا گزر فرشتے پر سے ہوا تو اس نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس گاؤں میں میرا ایک بھائی رہتا ہے، میں اسی کے پاس جانا چاہ رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے کہ تم اُتارنے کے لیے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، سوائے اس کے کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں تمھاری طرف اللہ کا فرشتہ ہوں۔ یقیناً اللہ تعالی بھی تم سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تم اللہ کی خاطر اس سے محبت کرتے ہو۔

157 عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ أَتَى أَخًا لَه يَزُوْرُهُ فِي اللّٰهِ، إِلاَّ نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ طِبْتَ، وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَإِلَّا قَالَ اللّٰهُ فِي مَلَكُوْتِ عَرْشِه عَبْدِيْ زَارَ فِيَّ، وَعَلَيَّ قِرَاهُ، فَلَمْ يَرْضَ اللّٰهُ لَه بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ. حسن: رواه البزار (6466)، وأبو نعيم في الحلية (107/3)، وأبو يعلى (4140).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان اپنے کسی بھائی کے پاس اللہ کی خاطر ملاقات کی غرض سے جاتا ہے تو آسمان سے ایک آواز دینے والا اس کو آواز دیتا ہے کہ تم خوش و خرم رہو، اور جنت

تمھارے لیے مبارک ہو۔ ورنہ اللہ تعالی اپنے عرش کی بادشاہت پر سے اعلان فرماتا ہے: میرے بندے نے میری خاطر زیارت کی، اور اب اس کی میزبانی میرے ذمے ہے۔ اللہ تعالی اس کے لیے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہیں ہو گا۔

## 43۔ باب فضل من عاد مریضا

## مریض کی عیادت کرنے والے کی فضیلت

158 عَنْ ثَوْبَانَ مولى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ وَفِي رِوَايَة: خُرْفَةِ الْجَنَّةِ ومن طريق اخر وفيه. مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا خُرْفَةِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَ .صحيح: رواه مسلم (2568: 3941). ورواه (2568: 42) من طريق آخر عن ثوبان.

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ مریض کی عیادت کرنے والا شخص واپس آنے تک جنت کے پھلوں کو چننے میں مصروف رہتا ہے اور ایک روایت میں "خرفة الجنة" کے الفاظ ہیں۔ اور دوسری روایت کے الفاظ ہیں: جس نے کسی مریض کی عیادت کی وہ برابر جنت کے تازہ پھل چن رہا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا: "خرفة الجنة" کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "جناها" اس کے تازہ پھل چننا۔

159 عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اذْهَبُوا بِنَا إِلَى بَنِي وَاقِفٍ نَعُودُ ذَلِكَ الْبَصِيرَ قَالَ سُفْيَانُ حَيٌّ مِنَ الأَنْصَارِ وَكَانَ مَحْجُوبَ الْبَصَرِ صحيح: رواه البزار –كشف الأستار (1920)، والطحاوي في شرح المشكل (4356).

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں بنو واقف کے پاس لے چلو، ہم بصیر نامی صاحب کی عیادت کریں گے۔ سفیان نے کہا: بنو واقف انصار کا ایک قبیلہ ہے اور وہ صاحب نابینا تھے۔

## 44۔ باب المرء مع من أحب

## آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

160۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلاً عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ

اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلاَةٍ وَلاَ صِيَامٍ وَلاَ صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. متفق عليه: رواه البخاري (7153)، ومسلم (2639: 164).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے۔ تو ایک آدمی مسجد کے دروازے کے پاس ہم سے ملا اس نے کہا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ تو گویا وہ شخص لاجواب ہو گیا۔ پھر اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اس کے لیے کوئی بڑی تیاری نماز، روزے، صدقہ وغیرہ کے ذریعے نہیں کی ہے۔ لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تو تم ان کے ساتھ رہو گے جن سے تم نے محبت کی ہے۔

161۔ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ
متفق عليه: رواه البخاري (7169)، ومسلم (2640).

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے حالاں کہ وہ ان سے ملا نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہو گا، جس سے اس نے محبت کی ہے۔

162۔ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ متفق عليه: رواه البخاري (6170)، ومسلم (2641).

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے، حالاں کہ وہ ابھی تک ان سے ملا نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: آدمی ان کے ساتھ ہو گا، جن سے وہ محبت کرتا ہے۔

163۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ. قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صحيح: رواه أبو داود (5126)، وأحمد (21379، 21463)، والبخاري في الأدب المفرد (351).

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! انسان کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے، مگر ان جیسے عمل نہیں کر پاتا۔ آپؐ نے فرمایا: ابوذر! تم ان کے ساتھ رہو گے، جن سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا:

یقیناً میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: بلاشبہ تم ان لوگوں کے ساتھ ہو گے، جن سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت ابوذرؓ نے اپنی یہ بات پھر دہرائی، تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنا جواب دہرایا۔

164۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرِحُوا بِشَيْءٍ لَمْ أَرَهُمْ فَرِحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهِ وَلاَ يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. صحيح: رواه أبو داود (5127).

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا صحابہ کرام اس قدر خوش ہوئے کہ انھیں اس سے بڑھ کر کسی چیز سے خوشی نہ ہوئی تھی، جب ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! انسان ایک شخص کے ساتھ اس کے اچھے عمل کی وجہ سے محبت کرتا ہے، مگر خود اس جیسے عمل نہیں کر سکتا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان اس کے ساتھ ہو گا جس سے اس کو محبت ہو گی۔

## 45۔ باب الأرواح جنود مجندة

### روحیں فوج در فوج

165 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقُهُوا وَالأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ. صحيح: رواه مسلم (2638: 160).

حضرت ابوہریرہؓ نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ فرمایا: لوگ کانیں ہیں، جیسے سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں جو لوگ بہتر تھے، وہ لوگ زمانۂ اسلام میں بھی بہتر ہیں، اگر وہ سمجھ داری حاصل کریں۔ اور روحیں فوج در فوج ہیں۔ پھر جن روحوں کی وہاں آپس میں جان پہچان ہوئی تو دنیا میں ان میں ایک دوسرے کے لیے الفت پیدا ہوئی۔ اور جن روحوں کی وہاں آپس میں جان پہچان نہ ہوئی وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے جدا رہیں۔

166 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ. حسن: رواه الطبراني في الكبير (283/10).

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روحیں فوج در فوج ہیں۔ پھر جن

روحوں کی وہاں آپس میں جان پہچان ہوئی، تو دنیا میں ان کے لیے آپسی الفت پیدا ہوئی اور جن روحوں میں وہاں جان پہچان نہ ہوئی تو دنیا میں وہ ایک دوسرے سے مختلف رہیں۔

167 ۔عَنْ عَمْرَةَ بنتِ عبدِ الرحمنِ قالتْ كانَ بمكةَ امرأةٌ مزّاحةٌ فنزلتْ على امرأةٍ مثلِها فبلغَ ذلكَ عائشةَ فقالتْ صَدَقَ حِبي سمعت رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ. حسن: رواه أبو يعلى (4381).

حضرت عمرۃ بنت عبد الرحمن ؒ سے روایت ہے کہ مکہ میں بہت ہنسی مذاق کرنے والی ایک عورت تھی۔ وہ اپنے ہی جیسی ایک عورت کی مہمان بنی۔ جب یہ بات حضرت عائشہ کو معلوم ہوئی، تو فرمایا: میرے حبیب نے سچ فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: روحیں فوج در فوج ہیں۔ جن کی وہاں آپس میں جان پہچان ہوئی، تو دنیا میں بھی وہ ایک دوسرے سے مانوس ہو گئیں اور جن روحوں کی وہاں جان پہچان نہ ہوئی تو وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے مختلف رہیں۔

## 46۔ باب في من التمس رضا الله بسخط الناس

## جو لوگوں کی ناراضی کے باوجود اللہ کی رضا کا طالب ہو۔

168 ۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللهِ تَعَالَى عنه وَأَرْضَى النَّاسَ عنه وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ سَخَطَ اللهِ عَلَيهِ وَأَسْخَطَ عَلِيهِ النَّاسَ. حسن: رواه ابن حبان (276).

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کی ناراضی کے باوجود اللہ کی رضا کا طالب ہو تو اللہ تعالی اس سے راضی ہو گا اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دے گا۔ اور جو شخص اللہ کی ناراضی کے باوجود لوگوں کی رضامندی چاہے تو اللہ اس سے ناراض ہو گا اور لوگ بھی اس سے ناراض ہوں گے۔

169 ۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَسْخَطَ اللهَ فِي رِضَا النَّاسِ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِ، وأَسْخَطَ عَلَيْهِ مَنْ أَرضاهُ فِي سَخَطِهِ، وَمَنْ أَرْضَى اللهَ فِي سَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَرْضَى عَنْهُ مَنْ أَسْخَطَهُ فِي رِضَاهُ حَتَّى يُزَيِّنَهُ وَيُزَيِّنَ قَوْلَهُ وَعَمَلَهُ فِي عَيْنِهِ. حسن: رواه الطبراني في الكبير (268/11).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اللہ کو ناراض کر دیا، تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو گا۔ اور وہ شخص بھی اس سے ناراض ہو جائے گا، جس کی رضامندی کے لیے اس نے اللہ کو ناراض کر دیا تھا۔ اور جس شخص نے لوگوں کی ناراضی کے باوجود اللہ کو راضی کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی اس سے راضی کر دے گا، جس کو وہ اللہ کی خاطر ناراض کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کو اور اس کے قول و عمل کو اس کی نگاہوں میں مزین کر دے گا۔

## 47۔ باب في الحسب

### حسب و نسب

170۔ عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ قال إِنَّ أَوْلِيَائِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُتَّقُونَ وإن كان نسب أقرب من نسب، فلا يأتيني الناس بالأعمال، وتأتون بالدنيا تحملونها على رقابكم، فتقولون: يا محمد! فأقول هكذا وهكذا: لا وأعرضَ في كلا عِطْفَيْه.حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (897) .

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً قیامت کے دن میرے دوست متقی ہوں گے۔ اور اگر کوئی قریب سے قریب تر نسب والا بھی ہو تو نسب اس کو کچھ فائدہ نہ دے گا۔ لوگ میرے پاس اعمال کے ساتھ آئیں گے اور تم لوگ دنیا کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے آؤ گے، پھر تم لوگ کہو گے: اے محمد! میں کہوں گا ایسے اور ایسے یعنی نہیں آپ نے اپنی دونوں جانب (یعنی دائیں بائیں) رخ فرما کر یہ بات فرمائی۔

## 48۔ باب حسن السلوك بالخادم والمملوك

### نوکروں اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک

171۔ عَنِ الْمَعْرُورِ هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي أَسَابَبْتَ فُلَانًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ

وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ. متفق عليه: رواه البخاري (6050)، ومسلم (1661). ورواه أبو داود (5157)

حضرت معرور بن سوید نے حضرت ابوذرؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے ابوذرؓ کے جسم پر ایک چادر دیکھی، اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ویسی ہی ایک چادر تھی۔ میں نے کہا: اگر اس چادر کو لے لیتے اور اس کو پہن لیتے تو ایک جوڑا بن جاتا۔ اور غلام کو دوسرا کپڑا دے دیتے۔ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: میرے اور ایک شخص کے درمیان تو تو میں میں ہو گئی تھی۔ اور ان کی ماں عجمی تھیں۔ میں نے انھیں اس کا طعنہ دیا تھا، انھوں نے جا کر نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کر دیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تم نے ان کی ماں کا انھیں طعنہ دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: (اے ابوذر) تمھارے اندر ابھی جاہلیت کی خو بو باقی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس بڑھاپے میں بھی؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ یاد رکھو یہ غلام بھی تمھارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالی نے انھیں تمھاری ماتحتی میں دیا ہے۔ اللہ تعالی جس کو بھی اس کے بھائی کی ماتحتی میں رکھے اسے چاہیے کہ جو وہ کھائے اسے بھی کھلائے، وہ جو پہنے اسے بھی پہنائے اور اسے ایسے کام کا مکلف نہ بنائے جو اس کے بس میں نہ ہو۔ اگر اسے ایسے کام کا مکلف بنا ہی دے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

172 عن جابر بن عبد الله قال: كان النبي ﷺ يُوصِي بالمملوكين خيرا ويقول: (أطعِموهم مما تأكلون وألبِسوهم من لَبوسِكم ولا تُعذبوا خلق الله. حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (188، 199)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غلاموں کے معاملے میں بھلائی کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں: انھیں وہ کھلاؤ جو تم کھاتے ہو، انھیں وہ پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور اللہ کی مخلوق کو سزا نہ دو۔

173 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، لَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيقُ. صحيح: رواه مسلم (1662: 41).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھانا اور کپڑا غلام کا حق ہے۔ اسے کسی ایسے کام کا ذمے دار نہ بناؤ، جو اس کے بس میں نہ ہو۔

174 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ

مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ. صحيح: رواه البخاري (2557).

حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: جب تمھارا کوئی خادم تمھارے پاس کھانا لے کر آئے۔ اگر اس کو تم اپنے ساتھ بٹھا کر نہ کھلا سکو، تو اس کو ایک یا دو لقمے یا ایک یا دو نوالے دے دینا۔ کیوں کہ اس نے اس کو تیار کرنے کی زحمت اٹھائی ہے۔

175 ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلاً فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ. صحيح: رواه مسلم (1663: 42).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمھارا کوئی خادم تمھارے لیے کھانا تیار کرے، پھر اس کو تمھارے پاس لے آئے اور یقیناً اس نے کھانا بناتے ہوے اس کی گرمی اور دھویں کی تکلیف برداشت کی ہے، سو اس کو اپنے ساتھ بیٹھا کر کھلانا چاہیے۔ اگر کھانے والوں کی تعداد زیادہ اور کھانا کم ہو تو کم از کم اس کھانے کے ایک یا دو لقمے ہی اس کے ہاتھ میں رکھ دینا چاہیے۔

176 ۔عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ رجلاً يسأل جَابِرًا عَنْ خَادِمِ الرَّجُلِ إِذَا كَفَاهُ الْمَشَقَّةَ وَالْحَرَّ أمر النبي ﷺ أن يدعوه؟ قال: نعم .فإن كَرِهَ أحدُكم أن يَطْعَمَ مَعَه فليُطعِمْهُ أُكْلَةً في يَدِهِ
حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (198).

حضرت ابو زبیرؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو خادم کے بارے میں حضرت جابر سے سوال کرتے ہوے سنا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے حرارت اور تکلیف ہی کی وجہ سے خادم کو کھلانے کا حکم فرمایا ہے؟ حضرت جابرؓ نے کہا: جی ہاں۔ اگر کوئی شخص خادم کو اپنے ساتھ کھلانا ناپسند کرتا ہو تو اس کو ایک لقمہ ہی سہی اس کے ہاتھ میں دے کر کھلانا چاہیے۔

## 49۔باب استحباب كثرة العفو عن الخادم

### خادم کے ساتھ معافی کا معاملہ زیادہ کرنا چاہیے۔

177 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً.

صحيح: رواه أبو داود (5164)، والترمذي (1949 في الرواية الثانية)، والبخاري في التاريخ الكبير (3/7).

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول! ہم خادم کو کتنا معاف کریں؟ آپ خاموش رہے۔ اس نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔ آپ پھر خاموش ہی رہے۔ اس نے تیسری مرتبہ اپنی بات کہی، تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایک دن میں اس کو ستر (۷۰) مرتبہ معاف کرو۔

## 50۔ باب كفارة من ضرب عبده أن يعتقه

جو اپنے غلام کو مارے تو اسے آزاد کر دے، یہ اس کا کفارہ ہے۔

178 عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا إِلاَّ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ. صحيح: رواه مسلم (1657).

حضرت زاذان ابو عمرؒ سے روایت ہے کہ میں ابن عمر کے پاس آیا، جب کہ وہ ایک غلام کو آزاد کر چکے تھے۔ انھوں نے زمین سے لکڑی یا کوئی چیز اٹھائی۔ پھر کہا: اس میں اتنا بھی اجر نہیں ہے جو اس کے برابر ہو لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا اس کو زدو کوب کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

179۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلاَمًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ. فَقَالَ: أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ. صحيح: رواه مسلم (35 :1659).

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا، تو میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی، اے ابو مسعود! اللہ تعالی تم پر اس سے کہیں زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی تم اپنے غلام پر رکھتے ہو۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ اللہ کے رسول تھے۔ تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔ خبر دار! اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمھیں جہنم کی آگ لپیٹ لیتی یا تمھیں جہنم کی آگ چھو جاتی۔

180 ۔عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلاَّ حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلاَّ وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَ ۔ صحيح: رواه مسلم (1658: 32) .

حضرت ہلال بن یسار سے روایت ہے کہ ایک بزرگ نے جلد بازی میں اپنے ایک خادم کو طمانچہ مار دیا تو ان سے سوید بن مقرن نے کہا: کیا مارنے کے لیے تمھیں اس کا چہرہ ہی ملا تھا؟ میں مقرن کا ساتواں بیٹا تھا اور ہمارے پاس صرف ایک ہی باندی تھی۔ ہمارے سب سے چھوٹے بھائی نے طمانچہ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اس کو آزاد کر دیں۔

181 عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي فَدَعَاهُ وَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ امْتَثِلْ مِنْهُ. فَعَفَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا إِلاَّ خَادِمٌ وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَعْتِقُوهَا. قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ : فَلْيَسْتَخْدِمُوهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخَلُّوا سَبِيلَهَ .
صحيح: رواه مسلم (1658: 31).

حضرت معاویہ بن سوید سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں اپنے ایک غلام کو طمانچہ مار کر بھاگ گیا۔ پھر میں ظہر سے کچھ پہلے آ گیا۔ میں نے اپنے باپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ انھوں نے غلام کو بلایا اور مجھے بھی۔ پھر غلام سے کہا: اس سے بدلہ لے لو، تو اس نے معاف کر دیا۔ سوید نے کہا: ہم مقرن کے بیٹے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھے۔ ہمارے پاس ایک ہی لونڈی تھی۔ اس کو ہم میں سے کسی نے طمانچہ مارا۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچی۔ آپ نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو۔ لوگوں نے کہا: ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی خادم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اچھا تو اس سے خدمت لیتے رہیں۔ جب انہیں اس کی ضرورت نہ رہے تو اس کو آزاد کر دیں۔

## 51۔ باب الترهيب من قذف مملوكه بالزنا

### اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگانے سے ڈرنا چاہیے۔

182 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ. متفق عليه: رواه البخاري (6858)، ومسلم (1660: 37).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائے جب کہ وہ بے گناہ ہو تو اس پر قیامت کے دن کوڑے برسائے جائیں گے، مگر یہ کہ وہ اپنے قول میں سچا ہو۔

## 52۔باب ثواب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده

اس غلام کا ثواب جو اپنے رب کی عبادت اچھے طریقے سے بجالاتا ہے اور اپنے آقا کے ساتھ بھی خیر خواہی کرتا ہے۔

183 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ . متفق عليه: رواه مالك في الاستئذان (43) والبخاري (2546)، ومسلم (1664: 43).

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی کرے، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی بہتر طریقے پر انجام دے تو اس کو دوہرا اجر ملے گا۔

184 ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ. وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ متفق عليه: رواه البخاري (2548)، ومسلم (1665: 44). قَالَ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصُحْبَتِهَا.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصلاح کرنے والے نیکوکار غلام کے لیے دوہرا اجر ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ اگر اللہ کی راہ میں جہاد، حج اور ماں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ نہ ہوتا تو میں غلامی کی حالت میں مرنے کو پسند کرتا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ اپنی ماں کی خدمت میں رہنے کی وجہ سے ان کے انتقال تک حج نہیں کر سکے تھے۔

185 ۔عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ. متفق عليه: رواه البخاري (3011)، ومسلم (154: 241).

حضرت ابو موسیٰ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں۔ تین قسم کے لوگ ہیں جنھیں دوہرا اجر ملے گا۔ پہلا وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو، وہ اس کی اچھی تعلیم وتربیت کرے، پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اس کو دوہرا اجر ملے گا۔ دوسرا اہل کتاب کا مومن، جو پہلے مومن تھا (یعنی سابقہ پیغمبر اور کتاب پر ایمان رکھتا تھا) پھر وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لایا، تو اس کے لیے بھی دوہرا اجر ہے۔ اور تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالی کے حقوق کو ادا کرتا ہے اور اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے۔ پھر شعبی نے فرمایا: میں نے تمھیں یہ حدیث بغیر محنت ومشقت کے دے دی ہے۔ ایک زمانہ ایسا بھی تھا جب اس سے بھی کم حدیث کے لیے لوگ مدینہ کا سفر کرتے تھے۔

186۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ وَفِي لَفْظٍ: نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُتَوَفَّى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ. متفق عليه: رواه البخاري (2549) ومسلم (2667: 46).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ان میں سے اس شخص کے لیے کیا ہی بہتر انعام ہے جو اپنے رب کی عبادت بھی بحسن وخوبی انجام دیتا ہے اور اپنے مالک کے ساتھ بھی خیر خواہی کرتا ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں: کیا ہی اچھا انجام ہے اس غلام کا جو اللہ کی عبادت حسن وخوبی کے ساتھ بجالاتے ہوئے، اور اپنے مالک کی اچھی طرح خدمت کرتے ہوئے فوت ہو جائے۔ اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے۔

187۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ. صحيح: رواه مسلم (1666: 45).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جب غلام اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے گا تو اس کو دوہرا اجر ملے گا۔

## 53۔ باب العبد راعٍ وهو مسؤول في مال سيده

غلام نگہ بان ہے اور وہ اپنے آقا کے مال کے سلسلے میں جواب دہ ہے۔

188 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (2554)، ومسلم (1829).

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص ذمے دار ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال ہو گا۔ جو لوگوں کا امیر ہے وہ ان کا ذمے دار ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے سلسلے میں جواب دہ ہے۔ اور آدمی اپنے گھر والوں کا ذمے دار ہے اور وہ ان کے بارے میں جواب دہ ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگہ بان ہے اور وہ ان کے بارے میں جواب دہ ہے۔ اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگہ بان ہے اور وہ اس کے سلسلے میں جواب دہ ہے۔ سنو! تم میں سے ہر شخص ایک ذمے دار ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال ہو گا۔

### 54۔ باب الأفضل ترك الضرب إذا أمكن الوصول على الغرض بغيره

### مارے بغیر مقصود تک پہنچنا ممکن ہو تو مار کو ترک کرنا افضل ہے۔

189۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلاَ امْرَأَةً وَلاَ خَادِمًا إِلاَّ أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلاَّ أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. صحيح: رواه مسلم (2328).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ نہ کسی عورت کو اور نہ کسی خادم کو۔ مگر یہ کہ آپ اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہوتے۔ جس کسی نے آپ کو کوئی تکلیف پہنچائی اس سے آپ نے کسی قسم کا انتقام نہیں لیا، مگر یہ کہ وہ اللہ کی حرمتوں میں سے کسی کی پامالی کر دے تو آپ اللہ کے لیے اس سے انتقام لیتے۔

### 55۔ باب ذكر المثل الأعلى في حسن التعامل مع الخادم

### خادم کے ساتھ حسن سلوک کی عمدہ مثال

190 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ متفق عليه: رواه البخاري (6038)، ومسلم (2309).

حضرت انسؓ نے بیان فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کی دس سال خدمت کی، کبھی آپؐ نے مجھے اُف تک نہ کہا۔ اور آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا؟

25857

## 56۔باب الزجر من أفسد مملوكا على مولاه

### اس شخص کو ڈانٹنا جو کسی غلام کو اپنے آقا کے خلاف اکسائے

191 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ. صحيح: رواه أبو داود (2175)، وأحمد (9157)، وابن حبان (568، 5560)، والحاكم (196/2).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف اکسائے یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے۔

## 57۔باب تعليق السوط في البيت

### گھر میں کوڑا لٹکانے کا بیان

192 ۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَلِّقُوا السَّوْطَ حَيْثُ يَرَاهُ أَهْلُ الْبَيْتِ

حسن: رواه أبو نعيم في الحلية (332/7)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوڑا ایسی جگہ لٹکاؤ جہاں سے گھر والے اس کو دیکھ سکیں۔

193 عَنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَلِّقُوا السَّوْطَ حَيْثُ يَرَاهُ أَهْلُ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ لَهُمْ أَدَبٌ . حسن: رواه الطبراني في الكبير (345/10)، وفي الأوسط --مجمع البحرين (3130).

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھر میں کوڑا ایسی جگہ لٹکاؤ جہاں سے گھر والے اس کو دیکھ سکیں، کیوں کہ وہ ان کے لیے ادب ہے۔

# 2۔جموع ما جاء في البر والصلة

## حسن سلوک اور صلہ رحمی

### 1- باب تفسير البر والإثم

### نیکی اور بدی کی تفسیر

194۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالإِثْمِ فَقَالَ: الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. صحيح: رواه مسلم (5253).

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی حسن اخلاق کو کہتے ہیں۔ اور گناہ وہ ہے جو تمھارے دل میں کھٹکے، اور تم اس بات کو نا پسند کرو کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔

195۔ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِمَا يَحِلُّ لِي وَيُحَرَّمُ عَلَيَّ قَالَ فَصَعَّدَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَوَّبَ فِيَّ النَّظَرَ فَقَالَ الْبِرُّ مَا سَكَنَتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالإِثْمُ مَا لَمْ تَسْكُنْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَلَمْ يَطْمَئِنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُونَ وَقَالَ لَا تَقْرَبْ لَحْمَ الْحِمَارِ الأَهْلِيِّ وَلَا ذَا نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. صحيح: رواه أحمد (17742).

ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتایئے کہ میرے لیے کیا حلال، اور مجھ پر کیا حرام ہے؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میری جانب نگاہیں اٹھا کر دیکھا، پھر فرمایا: نیکی وہ ہے جس سے نفس کو سکون ملے اور دل کو اطمینان حاصل ہو۔ اور گناہ وہ ہے جس سے دل کا سکون چھن جائے، اور اطمینان کی دولت سے محروم ہو جائے، اور اگرچہ کہ فتوی دینے والے تمھیں (اس کے جواز کا) فتوی دیں۔" اور فرمایا: گھریلو گدھوں، اور کر کنچلی والے درندوں کے گوشت کے قریب نہ جاؤ۔

### 2- باب بر الوالدين من أحب الأعمال إلى الله

### والدین کے ساتھ حسن سلوک اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل ہے۔

196۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟

قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا . قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ . قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ . قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي. متفق عليه: رواه البخاري (5970). ومسلم (85: 139).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ اعمال کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: ”پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا“ میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: ” اللہ کی راہ میں جہاد کرنا“۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: یہ ساری باتیں آپؐ نے مجھ سے بیان فرمائیں۔ اگر میں مزید دریافت کرتا تو آپؐ مجھے مزید اور باتیں بتاتے۔

## 3- باب إجابة دعاء لمن برّ والديه

## والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

197۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ

اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .متفق عليه: رواه البخاري (5974)، ومسلم (2743). واللفظ للبخاري.

حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: تین لوگ پیدل جا رہے تھے۔ بارش نے ان کو گھیر لیا، انھوں نے ایک غار میں پناہ لی۔ پہاڑ کی چٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آ بیٹھی اور اس نے ان پر غار کے دہانے کو بند کر دیا، تو انھوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا: دیکھو! تم لوگ اپنے ان نیک اعمال کا جائزہ لو جو تم نے خالص اللہ کے لیے انجام دیے ہیں، پھر ان کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگو، امید ہے کہ اللہ تعالی اس پتھر کو ہٹا دے۔ تو ان میں سے ایک شخص نے دعا کی: اے اللہ! میرے بوڑھے ماں باپ تھے، اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا، جب میں شام کو گھر لوٹتا تو ان بکریوں کا دودھ دوہ کر سب سے پہلے اپنے والدین کی خدمت میں پیش کرتا اور اپنی اولاد سے پہلے ان دونوں کو پلا کر سیر اب کرتا تھا۔ ایک دن میں درختوں کی تلاش میں بہت دور نکل گیا۔ پھر میرے لوٹ کر آنے تک شام ہو چکی تھی۔ میں نے اپنے والدین کو سویا ہوا پایا، میں نے دودھ دوہا جیسے روزانہ دوہا کرتا تھا۔ پھر اس دوہے ہوئے دودھ کو لے کر میں اپنے والدین کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ مجھے ان کو نیند سے بیدار کرنا بھی ناگوار تھا اور میں اس بات کو بھی ناپسند کرتا تھا کہ ان سے پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں جب کہ بچے میرے قدموں کے پاس لوٹ رہے تھے۔ برابر میرا حال وہی رہا اور ان کا بھی، یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پس اگر (اے اللہ) تو جانتا ہے کہ یہ عمل میں نے خالص تیری خوش نودی کے لیے کیا ہے تو ہمارے لیے اتنی کشادگی پیدا فرما دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں، تو اللہ نے ان کے لیے چٹان اس قدر سرکا دی کہ وہ اس سے آسمان کو دیکھنے لگے۔ اور دوسرے نے یوں دعا کی: اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی، میں اس سے بہت لگاؤ رکھتا تھا جیسے (عام طور پر) مرد، عورتوں کی طرف شدید میلان رکھتے ہیں۔ میں نے اس سے اپنی خواہش نفس کی تکمیل کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا (اور کہا کہ) میں اس کو سو دینار ادا کر دوں۔ میں نے بڑی کوششوں سے سو دینار جمع کیے۔ پھر انھیں لے کر اس سے ملاقات کی۔ پھر جب میں اس کے پیروں کے آگے بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر، اور اس مہر کو نہ کھول۔ پس میں اس کے پاس سے اٹھ گیا، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ وہ کام میں نے خالص تیری رضا مندی کے لیے کیا ہے تو تو اس چٹان کو ہم پر سے ہٹا دے، تو ان کے لیے کچھ اور کشادگی اللہ نے پیدا فرما دی۔ اور تیسرے نے کہا: اے اللہ میں نے ایک آدمی کو مزدوری پر رکھا۔ چند سیر چاول پر، پھر جب وہ اپنے کام

سے فارغ ہوا، تو کہا: مجھے میرا حق دیجیے تو میں نے اس کو اس کا حق دے دیا۔ تو اس نے اپنا حق چھوڑ دیا اور اس سے منہ پھیر کر چلا گیا۔ پھر میں اس غلے کو برابر بوتا رہا، یہاں تک کہ میں نے اس سے گائے اور اس کے چرواہے خریدے۔ پھر وہ شخص (ایک مدت بعد) میرے پاس آیا۔ پھر اس نے کہا: اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو، اور مجھے میرا حق دے دو، میں نے کہا: ان گایوں اور ان کے چرواہے کے پاس جاؤ، تو اس نے کہا: اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ تو میں نے کہا: میں تمھارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا ہوں، تم ان گایوں اور ان کے چرواہے کو لے لو۔ وہ شخص انھیں لے کر چل پڑا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام محض تیری رضامندی کے لیے کیا تھا تو غار کا جو بند دہانہ رہ گیا ہے تو اس کو کھول دے تو اللہ تعالی نے ان سے (اس چٹان کو) ہٹا دیا۔

## 4۔ باب عظم حق الوالدين

## والدین کے حق کی اہمیت

198 .عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ، وَفِي لفظ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ. صحيح: رواه مسلم (1510).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بیٹا کسی باپ کا احسان اُتار نہیں سکتا، مگر یہ کہ اس کو غلامی کی حالت میں پائے، پھر اس کو خرید کر آزاد کر دے۔ ایک روایت میں ہے: کوئی بیٹا اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا۔

199 .عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ. صحيح: رواه الترمذي (1900)، وأحمد (27511)، والحاكم (152/4).

حضرت ابودرداؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا، پھر اس نے کہا: میری ایک بیوی ہے، اور میری والدہ اس کو طلاق دینے کا حکم مجھے دے رہی ہیں۔ ابودرداؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ باپ جنت کے دروازوں میں سب سے اونچا دروازہ ہے۔ اگر تم چاہو تو اس دروازے کو گرا دو یا چاہو تو محفوظ رکھو۔

## 5۔باب حق الأم أعظم من حق الأب

## ماں کا حق باپ کے حق سے بڑا ہے۔

200۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ.وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ.متفق عليه: رواه البخاري (5971)، ومسلم (2548: 1). و الرواية الثانية: رواها مسلم (2548: 2).

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔انھوں نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہؐ کے پاس آیا، پھر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول، میرے حسن سلوک کے سب سے زیادہ حق دار کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: "تمھاری ماں" اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: تمھاری ماں۔اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: تمھاری ماں۔اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: "تمھارے والد" اور ایک روایت میں ہے: پھر تمھارے سب سے قریبی رشتے دار۔

201۔عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ.قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ ۔حسن: رواه أبو داود (5139)، والترمذي (1897)، وأحمد (20028)، والبخاري في الأدب المفرد (3).

حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: اپنی ماں سے۔راوی کہتے ہیں، میں نے پھر پوچھا: پھر کس سے؟ آپ نے فرمایا: "اپنی ماں سے"۔راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: پھر کس سے؟ آپ نے فرمایا: اپنی ماں سے۔راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: پھر کس سے: آپ نے فرمایا: "پھر اپنے باپ سے، پھر اپنے سب سے قریبی رشتہ داروں سے۔

202۔عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا.حسن: رواه النسائي (3104)، وابن ماجه (2781)، وأحمد (15538)، والحاكم (104/2).

حضرت معاویہ بن جاہمہ سلمی سے روایت ہے کہ جاہمہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔پھر انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں غزوے میں شریک ہونا چاہتا ہوں، اور آپ کی خدمت میں مشورے کی غرض سے حاضر ہوا

ہوں۔ آپ نے پوچھا: "کیا تمھاری ماں زندہ ہے؟" انھوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: "ان کی خدمت میں لگ جاؤ، بے شک جنت ماں کے قدموں تلے ہے"۔

203 عَنِ الْمِقْدَامِ بن مَعْدِي كَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ ثَلاثًا إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ بِآبَائِكُمْ، إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ بِالأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ. حسن: رواه ابن ماجه (3661) –واللفظ له، وأحمد (17187). والحاكم (151/4).

حضرت مقدام بن معدی کرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمھیں تمھاری ماؤں کے تعلق سے وصیت فرماتا ہے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ بات کہی۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمھیں تمھارے باپوں کے تعلق سے وصیت فرماتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمھیں قریبی رشتے داروں کے تعلق سے بھی وصیت فرماتا ہے۔

## 6۔ باب تقديم بر الأمّ على صلاة التطوع

## ماں کے ساتھ حسن سلوک نفل نماز پر مقدم ہے

204۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلاَّ ثَلاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلاً عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ. فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلاَتِي. فَأَقْبَلَ عَلَى صَلاَتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلاَتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلاَتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ. فَقَالَ أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلاَتِي. فَأَقْبَلَ عَلَى صَلاَتِهِ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ. فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ. فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ. فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلاَمُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلاَنٌ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ لاَ أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ. فَفَعَلُوا.. متفق عليه: رواه البخاري (3436)، ومسلم (2550: 8).

حضرت ابوہریرہؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: گہوارے میں صرف تین بچوں نے گفتگو کی ہے۔ عیسیٰ ابن مریم اور حضرت جریج (کی پاک دامنی کی شہادت دینے) والا۔ جریج ایک عبادت گزار آدمی تھے، انھوں نے اپنے لیے ایک صومعہ (عبادت گاہ) بنائی تھی، وہ اس میں قیام پذیر تھے، ایک مرتبہ ان کے پاس ان کی ماں آئیں جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے آواز دی: اے جریج: تو جریج نے (دل ہی دل میں) کہا: اے میرے رب! میری ماں ہے اور میری نماز۔ پھر وہ اپنی نماز میں مشغول ہو گئے۔ ماں واپس ہو گئیں، دوسرے دن پھر ان سے ملاقات کے لیے آئیں تو وہ حالت نماز میں تھے۔ ماں نے آواز دی: اے جریج، تو جریج نے کہا: اے میرے رب! میری ماں کا بلاوا ہے اور میری نماز ہے، اور وہ پھر نماز میں مصروف ہو گئے، تو ماں واپس لوٹ گئیں، پھر وہ تیسرے دن آئیں تو وہ نماز ہی کی حالت میں تھے، ماں نے آواز دی: اے جریج! جریج نے کہا: اے میرے رب! ایک طرف میری ماں کا بلاوا ہے اور ایک طرف نماز ہے۔ پھر وہ اپنی نماز میں مشغول ہو گئے۔ تو ماں نے بد دعا کی: اے اللہ: اسے اس وقت تک موت نہ دے، جب تک کہ یہ بدکار عورتوں کا چہرہ نہ دیکھ لے۔ بنی اسرائیل میں جریج اور ان کی عبادت کا بڑا چرچا تھا، ایک بدکار عورت جو اپنے حسن میں ضرب المثل تھی۔ اس نے کہا: اگر تم لوگ چاہو تو میں اس کو فتنہ میں مبتلا کر دوں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عورت جریج کے سامنے آئی۔ جریج نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی، تو وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو حضرت جریج کی عبادت گاہ میں رہتا تھا۔ اس بدکار عورت نے اس کو اپنے قابو میں کر لیا، تو وہ شخص اس سے بدکاری کر بیٹھا۔ پھر وہ حاملہ ہو گئی۔ جب اس کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو اس نے کہا: یہ جریج کا بچہ ہے، لوگ جریج کے پاس آئے، ان کو اس عبادت گاہ سے نکال دیا اور ان کی عبادت گاہ کو ڈھا دیا، اور ان کو مارنے لگے، تو جریج نے کہا: کیا بات ہے (تم لوگ کیوں مار رہے ہو؟) انھوں نے کہا: تم نے اس بدکار سے زنا کیا ہے، اس نے تمھارے بچے کو جنم دیا ہے، تو جریج نے پوچھا: بچہ کہاں ہے؟ لوگ بچے کو لے آئے، تو جریج نے کہا: مجھے ذرا چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔ پھر انھوں نے نماز پڑھی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو گئے تو بچے کے پاس آئے، اس کے پیٹ میں کچو کا لگایا، اور کہا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ اس بچہ نے کہا: فلاں چرواہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ لوگ جریج کو بوسہ دینے لگے اور انھیں چھونے لگے اور انھوں نے کہا: ہم لوگ آپ کے لیے سونے کا گرجا تعمیر کر دیں گے۔ جریج نے کہا: نہیں، بس ویسا ہی مٹی کا بنا دو جیسے پہلے تھا، تو انھوں نے ویسا ہی کیا۔

## 7۔باب الأمر بصلة الوالدين وإن كانا مشركين

## مشرک والدین کے ساتھ بھی صلہ رحمی کا حکم

قال الله تعالی: ( وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴿٨﴾) [سورة العنكبوت: ٨].

ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے ﴿معبود﴾ کو شریک ٹھہرائے جسے تو ﴿میرے شریک کی حیثیت سے﴾ نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر۔ میری ہی طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے، پھر میں تم کو بتادوں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

وقال تعالی: (وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴿١٥﴾ ) [ سورة لقمان: ١٥ ].

لیکن وہ اگر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ تو کسی ایسے کو شریک کرے جسے تو نہیں جانتا تو ان کی بات ہر گز نہ مان۔ دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہ مگر پیروی اس شخص کے راستے کی کر جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ پھر تم سب کو پلٹنا میری ہی طرف ہے، اس وقت میں تمہیں بتادوں گا کہ کیسے عمل کرتے رہے ہو۔

205 ۔عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ . متفق عليه: رواه البخاري (2620). ومسلم (1003).ورواه البخاري (5978)

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں۔ میری ماں میرے پاس آئی اور وہ مشرکہ تھی، اور آپؐ کا قریش کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ اسلام سے رغبت نہیں رکھتی۔ کیا میں اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

206 ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بن أُبَيّ بن سَلُولَ وَهُوَ فِي ظِلِّ أجمة فَقَالَ: قَدْ غَبَّرَ عَلَيْنَا ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ. فَقَالَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بن عَبْدِ اللَّهِ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ وَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَئِنْ شِئْتَ لَآتِيَنَّكَ بِرَأْسِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لا. وَلَكِنْ بِرَّ أَبَاكَ وَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُ ". حسن: رواه ابن حبان في صحيحه (428). والبزار –كشف الأستار (2708).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا گزر عبداللہ بن اُبی بن سلول پر سے ہوا۔ وہ ایک درخت (اجمۃ) کے سایہ میں تھا۔ ابن اَبی کبشہ (محمد ﷺ) نے ہم پر غبار اڑادی، تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو باعزت بنایا اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب اتاری، اگر آپ چاہیں تو میں اس کا سر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں: لیکن تم اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرو، اور ان کے ساتھ بہتر تعلقات رکھو۔

## 8۔ باب في ذمّ من أدرك أبويهما أو أحدهما عند الكبر فلم يدخل الجنة

## اس شخص کی مذمت جو اپنے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، پھر وہ جنت میں داخل نہیں ہوا۔

207۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ. قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. صحيح: رواه مسلم (2551).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کس کی؟۔ آپ نے فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، پھر وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکا۔

208۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ دَخَلَ النَّارَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَأَسْحَقَ. صحيح: رواه أحمد (19027)، والطيالسي (1418)، والبخاري في التاريخ الكبير (40/2).

حضرت اُبی بن مالکؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے، پھر اس کے بعد جہنم میں چلا جائے، تو ایسے شخص کو اللہ دور فرمادے، اس کو دور فرمادے (یعنی اپنی رحمت سے)۔

## 9۔ باب عقوق الوالدين من الكبائر

### باب والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے

209۔عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلاثًا قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ .متفق عليه: رواه البخاري (2408)، ومسلم (593 عقب 1715).

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: نبی کریمؐ نے فرمایا: بے شک اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ در گور کرنے، بخیلی کرنے اور بے ضرورت مانگنے کو حرام فرمایا ہے۔ اور تین باتیں تمھارے لیے ناپسند فرمائی ہیں: فضول بحث و مباحثے، کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو۔

210۔عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ. متفق عليه: رواه البخاري (5976)، ومسلم (87).

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں تین بڑے گناہوں کے بارے میں خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول، (ضرور بتائیے)۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی۔ اور آپؐ ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر سیدھے بیٹھ گئے۔ فرمایا: خبر دار ہو جاؤ! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ آپ اس بات کو مسلسل دہراتے رہے، یہاں تک کہ میں نے (دل میں) کہا: آپ خاموش نہ ہوں گے۔

211۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَالَ أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ.متفق عليه: رواه البخاري (5977)، ومسلم (88: 144).

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بڑے گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: بڑے گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، (ناحق) کسی کی جان لینا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور فرمایا: کیا میں تمھیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا: جھوٹ بولنا، یا فرمایا: جھوٹی گواہی دینا۔ شعبہؓ نے کہا: میرا ظن غالب ہے کہ آپؐ نے "جھوٹی گواہی" فرمایا۔

212 ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ، وَالدَّيُّوثُ، وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ، وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى ". حسن: رواه النسائي (2562).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین لوگ ہیں قیامت کے دن اللہ عزوجل ان کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ "اپنے والدین کا نافرمان، مردانہ ہیئت اختیار کرنے والی عورت۔ دیوث (بے غیرت)۔ اور تین لوگ ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ اپنے والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب کے نشہ میں ڈوبا ہوا شخص اور دے کر احسان جتلانے والا۔"

213 ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِينَ الْغَمُوسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِينًا صَبْرًا فَأَدْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ اللّٰهُ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. حسن: رواه الترمذي (3020)، وأحمد (16043)، والطحاوي في شرح المشكل (893).

حضرت عبداللہ بن اُنیس جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔ کسی قسم کھانے والے نے اللہ کے نام سے قسم کھائی یعنی جھوٹ پر جمے رہنے کی قسم کھائی تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایک مچھر کے پر کے برابر دھبا لگا دیتا ہے، جو قیامت تک باقی رہے گا۔

## 10۔ باب من أكبر الكبائر أن يلعن الرجل والديه

### والدین پر لعنت بھیجنا کبیرہ گناہ ہے

214 ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن العاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ. متفق عليه: رواه البخاري (5973)، ومسلم (90)، واللفظ للبخاري.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو لعنت کرے“۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کیسے کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ اور اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔“

## 11۔باب فضل صلة أصدقاء الوالدين

## ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی

215 ۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ. صحيح: رواه مسلم (2552: 11) بسنده عن عبدالله بن عمر.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے چاہنے والوں سے تعلق قائم کرے۔ (یعنی باپ کے دوستانہ تعلق کو قائم رکھے)۔

216۔عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ أَتَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصِلَ أَبَاهُ فِي قَبْرِهِ فَلْيَصِلْ إِخْوَانَ أَبِيهِ بَعْدَهُ وَإِنَّهُ كَانَ بَيْنَ أَبِي عُمَرَ وَبَيْنَ أَبِيكَ إِخَاءٌ وَوُدٌّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصِلَ ذَاكَ: رواه أبو يعلى (5669)، وصحّحه ابن حبان (432).

حضرت ابوبردہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں مدینہ آیا تو عبداللہ بن عمر میرے پاس تشریف لائے، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں تمھارے پاس کیوں آیا ہوں؟ بردہ کہتے ہیں: میں نے کہا: نہیں۔ ابن عمرؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص اپنے والد کے ساتھ ان کی قبر میں صلہ رحمی کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے باپ کے بعد ان کے بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ بے شک میرے والد عمر اور آپ کے والد کے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی، تو میں نے چاہا کہ اس تعلق کو قائم رکھوں۔

## 12۔باب العدل بين الأولاد في التقبيل

## اولاد کو بوسہ دینے میں برابری کی تاکید

217۔عن أنس قال لم يكن أحدٌ أشبهَ بالنبي ﷺ من الحسن بن علي وكان رجلٌ جالسًا عند النبي ﷺ فجاءه ولدٌ له فأخذه وقبّله وأجلسه في حِجره وجاءت ابنةٌ له فأخذها فأجلسها فقال النبي ﷺ فهلاَّ عدلتَ بينهما. حسن: رواه الطحاوي في شرح معاني الآثار (89/4)، والبيهقي في الشعب (10510، 8327).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: حضرت حسن بن علیؓ سے زیادہ رسول اللہؐ سے مشابہت

رکھنے والے کوئی نہیں تھے۔ ایک شخص رسول اللہ ؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس اس کا ایک بیٹا آیا۔ اس نے اس کو لے کر بوسہ دیا اور اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس کے بعد اس کی بیٹی آئی تو اس نے اس کو لیا اور بیٹھالیا۔ (یعنی بوسہ نہیں دیا) تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تم نے ان دونوں کے درمیان انصاف کیوں نہیں کیا۔

## 13۔ باب ماجاء في برّ الخالة

## خالہ کے ساتھ حسن سلوک

218۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ صحيح: رواه البخاري (2699).

حضرت براء بن عازب ؓ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: خالہ ماں کے برابر ہے۔

219۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا صحيح: رواه الترمذي (1904)، وأحمد (4624)، وابن حبان (435)، والحاكم (155/4).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے، تو کیا میری توبہ ہو سکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "کیا تمھاری ماں زندہ ہے"۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "کیا تمھاری کوئی خالہ ہے؟ ۔ اس نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: "تو ان کے ساتھ نیکی کا معاملہ کرتے رہو"۔

## 14۔ باب فضل صلة الرحم والتحذير من قطعها

## صلہ رحمی کی فضیلت اور قطع رحمی سے پرہیز

220۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرَبٌ مَا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (5983)، ومسلم (13: 13).

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے؟ لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے؟ اسے کیا ہو گیا ہے؟ تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا: اس کو کچھ

نہیں ہوا ہے۔ اس کو ضرورت در پیش ہے۔ پوچھ رہا ہے۔ پھر نبی رحمتؐ نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا: "تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ، اور نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو۔ چلو اب اس (اونٹنی) کو چھوڑ دو۔ راوی نے کہا: شاید آپ اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔

221۔ عن أنسٍ أنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قالَ فِي مَرَضِهِ أَرْحَامَكُمْ أَرْحَامَكُمْ حسن: رواه ابن حبان في صحيحه (436).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض کی حالت میں فرمایا: "رشتے ناطوں کا خیال رکھنا، رشتے ناطوں کا خیال رکھنا"۔

222۔ عن أبي بكرة أن النبي ﷺ قال إنَّ أعجلَ الطاعةِ ثوابًا صلةُ الرحم حتّى إنَّ أهل البيت ليكونوا فجرةً فتنمو أموالُهم ويكثرُ عددهم إذا تواصلوا، وما من أهل بيتٍ يتواصلون فيحتاجون۔ حسن: رواه ابن حبان في صحيحه (440).

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسی اطاعت جس کا بدلہ بہت جلد ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے فاجر و فاسق ہوتے ہیں، لیکن جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں تو اس کے نتیجے میں ان کے مالوں اور افرادی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ کوئی گھر ایسا نہیں ہو سکتا جو صلہ رحمی کر کے محتاج ہو"۔

223۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَابًا صِلَةُ الرَّحِمِ وَإِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَكُونُونَ فُجَّارًا فَتَنْمُو أَمْوَالُهُمْ وَيَكْثُرُ عَدَدُهُمْ إِذَا وَصَلُوا أَرْحَامَهُمْ وَإِنَّ أَعْجَلَ الْمَعْصِيَةِ عُقُوبَةً الْبَغْيُ وَالْخِيَانَةُ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ تُذْهِبُ الْمَالَ وَتُقِلُّ فِي الرَّحِمِ وَتَذَرُ الدِّيَارَ بَلاقِعَ.حسن: رواه الطبراني في الأوسط – مجمع البحرين (2108).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ اطاعت جس کا بدلہ بہت جلد ملتا ہے، وہ صلہ رحمی ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے فاجر و فاسق ہوتے ہیں، لیکن جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں تو اس کے نتیجے میں ان کے مالوں میں اور افرادی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور بے شک ایسا گناہ جس کی سزا بہت جلد ملتی ہے، وہ بدکاری اور خیانت ہے۔ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانے سے مال برباد ہوتا ہے، رشتے ناطے میں دراڑ (یعنی کمی) پیدا ہوتی ہے اور اس علاقے کو قحط سالی سے دوچار کر دیتی ہے۔

## 15۔باب من وصل الرحم وصله الله

## جو شخص رشتہ ناطہ جوڑے گا اللہ بھی اس سے تعلق رکھے گا

224 ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ. صحيح: رواه البخاري (5988).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کا تعلق رحمان کی ذات سے ہے۔ اللہ نے فرمایا: جو تجھے جوڑے گا، میں اس سے جڑوں گا، اور جو تجھ سے کٹے گا میں بھی اس سے اپنا ناطہ توڑ لوں گا۔

225 ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ. قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى. قَالَ فَذَاكِ لَكِ . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلٰى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا .متفق عليه: رواه البخاري (5987)، ومسلم (2554).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے ساری مخلوق پیدا فرمادی، یہاں تک کہ جب اس سے مکمل فارغ ہو گیا تو رحم (رشتہ) کھڑا ہوا، اور اس نے گزارش کی کہ یہ اس شخص کا مقام ہے جو قطع رحمی سے پناہ مانگے۔ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ میں اس سے ناطہ جوڑوں، جو تجھ سے ناطہ جوڑے۔ اور اس سے ناطہ توڑ لوں جو تجھ سے ناطہ توڑ لے؟ اس نے کہا: ہاں، کیوں نہیں۔ (ایسا ہی ہونا چاہیے) تو اللہ نے فرمایا: ”پس وہ تیرے لیے ہے“۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ”اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کرنے لگو اور رشتوں ناطوں کو کاٹ ڈالو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔ کیا وہ قرآن پر غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟"۔[سورۂ محمد: ۲۲۔۲۴۔]

226 ۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ متفق عليه: رواه البخاري (5989)، ومسلم (2555) واللفظ له.

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم (رشتہ) عرش الٰہی سے لٹکا ہوا ہے۔ وہ دعا کر رہا ہے: جو مجھے جوڑے، اللہ اس سے جڑے، اور جو مجھے توڑے تو اللہ اس سے اپنے تعلق کو توڑ لے“۔

227۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ آخِذَةٌ بِحُجْزَةِ الرَّحْمَنِ يَصِلُ مَنْ وَصَلَهَا وَيَقْطَعُ مَنْ قَطَعَهَا حسن: رواه أحمد (2953)، والبزار -كشف الأستار (1883)، والطبراني (398/10).

حضرت ابن عباس ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: بے شک رشتہ ایک ایسی شاخ ہے جو رحمن کی کمر پکڑی ہوی ہے۔ اللہ رحمن اس سے ناطہ جوڑے گا جو رشتے کو جوڑے گا اور اس سے ناطے کو توڑے گا جو رشتے کو توڑے گا۔

228 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِي اسْمًا فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ. صحيح: رواه الترمذي (1907)، وأبوداود (1695)، وأحمد (1681)، وابن حبان (443)، والحاكم (158/4).

حضرت عبد الرحمان بن عوف ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوے سنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں رحمان ہوں، میں نے رشتے کو پیدا کیا ہے، میں نے اپنے نام سے کاٹ کر اس کا ایک نام رکھا ہے، جو اس سے جڑے گا میں اسے جڑوں گا۔ اور جو اس کو کاٹے گا، میں اس سے اپنا تعلق توڑلوں گا۔

## 16۔ باب أن الرحم يبل ببلالها

## رشتوں اور ناطوں کو خوش گوار بنائیں

229۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ أَلاَ إِنَّ آلَ أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ أَلاَ إِنَّ آلَ أَبِي فُلاَنٍ يَعْنِي فُلاَنًا لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ. وفی روایۃ البخاری وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلاَهَا يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا. متفق عليه: رواه البخاري (5990)، ومسلم (215).

حضرت عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خفیہ نہیں علانیہ فرماتے ہوے سنا ہے۔ سنو! اے آل ابو فلاں، یعنی اے فلاں، میرے کوئی دوست نہیں۔ میرے دوست صرف اللہ اور نیک اہل ایمان ہیں۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے۔ لیکن ان سے رشتہ ناطہ ہے میں اس کو تروتازہ رکھوں گا۔ یعنی میں اس رشتے کی بنیاد پر اس سے تعلق کو قائم رکھوں گا۔

## 17۔باب یُبسط الرزق بصلة الرحم

## صلہ رحمی سے رزق میں کشادگی ہوتی ہے

230 ۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ متفق عليه: رواه البخاري (5986)، ومسلم (2557).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا رزق کشادہ کیا جائے، اور اس کی عمر دراز کی جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ رشتہ داری کا حق ادا کرے۔

231 ۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ وَأَنْ يُزَادَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ حسن: رواه أحمد (13401)، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق (244)، والبيهقي في الشعب (7471).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو، اور اس کی روزی میں اضافہ کیا جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اپنے رشتے ناطے جوڑے۔

232 ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. صحيح: رواه البخاري (5985).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ کیا جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو اس کو چاہیے کہ رشتہ داری کا خیال رکھے۔

233 ۔عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ وَيُوَسَّعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُدْفَعَ عَنْهُ مِيتَةُ السُّوءِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.حسن: رواه عبد الله بن أحمد في زوائده على المسند (1213)، والحاكم (160/4).

حضرت علی بن ابی طالبؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے اور اس کی روزی میں اضافہ ہو اور اس سے بری موت دور ہو تو اس کو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔

234 ۔عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا إِنَّهُ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ. حسن: رواه أحمد (25259).

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: جس شخص کو نرمی میں سے کچھ حصہ دیا گیا تو اس کو گویا دنیا اور آخرت میں سے حصہ دیا گیا۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا، اچھے اخلاق کا پیکر بن کر رہنا اور پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنا یہ ایسی خوبیاں ہیں جن سے ملک پھلتے پھولتے ہیں اور عمروں میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

## 18۔باب فضل واصل الرحم علی القاطع

### رشتہ توڑنے والے پر رشتہ جوڑنے والے کی فضیلت

235 ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ. فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلاَ يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ. صحيح: رواه مسلم (2558).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتے دار ہیں۔ میں ان سے رشتہ جوڑتا ہوں، لیکن وہ مجھ سے توڑ لیتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں، مگر وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہوں، لیکن وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: اگر تم ایسے ہی ہو، جیسا کہ تم نے کہا ہے تو گویا تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو۔ اور تمھارے ساتھ اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک مددگار لگا رہے گا جب تک تم اسی رویے پر قائم رہو گے۔

## 19۔باب لیس الواصل بالمکافئ

### بدلے میں صلہ رحمی کرنے والا ناطہ جوڑنے والا نہیں ہے۔

236 ۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا صحيح: رواه البخاري (5991) .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صلہ رحمی کے بدلے صلہ رحمی کرنے والا، ناطہ جوڑنے والا نہیں ہے۔ اصل رشتہ جوڑنے والا وہ ہے جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ رشتہ جوڑے۔

## 20۔باب صلة الأخ المشرك

## مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی

237۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ الْحُلَّةَ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.وفي رواية للبخاري: إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا. متفق عليه: رواه مالك في اللباس (18)، والبخاري (886)، ومسلم (2068).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ریشم کا دھاری دار جوڑا مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اس جوڑے کو خرید لیں، تو جمعہ کے دن اور جب وفود آپ سے ملنے کے لیے آئیں، ان کے (استقبال کے) لیے پہن سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لباس تو صرف وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ریشم کے چند جوڑے تحفے میں آئے تو آپؐ نے عمر بن خطابؓ کو ایک جوڑا عطا فرمایا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: آپ مجھے یہ جوڑا پہنا رہے ہیں جب کہ آپ نے عطارد کے جوڑے کے بارے میں اس طرح فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمھیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے۔ چناں چہ حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکہ مکرمہ میں رہتا تھا۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ: یہ میں نے تمھیں پہننے کے لیے نہیں عطا کیا ہے، تم اس کو بیچو یا کسی کو پہنا دو۔

## 21۔باب من وصل رحمه في الشرك، ثم أسلم

## جس نے حالت شرک میں صلہ رحمی کی پھر وہ مسلمان ہوا

238۔عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ أَفِيهَا أَجْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ .متفق عليه: رواه البخاري (5992)، ومسلم (123: 195).

حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: اے اللہ کے رسول! میرے

ان اعمال کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو زمانۂ جاہلیت میں انجام دیا کرتا تھا، جیسے: صدقہ وخیرات، غلاموں کو آزاد کرنا اور صلہ رحمی، کیا مجھے ان کا اجر ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی سابقہ اچھائیوں کی وجہ سے ہی اسلام لے آئے ہو۔

## 22۔باب إثم القاطع

### قطع رحمی کا گناہ

239 عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.وفي رواية عند مسلم: قَاطِعُ رَحِمٍ. متفق عليه: رواه البخاري (5984)، ومسلم (2556).

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قطع رحمی کرنے والا (یعنی: رشتہ توڑنے والا) جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ اور مسلم کی ایک روایت میں: رشتے قطع کرنے والا کے الفاظ ہیں۔

240 عَنْ سَعِيدِ بن زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَمَنْ قَطَعَهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. صحيح: رواه أحمد (1651)، والبزا (1265)، وصحّحه الحاكم (157/4).

حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رشتہ (رحم) رحمان سے مشتق ہے۔ جو کوئی رشتے کو کاٹے گا، اللہ تعالی جنت کو اس پر حرام فرمادے گا۔

241 ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تُعْرَضُ كُلَّ خَمِيسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَلَا يُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ حسن: رواه أحمد (10272)، والبخاري في الأدب المفرد (61).

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر جمعرات یعنی جمعہ کی رات کو اولاد آدم کے اعمال اللہ تعالی کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔ قطع رحمی کرنے والے کے عمل کو اللہ تعالی قبول نہیں فرماتا۔

242 .عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا.صحيح: رواه مسلم (2565: 36).

حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعا روایت ہے۔ انھوں نے کہا: ہر جمعرات اور پیر کو اعمال اللہ کے حضور پیش کیے

جاتے ہیں، تو اللہ اس دن ہر اس شخص کی مغفرت فرماتا ہے جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا، مگر ایسا آدمی جس کی دشمنی اس کے بھائی سے ہو، ان کے بارے میں حکم ہوتا ہے کہ ان کو چھوڑ دو، یہاں تک کہ وہ مصالحت کر لیں۔ ان کو چھوڑ دو (یعنی ان کے معاملے کو مؤخر کر دو) یہاں تک کہ وہ مصالحت کر لیں۔

243 عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ. حسن: رواه أبو داود (4902). والترمذي (2679). وابن ماجه (4211). وأحمد (20374).

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کے مرتکب کو اللہ تعالی اخروی عذاب کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی فوری سزا دے سوائے بدکرداری اور قطع رحمی کے۔ (یعنی رشتہ کاٹنے اور رشتے داروں کے ساتھ برا سلوک کرنے کا)

244 ۔ عن عبد الله بن عمرو العاص رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ مَنْ يَصِلْهَا يَصِلْهُ، وَمَنْ يَقْطَعْهَا يَقْطَعْهُ. لَهَا لِسَانٌ طَلْقٌ ذَلْقٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (54).

حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رشتہ رحمان سے جڑا ہوا ہے۔ جو اس کو جوڑے گا اللہ اس سے جڑے گا، اور جو اس کو کاٹے گا اللہ اس سے اپنا تعلق توڑ لے گا، اور قیامت کے دن اس کو ایک تیز چلنے والی زبان دی جائے گی۔

## 23۔ باب فضل الإحسان إلى البنات والأخوات

### بیٹیوں اور بہنوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

245 ۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ . متفق عليه: رواه البخاري (1418)، ومسلم (2629).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ایک عورت میرے پاس کچھ مانگتے ہوئے آئی، اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ تھا۔ میں نے کھجور اس کو دے دیا تو اس عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور اپنی لڑکیوں کے درمیان تقسیم کر دیا، اور اس نے اس میں سے کچھ نہیں کھایا۔ پھر وہ کھڑی ہو گئی اور نکل گئی۔ اس کے جانے کے بعد

نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے یہ سارا واقعہ سنایا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کو ان لڑکیوں کے ذریعے کسی آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو یہ لڑکیاں اس کے لیے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گی۔"

246۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلاَثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ. صحيح: رواه مسلم (2630).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیوں کو اٹھائے ہوئے آئی۔ میں نے انھیں تین کھجوریں دیں تو اس عورت نے ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی اور ایک کھجور خود کھانے کے لیے اوپر اٹھایا۔ دونوں لڑکیوں نے اس سے اس کھجور کا بھی تقاضا کیا تو اس عورت نے اس کھجور کے جسے وہ کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کر کے دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیے۔ اس کے اس عمل نے مجھے تعجب میں ڈال دیا۔ جب میں نے رسول اکرم ﷺ سے اس عورت کے کارنامے کا تذکرہ کیا، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے اس عورت کے لیے اس کے اس عمل کی وجہ سے جنت واجب کر دی یا اس کو اس کی وجہ سے جہنم سے آزاد فرما دیا۔

247۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا، إِلا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ. حسن: رواه ابن ماجه (3670)، وأحمد (2104)، والبخاري في الأدب المفرد (77)، وابن حبان (2945).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی آدمی کی دو بیٹیاں ہوں، جب تک وہ دونوں اس کے ساتھ رہیں گی یا یہ شخص ان دونوں کے ساتھ رہے گا اور حسن سلوک کرتا رہے گا تو وہ اس کو ضرور جنت میں داخل کر دیں گی۔

248۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ. وَضَمَّ أَصَابِعَهُ. صحيح: رواه مسلم (2631).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی ان کے بالغ ہونے تک پرورش کی، وہ اور میں قیامت کے دن اس طرح (قریب) ہوں گے۔ آپؐ نے اپنی انگلیاں جوڑ کر بتائیں۔

249 ۔عَنْ أَنَسٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ حَتَّى يَمُتْنَ أَوْ يَمُوتَ عَنْهُنَّ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى صحيح: رواه أحمد (12498).

حضرت انسؓ یا کسی اور سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی دو یا تین بیٹیوں یا دو یا تین بہنوں کی پرورش کی، ان کی وفات تک یا خود اپنی وفات تک میں اور وہ اس طرح (ساتھ) ہوں گے، آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں شہادت والی اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

250 ۔عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَّتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. صحيح: رواه ابن ماجه (3669)، وأحمد (17403)، والبخاري في الأدب المفرد (76).

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر صبر کرے اور اپنی محنت سے ان کو کھلائے پلائے اور پہنائے تو وہ لڑکیاں اس کے لیے قیامت کے دن جہنم سے آڑ بنیں گی۔

251 ۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ عَالَ ثَلَاثًا مِنْ بناتٍ يَكْفِيهِنَّ وَيَرْحَمُهُنَّ وَيَرْفُقُ بِهِنَّ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ فقال رجلٌ يا رسولَ اللهِ واثْنَتَيْنِ؟ قال واثنتين حتى قُلنا إنَّ إنسانًا لَوْ قال وَاحِدةً لَقَالَ وَاحِدةً. صحيح: رواه أبو يعلى (2210) والسياق له، وابن أبي شيبة (943).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے تین بچیوں کی پرورش کی۔ انھیں بے نیاز رکھا، ان پر رحم کرتا رہا، اور ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرتا رہا تو وہ شخص جنت میں ہوگا“۔ ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کسی کی دو بیٹیاں ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: ”دو کے لیے بھی وہی (ثواب) ہے“ ہم لوگ کہنے لگے کہ کوئی انسان ایک لڑکی کے بارے میں بھی پوچھتا تو آپ فرماتے: ایک کے لیے بھی وہی (ثواب) ہے۔

## 24۔باب النهي عن كراهية البنات

## لڑکیوں سے نفرت کی ممانعت

قال الله تعالى: (وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾) [النحل: ٥٨ ـ ٥٩].

"ان میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو تا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے۔ اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا پھر تا ہے۔ سوچتا ہے کہ اس کو ذلت کے ساتھ لیے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے۔ آہ: کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں"۔

252 ۔عَنْ عُقْبَةَ بن عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:"لا تَكْرَهُوا الْبَنَاتِ فَإِنَّهُنَّ الْمُؤْنِسَاتُ الْغَالِيَاتُ.حسن: رواه أحمد (17373)، والطبراني في الكبير (310/17).

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑکیوں سے نفرت مت کرو کیوں کہ وہ غم خواری کرنے والی اور قدر و قیمت کی حامل ہوتی ہیں۔

## 25۔باب من أعظم الذنوب أن يقتل الرجل ولده خشية أن يأكل معه

## بڑے گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ اس کے ساتھ کھائے گی۔

253 ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ. زاد في رواية وأنزل الله تصديق قول النبي ﷺ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۔متفق عليه: رواه البخاري (6001)، ومسلم (86). والسياق لمسلم.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے پاس سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا:"یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جب کہ اس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ راوی نے کہا: میں نے آپؐ سے کہا: یقیناً یہ تو بڑا گناہ ہے۔ راوی کا بیان ہے: میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دو کہ وہ تمھارے ساتھ کھائے گی۔ راوی نے کہا: میں نے مزید سوال کیا: پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کے قول کی تصدیق کے لیے یہ آیتیں نازل فرمائیں:" رحمن کے بندے وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جس کے

قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، ہاں، مگر حق کی بنا پر (یعنی حکم شرعی کے مطابق) اور قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو ایسا کرے گا وہ گناہ گار ہو گا"۔

## 26۔ باب تقبيل الأولاد والرحمة بهم

## بچوں کو بوسہ دینا اور ان کے ساتھ رحمت و شفقت سے پیش آنا

254 ۔عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلأَبِي الْعَاصِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

متفق عليه: رواه مالك في جامع الصلاة (87) والبخاري (516)، ومسلم (543: 41).

حضرت ابو قتادہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی نواسی یعنی) زینب بنت رسول اللہ کی بیٹی اور ابو العاص بن ربیعہ بن عبد الشمس کی بیٹی امامہ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے۔ جب آپؐ سجدے میں جاتے تو اس کو نیچے بٹھاتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو گود لیتے۔

255 ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ. متفق عليه: رواه البخاري (5997)، ومسلم (2318). واللفظ للبخاري.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اقرع بن حابس تمیمی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو اقرع نے کہا: میرے بھی دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: "جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"۔

256 ۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ. فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُقَبِّلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ. وَفِي لَفْظٍ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ. متفق عليه: رواه البخاري (5998)، ومسلم (2317). واللفظ لمسلم.

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ دیہات کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان لوگوں نے کہا: کیا آپ لوگ بچوں کو پیار کرتے ہیں؟ تو لوگوں نے کہا: ہاں۔ تو ان دیہاتیوں نے کہا: لیکن اللہ کی قسم ہم لوگ پیار نہیں

کرتے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں کیا کر سکتا ہوں اگر اللہ نے تم سے رحمت کھینچ لی ہو"۔ اور دوسری روایت کے الفاظ ہیں: اگر تمہارے دل سے رحمت کھینچ لی ہو"۔

257 عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حَجْرِهِ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ. متفق عليه: رواه البخاري (6002)، ومسلم (286). واللفظ للبخاري.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تحنیک کے لیے ایک بچے کو اپنی گود میں لیا تو اس بچہ نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا۔

258۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا صحيح: رواه البخاري (6003).

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اٹھا لے کر اپنے ایک پہلو پر بیٹھاتے تھے اور حسن کو دوسرے پہلو پر بٹھاتے تھے۔ پھر دونوں کو چمٹاتے، پھر یوں دعا فرماتے: اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما، میں بھی ان دونوں پر مہربان ہوں۔

## 27۔ باب من ترك صبية تلعب

## بچی کو اپنے ساتھ کھیلنے دے

259۔ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ مِنْ بَقَائِهَا. صحيح: رواه البخاري (5993).

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعیدؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوی، اور میں نے زرد رنگ کی قمیص زیب تن کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنہ سنہ۔ عبد اللہ کہتے ہیں یہ حبشی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے بہت خوب۔ ام خالد کہتی ہیں کہ میں مہر نبوت کے ساتھ کھیلنے لگی۔ میرے والد نے مجھے ڈانٹا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جیتی رہو، اللہ تمھاری عمر دراز کرے۔ تم جُگ جُگ جیو۔ راوی حدیث عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے بہت لمبی عمر پائی اور ان کی لمبی عمر کے چرچے ہونے لگے۔

# 3۔جموعہ ما جاء في صفات المسلمين، وحقوق بعضهم على بعض

## مسلمانوں کی صفات اوران کے آپسی حقوق

### 1۔باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم

### اہل ایمان کا آپس میں رحم، مہربانی اور مدد کرنا

260.عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، ثم شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (6026)، ومسلم (2585: 65).

حضرت ابو موسیٰؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں داخل کر کے بتایا۔

261. عن النعمان بن بشير رضى الله عنهما ، قَالَ : قَالَ رَسُول الله ﷺ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فى تَوَادِّهِمْ وتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ ،مَثَلُ الْجَسَدِ ,إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ والْحُمَّى. متفق عليه: رواه البخاري (6011)، ومسلم (2586).

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل ایمان آپس میں محبت، رحم، ایک دوسرے پر مہربانی اور لطف و کرم کرنے کے معاملے میں ایک جسم کی مانند ہیں۔ جب جسم کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو سارا جسم بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہوتا ہے۔

### 2- باب موالاة المؤمنين

### اہل ایمان کی دوستی

قال الله تعالى: وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ[سورة التوبة: ٧١].

مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی، یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔

262. عن عَمْرِو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ: أَلا إِنَّ آلَ أَبِي قَالَ عَمْرٌو فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ. وفي رواية البخاري: وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا بصلتها متفق عليه: رواه البخاري (5990) و مسلم (215).

حضرت عمرو بن عاصؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خفیہ نہیں علانیہ فرماتے ہوے سنا ہے۔ سنو اے میرے والد کے خاندان والو! عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں جگہ خالی تھی۔ (یعنی تحریر نہ تھی) وہ میرے عزیز نہیں ہیں۔ میرے ولی تو صرف اللہ اور اہل ایمان میں سے نیک لوگ ہیں۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے: لیکن رشتہ ناطہ ہے، میں ان سے تعلق کو خوش گوار رکھوں گا۔

## 3- باب أن الله ينظر إلى قلوبكم وأعمالكم

## اللہ تمھارے دلوں اور تمھارے اعمال کو دیکھتا ہے

263. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. صحيح: رواه مسلم في البر والصلة (2564: 34).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور تمھارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا، لیکن وہ تمھارے دلوں اور تمھارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

## 4- باب من حقوق المسلم على المسلم

## ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق

264. عن أبي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ. رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ. متفق عليه: رواه البخاري (1240)، ومسلم (4 :2162).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا۔

265. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ، قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ له، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ. صحيح: رواه مسلم (2162: 5).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھے حق ہیں۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جب اس سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو، جب وہ دعوت دے تو اس کو قبول کرو، جب وہ تم سے نصیحت کا مطالبہ کرے تو اسے نصیحت کرو، اور جب وہ چھینک مارے اور الحمدللہ کہے تو اس کا جواب دو۔ اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو، اور جب وہ وفات پا جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔

266. عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. متفق عليه: رواه البخاري (2442). ومسلم (2580: 58).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے گا اور نہ اس کو دشمن کے حوالے کرے گا۔ جو کوئی اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ جو کوئی کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پریشانیوں میں سے کسی پریشانی کو دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔

267. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ : لا تَحَاسَدُوا ، وَلا تَنَاجَشُوا وَلا تَبَاغَضُوا وَلا تَدَابَرُوا ، وَلا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا. الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ. لا يَظْلِمُهُ وَلا يَخْذُلُهُ، وَلا يَحْقِرُهُ. التَّقْوَى هَاهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: إِنَّ اللّٰهَ لا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ ، وَلا إِلَى صُوَرِكُمْ ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَاشَارَ بِاَصَابِعِهِ الى صَدْرِهِ. متفق عليه: رواه مسلم (2564: 32، 33) والبخاري (6066).

حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کو دھوکا نہ دو۔ ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھو، ایک دوسرے کو بے یار و مددگار نہ چھوڑو اور نہ کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے۔ سب اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ نہ اس پر ظلم

کرے گا، نہ اس کو بے یارومددگار چھوڑے گا، اور نہ ہی اس کو حقیر جانے گا۔ تقوی یہاں ہوتا ہے، اور یہ بات آپ ﷺ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرکے تین دفعہ فرمائی۔ آدمی کے برا ہونے کے لیے بس اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ ایک مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اور ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ بے شک اللہ تعالی تمھارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمھاری شکلوں کو لیکن وہ تمھارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔

268.عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سَلِيطٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُكَلِّمُهُ فِي سَبْيٍ أُصِيبَ لَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ وَعَلَيْهِ حَلْقَةٌ قَدْ أَطَافَتْ بِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ عَلَيْهِ إِزَارُ قِطْرٍ لَهُ غَلِيظٌ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهُوَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا يَقُولُ أَيْ فِي الْقَلْبِ.حسن: رواه أحمد (16624).

بنو سلیط کے ایک شیخ سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے: میں آپ ﷺ سے ان چند قیدیوں کے تعلق سے گفتگو کرنے کے لیے حاضر خدمت ہوا، جو زمانۂ جاہلیت میں ہمارے ہاتھ لگے تھے۔ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے گرد ایک حلقہ بنا ہوا تھا، آپ ﷺ لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ کے جسم اطہر پر ایک ہی قطری چادر تھی، جس کا کنارہ موٹا اور سخت تھا۔ راوی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کو بے یارومددگار چھوڑے گا۔ تقوی یہاں ہوتا ہے، تقوی یہاں ہوتا ہے آپ فرما رہے تھے یعنی وہ دل میں ہوتا ہے۔

## 5- باب أن المؤمن مرآة المؤمن

## مومن، مومن کا آئینہ ہے

269.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، حَيْثُ لَقِيَهُ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ ، وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ حسن: رواه أبو داود (4918)، والبخاري في الأدب المفرد (239)، والبزار (8109) ك.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن مومن کا آئینہ ہے۔ مومن مومن کا بھائی ہے۔ وہ اس کی خاطر اس کے مال اور جائیداد کو باندھ کر رکھے گا۔ اور پیچھے سے اس کی حفاظت کرے گا۔

270. عَنْ أنسِ بنِ مالكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ حسن: رواه البزار (6193)، والطبراني في الأوسط (2114) -ومن طريقه الضياء في المختارة (2185).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مومن کا آئینہ ہے۔

## 6- باب ما جاء في النصيحة

## خیر خواہی

271. عن جرير بن عبد الله قال: بايعتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم على إقامةِ الصلاة وإيتاءِ الزكاةِ والنصحِ لكلِ مسلمٍ متفق عليه: رواه البخاري (1401)، ومسلم (56).

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکاۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

## 7- باب الإخاء والحلف

## بھائی چارہ اور معاہدہ

272. عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ: قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي. متفق عليه: رواه البخاري (6083) ومسلم (2529: 204).

عاصم احول سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے انس بن مالک سے دریافت کیا کہ کیا آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں کوئی معاہدہ نہیں ہے؟ تو انس بن مالک نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان معاہدہ میرے گھر پر کروایا۔

273. عَنْ أَنَسٍ قال: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ. صحيح: رواه البخاري (2293).

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب عبد الرحمن بن عوف ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کرایا۔

274. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قال: قال رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً صحيح: رواه مسلم (2530).

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا:اسلام میں کوئی معاہدہ نہیں ہے اور جس کا کوئی معاہدہ زمانہ جاہلیت میں تھا، تو اسلام اس کی مزید تاکید کرتا ہے۔

275. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قال:لما فُتِحَ على رسولِ الله ﷺ مكةَ قال:فذكَرَ الخُطبةَ بطولِها وجاءَ فيها: وَأَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ ،فَإِنَّ الإِسْلاَمَ لاَ يَزِيدُهُ إِلاَّ شِدَّةً، وَلاَ تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الإِسْلاَمِ..حسن: رواه أحمد (6933)، والترمذي (1585).

عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا،تو آپ نے ایک طویل خطبہ ارشاد فرمایا اور اس خطبہ میں یہ بات بھی مذکور تھی:کہ زمانہ جاہلیت کے عہدوں کو پورا کرو۔بے شک اسلام اس کی مزید تاکید کرتا ہے۔(اور یاد رکھو) اسلام میں نئے معاہدے ایجاد مت کرو۔

276.عن ابنِ عباسٍ قال: قال رَسُولُ اللّهِ ﷺ: لاَ حِلْفَ فِي الإِسْلاَمِ وَكلُ حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمْ يَزِدْهُ الإِسْلاَمُ إِلاَّ شِدَّةً وما يسرني أنّ لي حمرُ النعمِ وأني نقضتُ الحلفَ الذي كان في دارِ الندوةِ.حسن: رواه ابن جرير الطبري في تفسيره (683/6).

حضرت ابن عباس؄ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایاکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اسلام میں کوئی معاہدہ نہیں۔وہ سارے معاہدے جو زمانۂ جاہلیت میں ہوئے تھے اسلام ان کی مزید تاکید کرتا ہے۔ اگر مجھے سرخ اونٹ بھی دیے جائیں تو میں ہرگز اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ دارالندوۃ میں میں نے جو معاہدہ کیا تھا اس کو توڑ دوں۔

## 8- باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده

## حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں

277. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عن النبي ﷺ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ.متفق عليه: رواه البخاري (6484) و مسلم (40: 64) .

عبداللہ بن عمرو بن عاص؄ سے روایت ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ اور حقیقی مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کی ہوی باتوں سے رک جائے۔

278.عَنْ أَبِي مُوسَى الاشعري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا: يَا رَسُولَ الله، أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ؟ قال: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.متفق عليه: رواه البخاري (11)، ومسلم (42).

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے،انھوں نے فرمایا: لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! سب سے افضل اسلام کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

279.عن جابرِ بنِ عبدِ الله قال سمعتُ النبیﷺ يقولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.صحيح: رواه مسلم (41).

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اوراس کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

280. عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ الله ﷺ : الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوءَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.صحيح: رواه أحمد (12561)، وابن حبان (510)، والحاكم (11/1).

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا: مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں ہوں۔ اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ اور حقیقت میں مہاجر وہ ہے جو برائی کو چھوڑ دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کوئی ایسابندہ جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کی بد زبانی سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

281.عن ابي هريرةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ الله ﷺ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.و الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ على دِمائِهِم وأمْوالِهِم.حسن: رواه الترمذي (2627)، والنسائي (4995)، وابن حبان (180)، والحاكم (10/1).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔انھوں نے کہاکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مومن وہ ہے، جس سے لوگوں کی جانیں اور ان کے مال محفوظ ہوں۔

282. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ مَنِ الْمُسْلِمُ ؟ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.صحيح: رواه أحمد (23968، 23958)، وابن ماجه (3934)، وابن حبان (4862).

فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں نہ بتاؤں کہ مسلمان کون ہے؟ (مسلمان وہ ہے) جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کی جانیں اور ان کے مال محفوظ ہوں۔ مہاجر وہ ہے جو غلطیوں اور گناہوں کو چھوڑ دے۔ اور مجاہد وہ ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت کے بارے میں اپنے نفس سے جہاد کرلے۔

## 9- باب النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم

## کسی مسلمان کی طرف اسلحہ سے اشارے کی ممانعت

283. عن أَبِي هُرَيْرَةَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لاَ يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلاَحِ فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ أَنْ يَنْزِعَ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.متفق عليه: رواه البخاري (7072)، ومسلم (2617).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔کیوں کہ تم میں سے کسی کو معلوم نہیں کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چھین لے۔ پھر وہ شخص جہنم کے گڑھے میں گر جائے۔

284. عن أَبِي هُرَيْرَةَ قال قال أبو القاسم ﷺ مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعهُ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ. صحيح: رواه مسلم (2616).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔انھوں نے فرمایا: ابو القاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی طرف کسی لوہے کے ہتھیار سے اشارہ کیا تو ملائکہ اس پر لعنت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ اس سے بازآجائے۔اگرچہ وہ شخص اس کے باپ اور اس کی ماں کی طرف سے اس کا بھائی لگتا ہو۔

285. عن أَبِي هُرَيْرَةَ أنّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا ، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.صحيح: رواه مسلم (101).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے خلاف ہتھیار اٹھالے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔اور جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

286.عنْ عبدِ اللهِ بنِ عمرَ أنّ رسولَ اللهِ ﷺ قال مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا.متفق عليه: رواه البخاري (7070) ومسلم (98)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے خلاف ہتھیار اٹھالے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

287.عنْ أبي موسى الأشعري عن رسولِ اللهِ ﷺ قال: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے خلاف ہتھیار اٹھالے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

288. عنْ اياسِ بنِ سلمةَ عنْ أبيه عنْ النبي ﷺ قال: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا..متفق عليه: رواه البخاري (7071). ومسلم (100).

ایاس بن ابی سلمہ اپنے والد سے ،وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھالے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

289. عنْ أبي موسى عنْ النبي ﷺ: قال: إذا مَرَّ أحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنا أَوْ فِي سُوقِنا ومَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ على نِصالِها بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَداً مِنَ المُسْلِمِينَ مِنْهَا بشيءٍ أو قال: لِيَقْبِضْ على نِصالِها صحيح: رواه مسلم (99).

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے۔وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا ہمارے مسجد سے گزر ہو یا ہمارے بازار سے، اور اس کے ساتھ تیر ہو۔ تو اس کو چاہیے کہ اس کی اَنی کو اپنی ہتھیلی میں پکڑلے۔ تاکہ وہ کسی مسلمان کو نہ لگے۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس کی اَنی کو اپنے قبضے میں لے۔

## 10- باب التمسك بنصال النبل خشية أن يصيب أحدًا من المسلمين

### نیزے کی انی کو تھام لینا اس اندیشہ سے کہ کسی مسلمان کو لگ جائے

290. عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا . قَالَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَاللّٰهِ مَا مُتْنَا حَتَّى سَدَّدْنَاهَا بَعْضُنَا فِي وُجُوهِ بَعْضٍ.متفق عليه: رواه البخاري (7075)، ومسلم (2615: 24) .

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا ہماری مسجد سے گزر ہو، یاہمارے بازار سے اور اس کے ساتھ تیر ہو تو اس کو چاہیے کہ اس کی انی کو اپنی ہتھیلی میں پکڑ لےاور یہ الفاظ آپ نے تین بار دہرائے۔ تاکہ وہ کسی مسلمان کو نہ لگے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی انی کو اپنے قبضے میں لے۔

291. عن جابرِ بنِ عبدِ الله قال: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا. وفي روايةٍ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا كَيْ لَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا..صحيح: رواه مسلم (2615: 123).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ایک آدمی مسجد کے اندر تیر لے کر گزر رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: اس کے پھل کو پکڑ لو۔اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: کہ ایک آدمی مسجد کے اندر نیزوں کے ساتھ گزررہاتھا۔ اور ان کی اَنیاں ظاہر تھیں۔آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کی اَنیوں کو پکڑ لے، تاکہ کسی مسلمان کو خراش نہ آئے۔

292. عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلاً كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لاَ يَمُرَّ بِهَا إِلاَّ وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا .صحيح: رواه مسلم (2614: 122).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا جو مسجد کے اندر تیر بانٹ رہا تھا جو بھی وہاں سے گزرے ،اس کو چاہیے کہ ان کی اَنیاں تھام لے۔

## 11- باب إعطاء السيف مغمودًا

## تلوار نیام بند کر دینا چاہیے

293.عن أَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَوْمٍ يَتَعَاطُونَ سَيْفًا مَسْلُولاً، فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا أَوَلَيْسَ قَدْ نَهَيْتُ عَنْ هَذَا؟ ثُمَّ قَالَ: إِذَا سَلَّ أَحَدُكُمْ سَيْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَأَرَادَ أَنْ يُنَاوِلَهُ أَخَاهُ فَلْيُغْمِدْهُ، ثُمَّ يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ.حسن: رواه الإمام أحمد (20429).

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس آئے جو ننگی تلواریں آپس میں ایک دوسرے کو دے رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: لعنت ہے اس شخص پر جو یہ کام کرے۔ کیا یہ بات نہیں ہے کہ میں نے اس سے روکا تھا؟ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی تلوار کو بے نیام کرے اس کو دیکھے، اپنے بھائی کو دینا چاہے تو اس کو پہلے نیام میں ڈال دے، پھر وہ اس کے حوالے کرے۔

294.عَنْ جَابِرِ بن عبد الله أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ فِي مَجْلِسٍ يَسُلُّونَ سَيْفًا يَتَعَاطَوْنَهُ بَيْنَهُمْ غَيْرَ مَغْمُودٍ فَقَالَ أَلَمْ أَزْجُرْكُمْ عَنْ هَذَا فَإِذَا سَلَّ أَحَدُكُمُ السَّيْفَ فَلْيُغْمِدْهُ، ثُمَّ لِيُعْطِهِ أَخَاهُ.حسن: رواه الإمام أحمد (14981)، والبزار -كشف الأستار (3335)، وابن حبان (5943).

حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر کچھ لوگوں پر سے ہوا، جو ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور بے نیام تلواریں آپس میں ایک دوسرے کو دے رہے تھے۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمھیں اس بارے میں نہیں ڈانٹا تھا؟ جس کسی کی تلوار بے نیام ہو، اس کو نیام میں ڈال لینا چاہیے تاکہ پھر اس کے بعد اسے اپنے بھائی کو دے۔

295.عن بَنَّةَ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ فِي الْمَجْلِسِ يَسُلُّونَ سَيْفًا بَيْنَهُمْ يَتَعَاطَوْنَهُ بَيْنَهُمْ غَيْرَ مَغْمُودٍ. فَقَالَ: لَعَنَ الله مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ، أَوَ لَمْ أَزْجُرْكُمْ عَنْ هَذَا؟ فَإِذَا سَلَلْتُمُ السَّيْفَ فَلْيَغْمِدْهُ الرَّجُلُ، ثُمَّ لِيُعْطِهِ كَذَلِكَ.حسن: رواه الإمام أحمد (14742)، وابن سعد (353/3) وابن قانع في معجم الصحابة (102/1).

حضرت بنہ جہنی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک قوم پر سے ہوا، جو مسجد یا کسی محفل میں بیٹھی ہوئی تھی، ان کی تلواریں بے نیام تھیں، اور وہ آپس میں اپنی بے نیام تلواروں کا تبادلہ کر رہے تھے تو رسول اللہ نے فرمایا: جو ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو، کیا میں نے اس بارے میں تمھیں چوکنّا نہیں کیا تھا؟ جب تم تلوار کو بے نیام کرو، تو اس کو نیام میں ڈال لو۔ پھر اس کو اُسی حالت میں دوسروں کو دو۔

## 12- باب لا يحل لمسلم أن يروع مسلما

### مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے

296. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا. صحيح: رواه أبوداود (5004). وأحمد (23064). والبيهقي في الآداب (542).

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ محمد ﷺ کے صحابہ نے ہم سے بیان کیا کہ وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں جا رہے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی سو گیا اور دوسرا اس سے ایک رسی لینے لگا جو اس کے ساتھ تھی۔ وہ ڈر گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

## 13- باب فضيلة من ردّ عن عرض أخيه المسلم

### اس شخص کی فضیلت جو اپنے بھائی کی عزت اور آبرو کا دفاع کرے

297. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. حسن: رواه أحمد (27536) و الترمذي (1931)

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت اور آبرو کا دفاع کرے تو اللہ پر واجب ہے کہ قیامت کے دن جہنم کی آگ کو اس سے دور کر دے۔

298. عن أسماء بنت يزيد عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ أَخِيهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ. حسن: رواه عبد الله بن المبارك في الزهد (687)، ومن طريقه أحمد (27609)، والطبراني في الكبير (176/24).

حضرت اسما بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص غیبت کے ذریعے اپنے بھائی کا گوشت کھانے سے کسی کو روکے تو اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ اس کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔

## 14- باب فضل الستر على المسلم

### مسلمان کے عیوب کو چھپانے کی فضیلت

299. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ

اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. صحيح: رواه مسلم (2699).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مومن کی دنیوی تکلیفوں میں سے کسی بڑی تکلیف کو دور کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کی اخروی تکلیفوں میں سے کسی بڑی تکلیف کو دور فرمائے گا۔ اور جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کر دی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا۔ جس نے کسی مسلمان کے عیبوں پر پردہ ڈالا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

## 15-باب فضل من كسا مسلما

### اس شخص کی فضیلت جس نے کسی مسلمان کو لباس پہنایا۔

300. عن حصينِ بنِ مالكٍ قال: جاء سائلٌ فسألَ ابنَ عباسٍ، فقال ابنُ عباسٍ للسائلِ أتشهدُ ان لا إلهَ إلا اللهُ؟ قال نعمْ قال أتشهدُ ان محمدًا رسولُ اللهِ؟ قال نعمْ قال وتصومُ رمضانَ؟ قال نعمْ، قال سألتَ وللسائلِ حقٌّ أنه لحقٌّ علينا أن نصِلَك فأعطاهُ ثوبًا ثُمَّ قال سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ ما منْ مسلمٍ كَسَا مسلمًا ثوبًا إلا كانَ في حِفظٍ مِّنَ اللهِ ما دامَ مِنه عَليهِ خرقةٌ. حسن: أخرجه الترمذي (2484) والسياق له. والبخاري في التاريخ الكبير (9/3). والحاكم (196/4).

حضرت حصین بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک سائل نے ابن عباسؓ سے سوال کیا تو ابن عباسؓ نے سائل سے کہا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ ابن عباس نے فرمایا: اور تم رمضان کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: تم نے مانگا ہے اور مانگنے والے کا حق ہوتا ہے۔ اور ہم پر یہ حق بنتا ہے کہ ہم تمہارا حق تمہیں دیں۔ پھر آپ نے اس کو ایک کپڑا عطا کیا: پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنایا تو وہ اللہ کی امان میں رہے گا جب تک کہ اس کے بدن پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہے گا۔

## 16-باب التحذير من الاستطالة في عرض المسلم بغير حق

### مسلمان کی عزت اور آبرو کے معاملے میں ناحق زبان درازی کرنے سے بچنا چاہیے۔

301 عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الِاسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ. صحيح: رواه أبو داود (4876). وأحمد (1651). والبزار (1264).

حضرت سعید بن زید نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: کسی مسلمان کی عزت اور آبرو کے معاملے میں زبان درازی کرنا سود کی ایک بدترین قسم ہے۔

302 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الْمَرْءِ فِي عِرْضِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ. حسن: رواه أبو القاسم الأصبهاني في الترغيب والترهيب (588)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت اور آبرو کے معاملے میں زبان درازی کرنا بدترین سود ہے۔

## 17- باب المؤمن يغلب شيطانه

## مومن اپنے شیطان پر غالب آتا ہے۔

303 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنْضِي شَيَاطِينَهُ كَمَا يُنْضِي أَحَدُكُمْ بَعِيرَهُ فِي السَّفَرِ حسن: رواه أحمد (8940).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مومن اپنے شیاطین پر غالب آتا ہے جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنے اونٹ پر غالب آتا ہے۔

## 18- باب لا يُلدغ المؤمن من جُحْرٍ مرتين

## مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا

304 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ. متفق عليه: رواه البخاري (6133)، ومسلم (2998).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

## 19- باب أن المؤمن غِرٌّ كريم

## مومن بھولا بھالا شریف ہوتا ہے

305. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيمٌ. حسن: رواه أبو يعلى (6008)، والطحاوي في شرح المشكل (3128، 3129)، والحاكم (43/1)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن بھولا بھالا شریف ہوتا ہے اور فاجر دغاباز، فریبی، کم ظرف ہوتا ہے۔

## 20-باب أن المؤمن مألف

### مومن مانوس ہونے والا ہوتا ہے۔

306 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ حسن: رواه أحمد (9198)، والبزار (8919).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن مانوس ہونے والا ہوتا ہے۔ اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو کسی سے مانوس نہیں ہوتا اور نہ لوگ اس سے مانوس ہوتے ہیں۔

## 21-باب تشميت العاطس

### چھینکنے والے کا جواب

307 .عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ....الحديث. متفق عليه: رواه البخاري (1239)، ومسلم (2066: 3).

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا: آپؐ نے ہمیں جنازے میں شرکت کرنے، مریض کی عیادت کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم کو پورا کرنے، سلام کا جواب دینے اور چھینکنے والے کا جواب دینے کا حکم فرمایا۔

## 22-باب إذا عطس كيف يشمت

### چھینک کا جواب کیسے دیا جائے۔

308. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ. صحيح: رواه البخاري (6224).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی چھینک دے تو الحمد للہ (سب تعریف اللہ کے لیے ہے) کہے۔ اس کا بھائی یا ساتھی اس کے جواب میں کہے: یرحمك اللہ (اللہ تم پر رحم فرمائے)۔ جب اس کے حق میں یرحمك اللہ کہے تو چھینک دینے والے کو يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھارے حالات درست فرمادے) کہنا چاہیے۔

## 23- باب لا يشمت العاطس إذا لم يحمد الله

چھینک دینے والے کا جواب نہیں دیا جائے گا اگر وہ الحمد للہ نہ کہے۔

309. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلاَنِ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلاَنٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي. قَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللهَ. متفق عليه: رواه البخاري (6221، 6225)، ومسلم (2991).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمیوں نے چھینک ماری۔ آپؐ نے ان میں سے ایک شخص کی چھینک کا جواب دیا۔ اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہیں دیا۔ تو اس شخص نے جس کی چھینک کا جواب آپؐ نے نہیں دیا تھا عرض کیا: فلاں شخص نے چھینک ماری تو آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا۔ اور میں نے بھی چھینک ماری تو میری چھینک کا جواب نہیں دیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس شخص نے اللہ کی تعریف کی (الحمد للہ کہا) اور تم نے اللہ کی تعریف نہیں کی (الحمد للہ نہیں کہا) اس لیے میں نے تمھاری چھینک کا جواب نہیں دیا۔

310 عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا. فَقَالَ إِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللهَ فَلاَ تُشَمِّتُوهُ. صحيح: رواه مسلم (2992).

حضرت ابوبردہؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں ابوموسی کے پاس گیا اور وہ فضل ابن عباس کی بیٹی کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ میں نے چھینک ماری، اور انھوں نے میری چھینک کا جواب نہیں دیا اور بنت

فضل نے چھینک ماری تو انھوں نے ان کی چھینک کا جواب دیا۔ میں اپنی ماں کے پاس گیا اور انھیں اس کی خبر دی ۔ پھر جب وہ میری ماں کے پاس آئے تو میری ماں نے پوچھا: میرے بیٹے نے آپ کے سامنے چھینکا، تو آپ نے اس کی چھینک کا جواب نہیں دیا۔ اور بنت فضل نے چھینک ماری تو آپ نے ان کی چھینک کا جواب دیا (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو ابو موسیٰ ؓ نے فرمایا: یقینا تمھارے بیٹے نے چھینک ماری اور اس نے الحمد للہ نہیں کہا، اس لیے میں نے اس کی چھینک کا جواب نہیں دیا۔ اور بنت فضل نے چھینک ماری اور اس نے الحمد للہ کہا۔ تو میں نے اس کی چھینک کا جواب دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جب تم میں کا کوئی شخص چھینک مارے، پھر الحمد للہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دو۔ پھر اگر وہ الحمد للہ نہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب نہ دو۔

311. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمَا أَشْرَفُ مِنَ الْآخَرِ فَعَطَسَ الشَّرِيفُ فَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ يُشَمِّتْهُ النَّبِيُّ ﷺ وَعَطَسَ الْآخَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمَّتَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ فَقَالَ الشَّرِيفُ عَطَسْتُ عِنْدَكَ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي وَعَطَسَ هَذَا عِنْدَكَ فَشَمَّتَّهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا ذَكَرَ اللَّهَ فَذَكَرْتُهُ وَإِنَّكَ نَسِيتَ اللَّهَ فَنَسِيتُكَ. حسن: رواه أحمد (8346)، والبخاري في الأدب المفرد (932).

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس چھینک ماری۔ ان میں سے ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ شریف تھا۔ جو شریف تھا، اس نے چھینک ماری اور الحمد للہ نہیں کہا، تو نبی کریم ﷺ نے اس کی چھینک کا جواب نہیں دیا اور دوسرے نے چھینک ماری اور اس نے الحمد للہ کہا تو نبی کریم ﷺ نے اس کی چھینک کا جواب دیا۔ ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ اس شریف نے نبی کریم ﷺ سے کہا: میں نے آپ کے ہاں چھینک ماری لیکن آپ نے میری چھینک کا جواب نہیں دیا۔ اور اس شخص نے چھینک ماری تو آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا۔ تو آپ ؐ نے فرمایا: یقیناً اس شخص نے اللہ کا ذکر کیا تو میں نے بھی اس کا ذکر کیا۔ اور تم اللہ کو بھول گئے تو میں بھی تمھیں بھول گیا۔

## 24- باب كم مرة يشمت العاطس

### چھینکنے والے کا جواب کتنی مرتبہ دیا جائے۔

312 عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ. صحيح: رواه مسلم (2993).

حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے۔ کہ ان کے والد نے بیان کیا انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپؐ کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری، تو آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا: یرحمک اللہ (اللہ تم پر رحم فرمائے) پھر اس نے دوسری مرتبہ چھینک ماری، تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: آدمی زکام سے متاثر ہے۔

## 25- باب خفض الصوت وتخمير الوجه عند العطاس

### چھینک کے وقت آواز کو پست رکھنا اور چہرے کو چھپانا چاہیے

313 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ. حسن: رواه أبو داود (5029). والترمذي (2745). وأحمد (9662).

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب چھینکتے تو اپنا ہاتھ یا اپنا کپڑا چہرے پر رکھتے۔ اور اپنی آواز کو پست کر لیتے۔

## 26- باب من تثاءب فليضع يده على فمه

### جماہی لینے والے کو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھنا چاہیے۔

314 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ
صحيح: رواه البخاري (6226).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقینا اللہ تعالی چھینک کو پسند کرتا ہے، اور جماہی کو ناپسند فرماتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص چھینک دے اور الحمد للہ کہے، تو ہر مسلمان جس نے اس کو سنا اس پر ضروری ہے کہ اس کے حق میں "یرحمک اللہ "(اللہ تم پر رحم فرمائے) کہے، اور جہاں تک جماہی کا سوال ہے وہ تو شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کوئی جماہی لے تو اس کو اپنی استطاعت کے مطابق دور کرے۔ کیوں کہ جب تم جماہی لیتے ہو تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

315 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ. صحيح: رواه مسلم (2994).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جماہی آجائے، تو اپنی استطاعت بھر اس کو روکے۔

316 عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ. وفي لفظ: إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ صحيح: رواه مسلم (2995: 57) باللفظ الأول. ورواه (2995: 59) باللفظ الثاني.

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جماہی لے، تو اس کو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لینا چاہیے، کیوں کہ شیطان داخل ہوتا ہے۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: جب تم میں سے کسی کو نماز کی حالت میں جماہی آئے، تو اسے اپنی استطاعت بھر روکے۔ کیوں کہ شیطان داخل ہوتا ہے۔

# 4-جموع ما جاء في اليتامى والأرامل والمساكين والضعفاء والمحتاجين

## یتیموں، بیواؤں مسکینوں، کم زوروں اور ضرورت مندوں کا بیان

### 1-باب فضل من يعول يتيما

### یتیم کی کفالت کرنے والے کی فضیلت

317 عَنْ سَهْلِ بنِ سعدٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. صحيح: رواه البخاري (5304).

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا: اور ان دونوں انگلیوں کے بیچ کچھ دوری رکھی۔

318۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ. وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. صحيح: رواه مسلم (2983).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے یا کسی غیر کے یتیم کی کفالت کرنے والا، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔ اور مالک نے کلمہ شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

### 2-باب فضل السعي على الأرامل والمساكين

### بیواؤں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنے والے کی فضیلت

319۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ وَفِي لفظ: كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ. متفق عليه: رواه البخاري (5353). ومسلم (2982).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا رات میں تہجد پڑھنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: ہمیشہ تہجد پڑھنے اور روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

## 3۔باب فضل الصدقة في المساكين

### مسکینوں پر صدقہ کرنے کی فضیلت

320 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ. فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ. لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ. صحيح: رواه مسلم (2984).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص ایک چٹیل زمین پر سے گزر رہا تھا۔ اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیر اب کرو، تو وہ بادل الگ ہو گیا۔ پھر وہ ایک سیاہ سنگلاخ زمین پر ٹوٹ کر برسے تو ان نالوں میں سے ایک نالے نے اس پورے پانی کو اپنے اندر لے لیا ۔ پھر اس شخص نے پانی کا پیچھا کیا، تو اس نے ایک آدمی کو اپنے باغ میں پھاوڑے کے ذریعے پانی کو گھماتے ہوئے دیکھا۔ اس شخص نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! تمھارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بدلی میں سنا تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! تم میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ تو اس نے کہا: میں نے اس بادل میں ایک آواز سنی، جس کا یہ پانی ہے اس نے کہا: فلاں شخص کے باغ کو سیر اب کرو، اور یہ وہی نام ہے جو تم نے بتایا، تو اس باغ میں تم ایسا کون سا عمل کرتے ہو؟ اس باغبان نے کہا: جب تو یہ بات بتا رہا ہے تو میں بھی تجھ کو یہ بتا دیتا ہوں میں اس باغ کی پیداوار کا اندازہ لگاتا ہوں، پھر اس کا ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں۔ میں اور میرے اہل و عیال ایک تہائی کھاتے ہیں اور ایک تہائی دوبارہ اسی میں لگا دیتا ہوں۔

## 4۔باب التحذير من هضم حقوق الضعفاء

### کم زوروں کے حقوق مارنے والے کے لیے وعید

321 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ. حسن: رواه ابن ماجه (3678)، وأحمد (9666)، وابن حبان (5565)،

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں دو کم زوروں کے حق کو حرام ٹھہراتا ہوں: یعنی یتیم اور عورت کے حق کو۔

## 5۔ باب ما جاء في الرحمة بالصبيان

## بچوں کے ساتھ رحم دلی کا سلوک کرنا چاہیے

322 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا. حسن: رواه أبو داود (4943). وأحمد (7073).

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور جو ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

323 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا. حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (353).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔

# 5. جموع ما جاء في حقوق الجار، وأدب الجوار

## پڑوسی کے حقوق اور پڑوس کے آداب

### 1۔ باب الوصية بالجار والإحسان إليه

### پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

قال الله تعالى: وَاعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ [سورة النساء: ٣٦].

"دیکھو اللہ کی بندگی کرو، اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھراؤ اور چاہیے کہ ماں باپ کے ساتھ قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں کے ساتھ اور مسکینوں کے ساتھ، پڑوسیوں کے ساتھ، خواہ قرابت والے پڑوسی ہوں خواہ اجنبی ہوں، نیز پاس کے اٹھنے بیٹھنے والوں کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جو مسافر ہوں یا لونڈی غلام ہونے کی وجہ سے تمھارے قبضہ میں ہوں۔ احسان اور سلوک کے ساتھ پیش آؤ۔ اللہ ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا، جو اترانے والے اور ڈینگیں مارنے والے ہیں"۔

324 عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ. متفق عليه: رواه البخاري (6014)، ومسلم (2624).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی برابر تاکید کرتے رہے، مجھے یہاں تک خیال گزرا کہ وہ اس کو ضرور وارث بنا دیں گے۔

325 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. متفق عليه: رواه البخاري (6015)، ومسلم (2625: 141).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریلؑ مجھے پڑوسی کے بارے میں ہمیشہ تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھرا دیں گے۔

326 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. حسن: رواه ابن ماجه (3674). وأحمد (8046، 9746).

حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیلؑ مجھے پڑوسی کے بارے میں ہمیشہ تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھرادیں گے۔

327 عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْتُ مِنْ أَهْلِي أُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا أَنَا بِهِ قَائِمٌ وَرَجُلٌ مَعَهُ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُمَا حَاجَةً قَالَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ وَاللَّهِ لَقَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جَعَلْتُ أَرْثِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ قَامَ بِكَ الرَّجُلُ حَتَّى جَعَلْتُ أَرْثِي لَكَ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَتَدْرِي مَنْ هُوَ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا زَالَ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَلَّمْتَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ .صحيح: رواه أحمد (20350، 23093).

ایک انصاری نے بیان کیا۔ میں اپنے گھر والوں کے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا قصد کرنے نکلا، تو میں نے انھیں کھڑا ہوا پایا۔ اور ایک شخص آپ ﷺ کے ساتھ محو گفتگو تھا۔ تو میں سمجھا کہ ان کی کوئی نجی ضرورت ہے تو وہ انصاری کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اتنی دیر کھڑے رہے، اس طویل قیام کی وجہ سے میں آپ ﷺ پر ترس / رحم کھانے لگا۔ پھر جب وہ شخص پلٹ کر چلا گیا، تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس آدمی نے آپ کو بہت دیر تک ٹہرادیا، یہاں تک کہ اس لمبے قیام کی وجہ سے مجھے آپ پر ترس آنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو دیکھا، میں نے کہا: جی ہاں! کیا تم جانتے ہو وہ کون تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ جبرئیلؑ تھے وہ مجھے پڑوسی کے بارے میں برابر تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ اسے وراثت میں شریک ٹہرادیں گے، پھر آپ نے فرمایا: اگر تم نے انھیں سلام کیا ہوتا تو وہ تمھارے سلام کا جواب دیتے۔

328 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُوصِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.حسن: رواه أحمد (22298).

حضرت ابوامامہؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑوسی کے سلسلے میں تاکید کرتے ہوے سنا، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ آپ اس کو وراثت میں شریک ٹہرادیں گے۔

329 عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي ﷺ أَوْصَانِي إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ

جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ وفی لفظ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ.وفی لفظ: یاأباذر إذا طبت مرقة فأكثِرْ ماءَها، وتعاهَدْ جيرانكَ صحيح: رواه مسلم في البر والصلة (2625: 143). ورواه مسلم أيضا (2625: 142) باللفظ الثاني.

حضرت ابوذرؓ سے بیان فرماتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تاکید کی ہے کہ اے ابوذر جب تم سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ کرلو، پھر اپنے پڑوسیوں کے گھر والوں کو دیکھو، اور ان کو بھلائی کے ساتھ اس میں سے کچھ حصہ پہنچاؤ۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: اے ابوذر! جب تم سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ کرلو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔

330 عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ حسن: رواه الترمذي (1944)، وأحمد (6566)، والبخاري في الأدب المفرد (115)، وصحّحه ابن خزيمة (2539).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے پاس ساتھیوں میں سب سے بہتر ساتھی وہ ہے، جو اپنے ساتھی کے لیے سب سے بہتر ہو۔ اور اللہ کے پاس پڑوسیوں میں سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے، جو اپنے پڑوسی کے حق میں سب سے بہتر ہو۔

331 عن عبدالله بن عمر قال: لقد أتى علينا زمانٌ أو قال: حينٌ وما أحدٌ أحقُّ بدينارِه ودرهمِه من أخيه المسلمِ. ثم الآن الدينارُ والدرهمُ أحبُّ إلى أحدِنا من أخيه المسلمِ سمعتُ النبيَّ ﷺ يقول كَمْ مِنْ جارٍ متعلّقٍ بجارِه يومَ القيامةِ يقولُ يا ربِّ! هذا أغلقَ بابَه دوني، فمنعَ معروفَه. حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (111).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم پر ایک ایسا زمانہ یا ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ اس کے درہم و دینار کا اس کے مسلمان بھائی سے زیادہ کوئی حق دار نہ ہوتا۔ پھر اب ایک ایسا زمانہ آیا ہے کہ ہمارے نزدیک اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ دینار و درہم محبوب ہیں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کتنے پڑوسی ہوں گے، جو قیامت کے دن اپنے پڑوسی کا (گریباں) تھامے ہوں گے۔ کوئی کہے گا: اے میرے رب! اس نے مجھ پر اپنے دروازے بند کردئے تھے، اور اپنے حسن سلوک سے مجھے محروم کردیا تھا۔

## 2۔باب الإحسان إلى الجار ولو كان غير مسلم

### غیر مسلم پڑوسی کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا چاہیے

332 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. صحيح: رواه أبو داود (5152). والترمذي (1943) واللفظ له. وأحمد (6496).

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ان کے لیے ایک بکری ذبح کی گئی، پھر جب وہ تشریف لائے، تو انھوں نے کہا: کیا تم نے ہمارے یہودی پڑوسی کے ہاں ہدیہ بھیجا ہے، کیا تم نے ہمارے یہودی پڑوسیوں کے ہاں ہدیہ بھیجا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ " حضرت جبرئیلؑ ہمیشہ مجھے پڑوسی کے بارے میں تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وارث بنادیں گے۔

## 3۔باب لا تحقرن جارة لجارتها

### کوئی پڑوسن اپنی کسی پڑوسن کو کم تر نہ سمجھے

333 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ. متفق عليه: رواه البخاري (6017). ومسلم (1030).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی عورتو! کوئی پڑوسن کے لیے کوئی ہدیہ کم تر نہ سمجھے اگرچہ وہ ہدیہ بکری کا کھر ہی ہو۔

## 4۔باب أي الجوار أقرب

### کون سا پڑوسی زیادہ قریب ہے

334 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا. صحيح: رواه البخاري (6020).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: میرے دو پڑوسی ہیں تو میں ان دونوں میں سے کس کو ہدیہ دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا دروازہ تمھارے دروازے سے زیادہ قریب ہو۔

## 5۔باب النهي عن إيذاء الجار

## پڑوسی کو تکلیف دینے کی ممانعت

335 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ متفق عليه: رواه البخاري (6018)، ومسلم (47: 75).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے، ورنہ خاموش رہے۔

336 عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ متفق عليه: رواه البخاري (6019)، ومسلم (48: 14 عقب الحديث 1726) ك.

حضرت ابو شریح العدوی بیان فرماتے ہیں: میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا، جب نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی تکریم کرے۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور اس کے جائزے کا خیال رکھے۔ پوچھا: اے اللہ کے رسول! اس کا جائزہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دن اور ایک رات اور مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے، اور جو اس سے زائد ہو وہ اس پر صدقہ ہے۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

337 عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثُ لَيَالٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ .صحيح: رواه البزار (3779)، والطبراني في الكبير (266/5).

حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ اور یوم

آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا چپ رہے۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اور مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ ہے۔

338 عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَقُلْ حَقًّا أَوْ لِيَسْكُتْ صحيح: رواه أحمد (20285، 20286).

نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اللہ عزوجل سے ڈرنا چاہیے اور اپنے پڑوسی کی عزت و تکریم کرنی چاہیے۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اللہ سے ڈرنا چاہیے اور اس کو حق بات کہنی چاہیے یا خاموش رہنا چاہیے۔

339 عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ حسن: رواه أحمد (24404).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا چپ رہے، اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔

340 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاصْبِرْ. فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ. فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ. حسن: رواه أبو داود (5153)، والبخاري في الأدب المفرد (124)، وصحّحه الحاكم (165166/4).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ، صبر کرو۔ پھر وہ دوبارہ سہ بارہ آپ ﷺ کی خدمت میں آیا، تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ، اپنا ساز و سامان راستے میں ڈال کر بیٹھ جاؤ۔ اس نے اپنا سامان راستہ پر ڈال دیا تو لوگ اس سے پوچھنے لگے۔ وہ شخص انہیں اپنے حالات سے باخبر کرتا تو لوگ اس کے پڑوسی کو لعنت و ملامت کرنے لگے کہ اللہ اس کے ساتھ ایسا کرے اور یہ کرے تو اسکا پڑوسی اس کے پاس آیا اور اس سے کہنے لگا: گھر واپس چلو، پھر تم میری طرف سے کوئی ناگوار بات نہیں دیکھو گے۔

341 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ حسن: رواه أحمد (9675)، والبخاري في الأدب المفرد (119)، وصححه ابن حبان (5674).

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں خاتون کے نماز روزے اور اس کے صدقات و خیرات کا بڑا چرچا ہے، لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عورت جہنم میں ہے۔ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک دوسری عورت ہے، اس کے روزے صدقات و خیرات اور نمازوں کا تو زیادہ چرچا نہیں ہے لیکن وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے، اور اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عورت جنتی ہے۔

342 عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ مَا تَقُولُونَ فِي الزِّنَا قَالُوا حَرَّمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرَةِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهِ قَالَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي السَّرِقَةِ قَالُوا حَرَّمَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهِيَ حَرَامٌ قَالَ لَأَنْ يَسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَةِ أَبْيَاتٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ جَارِهِ حسن: رواه أحمد (23854)، والبخاري في الأدب المفرد (103)، والطبراني في الكبير (256/20).

مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے سوال فرمایا: زنا کے بارے میں تم لوگ کیا کہتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول نے اس کو حرام ٹھہرایا ہے اور قیامت تک کے لیے حرام ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنا دس عورتوں کے ساتھ بدکاری کرنے کے برابر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”چوری کے بارے میں تم لوگ

کیا کہتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام ٹھہرایا ہے، پس وہ حرام ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑوسی کے گھر میں چوری کرنا دس گھروں میں چوری کرنے کے برابر ہے۔

## 6۔ باب إثم من لا يأمن جاره بوائقه

## اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اس کی بدزبانی سے محفوظ نہ ہو

343 عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ. قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ صحيح: رواه البخاري (6016).

حضرت ابو شریح سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس کی بدزبانی سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو“۔

344 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قَالُوا وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْجَارُ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا بَوَائِقُهُ قَالَ شَرُّهُ صحيح: رواه أحمد (7878، 8432)، والحاكم (101/1، و165/4).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: وہ کون ہے اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: ایسا آدمی جس کا پڑوسی اس کی بدزبانی سے محفوظ نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ”بوائق“ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کا شر“۔

345 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ صحيح: رواه مسلم (46).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو“۔

346۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيمُ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ، وَلَا يَدْخُلُ رَجُلٌ الْجَنَّةَ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. حسن: رواه أحمد (13048).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہو، اور اس کا دل درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی زبان درست نہ ہو، اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

## 7- باب غرز الخشب في جدار الجار

## پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

347 عَنْ أَبِي هُرِيرة أن رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لاَ يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَه فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيرَةَ رضي الله عنهُ مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللهِ لأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ متفق عليه: رواه مالك في الأقضية (34) والبخاري (2463)، ومسلم (1609).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے"۔ پھر ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمھیں اس بات سے روگردانی کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں تو اس حدیث کو تمھارے درمیان ضرور بیان کرتا رہوں گا۔

## 8- باب من سعادة المرء الجار الصالح

## نیک پڑوسی آدمی کی خوش بختی ہے

348 عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ حسن: رواه أحمد (15372)، والبخاري في الأدب المفرد (116)، والحاكم (166167/4).

حضرت نافع بن عبد الحارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: نیک پڑوسی، آرام دہ سواری اور کشادہ گھر، آدمی کے لیے نیک بختی کی علامت ہے۔

349 عَنْ سعدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ: الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ وَأَرْبَعٌ مِنَ الشَّقَاوَةِ: الْجَارُ السُّوءُ وَالْمَرْأَةُ السُّوءُ وَالْمَسْكَنُ الضَّيِّقُ وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ صحيح: رواه ابن حبان (4032).

حضرت سعد بن ابو وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں نیک بختی کی علامت

ہیں۔ نیک بیوی، کشادہ گھر، اچھا پڑوسی، آرام اور عمدہ سواری۔ اور چار چیزیں بد بختی کی نشانی ہیں: برا پڑوسی، بری عورت (بیوی)، تنگ گھر اور بری سواری۔

## 9۔باب أول خصمين يوم القيامة جاران

## قیامت کے دن پہلے حریف دو پڑوسی ہوں گے

350 عَنْ عُقْبَةَ بن عَامِرٍ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ". حسن: رواه أحمد (17372). والطبراني في الكبير (309/17).

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن پہلے حریف دو پڑوسی ہوں گے۔

# 6-مجموع ما جاء في آداب الاستئذان والسلام

## اجازت طلبی اور سلام کے آداب

### 1- باب ما جاء في غضّ البصر

### نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم

قال الله تعالى: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾ [سورة النور: ٣٠ – ٣١].

"اے پیغمبر! مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاک نفسی کا طریقہ ہو گا۔ وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں۔ اور اسی طرح مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ بھی نگاہیں نیچی رکھیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زیبائش وآرائش کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو کھلا رہتا ہے۔ اور اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈال لیا کریں۔ ہاں اپنے شوہر، والد، خسر، بیٹے، شوہر کے بیٹے، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں، اپنی عورتوں، باندیوں، شہوت نہ رکھنے والے مرد خادم، یا عورتوں کے پردے کی باتوں سے ناواقف بچوں کے سامنے اپنی زیب وزینت ظاہر کر سکتی ہیں۔ نیز (زمین پر) اس طرح زور سے پاؤں نہ ماریں کہ ان کا پوشیدہ بناؤ سنگار ظاہر ہو جائے۔ اور اے ایمان والو! سب مل کر اللہ کے سامنے توبہ کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ"۔

351 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ وَأَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْفَضْلُ

يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ متفق عليه: رواه البخاري (6228) ومسلم (1334).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے قربانی کے دن فضل بن عباس کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا تھا اور فضل ایک خوبصورت آدمی تھے۔ رسول ﷺ لوگوں کو مسائل بتانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور قبیلہ خثعم کی ایک خوبصورت عورت رسول ﷺ سے مسئلہ پوچھنے کے لیے آئی۔ فضل اس کو دیکھنے لگے، اور اس کی خوبصورتی انھیں بھا گئی۔ رسول ﷺ نے پیچھے سے اپنا ہاتھ لے گئے، فضل کی ٹھوڑی پکڑی اور ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا، تاکہ وہ اس کی طرف نہ دیکھ سکیں۔ اس عورت نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ نے بندوں پر حج فرضیت کیا ہے جو میرے والد پر لاگو ہوتا ہے۔ میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے۔ اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو کیا ادا ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ادا ہو جائے گا۔

## 2- باب زنا العين النظر

### آنکھ کا زنا بد نگاہی ہے

352 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ متفق عليه: رواه البخاري (6243)، ومسلم (2657: 20).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ صغیرہ گناہوں سے اس سے زیادہ مشابہت رکھنے والی کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی وہ احادیث جو حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے بیان فرمائی ہے، اللہ تعالی نے ابن آدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے۔ وہ ضرور اس سے دوچار ہو کر رہے گا۔ آنکھ کا زنا نامحرم کی طرف دیکھنا ہے، زبان کا زنا بے حیائی کی گفتگو ہے۔ نفس تمنا اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ ان باتوں کی تصدیق کرتی ہے یا تو تکذیب۔

## 3- باب نظر الفجأة

### اچانک پڑجانے والی نظر

353 عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي. صحيح: رواه مسلم (2159).

حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ سے اچانک پڑجانے والی نگاہ کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے نگاہ پھیر لینے کا حکم دیا۔

## 4- باب نزول الاستئذان

### اجازت طلبی کے حکم کا نزول

354 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَجِئْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ فَلَا تَدْخُلْ عَلَيَّ إِلَّا بِإِذْنٍ حسن: رواه أحمد (13176)، وابو يعلى (4276)، والبخاري في الأدب المفرد (807)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا اور بغیر اجازت آپ کے پاس آجایا کرتا تھا۔ ایک دن میں آیا اور بغیر اجازت کے داخل ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بچے! اب ایک نئی بات پیش آئی ہے۔ آئندہ میرے پاس اجازت لیے بغیر نہ آنا۔

## 5- باب الاستئذان من أجل البصر

### اجازت طلبی نگاہ کی وجہ سے ہے

355 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ متفق عليه: رواه البخاري (6241)، ومسلم (2156). واللفظ للبخاري.

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے کمرے میں ایک سوراخ سے جھانکا۔ آپ ﷺ کے پاس اس وقت ایک کنگھی تھی جس سے آپ ﷺ اپنا سر کھجلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھی تمھاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ نگاہوں کی وجہ سے اجازت طلبی کا حکم دیا گیا۔

356 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعُنَهُ. متفق عليه: رواه البخاري (6242). ومسلم (2157: 42). ورواه أحمد (12985)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے کسی کمرے میں جھانک رہا تھا۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیر کا ایک پھل یا کئی پھل لے کر بڑھے، گویا میں دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ اس کی طرف آہستہ آہستہ بڑھے جا رہے ہیں، تاکہ اسے چبھو دیں۔

من طريق آخر عن أنس أن رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاطَّلَعَ فِي بَيْتِهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَسَدَّدَهُ نَحْوَ عَيْنَيْهِ حَتَّى انْصَرَفَ. وإسناده صحيح.

اور ایک دوسرے طریق سے احمد نے روایت کی ہے۔ حضرت انسؓ نے بیان فرمایا: رسول ﷺ اپنے گھر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک صاحب آئے اور گھر میں جھانکنے لگے۔ رسول ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک تیر لی اور ان کی آنکھوں کی طرف سیدھا کر دیا، یہاں تک کہ وہ پلٹ گئے

357 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ. متفق عليه: رواه البخاري (6902). ومسلم (2158: 44).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اور تم نے اس پر کنکری پھینکی اور اسکی آنکھ پھوٹ گئی تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

358 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَئُوا عَيْنَهُ. صحيح: رواه مسلم (2158: 43).

حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکنے لگے تو ان کے لیے اس کی آنکھ پھوڑنا جائز ہے۔

359 عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَكَذَا عَنْكَ أَوْ هَكَذَا فَإِنَّمَا الِاسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ صحيح: رواه أبو داود (5174).

حضرت سعدؓ سے روایت ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے دروازے پر اجازت طلب کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ وہ دروازے کے سیدھے میں کھڑے ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اس طرف کھڑے ہو جاؤ یا اس طرف نگاہوں کی وجہ سے ہی اجازت طلبی کا حکم ہے۔

360 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلاَ إِذْنَ حسن: رواه أبو داود (5173) والبخاري في الأدب المفرد (1082) والبيهقي (339/8).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب نگاہ داخل ہو جائے تو اجازت کی کوئی ضرورت نہیں۔

## 6۔باب صفة الاستئذان

## اجازت طلبی کا طریقہ

قال الله تعالى: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا۟ وَتُسَلِّمُوا۟ عَلَىٰٓ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا۟ فِيهَآ أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ٱرْجِعُوا۟ فَٱرْجِعُوا۟ ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا۟ بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَٰعٌ لَّكُمْ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٢٩﴾ ﴾ [سورة النور: ٢٧ – ٢٩].

"مسلمانو! اپنے گھر کے سوا کسی دوسرے کے گھر میں اس وقت تک قدم نہ رکھو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو۔ اس میں تمھارے لیے بہتری ہے اور یہ اس لئے ہے کہ تم غفلت میں نہ پڑو۔ پھر گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو جب تک تمھیں اجازت نہ مل جائے اس میں قدم نہ رکھو اور جواب ملے کہ لوٹ جاؤ تو بلا تامل لوٹ جاؤ۔ اس طرح لوٹ آنا تمھارے لیے زیادہ پاک نفسی کی بات ہو گی اور یاد رکھو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں۔

اگر ایک مکان غیر آباد ہے اور اس سے تمھیں کچھ فائدہ اٹھانا ہے تو کوئی بات نہیں اگر ایسے مکان میں بغیر اجازت کے چلے جاؤ۔ یاد رکھو! تم جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو سب کچھ اللہ جان رہا ہے"۔

361 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا صحيح: رواه البخاري (6244)

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول ﷺ جب اجازت طلب فرماتے تو تین دفعہ اجازت طلب فرماتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اسکو تین مرتبہ دہراتے۔

362 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَلِكَ

وَفِي رِوَايَةٍ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ قَالَ أُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغُلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَوَاللَّهِ لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ. أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا. فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَوَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا أَبَا سَعِيدٍ. فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا.

متفق عليه: رواه البخاري (6245). ومسلم (2153: 33). والسياق للبخاري. ورواه مسلم (2153: 34) باللفظ الثاني.

حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک ابو موسی اشعریؓ تشریف لائے گویا وہ گھبرائے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر سے تین مرتبہ اجازت چاہی، مجھے اجازت نہیں دی گئی تو میں لوٹ آیا۔ اب عمرؓ کہتے ہے کہ تمھیں مزید اجازت چاہنے سے کس نے روکا؟ میں نے عرض کیا: میں نے تین دفعہ اجازت چاہی، اجازت نہیں دی گئی تو میں لوٹ آیا۔ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم تین مرتبہ اجازت طلب کرلو پھر اجازت نہ دی جائے تو لوٹ جاؤ اب عمر نے فرمایا ہے کہ اللہ کی قسم! تمھیں اس کا ثبوت پیش کرنا پڑے گا کہ کیا تم میں سے کسی نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی ہے؟ ابی ابن کعب نے فرمایا: تمھارے ساتھ تو قوم کا سب سے چھوٹا فرد جائے گا اور میں سب سے چھوٹا تھا تو میں ابو موسی کے ساتھ گیا اور حضرت عمر کو بتادیا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بات فرمائی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے ہم ابی بن کعب کے پاس ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ابو موسی اشعری غصہ کی حالت میں آکر کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا: میں تمھیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ اجازت تین مرتبہ طلب کرنی چاہے۔ اگر اجازت دی جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ لوٹ جانا چاہیے۔ ابی ابن کعب نے پوچھا: کیا بات ہے؟ ابو موسی اشعری نے جواب دیا: میں نے کل عمر بن خطاب سے تین مرتبہ اجازت چاہی، مجھے اجازت نہیں ملی تو میں لوٹ آیا۔ پھر میں آج ان کے پاس گیا تھا۔ میں نے انھیں خبر دی کہ میں کل آیا تھا میں نے تین مرتبہ اجازت چاہی، پھر میں واپس چلا گیا۔ عمر نے کہا: ہم نے تمھاری آواز سنی تھی اور ہم اس وقت ایک کام میں مصروف تھے تو تم نے اس وقت تک اجازت کیوں نہ چاہی جب تک کہ تمھیں اجازت نہ دی جائے۔ ابو موسی اشعری نے فرمایا: میں نے ویسے ہی اجازت طلب کی جیسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ عمر نے کہا: اللہ کی قسم! میں تمھاری پیٹھ اور پیٹ کو زخمی کر دوں گا یا پھر اس بات پر اپنے لئے کوئی گواہ لے آو۔ ابی بن کعب نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمھارے ساتھ ہم میں سے ایک نو عمر ہی جائے گا۔ اے ابو سعید! اٹھو۔ میں اٹھا اور حضرت عمرؓ کے پاس آیا انھیں بتایا کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

363 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى أَتَى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ. ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ. ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلاَثٌ. ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هَذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَا وَإِلاَّ فَلأَجْعَلَنَّكَ عِظَةً. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَتَانَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الاِسْتِئْذَانُ ثَلاَثٌ. قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ قَالَ فَقُلْتُ أَتَاكُمْ أَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ أُفْزِعَ تَضْحَكُونَ انْطَلِقْ فَأَنَا شَرِيكُكَ فِي هَذِهِ الْعُقُوبَةِ. فَأَتَاهُ فَقَالَ هَذَا أَبُو سَعِيدٍ..صحيح: رواه مسلم (2153: 35).

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ ابو موسی اشعریؓ حضرت عمرؓ کے دروازے پر آئے۔ پھر اجازت طلب کی۔ حضرت عمر نے کہا: ایک۔ پھر دوسری مرتبہ اجازت چاہی۔ عمر نے کہا: دو۔ پھر تیسری مرتبہ اجازت چاہی۔ عمرؓ نے کہا: تین۔ پھر وہ واپس ہو گئے۔ حضرت عمرؓ ان کے پیچھے دوڑے اور انھیں بلا لائے اور فرمایا: اگر تمھارا یہ عمل اللہ کے رسول سے ثابت ہے تو دلیل دو، ورنہ میں تمھیں عبرت کا نشان بناؤں گا۔ ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہا: کیا تمھیں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث معلوم ہے کہ اجازت تین

مرتبہ طلب کی جائے۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ لوگ ہنسنے لگے۔ پھر انھوں نے فرمایا: میں نے لوگوں سے کہا کہ تمھارا ایک مسلمان پریشان حال بھائی تمھارے پاس آیا اور تم اس پر ہنس رہے ہو؟ (راوی حدیث ابو سعید کہتے ہیں) کہ تم چلو، اس سزا میں میں تمھارے ساتھ شریک ہوں۔ تو وہ انھیں لے کر حضرت عمر کے پاس پہنچے اور کہا کہ یہ ابو سعید ہیں۔

364 عن أبي بردة عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ. فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ هَذَا الأَشْعَرِيُّ. ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ. فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ. قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الاِسْتِئْذَانُ ثَلاَثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلاَّ فَارْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنِّي عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ وَإِلاَّ فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ. فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ إِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ. فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ. قَالَ عَدْلٌ. قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلاَ تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ سُبْحَانَ اللهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ. صحيح: رواه مسلم (2154: 37).

حضرت ابوبردہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: ابو موسی عمر بن خطاب کے پاس گئے اور کہا: السلام علیکم۔ یہ عبد اللہ بن قیس ہے۔ حضرت عمر نے ان کو اجازت نہیں دی۔ پھر کہا: السلام علیکم یہ ابو موسی ہے۔ السلام علیکم یہ اشعری ہے۔ پھر وہ واپس ہو گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا: انہیں میرے پاس واپس بلالاؤ، انہیں میرے پاس لے آؤ۔ وہ آئے تو عمرؓ نے کہا: اے ابو موسیٰ کیوں لوٹ گئے؟ ہم مصروف تھے ،(اس لیے جازت نہیں دے سکے) انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ اجازت تین مرتبہ لینی چاہیے۔ اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ لوٹ جاؤ۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس پر دلیل پیش کرو، ورنہ میں تمھیں ایسی اور ایسی سزا دوں گا۔ ابو موسیٰ گئے تو حضرت عمر نے فرمایا: اگر وہ دلیل پائیں تو تم انھیں شام کے وقت منبر کے پاس پاؤ گے۔ اور اگر انھیں دلیل نہ ملے تو تم انھیں یہاں نہیں پاؤ گے۔ جب وہ شام کے وقت آئے، تو لوگوں نے ان کو دیکھا۔ حضرت عمر نے کہا: اے ابو موسیٰ! کیا کہتے ہو؟ کیا تمھیں دلیل مل گئی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ یہ اُبی بن ابن کعب ہیں۔ حضرت عمر نے کہا: واقعی وہ معتبر ہیں۔ پھر فرمایا: میں نے

اللہ کے رسولؐ کو یہ حدیث ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پھر کہا: اے ابن خطاب! اصحابِ رسول کو تکلیف دینے والے نہ بنو۔ تو انھوں نے کہا: سبحان اللہ۔ میں نے اللہ کے رسول کے حوالے سے ایک بات سنی تو ضروری سمجھا کہ اس کی تحقیق کرلوں۔

365 عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ. فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا. قَالَ لَتُقِيمَنَّ عَلَى هَذَا بَيِّنَةً أَوْ لَأَفْعَلَنَّ. فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا. فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا. فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ شَدِيدٌ. متفق عليه: رواه البخاري (7353)، ومسلم (2153: 36). وورد عند أبي داود (5183)، وابن حبان (5806) من وجه آخر أن عمر قال لأبي موسى: إني لم أتهمك، ولكن الحديث عن رسول الله شديدٌ.

حضرت عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰؓ نے عمرؓ سے تین مرتبہ اجازت چاہی، پھر وہ انہیں مصروف پاکر واپس ہو گئے۔ حضرت عمر نے کہا: کیا تم نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی؟ انہیں اجازت دو (وہ واپس لوٹ گئے تھے) انہیں بلایا گیا۔ حضرت عمر نے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ ابو موسیٰؓ نے کہا: ہمیں اس بات کا حکم دیا جاتا تھا، حضرت عمر نے فرمایا: اس کا ثبوت پیش کرو، ورنہ میں سزا دوں گا۔ ابو موسیٰ وہاں سے نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں تشریف لائے۔ انھوں نے کہا: آپ کے لیے اس کی گواہی ہم میں سے یہ کم عمر ہی دے گا۔ ابو سعید اٹھے اور انہوں نے حضرت عمر کے سامنے یہ گواہی دی کہ ہمیں اس بات کا حکم دیا جاتا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا: رسول ﷺ کا یہ حکم مجھ سے مخفی رہا۔ بازاروں میں تجارت کی مصروفیت نے ہمیں اس سے غافل کر دیا ہے۔ ایک دوسری طریقے سے یہ روایت ہے کہ حضرت عمر نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے فرمایا: یقیناً میں نے تم پر تہمت نہیں لگائی ہے لیکن رسول ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کرنے کا معاملہ بڑا احساس ہے۔

366 عَنْ أَنَسٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَأْذَنَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيمَةً إِلَّا هِيَ بِأُذُنِي وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أُسْمِعْكَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيبًا فَأَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ صحيح: رواه أحمد (12406) عن عبد الرزاق –وهو في مصنفه (19425).

حضرت انس یا کسی اور سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے سعد بن عبادہ سے اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو سعد نے جواب میں کہا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنی آواز نہیں سنائی، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ سلام کہا: اور سعد نے بھی تین مرتبہ سلام کا جواب دیا، لیکن آپ ﷺ کو نہیں سنایا۔ نبی کریم ﷺ واپس ہو گئے اور سعد آپ کے پیچھے آئے، کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے جو سلام کیا، اس کی آواز میرے کان تک پہنچی اور میں نے آپ کے سلام کا جواب بھی دیا لیکن میں نے آپ کو نہیں سنایا۔ میری خواہش تھی کہ آپ کی طرف سے سلامتی اور برکت زیادہ سے زیادہ حاصل کروں۔ پھر سعدؓ آپؐ کو اپنے گھر لے آئے اور آپ کی خدمت میں کشمش پیش کی تو اللہ کے نبی ﷺ نے تناول فرمایا۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو آپ نے یہ دعا فرمائی: أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ ”تمھارا کھانا نیک لوگ کھاتے رہیں اور فرشتے تمھارے حق میں رحمت کی دعائیں کرتے رہیں اور تمہارے ہاں روزہ دار (بھوکے لوگ) افطار (سیر ہو کر کھانا تناول) کرتے رہیں“۔

## 7۔ باب التسليم قبل الاستئذان

### اجازت طلب کرنے سے پہلے سلام کرنا چاہیے

367۔ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِلَبَنٍ وَجَدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَاكَ بَعْدَمَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ. حسن: رواه أبو داود (5176)، والترمذي (2710)، والنسائي في الكبرى (6702)، وأحمد (15425).

حضرت کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ نے انھیں دودھ، ہرن کا بچہ اور ککڑیاں دے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، اور نبی کریم ﷺ مکے کی بالائی جانب میں قیام پذیر تھے۔ کلدہ کہتے ہیں کہ میں آپ کی مجلس میں بغیر سلام کے داخل ہو گیا، تو آپ نے فرمایا: واپس ہو جاؤ اور السلام علیکم کہو۔ یہ واقعہ صفوان بن امیہ کے مسلمان ہو جانے کے بعد کا ہے۔

368 عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَأَلِجُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِخَادِمِهِ اخْرُجِي إِلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا يُحْسِنُ الِاسْتِئْذَانَ فَقُولِي لَهُ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ قَالَ فَأَذِنَ أَوْ قَالَ فَدَخَلْتُ صحيح: رواه أحمد (23127) –واللفظ له، وأبو داود (5179)، والنسائي في عمل اليوم والليلة (316).

بنو عامر کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ اس نے کہا: کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے اپنی خادمہ سے کہا: اس کے پاس جاؤ، وہ اجازت طلبی کے آداب نہیں جانتا ہے۔ اس سے کہو کہ اس طرح کہے: السلام علیکم، کیا میں اندر آسکتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات آپ کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر میں نے کہا: السلام علیکم، کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے اجازت دی یا فرمایا: تو پھر میں داخل ہو گیا۔

369 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَدْخُلُ عُمَرُ صحيح: رواه أبو داود (5201)، والنسائي في الكبرى (10080).

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ اپنے کمرے میں تشریف فرما تھے۔ انھوں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک، کیا عمر کو داخل ہونے کی اجازت ہے؟

## 8۔ باب رفع الحجاب وفتح الباب من علامات الإذن

### پردے کا اٹھا دینا اور دروازے کا کھلا رکھنا اجازت ہونے کی علامت ہے

370 عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ. صحيح: رواه مسلم (2169).

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمھیں اس وقت میرے پاس آنے کی اجازت ہے، جب پردہ اٹھا دیا جائے اور تمھیں میری رازدارانہ گفتگو سننے کی بھی اجازت ہے، جب تک میں منع نہ کر دوں۔

## 9۔ باب إذا دُعِيَ الرجل فلا يدخل حتى يستأذن

### جب ایک آدمی کو دعوت دی جائے تو وہ اجازت لیے بغیر گھر میں داخل نہ ہو

371 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ أَبَا هِرٍّ الْحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا صحيح: رواه البخاري (6246).

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں رسول ﷺ کے ساتھ گھر میں داخل ہوا، آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انھیں میرے پاس بلا کر لاؤ۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں میں اہل صفہ کے پاس گیا اور انھیں دعوت دی۔ وہ سب تشریف لائے اور انھوں نے اجازت طلب کی۔ انھیں اجازت دی گئی تو وہ اندر داخل ہوئے۔

## 10۔ باب رسول الرجل إلى الرجل إذنه

## کسی کو دعوت دینے کے لیے قاصد بھیجنا خود اس کی اجازت ہے

372 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ صحيح: رواه أبو داود (5189). والبخاري في الأدب المفرد (1076).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کی طرف سے قاصد بھیجنا خود اس کی طرف سے اجازت ہے۔

373 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ

صحيح: رواه أبو داود (5190)، والبخاري في الأدب المفرد (1075)، والإمام أحمد (10894).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ قاصد کے ساتھ آجائے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔

## 11۔ باب أن المستأذن لا يستقبل الباب من تلقاء وجهه

## اجازت چاہنے والا دروازے کی سیدھ میں کھڑے نہ ہو

374 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. وَذَلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُورٌ. حسن: رواه أبو داود (5186)، وأحمد (17694)، والبخاري في الأدب المفرد (1078).

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول ﷺ کسی کے پاس جاتے، تو دروازے کے سیدھے میں کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ اس کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے تھے اور السلام علیکم، السلام علیکم فرماتے، اور ان دنوں دروازے پر پردے نہیں ہوا کرتے تھے۔

## 12۔باب كراهة قول المستأذن: أنا إذا قيل من أنت؟

اجازت چاہنے والے سے جب نام پوچھا جائے تو اس کا" میں" کہنا ناپسندیدہ ہے

375 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا متفق عليه: رواه البخاري (6250)، ومسلم (2155).

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میرے والد پر قرض تھا۔ اس کے حل کے لیے میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، اور میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا: میں آپ نے فرمایا: یہ میں میں کیا؟ گویا اس کو آپ نے ناپسند فرمایا۔

## 13۔باب الاستئذان للانصراف

واپس ہونے کے لیے بھی اجازت طلب کرنی چاہیے

376 عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا زَارَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَجَلَسَ عِنْدَهُ فَلَا يَقُومَنَّ حَتَّى يَسْتَأْذِنَه حسن: رواه أبو الشيخ في طبقات المحدثين بأصبهان (205/2).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی زیارت کو جائے اور اس کے پاس بیٹھا رہے تو اس سے اجازت لینے تک ہر گز نہ اٹھے۔

## 14۔باب بدء السلام

سلام کی شروعات

377 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ متفق عليه: رواه البخاري (6227)، ومسلم (2841).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنی شکل وصورت پر پیدا کیا: ان کی لمبائی ساٹھ گز تھی۔ جب انھیں پیدا کر چکا تو فرمایا: جاؤ، ان فرشتوں کو سلام کرو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور سنو کہ وہ تمھارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں، کیوں کہ وہی تمہارا اور تمہاری نسل کا سلام

ہو گا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: السلام علیکم، فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ انھوں نے آدم علیہ السلام کے سلام پر ورحمۃ اللہ بڑھا دیا۔ جو شخص بھی جنت میں داخل ہو گا آدم علیہ السلام کی شکل وصورت پر داخل ہو گا۔ اس کے بعد پھر لوگوں کا قد و قامت گھٹایا جائے گا۔ اب تک ایسا ہی ہو تا رہا ہے۔

## 15۔ باب السلام اسم من أسماء الله تعالى

### السلام، اللہ کے ناموں میں سے ایک ہے

378 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ متفق عليه: رواه البخاري (6230). ومسلم (402).

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے، (یعنی ابتدائی زمانے میں): اللہ پر سلام ہو، اس کے بندوں سے پہلے، جبرئیل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام ہو، فلاں اور فلاں پر سلام ہو، پھر ایک دن جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یقیناً اللہ ہی سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اسے یہ کہنا چاہیے: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ جب نمازی یہ کلمات کہے گا تو اللہ کے ہر نیک بندے تک، خواہ آسمان میں ہو، یا زمین پر اس کا سلام انھیں پہنچ جائے گا وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھنے کے بعد اسے اختیار ہے جو چاہے پڑھے (یعنی درود ابراہیم کے بعد)۔

379 عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى وَضَعَهُ اللّٰهُ فِي الْأَرْضِ فَأَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (989)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: یقیناً السلام، اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں رکھ دیا ہے، لہٰذا تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

380۔عَنْ عَبْدِ الله بن مسعود، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ السَّلاَمَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ وَضَعَهُ فِي الأَرْضِ فَأَفْشُوهُ فِيكُمْ، فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ فَرَدُّوا عَلَيْهِ كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ فَضْلُ دَرَجَةٍ لأَنَّهُ ذَكَّرَهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَرُدُّوا عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَأَطْيَبُ. حسن: رواه البزار (1770).

والطبراني في الكبير (224/10)، وابن حبان في روضة العقلاء (ص 74).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: یقیناً السلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اللہ نے اس کو زمین میں رکھ دیا ہے۔ اس لیے تم اس کو آپس میں پھیلاؤ۔ اگر کوئی شخص کسی قوم کو سلام کرے اور وہ لوگ اس کا جواب دیں، تو اس کو ان پر ایک گونہ فضیلت حاصل ہو گی، کیوں کہ اس نے انہیں یاد دلایا ہے۔ اور اگر وہ لوگ اس کے سلام کا جواب نہ دیں تو اس کا جواب وہ دے گا جو ان سے بہتر اور پاکیزہ تر ہے۔

## 16۔باب الأمر بإفشاء السلام

## سلام کو عام کرنے کا حکم

381 عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ

متفق عليه: رواه البخاري (6235)، ومسلم (2066).

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا ہے۔ مریض کی عیادت کرنے کا، جنازہ میں شرکت کرنے کا، چھینکنے والے کا جواب دینے کا، کمزور کی مدد کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، سلام کو پھیلانے کا اور قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا۔

382 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ وَفِي لَفْظٍ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا صحيح: رواه مسلم (54).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ مومن نہ ہو گے، اور مومن نہیں ہو گے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو گے کیا میں تمھیں ایسی چیز کا پتا نہ دوں، جب تم وہ کرنے لگو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک مومن نہ بن جاؤ۔

383. عن أبي هريرة قال: قلت: يا رسول الله! إني إذا رأيتك طابت نفسي وقرّت عيني، فأنبئني عن كل شيء. فقال: كل شيء خُلق من ماء قال: قلت: أنبئني عن أمر إذا أخذت به دخلت الجنة. قال: أفشِ السلام، وأطعِم الطعام، وصِلِ الأرحام، وقُم بالليلِ والناس نيام، ثم ادخُلِ الجنة بسلامٍ. صحيح: رواه أحمد (7932)، وصحّحه ابن حبان (508، 2559)، والحاكم (129/4).

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: (اے اللہ کے رسول)! کوئی ایسی بات بتائیے جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتوں کو جوڑو، اور راتوں کو قیام کرو (یعنی تہجد کا اہتمام کرو) جب لوگ سو رہے ہوں تو پھر تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

384 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُفْشِيَ السَّلَامَ حسن: رواه ابن ماجه (3693) وأبو بكر بن أبي شيبة (26251) والطبراني في الكبير (130131/8).

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سلام کو عام کرنے کا حکم دیا۔ اور تکبر بدترین چیز ہے۔

385 عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا وَالْأَشَرَةُ أَشَرٌّ حسن: رواه أحمد (18530)، والبخاري في الأدب المفرد (787، 1266)، وصحّحه ابن حبان (491).

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: سلام کو پھیلاؤ سلامت رہو گے۔

386 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ صحيح: رواه الترمذي (2485)، وابن ماجه (1334)، وأحمد (23784)، والحاكم (159/4 160) ك.

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ جب رسول ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ تیزی سے

آپ کی طرف بھاگنے لگے اور کہا گیا کہ رسول ﷺ تشریف لا چکے ہیں۔ تو لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ کو دیکھنے کے لیے آگیا۔ پھر جب میں نے رسول ﷺ کا چہرۂ انور دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔ پہلی بات جو آپ نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

387 عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حسن: رواه ابن ماجه (3252)، وأحمد (6450).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی بن کر رہو، جیسا کہ اللہ عزوجل نے تمہیں حکم دیا ہے۔

388۔ عن هانئ بن يزيد قال: سألتُ النبي ﷺ أخبرني بأيِّ شيءٍ يُوجبُ لي الجنّةَ؟ فقال: طيبُ الكلامِ، وبذلُ السّلامِ، وإطعامُ الطعامِ. حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (811)، وابن حبان (504) –واللفظ له.

حضرت ہانی بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے، جو مجھ پر جنت کو واجب کرے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی گفتگو کرنا، سلام کو پھیلانا اور کھانا کھلانا (جنت کا موجب) ہے۔

## 17۔ باب فضل المبتدئ بالسلام

## سلام میں پہل کرنے کی فضیلت

389 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ صحيح: رواه أبو داود (5197).

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

390۔ عن عبد الله بن مسعود عن النبي ﷺ قال: البادئ بالسّلامِ بريءٌ من الصّرمِ. حسن: رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (25/9).

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا۔ قطع رحمی کرنے سے بری ہے۔ یا وہ متکبر نہیں ہے۔

## 18۔باب النهي عن السلام بالأكف والإشارة

### ہتھیلی اور اشارے سے سلام کرنے کی ممانعت

391 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لَا تُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيْمَهُمْ بِالْأَكُفِّ وَالرُّؤُوْسِ وَالْإِشَارَةِ حسن: رواه النسائي في السنن الكبرى (10100).

النهي عن السلام بالإشارة مخصوص بمن قدرَ على اللفظ المسموع. وأما البعيدُ الذي لايُسمع صوتُه فيجوز له أن يُشير باليد مع التلفظ بالسلام.

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود ونصاریٰ کی طرح سلام نہ کیا کرو، کیوں کہ ان کا سلام ہتھیلی، سر اور اشارے سے ہوا کرتا ہے۔

”اشارے سے سلام کی ممانعت ان کے لیے ہے جو آواز سن سکتے ہیں۔ اور دور والا جو آواز نہیں سن پاتا ہے اس کو ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا درست ہے اور ساتھ ہی سلام کے الفاظ بھی زبان سے ادا کرنا چاہیے“ (مؤلف)

## 19۔باب يسلم المرء على من يعرفه وعلى من لا يعرفه

### جان پہچان والے اور اَن جان، سب کو سلام کرنا چاہیے۔

392 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَيُّ الإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ متفق عليه: رواه البخاري (6236)، ومسلم (39).

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: سب سے بہتر اسلام کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلاؤ اور جان پہچان والوں اور اَن جان سب کو سلام کرو۔

## 20۔باب يسلّم الراكب على الماشي

### سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے

393 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ متفق عليه: رواه البخاري (62326233)، ومسلم (2160).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو، اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے۔

394 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ ﷺ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ صحيح: رواه البخاري (6231).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے گی۔

395 عَنْ فَضَالَةَ بنِ عُبَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ صحيح: رواه الترمذي (2705)، وأحمد (23940)، والبخاري في الأدب المفرد (998).

حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل کو، اور پیدل، کھڑے ہوئے شخص کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے گی۔

396 عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الرَّاجِلِ وَالرَّاجِلُ عَلَى الْجَالِسِ وَالْأَقَلُّ عَلَى الْأَكْثَرِ فَمَنْ أَجَابَ السَّلَامَ كَانَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَلَا شَيْءَ لَهُ صحيح: رواه أحمد (4/15666)، والبخاري في الأدب المفرد (992).

حضرت عبدالرحمن بن شبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل کو، اور پیدل بیٹھے ہوئے کو، اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے، پھر جو سلام کا جواب دے، اس کو ثواب ملے گا اور جو جواب نہ دے اس پر کوئی گناہ نہیں۔

397 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْمَاشِيَانِ أَيُّهُمَا بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ حسن: رواه البزار -كشف الأستار (2006)، وصححه ابن حبان (498).

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل کو، اور پیدل بیٹھے ہوئے شخص کو اور دو چلنے والوں میں سے جو سلام میں پہل کرے گا وہ افضل ہے۔

## 21۔ باب السلام علی الصبیان

## بچوں کو سلام کرنے کا بیان

398 عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. وَحَدَّثَ ثَابِتٌ

أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. قَالَ أَنَسٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه و سلم يَزُورُ الأَنْصَارَ فَيُسَلِّمُ عَلَى صِبْيَانِهِمْ وَيَمْسَحُ بِرُؤُوسِهِمْ وَيَدْعُو لَهُمْ متفق عليه: رواه البخاري (6247). ومسلم (2168: 15).وزاد النسائي في الكبرى (8349)

حضرت سیارؒ نے بیان کیا ہے کہ میں ثابت بُنانی کے ساتھ جارہا تھا، ان کا گزر بچوں پر سے ہوا تو انھوں نے بچوں کو سلام کیا اور ثابت نے بیان کیا کہ وہ حضرت انسؓ کے ساتھ جارہے تھے، ان کا گزر بچوں پر سے ہوا تو انھوں نے بچوں کو سلام کیا اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جارہے تھے تو آپ ﷺ کا گزر بچوں پر سے ہوا تو آپ ﷺ نے بچوں کو سلام کیا۔

اور نسائی نے سنن کبری میں صحیح سند کے ساتھ یہ اضافہ فرمایا کہ حضرت انسؓ نے فرمایا: رسول ﷺ انصار کی زیارت کے لیے جایا کرتے تھے تو ان کے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتے اور ان کے حق میں دعا فرماتے تھے۔

399 عَنْ أَنَسِ بنِ مالكٍ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَاجَةٍ. قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لاَ تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ. صحيح: رواه مسلم (2482: 145). ورواه أحمد (13469). وأبو داود (5203) من

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے ہمیں سلام کیا، پھر مجھے آپؐ نے کسی کام سے بھیج دیا، میں اپنی والدہ کے پاس تاخیر سے پہنچا، پھر جب میں گھر پہنچا تو ماں نے پوچھا کیوں دیر کر دی؟ میں نے کہا: رسول ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیج دیا تھا، والدہ نے پوچھا: کس کام سے بھیجا تھا؟ میں نے کہا، وہ راز ہے، والدہ نے تاکید کی کہ رسول ﷺ کے راز کو کسی سے ہر گز نہ بیان کرنا۔ حضرت انس نے فرمایا: اے ثابت! اگر میں نے کسی کو وہ راز بتایا ہوتا تو تمھیں ضرور بتا دیتا۔

## 22۔ باب تسليم الرجال على النساء، والنساء على الرجال إذا أُمِنَ الفتنة

### اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو مرد عورتوں کو اور عورتیں مردوں کو سلام کر سکتی ہیں۔

400۔ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَخْلٍ بِالْمَدِينَةِ فَتَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ متفق عليه: رواه البخاري (6248) ومسلم (859).

حضرت سہلؓ سے روایت ہے کہ ہم جمعہ کے دن خوش ہوتے تھے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ فرمایا: ہماری ایک بڑھیا تھیں، جو مقام بضاعہ جایا کرتی تھیں۔ ابن مسلمہ نے فرمایا کہ بضاعہ نامی مدینہ میں ایک کھجور کا باغ تھا، تو وہ وہاں سے چقندر کی جڑیں لاتی تھیں، اور اسے ہانڈی میں ڈالتی تھیں۔ پھر اس میں جو کے کچھ دانے پیس کر ڈال دیتی تھیں۔ جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتے اور ان کی خدمت میں سلام عرض کرتے تو وہ ہمارے سامنے چقندر کی جڑیں پیش کر دیتی تھیں۔ اس وجہ سے ہم لوگ خوش ہوا کرتے تھے۔ ہم دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔

401 عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. حسن: رواه أبو داود (5204)، وابن ماجه (3701)، وأحمد (27561).

حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ہم عورتوں پر سے ہوا۔ آپ نے ہمیں سلام کیا۔

## 23۔ باب الرجل يفارق صاحبه ثم يلقاه يسلم عليه

### آدمی اپنے ساتھی سے جدا ہو، پھر اس سے ملے تو سلام کرے

402۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ حَائِطٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ حسن: رواه أبو داود (5600)، وأبو يعلى (6351)، والطبراني في مسند الشاميين (2072) له.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کرنا چاہیے، اور اگر ان کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا کوئی پتھر حائل ہو جائے، پھر اس کی اپنے بھائی سے ملاقات ہو تو اسے سلام کرنا چاہیے۔

403۔عن أنس قال: كنا إذا كنا مع رسول الله ﷺ فتفرق بيننا الشجرة فإذا التقينا يسلم بعضنا على بعض .حسن: رواه الطبراني في الأوسط (7983).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہمیں کوئی درخت جدا کر دیتا۔ پھر جب ہم ایک دوسرے سے ملتے تو آپس میں سلام کر لیتے۔

## 24۔باب في السلام إذا جاء إلى المجلس وإذا قام من المجلس

### جب کوئی مجلس میں آئے یا مجلس سے اٹھے تو سلام کرے۔

404۔عن أبي هريرة رضي الله عنه قالقال رسول الله ﷺ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إلى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتِ الأُولى بأَحَقّ مِنَ الآخِرَةِ حسن: رواه أبو داود (5208)، والترمذي (2706).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مجلس میں آئے تو سلام کرے اور اگر مجلس سے اٹھنا چاہے، تو بھی سلام کرے۔ پہلا سلام دوسرے سلام سے بڑھ کر نہیں ہے۔

## 25۔باب ما جاء في رد السلام

### سلام کا جواب کیسے دیا جائے

405۔عن عِمْرَان بن الحصين رضي الله عنهما. قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النبي ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النبيُّ ﷺ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلاثُونَ
.حسن: رواه أبو داود (5195)، والترمذي (2689)، وأحمد (19948)، والنسائي في عمل اليوم والليلة (337).

حضرت عمران بن حصین نے بیان فرمایا: ایک شخص رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے السلام علیکم کہا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دس۔ پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ آپ نے اس کا جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا: بیس۔ پھر تیسرا شخص آیا، اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا، تو آپ نے اس کا جواب دیا اور پھر وہ بھی بیٹھ گیا، تو آپؐ نے فرمایا: ”تیس“۔

406 عن أبي هريرة أنّ رجلا مرّ على رسول الله ﷺ وهو في مجلس، فقال: "سلام عليكم". فقال: عشر حسنات. ثم مرّ رجل آخر فقال: "سلام عليكم ورحمة الله". فقال: عشرون حسنة فمرّ رجل آخر فقال: "سلام عليكم ورحمة الله وبركاته". فقال: ثلاثون حسنة. فقام رجل من المجلس ولم يسلّم، فقال النبي ﷺ: ما أوشك ما نسي صاحبكم! إذا جاء أحدكم إلى المجلس فليسلّم، فإن بدا له أن يجلس فليجلس، فإن قام فليسلّم، فليست الأولى بأحق من الآخرة.

صحيح: رواه البخاري في الأدب المفرد (986) وصحّحه ابن حبان (493).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کا گزر آپ ﷺ کی مجلس پر سے ہوا۔ اس نے کہا "السلام علیکم" تو آپؐ نے فرمایا: دس نیکیاں۔ پھر ایک دوسرے شخص کا گزر ہوا، اس نے کہا "سلام علیکم ورحمۃ اللہ" آپ نے فرمایا: بیس نیکیاں۔ پھر ایک تیسرے شخص کا گزر ہوا، اس نے کہا: سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے فرمایا: تیس نیکیاں۔

ایک شخص مجلس سے اٹھ کر چلا گیا اور اس نے سلام نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا ساتھی بھول گیا۔ جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو اسے سلام کرنا چاہیے۔ اگر وہ بیٹھنا چاہیے تو بیٹھ جائے اور اگر جانے کے لیے کھڑا ہو تو اسے سلام کرکے رخصت ہونا چاہیے۔ پہلا سلام دوسرے سلام سے بڑھ کر نہیں ہے۔

## 26۔ باب كراهية أن يقول: عليك السلام

### علیک السلام کہنے کی کراہت

407۔ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلاً يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لاَ يَقُولُ شَيْئًا إِلاَّ صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ. قَالَ لاَ تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلاَمُ. فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلاَمُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلاَمُ عَلَيْكَ. قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلاَةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ. قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ. قَالَ لاَ تَسُبَّنَّ أَحَدًا. قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلاَ عَبْدًا وَلاَ بَعِيرًا وَلاَ شَاةً. قَالَ وَلاَ تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلاَ تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ

صحيح: رواه أبو داود (4084) واللفظ له، والترمذي (2722)، والبيهقي في الشعب (5730).

حضرت ابو جری جابر بن سُلیم کا بیان ہے کہ میں نے ایک صاحب کو دیکھا کہ لوگ ان کی بات مانتے ہیں اور وہ جو بھی کہتے ہیں لوگ اسے قبول کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ میں نے کہا: علیک السلام یارسول اللہ! آپ پر سلامتی ہو، اے اللہ کے رسول! میں نے یہ جملہ دو مرتبہ کہا۔ آپ نے فرمایا: علیک السلام مت کہا کرو، کیوں کہ علیک السلام مردوں کا سلام ہے، بلکہ السلام علیک کہو۔ ابو جُری کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس اللہ کا رسول ہوں، جب تمھیں کوئی تکلیف پہنچے اور تم اس سے دعا کرو تو وہ (اللہ) تمھاری تکلیف کو دور کرے گا، اور اگر تمھیں قحط سالی لاحق ہو اور تم دعا کرو تو وہ تمھاری کھیتیاں اگا دے گا۔ جب تم کسی صحرا یا ویران زمین میں ہو، اور تمھاری سواری گم ہو جائے اور تم اس سے دعا کرو تو وہ تمھاری سواری لوٹا دے گا۔ میں نے گزارش کی کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے؟ آپؐ نے فرمایا: کسی کو گالی مت دو۔ ابو جُری کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی۔ نہ آزاد کو نہ غلام کو نہ اونٹ کو نہ بکری کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی نیکی کو ہرگز حقیر مت جاننا۔ اپنے بھائی سے خوش مزاجی کے ساتھ بات کیا کرو یقیناً یہ نیکی ہے۔ اور اپنا تہہ بند آدھی پنڈلی تک اونچا رکھا کرو۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ٹخنوں تک رکھ سکتے ہو، ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے سے بچتے رہو، یقیناً یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو ناپسند کرتا ہے اور اگر کوئی تمھیں گالی دے اگر وہ تمھاری کسی بات پر تمھیں عار دلائے جو وہ جانتا ہے تو تم اس کے عیب جو اس میں موجود ہیں ان کے ذریعہ اسے عار مت دلاؤ، یقیناً اس کا بُرا انجام اسی پر ہو گا۔

## 27۔ باب من ردّ فقال: عليك السلام

### جو سلام کا جواب دے اس کو علیک السلام کہنا چاہیے۔

408۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْأَخِيرِ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا

متفق عليه: رواه البخاري (6251) ومسلم (397). واللفظ للبخاري.

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے، ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ آپ ﷺ مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، تو آپؐ نے فرمایا: وعلیک السلام، لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو، کیوں کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر وہ شخص لوٹ گیا اور اس نے نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، آپ نے فرمایا: وعلیک السلام، واپس جاؤ، دوبارہ نماز پڑھو کیوں کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے دوسری تیسری دفعہ کے بعد کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے سکھائیے۔ تب آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو مکمل وضو کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو، پھر قرآن کا جو حصہ تمھارے لیے آسان ہو پڑھو، پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر پہلے سجدہ سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر اطمینان کے ساتھ دوسرا سجدہ کرو، پھر دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے بیٹھو، پھر یہی عمل اپنی پوری نماز میں دہراؤ۔ ابو اسامہ نے کہا، اخیر میں کہا: یہاں تک کہ تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

## 28۔باب في ردّ سلام الواحد عن الجماعة

## باب جماعت کی طرف سے ایک شخص جواب دے تو کافی ہے۔

409 عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ الْقَوْمُ يَأْتُونَ الدَّارَ فَيَسْتَأْذِنُ وَاحِدٌ مِنْهُمْ أَيُجْزِيءُ عَنْهُمْ جَمِيعًا قَالَ نَعَمْ قِيلَ فَيَرُدُّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَيُجْزِيءُ عَنِ الْجَمِيعِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ الْقَوْمُ يَمُرُّونَ فَيُسَلِّمُ وَاحِدٌ مِنْهُمْ أَيُجْزِيءُ عَنِ الْجَمِيعِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ فَيَرُدُّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَيُجْزِيءُ عَنِ الْجَمِيعِ قَالَ نَعَمْ . حسن: رواه الطبراني في الكبير (84/3).

حسن بن علیؓ نے بیان فرمایا: پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ گھر آتے ہیں، ان میں سے ایک اجازت چاہتا ہے، کیا وہ سب کی طرف سے کافی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا: سب لوگوں کی طرف سے ایک شخص جواب دیتا ہے، کیا سب کی طرف سے کافی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ دریافت کیا گیا: لوگ گزر رہے ہوتے ہیں، ان میں سے کوئی ایک سلام کرتا ہے، کیا وہ سب کی طرف سے کافی ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ دریافت کیا گیا: لوگوں میں سے ایک آدمی سلام کا جواب دیتا ہے، کیا وہ سب کی طرف سے کافی ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔

## 29۔ باب كيف يجاب إذا قال: فلان يقرئك السلام

### اس شخص کا جواب کیسے دیا جائے جو دوسرے کا سلام پہنچاتا ہے۔

410۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ تَرَى مَا لَا نَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ متفق عليه: رواه البخاري (6249)، ومسلم (2447: 91). واللفظ للبخاري.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں جو تمھیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ" ان پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ آپ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ پاتے۔ حضرت عائشہؓ رسول ﷺ کو مراد لے رہی تھیں۔

## 30۔ باب البخل بالسلام

### سلام کرنے میں بخیلی کرنا

411۔ عن جابر: أَنَّ رَجُلا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ لِفُلَانٍ فِي حَائِطِي عَذْقًا، وَإِنَّهُ قَدْ آذَانِي وَشَقَّ عَلَيَّ مَكَانُ عَذْقِهِ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ بِعْنِي عَذْقَكَ الَّذِي فِي حَائِطِ فُلَانٍ. قَالَ لا. قَالَ: فَهَبْهُ لِي. قَالَ: لا. قَالَ: فَبِعْنِيهِ بِعَذْقٍ فِي الجَنَّةِ. قَالَ: لا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلا الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ. حسن: رواه أحمد (14517).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کرنے لگا: فلاں شخص کا میرے باغ میں کھجور کا ایک درخت ہے، یقیناً اس نے مجھے تکلیف دی ہے اور اس کے کھجور کے درخت کا وجود مجھ پر گراں گزرتا ہے۔ آپؐ نے اس شخص کو طلب فرمایا اور اس سے کہا: تمھارے کھجور کا وہ درخت جو فلاں کے باغ میں ہے مجھے بیچ دو۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ہبہ کر دو۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے جنت میں ایک درخت کے بدلے میرے ہاتھ بیچ دو۔ اس نے کہا: نہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے بڑا بخیل نہیں دیکھا، سوائے اس کے جو سلام کرنے میں بخیلی کرتا ہے۔

## 31۔ باب التسليم على النائم

### سونے والے کو سلام کرنا

412 عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ

أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا. قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا أَنْ وَغَلَتْ فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ أَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ. وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ. فَقَالَ اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي. قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ. قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اشْرَبْ. فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اشْرَبْ. فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا. قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ. صحيح: رواه مسلم (2055).

حضرت مقداد بن اسودؓ کا بیان ہے کہ میں اور میرے دونوں ساتھی آئے۔ فاقہ کی وجہ سے ہماری ساعت اور بصارت جاتی رہی تھی، ہم اپنے کو رسول ﷺ کے اصحاب پر پیش کرنے لگے، ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جو ہمیں قبول کرتا، آخر ہم نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، آپ ہمیں اپنے گھر لے گئے، وہاں تین بکریاں تھیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دودھ دوہو، یہ دودھ ہم اور آپ سب پئیں گے۔ ہم ان کا دودھ دوہا کرتے اور ہم میں سے ہر ایک اپنا حصہ پی لیتا اور رسول ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھتے۔ آپ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز میں سلام کرتے کہ سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپؐ مسجد تشریف لے جاتے اور نماز پڑھتے، پھر اپنے مشروب (دودھ) کے پاس آکر اسے نوش فرماتے۔ ایک رات شیطان میرے پاس آیا

،جب کہ میں اپنا حصہ پی چکا تھا۔ مجھے اکسانے لگا کہ محمد ﷺ تو انصار کے پاس جاتے ہیں اور وہ لوگ آپ ﷺ کو تحفہ دیتے ہیں، اور ان کے پاس آپ کو جو ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے، آپ کو چند گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہے؟ پھر میں اس کو پی گیا۔ جب میں نے بلا اجازت اس کو اپنے پیٹ میں اتار لیا اور میں اچھی طرح جان گیا کہ اس کے باہر آنے کی اب کوئی راہ نہیں ہے تو اس وقت شیطان مجھے شرم دلانے لگا، کہنے لگا: برا ہو تیرا، تو نے یہ کیا کیا، کیا محمد ﷺ کا مشروب دودھ پی گیا، اب وہ آئیں گے اور انھیں دودھ نہیں ملے گا تو وہ بد دعا کریں گے اور تم ہلاک ہو جاؤ گے، تمھاری دنیا و آخرت دونوں تباہ ہو جائیں گے۔ اس وقت میں نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی کہ اگر اس کا پیر ڈھکتا تو سر کھل جاتا اور سر ڈھکتا تو پیر کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آرہی تھی، جب کہ میرے دونوں ساتھی سو گئے تھے۔ ان دونوں نے وہ حرکت نہیں کی تھی جو میں نے کی تھی۔ حضرت مقداد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے، آپ نے سلام کیا جیسے آپ عام طور سے سلام کیا کرتے تھے ۔ پھر آپ مسجد تشریف لے گئے اور نماز پڑھی، پھر اپنے مشروب کے پاس آئے اور برتن کھول کر دیکھا تو اس میں کچھ نہ تھا، پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا، میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ اب آپ بد دعا فرمائیں گے اور میں ہلاک ہو جاؤں گا، لیکن آپ نے یوں دعا فرمائی: ا﴿لّٰھُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي﴾" اے اللہ! اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا، جس نے مجھے پلایا۔ یہ سن کر میں نے اپنی چادر کس لی اور میں نے چھری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سب سے موٹی تازی ہو، اس کو رسول ﷺ کے لیے ذبح کر دوں، میں اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ اس کا تھن دودھ سے بھرا ہوا ہے اور دوسری بکریوں کا بھی۔ میں نے آلِ محمد ﷺ کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہیں دوہا کرتے تھے ۔ اس میں میں نے دودھ دوہا، یہاں تک دودھ کا جھاگ اوپر آگیا۔ پھر میں رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے اپنے حصے کا رات والا دودھ پی لیا ہے؟ مقداد فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نوش فرمایئے، آپ نے نوش فرمایا، پھر برتن مجھے دیا میں نے کہا: اے اللہ کے رسول اور پی لیجیے، آپ نے اور پیا، پھر برتن میرے حوالے کیا۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ﷺ سیر ہو چکے ہیں اور میں نے آپ کی دعا پالی ہے، تو میں ہنسنے لگا، یہاں تک کہ زمین پر لوٹ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے مقداد کیا تم نے کوئی بری حرکت کی ہے؟ تو میں نے عرض کیا: میرے ساتھ اس طرح کا معاملہ پیش آیا اور میں یہ حرکت کی تھی۔ انھوں نے اپنا سارا کہہ سنایا، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ صرف اللہ کی رحمت ہے، تم نے مجھے پہلے اطلاع کیوں نہیں دی تھی کہ ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگاتے اور انھیں اس میں شریک کرتے۔ مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، آپ نے اللہ کی رحمت حاصل کی

اورآپ کے ساتھ میں نے بھی، اب مجھے اس بات کی کوئی پروانہیں کہ لوگوں میں سے اسے کس نے حاصل کیاہے۔

## 32۔باب کراھیة التسلیم علی من یبول

جو پیشاب کررہاہواس کوسلام کرنا مکروہ ہے۔

413 عن ابن عمر أن رجلا مرّ، ورسول الله ﷺ یبول، فسلّم، فلم یردّ علیه. صحیح: رواه مسلم (370).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص گزرا، آپ ﷺ پیشاب کررہے تھے، اس نے سلام کیا، آپ ﷺ نے اس کا جواب نہیں دیا۔

## 33۔باب کراھیة ابتداء أھل الکتاب بالسلام، وکیفیة الرد علیھم

اہل کتاب کوسلام کرنے میں پہل کرنا مکروہ ہے اوران کے جواب کا طریقہ

414۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أن رسولَ الله ﷺ قال لاَ تَبْدَؤُوا الْيَهُودَ وَلاَ النَّصَارَى بِالسَّلاَمِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ صحيح: رواه مسلم (2167). ورواه أبو داود (5205)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: یہود ونصاری کوسلام کرنے میں پہل نہ کرو، اگر سرراہ ان سے ملاقات ہوجائے توانھیں تنگ راستے کی طرف مجبور کردو۔

415۔ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُم فَفَهِمْتُهَا, فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَهْلاً, يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فَقَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ متفق عليه: رواه البخاري (6256)، ومسلم (2165).

نبی کریم ﷺ کی زوجہ ام المومنین حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ یہودیوں کا ایک گروہ رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔انھوں نے کہا: السام علیکم، تمھیں موت آئے۔میں اس کلمہ کو سمجھ گئی اور میں نے کہا: تمھیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو۔رسول ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ اے عائشہؓ! یقینا اللہ تعالٰی تمام معاملات میں نرمی کو پسند فرماتاہے۔میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ نے نہیں سنا جو انھوں نے کہا؟ رسول ﷺ نے فرمایا: تحقیق میں نے بھی وعلیکم کہہ دیاہے "یعنی تم پر بھی وہ ہو جو تم نے کہا"۔

416۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ۔ متفق عليه: رواه مالك في السلام (3) والبخاري (6257). ومسلم (2164).

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا یقینا: یہودیوں میں سے جب کوئی تمھیں سلام کرے گا تو وہ یہی کہے گا کہ تمھیں موت آئے، تو اس کے جواب میں کہو: علیک یعنی تم پر وہی جو تم نے کہا۔

417۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا. صحيح: رواه مسلم (2166).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان فرماتے ہیں، یہود کے بعض لوگوں نے رسول ﷺ کو سلام کیا۔ تو انھوں نے کہا: السام علیک یا أبا القاسم، اے ابو القاسم تمھیں موت آئے۔ آپ نے فرمایا: وعلیکم "اور تم پر بھی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ وہ غصہ ہو گئیں اور کہنے لگیں: کیا آپ نے نہیں سنا جو انھوں نے کہا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہاں کیوں نہیں؟ میں نے ان کی بات سنی تھی اور میں نے اس کا جواب بھی دیا ہے۔ یقینا ہماری بد دعائیں ان کے خلاف قبول ہوتی ہیں، لیکن ان کی بد دعائیں ہمارے حق میں قبول نہیں کی جاتیں۔

418۔ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَهُمْ يَوْمًا إِنِّي رَاكِبٌ إِلَى يَهُودَ فَمَنِ انْطَلَقَ مَعِي فَإِنْ سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا جِئْنَاهُمْ وَسَلَّمُوا عَلَيْنَا فَقُلْنَا وَعَلَيْكُمْ حسن: رواه أحمد (27235) –واللفظ له. والنسائي في الكبرى (10148). ورواه أحمد (27226)

حضرت ابو بصرۃ الغفاری سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ان سے ایک دن فرمایا: میں یہود کے پاس جا رہا ہوں۔ جو میرے ساتھ آئے گا اگر وہ سلام کرے تو تم وعلیکم کہنا۔ ہم سب چل پڑے اور جب ان کے پاس پہنچے تو انھوں نے ہمیں سلام کیا اور ہم نے انھیں وعلیکم کہا۔

419۔ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ، فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ. وفی لفظ لمسلم: إن أصحاب النبی ﷺ قالوا للنبی ﷺ: إن أهل الكتاب يسلّمون علينا فكيف نرد عليهم؟ قال: قولوا: وعليكم. متفق عليه: رواه البخاري (6258)، ومسلم (2163: 6). ورواه مسلم (2163: 7) باللفظ الثاني.

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اہل کتاب تمھیں سلام کریں تو "وعلیکم" کہو۔ اور مسلم کے الفاظ ہیں: نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں تو ہم انھیں کیسے جواب دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیکم کہو۔

420۔ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ قَالَ لَا إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ صحيح: رواه البخاري (6926).

حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان فرمایا: ایک یہودی رسول ﷺ کے پاس سے گزرا، اور اس نے کہا: السام علیک، یعنی تمھیں موت آئے، تو رسول ﷺ نے فرمایا: "وعلیک"۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: جانتے ہو اس نے کیا کہا: اس نے کہا: السام علیک یعنی تمھیں موت آئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ؐ نے فرمایا: نہیں، جب اہل کتاب تمھیں سلام کریں تو وعلیکم کہہ دو۔

421۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوا فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وفي رواية: فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَهْ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَزَادَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ۔ صحيح: رواه مسلم (2165: 11).

نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں: کچھ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور انھوں نے کہا "السام علیک یا أبا القاسم" اے ابو القاسم تمھیں موت آئے۔ آپ نے فرمایا: وعلیکم، اور تمھیں بھی۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: بلکہ تمھیں موت آئے اور تم رسوا ہو جاؤ، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بدزبان نہ بنو، حضرت عائشہ نے کہا: آپ نے سنا نہیں جو انھوں نے کہا؟ آپ ؐ نے فرمایا: کیا میں نے ان کا جواب نہیں دیا جو انھوں نے کہا، میں نے کہا: وعلیکم اور تم پر بھی۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: اور حضرت عائشہ ان کی بات سمجھ گئیں اور انھیں برا بھلا کہا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رک جاؤ، یقینا اللہ تعالیٰ بدی اور بدکلامی کو پسند نہیں فرماتا ہے، اور یہ اضافہ کیا ہے کہ اللہ

عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: "اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ایسے الفاظ میں سلام کرتے ہیں، جن الفاظ سے اللہ نے آپ کو سلام نہیں فرمایا"۔

## 34۔ باب التسليم في مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين

## مسلمانوں اور مشرکوں کی ملی جلی مجلس کو سلام کرنے کا حکم

422۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ۔ متفق عليه: رواه البخاري (6254). ومسلم (1798).

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے، جس پر پالان تھا جس کے نیچے فدک کی بنی ہوئی چادر تھی، اور اپنے پیچھے اسامہ بن زید کو بٹھایا تھا، اور آپ بنو حارث بن خزرج کے قبیلہ میں حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، اور یہ واقعہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے۔ آپ کا گزر ایک ایسی مجلس پر سے ہوا، جس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی تھے۔ اور ان میں عبد اللہ بن ابی بن سلول بھی تھا۔ اور عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب مجلس پر سواری کی گرد پڑی تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی چادر سے ناک چھپالی، پھر اس نے کہا: ہمارے اوپر غبار مت اڑاؤ، اور آپ نے ان کو

سلام کیا، پھر ٹھہر گئے، پھر اپنی سواری سے اتر کر انہیں اللہ کی طرف دعوت دی، اوران پر قرآن مجید پڑھا، توعبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا: اے شخص! میں ان باتوں کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا، تم جو کہہ رہے ہو وہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دو، اوراپنے گھر لوٹ جاؤ، پھر ہم میں سے جو تمھارے پاس آئے اس کو سناؤ۔ عبداللہ بن رواحہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لائیے، کیوں کہ ہمیں یہ پسند ہے۔ پھر مسلمانوں مشرکوں اور یہودیوں میں توتو میں میں ہونے لگی، یہاں تک کہ انھوں نے ایک دوسرے پر حملے کا ارادہ کرلیا۔ لیکن آپ ﷺ انھیں برابر خاموش کراتے رہے۔ پھر اپنے چوپائے پر سوار ہو کر سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لے گئے، اور فرمایا: اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابو حباب نے کہا؟ آپ کی مراد عبداللہ بن ابی سے تھی۔ حضرت سعد نے فرمایا: اے اللہ کے رسول اس کو معاف کر دیجیے اوراس سے درگزر فرمایئے، اللہ کی قسم یقینا اللہ نے آپ کو وہ عزت بخشی ہے جو آپ ہی کا حق تھا، آپ کی تشریف آوری سے پہلے اس بستی کے لوگ اس کی تاج پوشی پر متفق ہو گئے تھے، اوراس کے سر پر شاہی عمامہ باندھنا چاہتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اُس حق کے ذریعہ ناکام بنادیا جو اللہ نے آپ عطا فرمایا ہے تو اس وجہ سے اس کو پھندا لگ گیا، اوراسی وجہ سے اس نے آپ کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے، چناں چہ نبی کریم ﷺ نے اسے معاف فرمادیا۔

## 35- باب المصافحة والمعانقة

### مصافحہ اور معانقہ

423- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتْ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ صحيح: رواه البخاري (6263).

حضرت قتادہؒ نے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ کے صحابہ ؓ میں مصافحہ کا رواج تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

424- عن أنس أن رسول الله ﷺ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ قُلُوبًا مِنكُم وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ صحيح: رواه أبو داود (5213)، وأحمد (13212)، والبخاري في الأدب المفرد (967).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اہل یمن تمھارے پاس آئے ہیں، وہ تم سے زیادہ نرم دل ہیں" اور یہ پہلے لوگ ہیں جنھوں نے مصافحہ شروع کیا۔

"وهم أول من جاء بالمصافحة" من قول أنس كما جاء صريحا عند أحمد عن أنس قال: إنه لما أقبل أهل اليمن قال رسول الله ﷺ: قد جاءكم أهل اليمن، هم أرق منك قلوبا. قال أنس: وهم أول من جاء بالمصافحة.

یہ حضرت انس کا قول ہے۔ جیسا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس کی صراحت فرمائی ہے۔ "وهم اول من جاء بالمصافحة" اور یہ پہلے لوگ ہیں جنھوں نے مصافحہ شروع کیا، حضرت انس نے فرمایا: جب اہل یمن آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارے پاس یمن والے آئے ہیں، وہ تم سے زیادہ نرم دل۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور یہ پہلے لوگ ہیں جنھوں نے مصافحہ شروع کیا۔

425۔ عن أَنَس بن مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا أَقْوَامٌ هُمْ أَرَقُّ قُلُوبًا لِلْإِسْلَامِ مِنْكُمْ قَالَ فَقَدِمَ الْأَشْعَرِيُّونَ فِيهِمْ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ جَعَلُوا يَرْتَجِزُونَ يَقُولُونَ غَدًا نَلْقَى الْأَحِبَّهْ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهْ فَلَمَّا أَنْ قَدِمُوا تَصَافَحُوا فَكَانُوا هُمْ أَوَّلَ مَنْ أَحْدَثَ الْمُصَافَحَةَ صحيح: رواه أحمد (12582). وصحّحه ابن حبان (7193).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کل تمھارے پاس کچھ لوگ آئیں گے وہ قبولِ اسلام کے لیے تم سے زیادہ نرم دل ہوں گے"۔ حضرت انس فرماتے ہیں: اشعری قبیلے کے لوگ آئے، ان میں ابو موسیٰ اشعری بھی تھے۔ پھر جب وہ مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو رجز پڑھنے لگے، کل ہم اپنے چہیتوں سے ملیں گے، محمد اور ان کے احباب سے ملیں گے۔ پھر جب وہ لوگ آئے تو انھوں نے آپس میں مصافحہ کیا۔ پہلے لوگ یہی تھے جنھوں نے شروع کیا۔

426۔ عَنِ الْبَرَاءِ بن عازب قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا. حسن: رواه أبو داود (5212)، والترمذي (2727)، وابن ماجه (3703).

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

427۔ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ بَايَعْنَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَقُلْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قَالَتْ فَقُلْنَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ مِثْلِ قَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ

صحيح: رواه مالك في البيعة (2). ورواه الترمذي (1597)، والنسائي (4181)، وابن ماجه (2874).

حضرت امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان چند عورتوں کے ساتھ حاضر ہوی تھی جنھوں نے اسلام پر آپؐ سے بیعت کی تھی۔ ان عورتوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے اس بات پر بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اپنے بچوں کو قتل نہیں کریں گی، کسی پر بہتان تراشی نہیں کریں گی، اور کسی معروف میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس میں ہماری استطاعت اور طاقت ہے۔ امیمہ بنت رقیقہ فرماتی ہیں، ان عورتوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہم پر ہماری جانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ اے اللہ کے رسول! ہاتھ بڑھایئے ہم آپ پر بیعت کریں گی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ میرا قول جیسے ایک عورت کے لیے ہے ویسے ہی سو عورتوں کے لیے ہے۔

428۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْبَيْعَةِ، فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَا تَحْسِرُ لَنَا يَدَكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ حسن: رواه إسحاق بن راهويه كما في المطالب (2109) –واللفظ له.

حضرت اسما بنت یزید نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اہل ایمان کی عورتوں کو بیعت کے لیے بلایا، اسماء نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ہمارے لیے اپنا ہاتھ نہیں بڑھائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا ہوں۔

## 36۔ باب المصافحة باليد الواحدة

## ایک ہاتھ سے مصافحہ کا بیان

429۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صحيح: رواه البخاري في الاستئذان (6264)

حضرت عبداللہ بن ہشامؓ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، اور آپ عمر بن خطاب کا ہاتھ لیے ہوئے تھے۔

430 عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَقِيَهُ فَقَالَ يَا حُذَيْفَةُ نَاوِلْنِي يَدَكَ فَقَبَضَ يَدَهُ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتَّ وَرَقُ الشَّجَرِ. حسن: رواه ابن وهب في الجامع (250).

حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ان سے ملے تو آپ نے فرمایا: اے حذیفہ! تم اپنا ہاتھ بڑھاؤ تو انھوں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ پھر دوسری پھر تیسری مرتبہ بھی روک لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ کیوں روک رہے ہو۔ تو حذیفہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں جنبی ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یقیناً مومن جب مومن سے ملے، پھر اس کا ہاتھ تھام لے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

431 عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا تَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِي يَوْمِ رِيحٍ عَاصِفٍ وَإِلَّا غَفَرَ لَهُمَا وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُمَا مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ. حسن: رواه الطبراني في الكبير (315/6)، والبيهقي في الشعب (8549).

سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان کی اپنے بھائی سے ملاقات ہو، پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑ لے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے ایک تیز ہوا والے دن میں سوکھے درخت سے پتے جھڑتے ہیں اور ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

432 ۔عن أنس بن مالك، عَنِ النبي ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ الْتَقَيَا، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهِ، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُجِيبَ دُعَاءَهُمَا، وَلَا يَرُدَّ أَيْدِيَهُمَا حَتَّى يَغْفِرَ لَهُمَا. حسن: رواه البزار (6463)، وأبو يعلى (4139).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملیں، اوران میں کا ایک اپنے ساتھی کے ہاتھ کو پکڑ لے تو اللہ پر واجب ہے کہ ان دونوں کی دعا قبول فرمائے اوران کے ہاتھ واپس ہونے سے پہلے ان کی مغفرت فرمادے۔

## 37۔ باب المصافحة باليدين أحيانًا

## کبھی کبھی دو ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہیے۔

433۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ متفق عليه: رواه البخاري (6265)، ومسلم (402: 59).

حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد ایسے سکھایا، جیسے آپ مجھے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے اور میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔

## 38۔ باب من الأدب ألا يترك الرجل يد رجلٍ حتى يتركها الآخر

ادب کا تقاضا ہے کہ آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ اس وقت تک نہ چھوڑے جب تک دوسرا خود اس کا ہاتھ نہ چھوڑ دے۔

434 عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَيَقُولُ اسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ. حسن: رواه الترمذي (3442، 3443)، وأبو داود (2600)، وابن ماجه (2826)، وصحّحه ابن خزيمة (2531).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو رخصت فرماتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اوراس کو اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود نبی کریم ﷺ کے ہاتھ کو نہ چھوڑ دیتا، اوریوں دعا فرماتے: اسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ میں تمھارے دین، تمھاری امانت اور تمھارے عمل کے خاتمہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

435۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُرْسِلُهُ وَلَمْ يَكُنْ تُرَى رُكْبَتَاهُ، أَوْ رُكْبَتُهُ خَارِجَةً عَنْ رُكْبَةِ جَلِيسٍ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يُصَافِحُهُ إِلَّا أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ لَمْ يَصْرِفْهُ عنه حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ كَلَامِهِ حسن: رواه البزار في مسنده (8548)، والطبراني في الأوسط (8688).

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتا تو آپ اس سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑ دیتا تھا۔ آپؐ کے گھٹنے یا (گھٹنا) اپنے ساتھی کے گھٹنے سے آگے نہیں ہوتے تھے۔ جو کوئی آپ سے ملاقات کرتا تو آپ اس کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ پھر اس سے اپنے چہرے کو نہیں پھیرتے جب تک وہ اپنی گفتگو سے فارغ نہیں ہو جاتا۔

436عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلاً الْتَقَمَ أُذُنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ وَمَا رَأَيْتُ رَجُلاً أَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ . حسن: رواه أبو داود (4794). والترمذي (2490). وابن ماجه (3716). وابن حبان (6435).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے آپ ﷺ کے کان میں کچھ کہنا چاہا اور آپ نے اپنا سر اس سے ہٹا لیا ہو، کسی نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو اور آپؐ نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑایا ہو، یہاں تک کہ وہ شخص خود آپ ﷺ سے اپنا ہاتھ الگ کر لیتا۔

## 39۔ باب ما جاء في التقبيل

### بچوں کو بوسہ دینا

437عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ صحيح: رواه البخاري (3918).

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو بکر کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا۔ ان کی لڑکی عائشہ لیٹی ہوئی تھیں، اور انھیں بخار تھا، میں نے ان کے والد کو دیکھا کہ انھوں نے ان کے گال کو بوسہ دیا، اور فرمایا: بٹیا! تم کیسی ہو۔

438 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ متفق عليه: رواه البخاري (5997). ومسلم (2318). واللفظ للبخاري.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علیؓ کو بوسہ دیا، اور آپ کے پاس اقرع بن حابس التمیمی بیٹھے ہوئے تھے، تو اقرع نے کہا: میرے دس بچے ہیں، میں نے ان میں سے کسی

کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

439 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ. فَقَالُوا لٰكِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُقَبِّلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ وَفِي لفظ: مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ متفق عليه: رواه البخاري في الأدب (5998)، ومسلم في الفضائل (2317)

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے: کچھ بدو لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے پوچھا: کیا آپ لوگ اپنے بچوں کا بوسہ لیتے ہو؟ صحابہ کرام نے کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! لیکن ہم بوسہ نہیں لیتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے تمھارے اندر سے رحمت نکال لی ہے، تو میں کیا کر سکتا ہوں، اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: تمھارے دل سے رحمت..

440 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبَوَايَ: قُومِي فَقَبِّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَحْمَدُ اللّٰهَ لَا إِيَّاكُمَا. صحيح: رواه أبو داود (5219) –ومن طريقه البيهقي (101/7).

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمھاری براءت نازل فرما دی ہے۔ پھر آپؐ نے قرآن کی وہ آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ (حضرت عائشہ کہتی ہیں) میرے والدین نے کہا: کھڑی ہو جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے سر کا بوسہ لو۔ میں نے کہا: میں اللہ کا شکر بجالاؤں گی، نہ کہ آپ دونوں کا۔

441 عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ صحيح: رواه الترمذي (3872)، وابن المقرئ في الرخصة في تقبيل اليد (26)، والحاكم (272273/4).

ام المؤمنین عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے چال چلن، خصلت وعادت میں اور اپنے اٹھنے بیٹھنے میں حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا: اور جب فاطمہؓ آتیں تو آپ ازراہ محبت کھڑے ہو جاتے اور انھیں بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بیٹھاتے۔ جب نبی کریم ﷺ ان کے پاس جاتے تو وہ بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو جاتیں اور آپ کا بوسہ لیتیں۔

442 عن أسامة بن شريك قال: قُمْنَا إلى رسولِ اللهِ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ. حسن: رواه المحاملي في أماليه (247). وأبوبكر بن المقرئ في الرخصة في تقبيل اليد (2).

اسامہ بن شریک کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔

443 عَنْ عبدِ الرحمنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ أُسَيْدُ بنُ حُضَيْرٍ رَجُلاً صَالِحًا ضَاحِكًا مَلِيحًا فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَيُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي خَاصِرَتِهِ فَقَالَ: أَوْجَعْتَنِي قَالَ: اقْتَصَّ يا رسولَ الله إنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيَّ قميصٌ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَمِيصَهُ فَاحْتَضَنَهُ ثُمَّ جَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَرَدْتُ هَذَا حسن: رواه الحاكم (288/3) -وعنه البيهقي (49/8).

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی اپنے والد کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں، حضرت اسید بن حضیر نیک چلن، ہنسنے ہنسانے والے دل چسپ آدمی تھے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگوں کے درمیان بیٹھے گفتگو کر رہے تھے اور انھیں ہنسا رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی کمر میں نیزہ چبھویا، تو اسید بن حضیر نے کہا: آپ نے مجھے تکلیف دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدلہ لے لو۔ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے جسم پر کرتہ ہے، جب کہ مجھ پر کرتہ نہیں تھا، تو آپ ﷺ نے اپنی قمیص اوپر کرلی، تو وہ آپؐ سے چمٹ گئے اور آپؐ کے پہلو کو بوسہ دینے لگے، پھر فرمایا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بس میں نے یہی چاہا تھا۔

444 عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وهب بن عبدالله السوائي قَالَ: لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: مَا أَدْرِي أَنَا بِقُدُومِ جَعْفَرٍ أَسَرُّ أَوْ بِفَتْحِ خَيْبَرَ. حسن: رواه ابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني (364). والطبراني في الكبير (100/22).

حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ السوائی نے بیان فرمایا: جب حضرت جعفر حبشہ کی سرزمین سے واپس ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں کے بیچ بوسہ دیا۔ پھر فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں جعفر کی آمد سے خوش ہوں یا خیبر کی فتح سے۔

445 عَنْ عبدِالرَّحمنِ بنِ رَزِينٍ قَالَ: مَرَرْنَا بِالرَّبذَةِ فَقِيلَ لَنَا هَا هُنَا سَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ فَأَتَيْتُهُ

فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ فَقَالَ بَايَعْتُ بِهَاتَيْنِ نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَخْرَجَ كَفًّا لَهُ ضَخْمَةً كَأَنَّهَا كَفُّ بَعِيرٍ فَقُمْنَا إِلَيْهَا فَقَبَّلْنَاهَا حسن: رواه الإمام أحمد (16551)، والبخاري في الأدب المفرد (973).

حضرت عبدالرحمن بن رزین بیان کرتے ہیں کہ ہمارا گزر مقام ربذہ سے ہوا۔ ہمیں بتایا گیا کہ یہاں سلمہ بن اکوع رہتے ہیں۔ تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے انھیں سلام کیا، تو انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ باہر نکالے، پھر فرمایا: میں نے ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ اللہ کے نبی سے بیعت کی تھی۔ انھوں نے اپنی موٹی ہتھیلی باہر نکالی، گویا وہ اونٹ کی ہتھیلی ہے۔ ہم لوگ اٹھے اور ہم نے اس کو بوسہ دیا۔

## 40۔ باب إنزال الناس منازلهم

## لوگوں کے ساتھ ان کے مرتبہ کے لحاظ سے سلوک کرنا چاہیے

446 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ يَعْنِي فِي الْقَبْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ صحيح: رواه البخاريّ (1343).

حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے۔ نبی کریم ﷺ احد کے شہدا میں سے دو دو کو ایک قبر میں دفنا رہے تھے۔ آپ پوچھ رہے تھے: ان دونوں میں سے قرآن کا زیادہ حصہ کس کو یاد تھا، جب ان میں سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اس کو لحد میں مقدم فرما دیتے۔

447 عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ حسن: رواه أبو داود (4843).

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بوڑھے مسلمان اور صاحب قرآن جو افراط و تفریط سے بچتا ہو اس کی عزت کرنا، اور انصاف پسند بادشاہ کی عزت کرنا، یقیناً اللہ عزوجل کی عزت و توقیر کرنے کی مانند ہے۔

## 41۔ باب الترحيب بالضيف والزائر والوافد

## مہمان، زائر اور اہلِ وفد کو خوش آمدید کہنا

448 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى الحديث. متفق عليه: رواه البخاري (6176)، ومسلم (17: 24). واللفظ للبخاري.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے جب وفد عبدالقیس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی کریم ﷺ نے وفد والوں سے فرمایا: خوش آمدید ہے ان لوگوں کے لیے جو بغیر ذلت ورسوائی اور بغیر شرمندگی کے آگئے۔

449 عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ متفق عليه: رواه البخاري (357)، ومسلم (336: 82).

حضرت ابو مرہ، ام ہانی بنت ابو طالب کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے، وہ بتاتے ہیں کہ انھوں نے ام ہانی بنت ابو طالب سے سنا ہے کہ وہ فرماتی ہیں: فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور آپ کی دختر حضرت فاطمہؓ نے آپ کا پردہ کیا ہوا تھا۔ ام ہانیؓ فرماتی ہیں: میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ میں نے کہا: ام ہانی بنت ابو طالب۔ آپ نے فرمایا: ام ہانی کے لیے خوش آمدید ہو۔

# 7۔جموع ما جاء في آداب الجلوس والمجلس

## اٹھنے بیٹھنے اور مجلس کے آداب

### 1۔باب خير المجالس أوسعها

### بہترین مجلس وہ ہے جو کشادہ ہو

450 عَنْ عَبدِ الرحمن بنِ أبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيّ قَالَ : أُوْذِنَ أَبُو سَعِيْدٍ الخدرى بِجَنَازَةٍ قَالَ فَكأَنَّه تَخَلَّفَ حَتَّى أَخَذَ القومُ مَجَالِسَهُمْ ثُمَّ جَاءَ مَعَه فَلَمَّا رَآهُ الْقَوْمُ تَسَرَّعُوا عَنْهُ وَقَامَ بَعْضُهُمْ عَنه لِيَجْلِسَ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا ثُمَّ تَنَحَّى فَجَلَسَ فِي مَجْلِسٍ وَاسِعٍ حسن: رواه أبو داود (4820)، وأحمد (11137)، والبخاري في الأدب المفرد (1136).

حضرت عبد الرحمن بن ابو عمرۃ انصاری ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری ؓ کو ایک جنازہ کی اطلاع دی گئی، اور انھیں آنے میں کچھ دیر ہو گئی اور لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے، پھر وہ عبد الرحمن بن ابو عمرۃ کے ساتھ تشریف لے آئے۔ جب لوگوں نے انھیں دیکھا تو تیزی سے ان کی طرف لپکے اور بعض لوگوں نے گزارش کی کہ وہ ان کی جگہ میں تشریف رکھیں۔ انھوں نے انکار کر دیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: بہترین مجلس وہ ہے جو سب سے کشادہ ہو۔ پھر وہ الگ ہو کر ایک کشادہ جگہ میں بیٹھ گئے۔

### 2۔باب من قعد حيث ينتهي به المجلس، ومن رأى فرجة في الحلقة فجلس فيها

### وہ شخص جو مجلس کے آخر میں بیٹھا اور وہ شخص جو درمیان میں جہاں جگہ دیکھے بیٹھ جائے۔

451 عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلَى مَجْلِسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَلَّمَا فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ متفق عليه: رواه مالك (4). والبخاري (66)، ومسلم (2176).

حضرت ابو واقد اللیثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، اور لوگ آپ کے ارد گرد جمع تھے۔ اتنے میں تین لوگ آئے۔ دو حضرات نے رسول اللہ ﷺ کی طرف رخ کیا اور ایک واپس

چلا گیا۔ جب وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی مجلس کے پاس آکر کھڑے ہو گئے تو ان دونوں نے سلام کیا۔ ان میں سے ایک نے مجلس میں جہاں جگہ خالی دیکھی، وہاں آگے بڑھ کر بیٹھ گیا اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا تو پیٹھ پھیر کر چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنی گفتگو سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: کیا میں تمھیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سنو! ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف پناہ لی تو اللہ نے اس کو پناہ دی۔ دوسرا شرمایا تو اللہ نے بھی اس سے حیا کی اور تیسرے نے منہ موڑا تو اللہ نے بھی اس سے منہ موڑا۔

452 عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي. حسن: رواه أبو داود (4825)، والترمذي (2725)، وأحمد (20855)، وصحّحه ابن حبان (6432).

حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا: جب ہم نبی کریم ﷺ کی مجلس میں آتے تھے تو وہیں بیٹھ جاتے جہاں مجلس ختم ہوتی۔

## 3۔ باب النهي عن إقامة أحد من مكانه للجلوس فيه

## کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ [المجادلة: ١١].

"اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں گنجائش پیدا کرو تو گنجائش پیدا کیا کرو۔ اللہ بھی تمھارے لیے کشادگی پیدا کرے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو، تو اٹھ کر کھڑے ہو جایا کرو۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جن کو علم عطا کیا گیا، اللہ ان کے درجے بلند کر دے گا اور اللہ تمھارے تمام اعمال سے واقف ہے"۔

453 عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لاَ يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا متفق عليه: رواه البخاري (6270)، ومسلم (2177: 28) . واللفظ للبخاري، والزيادة للبخاري أيضا.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اس لیے نہ اٹھائے کہ پھر وہ وہاں بیٹھ جائے، لیکن کشادگی اور وسعت پیدا کرو، اور ایک روایت میں اضافہ ہے۔ آپؐ کسی آدمی کو اس کی جگہ پر سے اٹھا کر اس کی جگہ میں بیٹھنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

454عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفْ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا صحيح: رواه مسلم (2178).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کوئی شخص اپنے بھائی کو (اس کی جگہ) سے ہر گز نہ اٹھائے، کہ اس کو دوسری جگہ بیٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے، لیکن وہ یہ کہہ سکتا ہے: مجلس میں کشادگی پیدا کرو۔

455 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ افْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ حسن: رواه أحمد (10776).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ میں بیٹھ جائے، لیکن (وہ کہہ سکتا ہے) کشادہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے کشادگی پیدا کر دے گا۔

## 4۔باب کراهية الجلوس بين الرجلين بغير إذنهما

### دو آدمیوں کے بیچ ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا نا مناسب ہے

456 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا

حسن: رواه أبو داود (4845)، والترمذي (2752)، وأحمد (6999).

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے بیچ (ان کی مجلس میں) ان کی اجازت کے بغیر تفریق پیدا کر دے۔

## 5۔باب کراهية الجلوس بين الرجل وولده

### باپ بیٹے کے درمیان بیٹھنا مناسب نہیں

457۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: لَا يَجْلِسُ الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَابْنِهِ حسن: رواه الطبراني في الأوسط –مجمع البحرين (3051)، وعلي بن الجعد في مسنده (2947).

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی آدمی اور اس کے بیٹے کے درمیان نہ بیٹھے۔

## 6- باب من قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به

## جو اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس ہو تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے

458 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ ـ وفی روایة: مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ صحيح: رواه مسلم (2179).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھ جائے۔ دوسری روایت میں ہے: جو آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر وہ واپس ہو تو اس جگہ کا وہی زیادہ حق دار ہے۔

459 عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَقَامَ إِلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ صحيح: رواه الترمذي (2751)، وأحمد (15484)، والطحاوي في شرح المشكل (1277).

حضرت وہب بن حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے، پھر واپس ہو تو وہی اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔

460 ۔عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتَرَكَ الْخُطْبَةَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا صحيح: رواه مسلم (876).

ابورفاعہؓ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا اور آپؐ خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایک اجنبی آدمی اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے۔ اس کو معلوم نہیں ہے کہ اس کا دین کیا ہے؟ ابورفاعہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپ میرے پاس آئے ایک کرسی لائی گئی میں سمجھتا ہوں کہ اس کے پائے لوہے کے تھے، رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور مجھے سکھانے لگے جو اللہ نے انھیں سکھایا تھا، پھر آپؐ اپنے خطبہ کی طرف آئے اور اس کے آخر کو مکمل فرمایا۔

## 7۔باب کراھیة الجلوس بین الظل والشمس

### دھوپ اور چھاؤں میں ایک ساتھ بیٹھنے کی کراہت

461 عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ حسن: رواه ابن ماجه (3722).

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دھوپ اور چھاؤں میں (ایک ساتھ) بیٹھنے سے منع فرمایا۔

462 عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُجْلَسَ بَيْنَ الضِّحِّ وَالظِّلِّ وَقَالَ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ حسن: رواه أحمد (15421).

نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دھوپ اور سایے میں ایک ساتھ بیٹھنے سے منع فرمایا، اور فرمایا وہ شیطان کی مجلس ہے۔

## 8۔باب الجِلْسة المکروھة

### ناپسندیدہ بیٹھک

463 عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ : مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ صحيح: رواه أبو داود (4848)، وأحمد (19454)، وصحّحه ابن حبان (5674)، والحاكم (269/4).

شرید بن سوید نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ کا گزر مجھ پر سے ہوا اور میں ایسے بیٹھا ہوا تھا کہ میرا بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے تھا اور میں اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر اللہ کا غضب ہوا ہے۔

## 9۔باب الجلوس محتبیا

### حالت احتباء میں بیٹھنا

464 عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هٰكَذَا صحيح: رواه البخاري (6272).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے صحن کعبہ میں رسول اللہ ﷺ کو حالت احتبا میں اپنے ہاتھ کو اس طرح کیے بیٹھے دیکھا۔ "احتبا" سرین پر دونوں رانیں پیٹ سے لگائے ہوئے ہاتھوں کی کنڈلی بنا کر بیٹھنا۔

## 10-باب من اتكأ بين يدي أصحابه

جو اپنے ساتھیوں کے درمیان ٹیک لگا کر بیٹھے۔

465 عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ متفق عليه: رواه البخاري (2654)، ومسلم (87).

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ انھوں نے کہا: ہاں کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، اور آپؐ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: ”سنو! اور جھوٹی بات“ ابوبکرۃ فرماتے ہیں کہ آپ اس کو بار بار دہراتے رہے، یہاں تک کہ ہم لوگوں نے کہا: کاش آپ خاموش ہو جاتے۔

## 11-باب من أُلقيَ له وسادة للجلوس فاختار التواضع

جس کے بیٹھنے کے لیے گدّا بچھایا جائے اور وہ تواضع اختیار کرے۔

466 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ.....الحديث متفق عليه: رواه البخاري (6277)، ومسلم (159: 191)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا۔ آپؐ میرے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا ایک گدّا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ بچھادیا۔ آپؐ زمین پر بیٹھ گئے اور گدّا میرے اور آپ ﷺ کے درمیان ویسا ہی پڑا رہا.......

## 12-باب من قام من مجلسه أو تهيّأ للقيام ليقوم الناس

جو اپنی مجلس سے اٹھ گیا یا کھڑے ہونے کی تیاری کرے تاکہ دوسرے لوگ بھی اٹھ جائیں۔

467 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ

إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ ..... إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا. متفق عليه: رواه البخاري (6271)، ومسلم (1428: 92).

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش سے شادی کی تو لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی۔ لوگوں نے کھانا کھایا اور بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ پھر آپؐ نے ایسا کیا گویا آپ اٹھنے کی تیاری کررہے ہیں، لیکن لوگ نہیں اٹھے۔ پھر جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔ جب آپؐ کھڑے ہوئے تو دیگر لوگ بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوگئے لیکن تین آدمی بیٹھے ہی رہے، اور نبی کریم ﷺ اندر جانے کے لیے تشریف لائے لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر وہ لوگ بھی اٹھ کر چلے گئے۔ حضرت انس نے فرمایا: میں نے جاکر آپ کو خبر دی کہ وہ لوگ جاچکے ہیں۔ آپ ﷺ آئے اور اندر داخل ہوگئے۔ میں نے بھی اندر جانا چاہا تو آپؐ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا، اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "اے ایمان والو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو، سوائے اس کے کہ تم کو کھانے پر بلایا جائے، اور اس کے پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے، البتہ جب دعوت دی جائے تو آؤ۔ پھر جب کھا چکو تو چلے جاؤ اور بات میں دل چسپی لے کر نہ بیٹھ جاؤ، کیوں کہ اس بات سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی ہے۔ وہ (کہتے نہیں ہیں، اس لیے کہ) تم سے حیا کرتے ہیں، اور اللہ سچی بات کہنے سے حیا نہیں کرتا۔ اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ تمھارے اور ان کے دلوں کے لیے پاکیزگی کا باعث ہے۔ تمھارے لیے درست نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم پیغمبر کے بعد کبھی بھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔ یقیناً یہ اللہ کے نزدیک بڑا سخت گناہ ہے"۔

## 13۔ باب أن المجالس أمانة

## مجلسیں امانت ہوتی ہیں۔

468 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ حسن: رواه أبو داود (4868)، والترمذي (1959)، وأحمد (14474).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی کوئی گفتگو کرے، پھر وہ پلٹ کر دیکھے، (اس ڈر سے کہ کوئی اس کی بات تو نہیں سن رہا ہے، یہ اس کے راز ہونے کا قرینہ ہے، اس لیے اس کا اظہار جائز نہیں ہے) کیوں کہ وہ امانت ہے۔

# 8۔جموع ما جاء في آداب الأكل والشرب

## کھانے پینے کے آداب

## 1۔باب التسمية على الطعام والشراب وعند دخول البيت

## کھانے پینے کی چیزوں پر اور گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا چاہیے

469 عَنْ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ متفق عليه: رواه البخاري (5376)، ومسلم (2022: 108).

حضرت عمر بن ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا، رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ کھانے پینے کے برتن میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بچے، اللہ کا نام لو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا رہا۔

470 عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعَ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا صحيح: رواه مسلم (2017: 102).

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو ہم اس وقت تک کھانا شروع نہ کرتے جب تک کہ رسول اللہ ﷺ کھانے کا آغاز نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ ہم کھانے میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ اچانک ایک لڑکی آئی گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے اور کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک دیہاتی آیا گویا اسے بھی دھکیلا جا رہا ہے۔ آپؐ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: یقیناً جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اس کو اپنے لیے حلال سمجھتا ہے۔ اور وہی شیطان اس لڑکی کو لایا تھا تاکہ اس کے ذریعہ سے اس کو حلال کرلے تو میں نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تاکہ اس کے ذریعے سے کھانے کو حلال کرلے تو میں نے اس کا بھی ہاتھ

پکڑ لیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یقیناً شیطان کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: پھر آپؐ نے اللہ کا نام لیا اور کھانا تناول فرمایا۔

471 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لاَ مَبِيتَ لَكُمْ وَلاَ عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ

صحيح: رواه مسلم (2018).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: تمھارے لیے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا، اور جب داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمھیں یہاں رات گزارنے کا ٹھکانا مل گیا ہے، اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے: تمھیں رات گزارنے کی جگہ اور کھانا دونوں مل گئے۔

## 2۔ باب من نسي التسمية في أوله فليذكره في آخره

جو کھانے کے آغاز میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو اس کے آخر میں بسم اللہ کہہ لے۔

472 عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ فِي أَوَّلِ طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ حِينَ يَذْكُرُ: بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ. فَإِنَّهُ يَسْتَقْبِلُ طَعَامَهُ جَدِيدًا ويمنع الخبيث ما كان يصيب منا

صحيح: رواه ابن حبان (5213)، وابن السني (460)، والطبراني في الكبير (210/10).

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کھانے کے آغاز میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب یاد آجائے تو یہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ (یعنی آغاز و اختتام دونوں اللہ ہی کے نام سے)، اس سے وہ اپنے کھانے پر از سر نو متوجہ ہوگا، اور شیطان کی طرف سے پہنچنے والے نقصان سے اللہ بچائے گا۔

## 3۔باب الأكل والشرب باليمين

### دائیں ہاتھ سے کھانا اور پینا چاہیے

473 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ صحيح: رواه مالك في الجامع (1931 موطأ برواية أبي مصعب الزهري)، و رواه مسلم (2020: 105).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیے، کیوں کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اپنے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

474. عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ حسن: رواه ابن أبي شيبة في المصنف (555556/5طبعة اللحام)، وأحمد (13097)، وأبو يعلى (47724774).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے تو چاہیے کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور اپنے دائیں ہاتھ سے پیے، کیوں کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اپنے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

475۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِيَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ وَلْيَأْخُذْ بِيَمِينِهِ وَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ ۔ صحيح: رواه ابن ماجه (3266).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمھیں اپنے دائیں سے کھانا چاہیے، دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے، دائیں ہاتھ سے لینا چاہیے اور اپنے دائیں ہاتھ سے دینا چاہیے، کیوں کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور اپنے بائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور اپنے بائیں ہاتھ سے لیتا ہے۔

## 4۔باب كراهية الأكل بالشمال من غير عُذْرٍ

### بلا عذر بائیں ہاتھ سے کھانے کی کراہت

476۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ صحيح: رواه مسلم في الأشربة (2019).

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

477. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا صحيح: رواه مسلم (2020: 106).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ہر گز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہر گز اس سے پیے، کیوں کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اس سے پیتا ہے۔

478. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ. صحيح: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (5). ورواه مسلم (2099: 70).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے، ایک جوتا پہن کر چلنے اور ایک لباس میں لپٹے رہنے اور ایک کپڑے میں گوٹ مارے اپنی شرم گاہ کو کھلی رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

479. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ. قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ. صحيح: رواه مسلم (2021).

حضرت سلمہ ابن اکوع سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپؐ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کرے تو اس کی طاقت کبھی نہ رکھے۔ اس شخص کو آپؐ کا حکم ماننے سے صرف تکبر نے روکا، اس کے بعد وہ شخص اپنا ہاتھ (کبھی) اپنے منہ کی طرف نہ اٹھا سکا، (یعنی اس کا ہاتھ مفلوج ہو گیا)۔

## 5- باب استحباب الأكل مما يليه، وكراهية الأكل من وسط الطعام

### اپنے سامنے سے کھانا مستحب ہے اور کھانے کے درمیانی حصے سے کھانا ناپسند

480. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ متفق عليه: رواه مسلم (2022: 109).

حضرت عمر بن ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔ میں پورے برتن میں سے گوشت لینے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے سامنے سے کھاؤ۔

481. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَقَالَ كُلُوا مِنْ حَوْلِهَا وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهَا صحيح: رواه أبو داود (3772)، وأحمد (3190) -والسياق له.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کے کنارے سے کھاؤ، درمیان میں سے مت کھاؤ، کیوں کہ برکت اس کے بیچ میں اترتی ہے۔

482 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَدْعُوهُ إِلَى الطَّعَامِ فَجَاءَ مَعِي فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْمَنْزِلِ أَسْرَعْتُ فَأَعْلَمْتُ أَبَوَيَّ فَخَرَجَا فَتَلَقَّيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَحَّبَا بِهِ وَوَضَعْنَا لَهُ قَطِيفَةً كَانَتْ عِنْدَنَا زِئْبِرِيَّةً فَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ أَبِي لِأُمِّي هَاتِ طَعَامَكِ فَجَاءَتْ بِقَصْعَةٍ فِيهَا دَقِيقٌ قَدْ عَصَدَتْهُ بِمَاءٍ وَمِلْحٍ فَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوَالَيْهَا وَذَرُوا ذُرْوَتَهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِيهَا فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَكَلْنَا مَعَهُ وَفَضَلَ مِنْهَا فَضْلَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ وَوَسِّعْ عَلَيْهِمْ فِي أَرْزَاقِهِمْ صحيح: رواه أحمد (17678) وابن حبان (5299).

حضرت عبد اللہ بن بسر المازنی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ کو کھانے کی دعوت دوں، تو آپؐ میرے ساتھ تشریف لائے، جب میں گھر کے قریب ہوا تو تیزی سے گھر میں داخل ہو کر اپنے والدین کو(آپؐ کی ) آمد کی خبر دی تو دونوں گھر سے نکلے ، دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور آپ کا استقبال کیا۔ ہمارے پاس ایک رومی چادر تھی، وہ ہم نے آپ کے لیے بچھا دی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر میرے والد نے میری والدہ سے کہا: کھانا لگا دو۔ میری والدہ نے آٹے سے بنی ہوئی ایک چیز جس کو انھوں نے پانی نمک اور گھی گوندھ کر تیار کیا تھا، آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا: اللہ کے نام سے شروع کرو اور اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کی اونچائی کو چھوڑ دو، کیوں کہ برکت اسی میں ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا اور اس میں سے کچھ کھانا بچ گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا فرمائی: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ وَوَسِّعْ عَلَيْهِمْ فِي أَرْزَاقِهِمْ۔ اے اللہ ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما، اور انھیں برکت دے اور ان کی روزی روٹی میں کشادگی عطا فرما۔

483. عَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بِقُرْصٍ فَكَسَرَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَصَنَعَ فِيهَا مَاءً سُخْنًا ثُمَّ صَنَعَ فِيهَا وَدَكًا ثُمَّ سَفْسَفَهَا ثُمَّ لَبَّقَهَا ثُمَّ صَعْنَبَهَا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِعَشَرَةٍ أَنْتَ عَاشِرُهُمْ فَجِئْتُ بِهِمْ فَقَالَ كُلُوا وَكُلُوا مِنْ أَسْفَلِهَا وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ أَعْلَاهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا فَأَكَلُوا مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا حسن: رواه الإمام أحمد (16006)

حضرت واثلہ سے مروی ہے کہ میں اصحاب صفہ میں سے تھا کہ ایک دن نبی ﷺ نے ایک روٹی منگوائی اور ایک بڑے پیالے میں رکھ کر اس کے ٹکڑے کیے اور اس میں گرم پانی ڈالا پھر اس میں چربی ڈالی پھر اس کا سفوف بنایا پھر اس کو اچھے طریقے سے ملایا اور اس کا ڈھیر بنایا پھر فرمایا: جاؤ دس آدمیوں کو لے آؤ اور تم ان میں کے دسویں ہو میں انھیں لے آیا، آپ ﷺ نے فرمایا کھاؤ اور نیچے سے کھاؤ اوپر سے مت کھاؤ کیونکہ برکت اوپر سے اترتی ہے، سب نے کھایا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔

484. عَنْ سَلْمَى، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ رَأْسِ الطَّعَامِ حسن: رواه الطبراني في الكبير (297/24)

حضرت سلمیٰ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھانے کو اوپر سے لینا ناپسند فرماتے تھے۔

## 6- باب جواز الأكل من وسط الطعام إذا علم رضا الجلساء

کھانے کے بیچ سے کھایا جاسکتا ہے جب شرکائے طعام کی رضامندی ہو۔

485. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ متفق عليه: رواه مالك في النكاح (51) والبخاري (2092)، ومسلم (2041: 144) وزاد فيه: "دباء وقديد".

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر بلایا جو اس نے تیار کیا تھا، حضرت انس نے فرمایا: میں بھی اس کھانے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا، جس میں کدو تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پیالے کے اطراف سے کدو تلاش کر رہے تھے، چناں چہ اس دن کے بعد سے میں کدو کو بہت پسند کرتا ہوں۔

## 7۔ باب الاجتماع علی الطعام

## کھانے کے لیے جمع ہونا، مل جل کر کھانا

486. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُجْمَعْ لَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ صحيح: رواه أحمد (13859)، والترمذي في الشمائل (138)، وأبو يعلى (3108)، وابن حبان في صحيحه (6359).

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دستر خوان پر روٹی اور گوشت ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے مگر جب لوگ کھانے کے لیے جمع ہوتے۔ (یعنی آپ تنہا روٹی اور گوشت تناول نہیں فرماتے تھے بلکہ لوگوں کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔)

487. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى اللّٰهِ مَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْأَيْدِي حسن: رواه أبو يعلى (2046)، والطبراني في الأوسط (7313).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ کے نزدیک سب پسندیدہ کھانا وہ ہے جس میں کھانے والوں کی تعداد زیادہ ہو۔

## 8۔ باب صفة القعود للأكل

## کھانے کے لیے بیٹھنے کا طریقہ

488. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا صحيح: رواه مسلم (2044: 148).

قوله: "مقعيا" أي جالسًا على إليتيْه ناصبًا ساقيه.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکڑوں بیٹھ کر کھجور کھاتے ہوئے دیکھا۔

489. عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا. وَفِي رِوَايَةٍ: أَكْلًا حَثِيثًا صحيح: رواه مسلم (2044: 149).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں آئیں تو نبی کریم ﷺ انھیں بانٹنے لگے اور آپ اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے۔ (جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے یعنی خوب جم کر نہیں بیٹھے تھے) اور آپ اس میں سے جلدی جلدی کھا رہے تھے۔

## 9۔ باب ما جاء في الأكل متكئا

### ٹیک لگا کر کھانا

490. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ. وَفِي لَفْظٍ: لَا آكُلُ مُتَّكِئًا صحيح: رواه البخاري (5399) واللفظ الآخر (5398).

حضرت ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا تو آپؐ نے اپنے پاس موجود ایک شخص سے فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں، (یعنی کھانے کے لیے خوب جم کر نہیں بیٹھتا ہوں)۔

491. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رُئِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ
حسن: رواه أبو داود (3770)، وابن ماجه (244)، وأحمد (6549).

حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا، اور نہ ہی کبھی دو آدمی آپ کے پیچھے چلتے ہوئے دیکھے گئے۔

492. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةً فَجَثَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رُكْبَتَيْهِ يَأْكُلُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا حسن: رواه ابن ماجه (3263)، وأبو داود (3773).

حضرت عبداللہ بن بسر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک بکری ہدیہ کی گئی تو رسول اللہ ﷺ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کھانے لگے۔ (یہ دیکھ کر) ایک دیہاتی نے کہا: بیٹھنے کا یہ کیا انداز ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے مجھے بامروت بندہ بنایا ہے نہ کہ متکبر سرکش۔

## 10۔ باب إذا سقطت اللقمة فلا تتركها للشيطان

### جب لقمہ گر جائے تو اسے شیطان کے لیے مت چھوڑو۔

493. عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ صحيح: رواه مسلم (2033: 135).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یقیناً شیطان تمھارے ہر کام کے وقت حاضر ہوتا ہے، حتیٰ کہ تمھارے کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے تکلیف دہ چیز کو دور کر کے کھالو، اور اس کو شیطان کے لیے مت چھوڑو۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے، کیوں کہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہوتی ہے۔

494۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ. قَالَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلاَ يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ. وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ. صحيح: رواه مسلم (2034).

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے تھے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے۔ حضرت انس نے کہا: آپؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے تو اس سے تکلیف دہ چیز کو دور کر کے کھالو اور شیطان کے لیے اس کو مت چھوڑو، اور ہمیں حکم دیا کہ پیالہ صاف کر لیں، پونچھ لیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیوں کہ تم نہیں جانتے کہ تمھارے کس کھانے میں برکت ہے۔

## 11۔ باب ما جاء في لعق الأصابع والصحفة والتماس بركة الطعام

### حصول برکت کے لیے انگلیاں اور برتن چاٹنا

495 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلاَ يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا متفق عليه: رواه البخاري (5456)، ومسلم (2031: 129).

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے ہاتھ صاف کرنے سے پہلے خود چاٹ لے یا کسی سے چٹوائے۔

496 عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ

صحيح: رواه مسلم (2033: 133).

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ انگلیوں اور برتن کو صاف کر لینے کا حکم دیا اور فرمایا: تمھیں نہیں معلوم ہے کہ برکت کھانے کے کس حصے میں ہے۔

497. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ صحيح: رواه مسلم (2035).

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے تو چاہیے کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس میں برکت ہے۔

## 12۔ باب استحباب الأكل بثلاثة أصابع

## تین انگلیوں سے کھانے کا استحباب

498 عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وفي رواية: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا. صحيح: رواه مسلم (2032: 131).

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کھانے سے فارغ ہو کر اپنی تین انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا، اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور اپنا ہاتھ صاف کر لینے سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔

## 13۔ باب في المسح بالمناديل بعد لعق الأصابع

## انگلیاں چاٹنے کے بعد تولیہ سے پونچھنا چاہیے

499. عن ابْنِ عَبَّاسٍ، قال: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ من الطَّعَامِ، فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا، أَوْ يُلْعِقَهَا. متفق عليه: رواه البخاري (5456)، ومسلم (2031: 129).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانے سے فارغ ہو جائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ اسے خود چاٹ لے یا کسی سے چٹوائے۔

500. وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سُئِلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ؟ فَقَالَ: لَا. قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ. صحيح: رواه البخاري (5457).

سعید بن حارث نے حضرت جابر سے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کے ٹوٹنے سے متعلق پوچھا؟ تو حضرت

جابر نے فرمایا: نہیں، نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہمیں اس طرح کا کھانا بہت ہی کم میسر آتا تھا۔ اور کبھی میسر آ بھی جاتا تو سوائے ہماری ہتھیلیوں، بازووں اور پاؤوں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا۔ پھر ہم لوگ نماز پڑھتے (اور آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے کی وجہ سے) وضو نہیں کرتے تھے۔

501. عنْ جابرِ بنِ عبدِ اللهِ قالَ: قالَ رسولُ اللهِ ﷺ إذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا، فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أذىً، وَلْيَأْكُلْهَا وَلا يَدَعْهَا لِلشَّيطَانِ، وَلا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالمنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ البَرَكَةُ. صحيح: رواه مسلم (2033: 134).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے تو اس کو اٹھالو۔ پھر اس کو صاف کر کے کھالو اور اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑو۔ اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے یہاں تک کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیوں کہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔

## 14۔ باب لا وضوء للطعام

### کھانے کے لیے وضو کی ضرورت نہیں۔

502. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ، فَذَكَرُوا لَهُ الْوُضُوءَ فَقَالَ: "أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ؟ صحيح: رواه مسلم (374).

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت الخلا سے باہر تشریف لائے۔ آپ کے سامنے کھانا حاضر کیا گیا۔ لوگوں نے آپ کو وضو یاد دلایا تو آپؐ نے فرمایا: کیا میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں کہ وضو کروں؟

## 15۔ باب غسل اليدين بعد الطعام

### کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ دھونا۔

503. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ. صحيح: رواه أبو داود (3852)، وابن ماجه (3297)، وأحمد (7569).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں سویا کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی تھی اور اس نے اس کو دھویا نہیں، اور پھر اسے کچھ ہو گیا تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

504. عن ابنِ عباسٍ عنِ النبی ﷺ قال: " منْ نامَ وَبِيدِهِ غَمَرٌ قبلَ أنْ يَغْسِلَهُ، فأصابه شیءٌ، فلا يَلُومَنَّ إلا نفسَه. حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (1219)، وعبد الرزاق (19840).

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے ہاتھ میں لگی ہوی چکنائی کو دھونے سے پہلے سو جائے، پھر اسے کچھ نقصان پہنچے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

## 16۔ باب لا يُعَابُ الطعامُ

## کھانے پر عیب نہ لگایا جائے

505. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. وفی روایة: كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ . متفق عليه: رواه البخاري (5409)، ومسلم (2064: 187).

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے پر عیب نہیں لگا یا۔ اگر پسند ہوتا تو تناول فرماتے اور اگر ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔ ایک روایت میں ہے: جب پسند فرماتے تو کھا لیتے اور اگر ناپسند فرماتے تو خاموش ہو جاتے۔

## 17۔ باب طعام الواحد يكفي اثنين

## ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے

506. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ :طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ . متفق عليه: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (20) والبخاري (5392)، ومسلم (2058).

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہے۔ اور تین کا کھانا چار آدمیوں کے لیے کافی ہے۔

507. عن جابرٍ قال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ . صحيح: رواه مسلم (2059: 179).

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے، اور دو آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے، اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ افراد کے لیے کفایت کرتا ہے۔

## 18۔ باب المؤمن يأكل ويشرب في معيً واحدٍ، والكافر يأكل في سبعة أمعاء

### مؤمن ایک آنت میں کھاتا پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

508. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. متفق عليه: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (9) والبخاري (5396) ومسلم (2060).

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے، اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

509. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. صحيح: رواه البخاري (5397).

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک آدمی بہت زیادہ کھاتا تھا، وہ مسلمان ہو گیا تو بہت کم کھانے لگا۔ اس بات کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

510. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ: وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. صحيح: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (10) ومسلم (2063: 186).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کافر مہمان کی مہمان نوازی فرمائی رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا۔ بکری دوہی گئی۔ پھر اس نے اس کا دودھ پیا۔ پھر دوسری بکری دوہی گئی، یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پیا۔ پھر وہ دوسرے دن اسلام لایا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا۔ بکری دوہی گئی، اس نے اس کا دودھ پیا۔ پھر اس کے لیے دوسری بکری کو دوہنے کا حکم دیا۔ پھر وہ اس کا دودھ پورا نہیں پی سکا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

511. عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. متفق عليه: رواه البخاري (5393)، ومسلم (2060: 183).

حضرت نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمرؓ کا معمول تھا کہ جب تک ان کے دستر خوان پر کوئی مسکین نہیں لایا جاتا وہ کھانا نہیں کھاتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے ساتھ کھانے کے لیے میں ایک آدمی کو لے آیا۔ اس نے خوب ڈٹ کر کھایا تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اے نافع! اس شخص کو دوبارہ مت لاؤ۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

512. عَنْ عَمْرِو بن دينارٍ قَالَ: كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ فَقَالَ فَأَنَا أُومِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. صحيح: رواه البخاري (5395).

حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا: ابو نہیک بہت زیادہ کھانے والا آدمی تھا۔ ابن عمرؓ نے اس سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے" تو ابو نہیک نے کہا: تو میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہوں۔

513. عن جابرٍ. وابنِ عمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. صحيح: رواه مسلم (2061: 184).

حضرت جابر اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

514. عنْ أبي موسى عنِ النبي ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. صحيح: رواه مسلم (2062: 185).

حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

515. عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قال: سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْكَافِرَ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ. صحيح: رواه أحمد (23135).

قبیلہ جہینہ کے ایک شخص نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "یقیناً کافر سات آنتوں میں پیتا ہے اور یقیناً مومن ایک آنت میں پیتا ہے۔

516. عن میمونة بنت الحارث قالت: قال رسول الله ﷺ: الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مُعَاءٍ وَاحِدٍ. صحيح: رواه أحمد (26845).

میمونہ بنت حارث سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

## 19۔ باب ما جاء في الأكل حتى الشبع

## شکم سیر ہو کر کھانے کا جواز

517. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ. فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ. قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ لِلطَّعَامِ قال فَقُلْتُ نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا. قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا من الطعام مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وأبو طلحة مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ. فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ. فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ. فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ. فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ. فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ. حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا متفق عليه: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (19) والبخاري (5381)، ومسلم (2040: 142).

حضرت انس بن مالک بیان فرماتے ہیں ابو طلحہ نے ام سلیم سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ضعف محسوس کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں، کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں۔ چناں چہ انھوں نے چند جو کی روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لیا، اس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو لپیٹ کر اس کو میرے ہاتھ کے نیچے چھپا دیا اور چادر کا ایک حصہ مجھے اڑا دیا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں وہ لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے۔ میں ان کے سامنے کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ابو طلحہ نے تمھیں بھیجا ہے؟ انسؓ کہتے ہیں: میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: کیا کھانے کے لیے؟ میں نے کہا: ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ انس نے بیان کیا کہ آپ ﷺ چل پڑے۔ اور میں بھی ان لوگوں کے ساتھ چل پڑا، یہاں تک کہ میں نے آکر ابو طلحہ کو خبر دی، تو ابو طلحہ نے فرمایا: اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ آچکے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ ہم انھیں کھلا سکیں ام سلیم نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ انسؓ نے بیان کیا: ابو طلحہ گھر سے نکل گئے، اور رسول اللہ ﷺ سے جا ملے۔ پھر ابو طلحہ رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر آئے، یہاں تک کہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم تمھارے پاس جو کچھ ہے لے آو، تو ام سلیم وہی روٹیاں لے کر حاضر ہویں۔ آپ ﷺ نے ان روٹیوں کو چورنے کا حکم کیا وہ چور لی گئیں، پھر ام سلیم نے اپنے گھی کے ڈبہ میں سے اس پر گھی نچوڑا، پھر اس کا ملیدہ بنالیا پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی جو کچھ اللہ تعالی نے چاہا کہ آپ دعا فرمائیں پھر آپ نے فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ، چناں چہ دس آدمیوں کو بلایا، سب نے کھایا یہاں تک کہ شکم سیر ہو کر نکلے۔ پھر آپ نے فرمایا: دس کو بلالو، پھر دس صحابہ کو بلایا گیا سب نے کھایا، یہاں تک کہ سب شکم سیر ہو کر نکلے کہ پھر آپ نے فرمایا: دس کو بلاؤ یہاں تک کہ پوری قوم نے شکم سیر ہو کر کھایا کل ستر یا اسی افراد تھے۔

518 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوَى وَايْمُ اللَّهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ ثُمَّ

جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ.
متفق عليه: رواه البخاري (5382)، ومسلم (2056).

حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر نے بیان کیا کہ: نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم ۱۳۰ ایک سو تیس افراد تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے تو ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا اس کے قریب تھا تو اس کو گوندھ لیا گیا پھر ایک لمبا تڑنگا اپنی بکریاں ہانکتا ہوا (اس طرف) آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیچو گے یا عطیہ میں دوگے یا آپ ﷺ نے فرمایا: ہبہ کروگے اس نے کہا نہیں بلکہ بیچوں گا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید لی پھر وہ بکری ذبح کی گئی پھر نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کی کلیجی بھونی جائے اللہ کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس بکری کی کلیجی کا ٹکڑے اسے نہ دیا ہو اگر موجود تھا تو اسی کو دے دیا اور اگر موجود نہ تھا تو اس کو اس کے لیے محفوظ رکھا، پھر اس (سالن) کو دو کنڈوں میں رکھا۔ پھر ہم سب نے کھایا اور ہم سیر ہو گئے اور دونوں کنڈوں میں سالن بچ گیا۔ تو میں نے اسے اونٹ پر لاد لیا یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا (راوی) عبد الرحمان نے۔

519. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ وفي لفظ: حِينَ شَبِعَ النَّاسُ متفق عليه: رواه البخاري (5383)، ومسلم (2875: 30).

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ہے: رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور ہم کھجور اور پانی ہی سے سیر ہوتے تھے۔ (یعنی رسولؐ کے حینِ حیات کھجور اور پانی ہی میسر تھا) اور ایک روایت میں ہے: لوگ کھجور اور پانی سے سیر ہوتے تھے۔

520. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ. إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذِهِ. وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ صحيح: رواه مسلم (2038).

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ ایک دن یا ایک رات کا واقعہ ہے: رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلے تو اچانک ابو بکر اور عمر سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اس وقت تمھیں کس چیز نے گھروں سے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بھوک نے۔ آپؐ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اسی چیز نے مجھے بھی گھر سے نکالا ہے جس نے تم دونوں کو نکالا ہے پھر آپ نے فرمایا: چلو میرے ساتھ پھر وہ آپ کے ساتھ چل پڑے اور ایک انصاری کے پاس آئے۔ وہ اس وقت گھر میں موجود نہیں تھے۔ جب ان کی بیوی نے دیکھا تو آپ کو خوش آمدید کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: فلاں کہاں ہیں (تمھارے خاوند کہاں ہیں) اس نے کہا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لانے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ انصاری صحابی آگئے۔ جب انھوں نے آپ کو اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا: اللہ کا شکر ہے آج کے دن میرے مہمانوں سے زیادہ معزز مہمان کسی کے پاس نہیں ہوں گے۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا: پھر وہ گئے اور کھجور کا ایک خوشہ لے کر آئے۔ اس میں ادھ پکی گدری، سوکھی اور تازی کھجوریں تھیں۔ کہا: اس میں سے نوش فرمایئے۔ پھر انھوں نے چھری لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دودھ والی بکری نہ ذبح کرنا۔ پھر انھوں نے اپنے مہمانوں کے لیے بکری ذبح کی۔ سب نے گوشت کھایا، کھجوریں کھائیں اور پانی بھی پیا۔ جب کھا پی کر سیر ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر و عمر سے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کل قیامت کے دن اس نعمت کے بارے میں تم ضرور پوچھے جاؤ گے۔ بھوک نے تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا تھا، یہاں تک کہ تمھیں یہ نعمت نصیب ہوئی۔

## 20۔ باب كراهية الصلاة بحضرة الطعام

### کھانے کی موجودگی میں نماز کی کراہت

521 . عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ متفق عليه: رواه البخاري (673)، ومسلم (559).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کا کھانا چن دیا جائے اور نماز

کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پہلے رات کا کھانا کھالو اور جلدی نہ کرو یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جاؤ۔ حضرت ابن عمر کے لیے کھانا لگایا جاتا اور اس وقت نماز کھڑی ہو جاتی تو آپ کھانے سے فارغ ہو کر ہی نماز کو آئے تھے اور یقیناوہ امام کی قراءت سن رہے ہوتے تھے۔

522. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ متفق عليه: رواه البخاري (672)، ومسلم (557).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کا کھانا حاضر کیا جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کھانا کھالو اور کھانا چھوڑ کر نماز کے لیے جلدی مت کرو۔

523 عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ متفق عليه: رواه البخاري (671)، ومسلم (558).

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب رات کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کے لیے اقامت بھی کہہ دی جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

524. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ شِعْبٍ مِنَ الْجَبَلِ وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ وَبَيْنَ أَيْدِينَا تَمْرٌ عَلَى تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ فَدَعَوْنَاهُ فَأَكَلَ مَعَنَا وَمَا مَسَّ مَاءً. حسن: رواه أبو داود (3762)، وأحمد (15272)، وصحّحه ابن حبان (1160).

حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہاڑ کی ایک گھاٹی سے تشریف لائے اور آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے تھے۔ ہمارے سامنے ڈھال پر کھجوریں رکھی تھیں تو ہم نے آپ کو دعوت دی۔ آپ نے ہمارے ساتھ تناول فرمایا اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

## 21۔ باب ما جاء في الشواء

## بھونی ہوی چیز کھانے کا بیان

قال الله تعالى: وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ [هود: ٦٩].

"اور ابراہیم کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے خوش خبری لے کر آئے۔ فرشتوں نے سلام کیا۔ ابراہیم نے بھی سلام کا جواب دیا۔ پھر کچھ دیر نہ لگی کہ ابراہیم ایک تلا ہوا بچھڑا لے کر آگئے"۔

525۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ. متفق عليه: رواه البخاري (5400)، ومسلم (1945). واللفظ لمسلم.

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ جس وقت ہم لوگ حضرت میمونہ کے گھر میں تھے تو دو بھونے ہوئے گوہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے گئے۔

## 22۔ ما جاء في عرق اللحم من العظام

## ہڈیوں سے گوشت نوچ کر کھانے کا بیان

526۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي لَهُ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ وَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ متفق عليه: رواه البخاري (5407)، ومسلم (1194: 63).

حضرت ابو قتادہ السلمی نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے ساتھ مل کر راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ ہم سے آگے پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ سب لوگ حالت احرام میں تھے، اور میں حالت احرام میں نہیں تھا۔ سب نے ایک جنگلی گدھا دیکھا اور میں اپنا جوتا گانٹھنے میں مصروف تھا۔ انھوں نے مجھے اس کے تعلق سے کچھ نہیں بتایا، لیکن وہ چاہتے تھے کہ میں اسے دیکھ لوں، پس میں متوجہ ہوا، تو میں نے اسے دیکھا۔ پھر میں گھوڑے کے پاس گیا، اور اس پر زین کس کر سوار ہو گیا لیکن میں کوڑا اور نیزہ بھول گیا تھا، تو میں نے ان سے کہا: مجھے ذرا کوڑا اور نیزہ دے دینا۔ تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم لوگ

اس معاملے میں تمھاری کوئی مدد نہیں کریں گے۔ مجھے غصہ آ گیا۔ میں نے خود اتر کر ان دونوں کو لیا، پھر سوار ہو گیا۔ پھر میں نے گدھے پر حملہ کیا اور اس کی کوچیں کاٹ دیں۔ پھر میں اس کو لے آیا جب کہ وہ مر چکا تھا۔ پھر سب اس پر ٹوٹ پڑے اور اس کو کھانے لگے۔ پھر انھیں شک ہوا کہ حالتِ احرام میں اس (شکار) کا کھانا کیسا ہے پھر ہم آگے کی طرف چل پڑے۔ میں نے اپنے ساتھی کا گوشت محفوظ کر لیا تھا۔ جب ہم لوگ رسول اللہ ﷺ سے جا ملے تو ہم نے اس بارے میں آپ سے سوال پوچھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تمھارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہوا ابھی ہے؟ وہی دست میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا تو آپ نے بھی اسے کھایا یہاں تک کہ اس کا گوشت نوچ نوچ کھایا اور آپ حالت احرام میں تھے۔

527. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَشَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ متفق عليه: رواه البخاري (54045405) ومسلم (354).

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہانڈی سے ایک ہڈی نکالی یا اسے تناول فرمایا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

528 عن عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ متفق عليه: رواه البخاري (5408)، ومسلم (355: 92).

حضرت عمرو بن امیہ سے روایت ہے۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے اس گوشت اور اس چھری کو جس سے آپ گوشت کاٹ رہے تھے چھوڑ دیا، پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

529. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ وَأَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ حسن: رواه أبو داود (188)، والترمذي في الشمائل (168)، وأحمد (18212).

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ ایک رات میں نبی کریم ﷺ کا مہمان بنا۔ آپ نے بکری کے پہلو کو بھوننے کا حکم دیا تو وہ بھونا گیا۔ آپ نے چھری لی اور اس سے میرے لیے کاٹنے لگے۔

530. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ حسن: رواه الترمذي في الشمائل (167).

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بھونا ہوا گوشت کھایا۔

## 23۔ باب ما جاء في إكثار ماء المرقة للجيران

## پڑوسیوں کے لیے سالن کے پانی میں اضافہ کرنا

531. عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي ﷺ أَوْصَانِي إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ وفي لفظ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ

صحيح: رواه مسلم (2625: 143) و مسلم أيضا (2625: 142) باللفظ الثاني.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل نبی ﷺ نے مجھے تاکید فرمائی کہ جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ کرلو۔ پھر اپنے پڑوس کے گھر والوں کو دیکھو اور ان کو بھلائی کے ساتھ اس میں سے کچھ حصہ پہنچاؤ۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: اے ابوذر! جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ کرلو اور اپنے پڑوسی کا خیال رکھو۔

532. عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَإِنِ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ صحيح: رواه ابن ماجه (3362) وابن حبان (523).

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی نیکی کو ہرگز معمولی نہ سمجھے۔ اگر کچھ نہ پائے تو اپنے بھائی سے مسکراتے چہرے کے ساتھ ملے۔ اگر تم نے گوشت یا ہانڈی خریدی تو اس کے سالن میں اضافہ کرلو اور اس میں سے کچھ حصہ اپنے پڑوسی کو بھی دے دو۔

533. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَبَخْتُمُ اللَّحْمَ فَأَكْثِرُوا الْمَرَقَ أَوِ الْمَاءَ فَإِنَّهُ أَوْسَعُ أَوْ أَبْلَغُ لِلْجِيرَانِ حسن: رواه أحمد (15030).

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم گوشت پکاؤ تو اس کے سالن یا شوربے میں اضافہ کرلو، کیوں کہ یہ چیز پڑوسی کا خیال رکھنے کے لیے زیادہ بہتر ہو گی۔

## 24۔باب كراهية أكل الطعام الحار

## گرم گرم کھانے کی کراہت

534 . عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا ثَرَدَتْ غَطَّتْهُ شَيْئًا حَتَّى يَذْهَبَ فَوْرُهُ ثُمَّ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ حسن: رواه أحمد (26958، 26959).

حضرت اسما بنت ابو بکر کا بیان ہے۔ جب وہ ثرید تیار کرتی تھیں تو اس کو کسی چیز سے بند کر دیا کرتی تھیں، یہاں تک کہ اس کی بھانپ چلی جائے پھر کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: یقیناً یہ بڑی برکت کی چیز ہے۔

## 25۔باب ما جاء في نهس اللحم

## گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھانے کا بیان

535 . كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً متفق عليه: رواه البخاري (3340)، ومسلم (194).

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھے۔ آپ کے آگے دست پیش کیا گیا اور آپ اس کو پسند فرماتے تھے۔ آپ اس کو دانت سے نوچ کر کھانے لگے۔

536 . عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ حسن: رواه الترمذي (1835)، وأحمد (15300).

حضرت صفوان بن امیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ، کیوں کہ وہ زیادہ مزے دار اور فائدہ مند ہے۔

## 26۔باب قطع اللحم بالسكين

## گوشت کو چاقو سے کاٹنا

537 . عن عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ متفق عليه: رواه البخاري (5408)، ومسلم (355).

عمرو بن امیہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے ہاتھ میں موجود بکری کے شانے سے گوشت کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ کو نماز کی دعوت دی گئی تو آپ نے اس شانے اور چاقو کو جس سے آپ کاٹ رہے تھے، چھوڑ دیا۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔

## 27۔ باب النهي عن قران تمرتين أو أكثر عند الشدة إلا بإذن أصحابه

### تنگی کے وقت دو یا دو سے زیادہ کھجوریں ساتھیوں کی اجازت کے بغیر ملا کر کھانے کی ممانعت

538. عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لاَ تُقَارِنُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الإِقْرَانِ إِلاَّ أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ متفق عليه: رواه البخاري (5446)، ومسلم (2045: 150).

جبلہ بن سحیم کا بیان ہے کہ ابن زبیر ہمیں کھجوریں کھلایا کرتے تھے۔ اس وقت لوگ تنگ دستی کا شکار تھے۔ ہم لوگ کھا رہے تھے کہ ابن عمرؓ ہمارے پاس سے گزرے۔ انھوں نے ہمیں کھاتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت لے چکا ہو۔

## 28۔ باب طلب الدعاء من الضيف بعد الأكل

### کھانے کے بعد مہمان سے دعا کا مطالبہ کرنا

539. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللَّهَ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ صحيح: رواه مسلم (2042).

حضرت عبد اللہ بن بسرؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے والد کے مہمان بنے۔ ہم نے آپ کی خدمت میں کھانا اور دودھ کا پیالہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ پھر میرے والد کھجور لے کر آئے۔ آپ ﷺ کھجوریں تناول فرما رہے تھے اور گٹھلیاں اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان جمع کر رہے تھے، یعنی کلمہ شہادت اور بیچ والی انگلی کے درمیان۔ شعبہ نے کہا: یہ میرا گمان ہے دو انگلیوں کے بیچ گٹھلی ڈالنے کا مطلب یہی ہو سکتا ہے۔ ان شاء اللہ۔ پھر آپ کے پاس مشروب لایا گیا تو آپ نے اس کو نوش فرمایا۔ پھر اس کے حوالے کیا جو آپ کے دائیں جانب تھا۔ عبد اللہ بن بسر نے فرمایا: میرے والد نے آپ ﷺ کے چوپائے کی لگام تھام کر درخواست کی کہ اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے یوں دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے، ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

## 29۔ باب ما جاء في الأكل على الخِوان والسُّفرة والمائدة

### دستر خوان پر کھانے کا بیان

540. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَعَلَامَ كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ صحيح: رواه البخاري (5386).

حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ نے تشتری میں کبھی کھایا ہو، نہ کبھی آپ نے میدہ کی روٹیاں کھائیں اور نہ کبھی آپ نے میز پر کھایا۔ قتادہ سے پوچھا گیا کہ لوگ کس چیز پر بیٹھ کر کھاتے تھے؟ فرمایا: دستر خوان پر۔

541 عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ متفق عليه: رواه البخاري (5387)و (371)، ومسلم (1365: 84).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ کے ساتھ قیام کیا (نکاح کے بعد) میں نے مسلمانوں کو آپ ﷺ کے ولیمہ کی دعوت دی۔ آپ ﷺ نے چمڑے کے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیے گئے۔ پھر اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔

542 . عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ متفق عليه: رواه البخاري (5389)، ومسلم (1947).

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ابن عباس کی خالہ ام حفید بنت حارث بن حزن نے نبی کریم ﷺ کو گھی، پنیر اور گوہ (گھوڑ پھوڑ) ہدیہ میں بھیجا۔ آپ ﷺ نے ان کو کھانے کی دعوت دی۔ وہ ساری چیزیں آپ ﷺ کے دستر خوان پر کھائی گئیں۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے گوہ چھوڑ دیا جیسے آپ اس کو نا پسند کرتے ہوں۔ اگر یہ "آخر الذکر" چیز حرام ہوتی تو نبی کریم ﷺ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ ﷺ ان کے کھانے کا حکم فرماتے۔

## 30۔باب ما جاء في النهي عن الشرب قائما

### کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

543. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالأَكْلُ فَقَالَ ذَاكَ أَشَرُّ أَوْ أَخْبَثُ. صحيح: رواه مسلم (2024: 113).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ قتادہ نے کہا: ہم نے کھڑے ہو کر کھانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ تو اس سے زیادہ بری اور گندی بات ہے۔

544. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا. صحيح: رواه مسلم (2025: 115).

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر کوئی بھی چیز پینے سے منع فرمایا۔

545. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ صحيح: رواه مسلم (2026).

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر ہر گز نہ پیے۔ جو بھول کر پی لے تو اس کو قے کر دینا چاہیے۔

546. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِي يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ مَا فِي بَطْنِهِ لَاسْتَقَاءَ صحيح: رواه أحمد (7808، 7809).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کھڑے ہو کر پیتا ہے، اگر وہ جان لے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے تو وہ ضرور قے کر دے گا۔

547. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَشْرَبُ قَائِمًا فَقَالَ لَهُ قِهْ قَالَ لِمَهْ قَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَشْرَبَ مَعَكَ الْهِرُّ قَالَ لَا قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ شَرِبَ مَعَكَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ الشَّيْطَانُ حسن: رواه أحمد (8003)، والبزار –كشف الأستار (2896).

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو کھڑے ہو کر پانی پیتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا: اس کو قے کر دو۔ اس نے پوچھا: کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمھیں پسند ہے کہ تمھارے ساتھ بلی پانی پیے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: یقیناً تمھارے ساتھ پینے میں وہ تھا جو شیطان بھی برا ہے۔

548. عَنِ الْجَارُودِ بنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا. حسن: رواه الترمذي (1881).

حضرت جارود بن معلی سے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

## 31۔ باب جواز الشرب قائما

### کھڑے ہو کر پینا جائز ہے

549. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. متفق عليه: رواه البخاري (5617)، ومسلم (2027: 117).

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا بیان ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو زم زم پلایا اور آپ ﷺ نے زمزم کھڑے ہو کر پیا۔

550. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قِيَامًا وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ صحيح: رواه البخاري (5616).

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ انھوں نے نماز ظہر پڑھی۔ پھر کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کی ضروریات پوری کرتے بیٹھ گئے، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا اپنا چہرہ اور ہاتھ دھویا۔ راوی نے سر اور پیروں کے دھونے بھی ذکر کیا ہے۔ پھر کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر فرمایا: بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند کرتے ہیں، جب کہ نبی کریم ﷺ نے بھی ویسا ہی کیا تھا جیسے میں نے کیا۔

551. عَنِ النَّزَّالِ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ صحيح: رواه البخاري (5615).

حضرت نزال بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابو طالب باب رحبہ (ایک مقام) کے پاس آئے۔ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر فرمایا: لوگ ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی کھڑے ہو کر پانی پیے۔ حالاں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، جیسا کہ تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا۔

552. عَنْ زَاذَانَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَرِبَ قَائِمًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّاسُ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهُ فَقَالَ مَا تَنْظُرُونَ إِنْ أَشْرَبْ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَإِنْ أَشْرَبْ قَاعِدًا فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَشْرَبُ قَاعِدًا صحيح: رواه أحمد (795).

حضرت زاذان بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابو طالب نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ لوگوں نے انہیں گو یا ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا۔ حضرت علی نے پوچھا: کیا دیکھ رہے ہو؟ اگر میں کھڑے ہو کر پانی پیوں تو میں نے نبی کریم ﷺ کو بھی کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا ہے۔ اور اگر میں بیٹھ کر پیوں تو میں نے نبی کریم ﷺ کو بیٹھ کر پیتے بھی دیکھا ہے۔

553. عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ متفق عليه: رواه البخاري (5618)، ومسلم (1123).

ام فضل بنت حارث سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا عرفہ کی رات تھی اور آپ ﷺ کھڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے پیالہ لیا اور اس کو نوش فرمایا۔

554. عَنْ كَبْشَةَ الأنصارية قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ صحيح: رواه الترمذي في الجامع (1892)، وفي الشمائل (214)

حضرت کبشہ الانصاریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا اور میں نے کھڑے ہو کر اس کا دہانہ کاٹ دیا۔

555 عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ صحيح: رواه الترمذي (1880)، وابن ماجه (3301)، وأحمد (5874)، وصحّحه ابن حبان (5322).

حضرت ابن عمر نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چلتے ہوئے کھاتے تھے اور کھڑے ہو کر پیتے تھے۔

556 . عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا حسن: رواه الترمذي في الجامع (1883)، وفي الشمائل (209)، وأبو داود (653)، وابن ماجه (931)، وأحمد (6660).

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے، کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی۔

557. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَيُصَلِّي مُنْتَعِلًا وَ حَافِيًا وَيَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حسن: رواه الطبراني في الأوسط (1235).

حضرت عائشہ نے بیان فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اسی طرح جوتے پہن کر بھی اور ننگے پیر بھی نماز پڑھتے اور اپنے دائیں بائیں (سلام پھیر کر) نماز سے فارغ ہوتے دیکھا ہے۔

## 32۔ باب استحباب الشرب بثلاثة أنفاس خارج الإناء

## برتن سے باہر تین سانس لیکر پانی پینے کا استحباب

558. عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا. صحيح: رواه مسلم (2028: 123).

حضرت انسؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: یہ زیادہ سیرابی کا باعث، بیماری اور تکلیف سے بچنے کا ذریعہ اور زیادہ خوش گوار ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

559. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا متفق عليه: رواه البخاري (5631)، ومسلم (2028: 122). واللفظ لمسلم.

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

560. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَشْرَبُ فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ إِذَا أَدْنَى الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ سَمَّى اللَّهَ فَإِذَا أَخَّرَهُ حَمِدَ اللَّهَ يَفْعَلُ بِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حسن: رواه الطبراني في الأوسط –مجمع البحرين (4141)، والخرائطي في فضيلة الشكر (24)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین سانسوں میں پانی پیا کرتے تھے۔ جب برتن اپنے منہ کے قریب لے آتے تو بسم اللہ کہتے اور جب اس کو ہٹاتے تو الحمد للہ فرماتے اور تینوں دفعہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

## 33۔باب جواز الشرب بنفس واحد

## ایک ہی سانس میں پانی پینے کا جواز

561. عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ لَهُ أَبُو سَعِيدٍ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ فَإِنِّي أَرَى الْقَذَاةَ فِيهِ قَالَ فَأَهْرِقْهَا حسن: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (12) والترمذي (1887)، وابن حبان (5327)، والحاكم (139/4).

حضرت ابو مثنی جہنیؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں مروان بن حکم کے پاس تھا۔ ابو سعید خدریؓ ان کے پاس تشریف لائے مروان بن حکم نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے؟ ابو سعید خدری نے جواب دیا: ہاں۔ آپ ﷺ سے ایک شخص نے کہا تھا: اے اللہ کے رسول! میں ایک سانس میں سیر ہو کر نہیں پی سکتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم پیالہ کو اپنے منہ سے جدا کر لو، پھر سانس لے کر پی لینا۔ اس نے پوچھا: مجھے اگر پانی میں تنکا کچرا نظر آئے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو بہادو۔

## 34۔باب النهي عن التنفس في الإناء أثناء الشرب

## پانی پینے کے دوران برتن میں سانس لینے کی ممانعت

562. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ متفق عليه: رواه البخاري (5630)، ومسلم (267: 63). واللفظ للبخاري.

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پیشاب کرے تو اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور جب دھوئے (استنجا کرنے کے بعد) تو دائیں ہاتھ سے نہ دھوئے۔

563. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيُنَحِّ الْإِنَاءَ ثُمَّ لِيَعُدْ إِنْ كَانَ يُرِيدُ حسن: رواه ابن ماجه (3427) وابن أبي شيبة (217/8)، وأبو يعلى (6677)، والحاكم (139/4)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم پانی پیو تو برتن میں سانس نہ لو۔ پھر دوبارہ پینا چاہو تو برتن کو منہ سے پرے ہٹادو۔ پھر اگر پینا چاہو تو دوبارہ پی لو۔

## 35۔ باب كراهية النفخ في الشراب

### مشروب میں پھونک مارنے کی کراہت

564.. عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ لَهُ أَبُو سَعِيدٍ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ فَإِنِّي أَرَى الْقَذَاةَ فِيهِ قَالَ فَأَهْرِقْهَا حسن: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (12) والترمذي (1887)، وابن حبان (5327)، والحاكم (139/4).

حضرت ابو مثنی جہنی سے روایت ہے کہ میں مروان بن حکم کے پاس موجود تھا۔ اتنے میں حضرت ابو سعید خدریؓ ان کے پاس تشریف لے آئے مروان بن حکم نے ان سے پوچھا: کیا آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کو پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرماتے ہوئے سنا؟

ابو سعید نے جواب دیا کہ ہاں۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک سانس میں سیراب نہیں ہو پاتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تو پیالہ کو اپنے منہ سے ہٹادے۔ پھر سانس لے۔ اس نے کہا: اگر اس میں مجھے کچرا نظر آئے تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو بہادے۔

565. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أن النبي ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ. صحيح: رواه أبو داود (3728)، والترمذي (1888)، وابن ماجه (3429)، وأحمد (1907).

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (کھانے پینے کے) برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

## 36۔باب كراهية الشُّرب من كسر القدح

### ٹوٹے ہوئے پیالے میں پینے کی کراہت

566. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ مِنْ كَسْرِ الْقَدَحِ حسن: رواه الطبراني في الأوسط – مجمع البحرين (4131)، وأبو نعيم في حلية الأولياء (38/9).

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ٹوٹے ہوئے پیالے میں پانی پینے سے روکا ہے۔

## 37۔باب ما جاء في شرب الماء كرعا

### منہ لگا کر پانی پینا

567. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ صحيح: رواه البخاري (5621).

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک ساتھی بھی تھے نبی کریم ﷺ اور آپ کے ساتھی نے انھیں سلام کیا۔ اس انصاری نے جواب دیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! امیرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ گرمی کا وقت ہے اور وہ اپنے باغ کی سینچائی کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمھارے پاس مشکیزہ میں رات کا پانی رکھا ہوا ہے تو پلا دو، ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے۔ اور وہ انصاری اپنے باغ کی سینچائی کر رہے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول: میرے پاس مشکیزے میں رات کا رکھا ہوا پانی موجود ہے۔ پھر وہ چھپر کی طرف گئے، اور ایک پیالے میں پانی انڈیلا۔ پھر اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ اس میں دوہا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو نوش فرمایا؛ پھر وہ دوبارہ لے آئے تو اس شخص نے پیا جو آپ ﷺ کے ساتھ آیا تھا۔

## 38۔باب النهي عن الشرب من أفواه الأسقية

### مشکیزوں کے منہ کو منہ لگا کر پینے کی ممانعت

568. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا وفي رواية: أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا. وفي رواية: وَاخْتِنَاثُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ. متفق عليه: رواه البخاري (5625). والرواية الثانية: البخاري (5626) ومسلم (2023: 111). والرواية الثالثة لمسلم.

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں میں "اختنات" سے منع فرمایا یعنی مشکوں کے منہ توڑ کر ان سے پانی پینے سے منع فرمایا اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: ان کے منہ سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا: اور ایک روایت میں ہے مشکوں کے اختنات کا مطلب ہے کہ ان کے سروں کو الٹا جائے، پھر اس سے پیا جائے۔

569. عن عِكْرِمَةَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي دَارِهِ صحيح: رواه البخاري (5627).

حضرت عکرمہؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: کیا میں تمھیں چند چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتادوں جو حضرت ابو ہریرہؓ نے ہم سے بیان کی تھیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا تھا اور اس بات سے بھی منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی وغیرہ گاڑنے سے روکے۔

570. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ صحيح: رواه البخاري (5629).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

571. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ صحيح: رواه أبو داود (3786)، والترمذي (1827)، والنسائي (4448)، وأحمد (1989، 2161).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے باندھ کر مارے ہوئے جانور کے گوشت، غلاظت خور جانور کے دودھ اور مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

572. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ لِأَنَّ ذَلِكَ يُنْتِنُهُ صحيح: رواه الحاكم (140/4) إلا قوله: لأنَّ ذلك يُنْتِنه فهو شاذ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا، کیوں کہ وہ بدبودار ہوتا ہے۔

## 39۔ باب ما جاء في الرخصة في ذلك

## مشکیزے سے منہ لگا کر پینے کی رخصت

573. عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ صحيح: رواه الترمذي (1892)، وابن ماجه (3423)، وصحّحه ابن حبان (5318).

حضرت کبشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو کر لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے پانی پیا پھر میں نے اس مشکیزے منہ کو کاٹ لیا۔

574. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِي الْبَيْتِ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَاخْتَنَثَهَا وَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ حسن: رواه أحمد (25279). قوله: "فاخنتها" أي كسر فمها.

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اایک انصاری عورت کے ہاں تشریف لے گئے۔ گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے اس کا منہ کھول کر کھڑے کھڑے پانی پی لیا۔

## 40۔ باب بدء السقيا بالكبير، ثم عن يمينه

## پانی پلانے کا آغاز بڑوں سے اور دائیں جانب سے ہونا چاہیے

575. عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا سَقَى قَالَ ابْدَءُوا بِالْكَبِيرِ أَوْ قَالَ بِالْأَكَابِرِ حسن: رواه أبو يعلى (2425)، والطبراني في الأوسط مجمع البحرين (4137).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو پانی پلایا جاتا تو فرماتے پانی پلانے کا آغاز بڑے سے کرو یا فرماتے: بڑوں سے شروع کرو

576. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى

إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ متفق عليه: رواه البخاري (2352)، ومسلم (2029).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک دودھ دینے والی بکری دوہی گئی۔ اور وہ انس بن مالک کے گھر میں تھی اور اس بکری کے دودھ میں اس کنویں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس کے گھر میں تھا، پیالہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے اس سے نوش فرمایا یہاں تک کہ جب آپ نے پیالہ منہ سے ہٹایا تو آپ کی بائیں جانب ابو بکر تھے اور آپ کی دائیں جانب ایک بدو تھا۔ عمر نے کہا، کیوں کہ انھیں اندیشہ لگا کہ آپ ﷺ پیالہ اس دیہاتی کو دیں گے، اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس ابو بکر موجود ہیں انھیں عطا فرمایئے، لیکن آپ ﷺ نے وہ پیالہ اس دیہاتی کو دیا جو آپ ﷺ کی دائیں جانب تھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: دائیں طرف سے پہلے، دائیں طرف سے پہلے۔

577 . عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُحَثُّثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ. فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ متفق عليه: رواه البخاري (5612)، ومسلم (2029: 125).

حضرت انسؓ نے بیان فرمایا: جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا، اور جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا اور میری مائیں مجھے آپ ﷺ کی خدمت پر ابھارا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ دوہا اور اس میں گھر کے کنویں کا پانی ملا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا: حضرت عمر عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! ابو بکر کو دیجئے اور حضرت ابو بکرؓ آپ کے بائیں جانب تشریف فرما تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے وہ دودھ اس دیہاتی کو عطا فرمایا جو آپ کی دائیں جانب تھا اور فرمایا: دائیں طرف سے، پہلے دائیں طرف سے۔

578. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِي هَذِهِ قَالَ فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وُجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ. يُرِيهِ إِيَّاهُ

فَأَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ. قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ. صحيح: رواه مسلم (2029: 126).

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا تو ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا۔ پھر میں نے اپنے اس کنویں کا پانی اس میں ملا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے نوش فرمایا۔ حضرت ابو بکر آپ کے بائیں جانب تھے اور حضرت عمرؓ آپ کے سامنے اور دیہاتی آپ کی دائیں جانب۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر، حضرت ابو بکر کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے: یہ ابو بکر ہیں اے اللہ کے رسول، انھیں دیجیے لیکن رسول اللہ ﷺ نے دیہاتی کو دیا اور ابو بکر و عمر کو چھوڑ دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے دائیں بیٹھنے والے، پہلے دائیں بیٹھنے والے، پہلے دائیں بیٹھنے والے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ یہ سنت ہے۔ یہ سنت ہے۔

579. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي يَدِهِ متفق عليه: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (18) والبخاري (5620)، ومسلم (2030: 127).

حضرت سہیل بن سعد انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔ آپ ﷺ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب بزرگ حضرات تشریف رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے سے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان لوگوں کو دوں؟ اس لڑکے نے کہا: نہیں۔ اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! میں اپنا حصہ کسی کو ایثار نہیں کروں گا۔ سہیل بن سعد نے فرمایا: آپ ﷺ نے اس پیالے کو اس کے ہاتھ میں سختی کے ساتھ تھما دیا۔

## 41۔ باب ما جاء في شرب اللبن بالماء

## دودھ میں پانی ملا کر پینے کا بیان

580. عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ متفق عليه: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (17) والبخاري (5619)، ومسلم (2029: 124).

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ لایا گیا جس میں کنویں کا پانی ملایا گیا تھا، اور آپ کی دائیں جانب ایک دیہاتی تھا، اور آپ کی بائیں جانب حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے، آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر دیہاتی کو دیا اور فرمایا: پہلے دائیں ہاں پھر دائیں۔

581. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ صحيح: رواه البخاري (5621).

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے ہاں تشریف لے گئے دونوں نے انہیں سلام کیا اور اس انصاری نے سلام کا جواب دیا، اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یہ تو گرمی کا وقت ہے وہ اپنے باغ میں سینچائی کر رہے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمھارے پاس مشکیزے میں رات کا پانی ہو تو پیش کر دو، ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے وہ صاحب باغ کی سینچائی کر رہے تھے تو انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس مشکیزے میں رات کا پانی موجود ہے۔ پھر وہ اپنے چھپر کی طرف گئے ایک پیالے میں پانی انڈیلا، پھر اس میں ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ آپ کے لیے دوہا۔ پس آپ ﷺ نے نوش فرمایا دوبارہ وہ لے آئے تو اس شخص نے پیا جو آپ ﷺ کے ساتھ آیا تھا۔

## 42۔ باب شرب اللبن من الفطرة بخلاف الخمر

### شراب کے برخلاف دودھ پینا فطری بات ہے

قال الله تعالىٰ: وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ [سورة النحل: ٦٦].

اور تمھارے لیے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے۔ ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان ہم ایک چیز تمھیں پلاتے ہیں، یعنی خالص دودھ، جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے۔

582. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ. فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ. متفق عليه: رواه البخاري (5603)، ومسلم (168: 92).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس رات آپ ﷺ کو معراج کرائی گئی مقام ایلیا (بیت المقدس) میں آپ ﷺ کے سامنے دو پیالے پیش کئے گئے۔ ایک شراب کا، دوسرا دودھ کا۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ لیا تو جبرئیلؑ نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے فطرت کی جانب آپ کی رہ نمائی فرمائی۔ اگر آپ ﷺ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت گم راہ ہو جاتی۔

583. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ قَالَ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ ﷺ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ. صحيح: رواه مسلم (162: 259).

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا۔ وہ ایک سفید چوپایہ ہے۔ گدھے سے کچھ لمبا اور خچر سے کچھ پست ہے۔ اس کا ایک قدم حدِ نگاہ پر پڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس آیا۔ میں نے اس حلقے سے اس کو باندھا جس سے انبیاء کرام باندھتے ہیں۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ مسجد سے نکلا تو حضرت جبرئیلؑ میرے پاس ایک شراب کا پیالہ اور ایک دودھ کا پیالہ لے کر آئے۔ میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا تو جبرئیلؑ نے فرمایا: آپ ﷺ نے فطرت کو اختیار فرمایا۔

## 43۔ باب المضمضة بعد الأكل والشرب

### کھانے پینے سے فارغ ہونے کے بعد کلی کرنا چاہیے

584. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا متفق عليه: رواه البخاري (5609)، ومسلم (358).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

## 44۔ باب تغطية قدح اللبن

### دودھ کے پیالے کو ڈھکنے کا بیان

585. عن أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ أَلاَّ خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُمِرَ بِالأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلاً وَبِالأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلاً. صحيح: رواه مسلم (2010).

حضرت ابو حمید السعدیؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا۔ وہ ڈھکا ہوا نہیں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو کیوں نہیں ڈھکا؟ اگرچہ اس پر ایک لکڑی ہی آڑی رکھ لیتے۔ ابو حمید نے فرمایا: آپ ﷺ نے رات کے وقت پانی کے برتنوں کو ڈھکنے اور دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا۔

586. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلاَّ خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا متفق عليه: رواه البخاري (5605)، ومسلم (2011: 95).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے۔ ابو حمید مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے ڈھک کر کیوں نہیں لائے؟ اس پر ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیتے۔

## 45۔ باب أن العظم والروث من طعام الجن

### ہڈی اور گوبر جنوں کی غذا ہے

587. عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ. فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ فَقَالَ لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعَرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ صحیح: رواہ مسلم (450).

حضرت علقمہؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسعودؓ سے پوچھا: جنوں کے ساتھ ملاقات کی رات آپ حضرات میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؟ ابن مسعودؓ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن ایک رات ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر ہم نے آپ کو گم پایا ہم نے وادیوں اور گھاٹیوں میں آپ ﷺ کو تلاش کیا۔ ہمارا خیال ہوا کہ آپ اڑا لیے گئے یا قتل کر دیئے گئے، ہماری گزاری ہوی وہ رات سب سے بری تھی جو کوئی قوم گزار سکتی ہے۔ جب ہم نے صبح کی تو آپ ﷺ حرا کی طرف سے آرہے تھے۔ ابن مسعود نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو کھو دیا تھا پھر آپ کو تلاش کیا لیکن ہم نے آپ کو نہیں پایا، اور ہم نے ایک بدترین رات گزار دی جو کوئی قوم گزار سکتی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جنوں کا ایک بلانے والا آیا تھا، تو میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ اور میں نے ان پر قرآن پڑھا۔ ابن مسعود نے فرمایا: پھر آپ ﷺ ہمیں ساتھ لیے گئے اور آپ نے ہمیں ان کی نشانیاں اور ان کی آگ کی نشانیاں دکھائیں، اور ان جنوں نے آپ سے زاد (یعنی اپنی غذا) کی بابت دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور وہ تمھارے ہاتھ لگ جائے تو وہ پہلے سے زیادہ گوشت والی ہو گی۔ اور ہر مینگنی تمھارے چوپایوں کے لیے چارہ ہو گی" پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ ہڈی اور گوبر سے استنجا نہ کرو۔ یہ دونوں تمھارے بھائیوں (جنوں) کی غذا ہیں۔

588. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ

يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا صحيح: رواه البخاري (3860).

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے لیے وضو اور قضائے حاجت کے پانی کا برتن لیے چل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو ابوہریرہ نے بتایا کہ میں ابوہریرہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: استنجا کے لیے چند پتھر ڈھونڈ کر لاؤ، خیال رہے کہ ہڈی اور گوبر نہ لاؤ۔ پھر میں اپنے کپڑے میں پتھر رکھے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پہلو میں رکھ کر لوٹ آیا، آپ جب قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے تو پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور پوچھا کہ گوشت اور ہڈی کا کیا مسئلہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں جنوں کی غذا ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا، اور کیا ہی اچھے جن تھے۔ انھوں نے مجھ سے توشہ (زاد) مانگا۔ میں نے ان کے لیے اللہ سے دعا کی کہ جب بھی ان کا گزر ہڈی یا گوبر پر سے ہو تو وہ اس میں اپنے لیے غذا موجود پائیں۔

## 46۔ باب ما جاء أن ساقي القوم آخرهم شربا

### لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیے

589. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فذكر الخطبة بطولها وفي آخره قَالَ رَسُولُ اللهِ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا صحيح: رواه مسلم (681: 311).

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا پھر پورا خطبہ ذکر کرنے کے بعد اس کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیے۔

590. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا وَفِي لَفْظٍ عَنْهُ: قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ قَالَ ثُمَّ هَجَمْنَا عَلَى الْمَاءِ بَعْدُ قَالَ فَجَعَلُوا يَسْقُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكُلَّمَا أَتَوْهُ بِالشَّرَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى شَرِبُوا كُلُّهُمْ حسن: رواه أبو داود (3725)، وأحمد (19121) واللفظ الأول لأبي داود، واللفظ الثاني لأحمد.

حضرت عبد اللہ بن ابو اوفیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو پلانے والا سب سے

آخر میں پیے۔ ابواوفی ہی سے ایک روایت کے الفاظ ہیں: ہم لوگ سفر میں تھے، ہمیں پانی نہیں ملا فرمایا: پھر اس کے بعد اچانک ہمیں پانی مل گیا۔ تو لوگ رسول اللہ ﷺ کو سیراب کرنے لگے۔ تو جب بھی وہ آپ کے پاس پانی لے کر آئے، تو آپؐ نے فرمایا: لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیے گا، تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا: یہاں تک کہ سب لوگ پی کر سیراب ہو گئے۔

## 47۔ باب استعذاب الماء ولو من مکان بعید

### دور دراز جگہ سے میٹھا پانی لانا

591. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا قال قتيبة: هي عين بينها وبين المدينة يومان حسن: رواه أبو داود (3735)، وأحمد (24693، 24770)، وصححه ابن حبان (5332)، والحاكم (138/4).

حضرت عائشہ نے فرمایا: سقیا کے گھروں سے نبی کریم ﷺ کے لیے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔ قتیبہ نے کہا: یہ پانی کے چشمے جو مدینہ سے دو دن کی مسافت پر واقع تھے۔

## 48۔ باب النهي عن الشرب في آنية الذهب والفضة

### سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے کی ممانعت

592. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ متفق عليه: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (11) والبخاري (5634)، ومسلم (2065). واللفظ الثاني رواه مسلم.

حضرت نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاندی کے برتن میں پیے گا وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرے گا۔ اور ایک روایت میں ہے: جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں پیے گا وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرے گا۔

593. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ حسن: رواه النسائي في الكبرى (6598).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے سے منع فرمایا ہے۔

## 49۔باب استحباب القيلولة لِمَنْ تيسّر له

### سہولت ہو تو قیلولہ کرنا مستحب ہے

594 . عَنْ أنسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قِيلُوا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَقِيلُ حسن: رواه أبو نعيم في أخبار أصبهان (195/1).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیلولہ کرو، کیوں کہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا ہے۔

# 9۔ جموعۃ أبواب ما جاء في آداب الضيافة، وإطعام الطعام

## مہمان نوازی اور کھلانے پلانے کے آداب

### 1۔ باب إكرام الضيف

### مہمان کی خاطر تواضع

595 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ متفق عليه: رواه البخاري (6136)، ومسلم (47: 75).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ اور جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو کوئی اللہ اور یوم آآخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو بھلی بات کہنی چاہیے، ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

596. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وفي لفظ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ
متفق عليه: رواه البخاري (6138) ومسلم (47: 74).

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا: جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا اس کو صلہ رحمی کرنا چاہیے۔ اور جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور دوسری حدیث کے الفاظ ہیں: جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

## 2۔ باب الإيثار في الضيافة

### مہمان نوازی میں ایثار سے کام لینا چاہیے

قال الله تعالى: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر: ٩].

"بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کتنی ہی سخت حاجت ہو"۔

597۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ. فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلاَّ مَاءٌ. ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلاَّ مَاءٌ. فَقَالَ مَنْ يُضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ. فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ. قَالَتْ لاَ إِلاَّ قُوتُ صِبْيَانِي. قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ. قَالَ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ رواه البخاري (3798) ومسلم (2054: 172) واللفظ له، والرجل هو أبوطلحة.

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میں بھوکا ہوں۔ آپ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس کہلا بھیجا۔ انھوں نے جواب دیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے دوسری بیوی کے پاس کہلا بھیجا۔ انھوں نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ حتی کہ سب نے یہی کہا، کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میرے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: آج کی رات کون اس کی مہمان نوازی کرے گا، اللہ اس پر رحم فرمائے۔ تو ایک انصاری کھڑے ہوئے، انھوں نے کہا: یارسول اللہ ! میں۔ وہ اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا: کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، صرف میرے بچوں کا کھانا ہے۔ صحابی نے کہا: ان بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو، جب ہمارا مہمان گھر میں داخل ہو جائے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ جب وہ کھانے کے لیے (دستر خوان) پر آگیا تو چراغ کو (درست کرنے کے بہانے) بجھا دیا۔ چناں چہ وہ سب کھانے کے لیے بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھایا۔ جب صبح ہوی اور وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے آج کی رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے۔ اللہ تعالی اس پر بہت خوش ہوا۔

## 3۔باب لا خير فيمن لا يضيف

## اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو مہمان نوازی نہ کرے

598. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يُضِيفُ حسن: رواه أحمد (17419) والروياني في مسنده (176).

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو مہمان نوازی نہ کرے۔

## 4۔باب أن الضيافة ثلاثة أيام

## مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے

599. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَضِيَافَتُهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ متفق عليه: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (22) والبخاري (6135) (6019)، ومسلم (48: 14).

حضرت ابو شریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو بھلی بات کہنی چاہیے یا پھر خاموش رہنا چاہیے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے اسے اپنے پڑوسی کی عزت کرنی چاہیے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔ اس کا انعام ایک دن اور ایک رات ہے۔ اور اس کی مہمانی تین دن ہے۔ پس جو اس کے علاوہ ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ اسے تنگی میں مبتلا کر دے۔

600. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ صحيح: رواه أحمد (11615)، والبزار –كشف الأستار (19311932).

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے۔ اس کے بعد جو ہے وہ صدقہ ہے"۔

601. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ فَهُوَ صَدَقَةٌ حسن: رواه البزار –كشف الأستار (1925).

حضرت زید بن خالدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا خاموشی اختیار کرے اور مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے۔ پس جو زائد ہو وہ صدقہ ہے۔

602. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ

حسن: رواه أبو داود (3749)، وأحمد (8645)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے۔ پس جو اس کے علاوہ ہو، وہ صدقہ ہے۔

603. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الضِّيَافَةُ ثَلَاثٌ فَمَا زَادَ عَلَى ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ

صحيح: رواه أحمد (11325) عن عبد الرزاق –وهو في مصنفه (20528).

حضرت ابو سعید خدریؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے۔ پس جو اس پر زائد ہو وہ صدقہ ہے۔

604. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَكُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ حسن: رواه البزار –كشف الأستار (1928).

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے۔ جو اس سے زائد ہو وہ صدقہ ہے۔ اور ہر بھلائی صدقہ ہے۔

605. عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ فَهُوَ صَدَقَةٌ حسن: رواه البزار –كشف الأستار (1929).

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے۔ جو اس سے زائد ہو وہ صدقہ ہے۔

## 5۔باب حق الضیف

## مہمان کا حق

606.عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ متفق عليه: رواه البخاري (6137). ومسلم (1727).

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمیں (کسی کام کے لیے) بھیجتے ہیں تو ہم کسی کے مہمان بنتے ہیں، پس وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں آپ کا ارشاد کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: اگر تم کسی قوم کے مہمان بنو، پس وہ دستور کے مطابق تمھاری مہمان نوازی کریں تو اس کو قبول کر لو۔ اگر انھوں نے ایسا نہیں کیا تو دستور کے مطابق ان سے مہمانی کا حق وصول کر لو۔

607.عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَبِي كَرِيمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَإِنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ مَحْرُومًا كَانَ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ صحيح: رواه أبو داود (3750)، وابن ماجه (3677)، وأحمد (17172) واللفظ له.

حضرت مقدام بن معدی کرب ابو کریمہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: رات کی مہمانی ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر وہ اس کے آنگن میں ضیافت سے محروم رہا، تو اس پر قرض ہے، مہمان چاہے تو وصول کرے، چاہے تو چھوڑ دے۔

608.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا ضَيْفٍ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَدْرِ قِرَاهُ وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ حسن: رواه أحمد (8948)، والطحاوي في شرح المشكل (2816، 2817).

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کے پاس مہمان بن کر آئے، پھر وہ مہمان نوازی سے محروم رہ جائے تو اس کا حق بنتا ہے کہ اپنی مہمانی کے بقدر معاوضہ وصول کر لے۔ اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

## 6۔باب الحث علی قری الضیف وإن أساء إلی المقري

### اگر مہمان میزبان کے ساتھ بدسلوکی کرے تب بھی اس کی میزبانی کی جائے۔

609 . عن عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ أَمُرُّ بِهِ فَلَا يَقْرِينِي وَلَا يُضَيِّفُنِي فَيَمُرُّ بِي أَفَأَقْرِيهِ قَالَ لَا اَقْرِهِ قَالَ وَرَآنِي رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِيَ اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ صحيح: رواه الترمذي (2006)، وأبو داود (4063)، والنسائي (5223)، وأحمد (15888).

حضرت عوف بن مالک بن نضلہ جشمی نے فرمایا: میں نے کہا: یارسول اللہ! ایک آدمی ہے، میرا اس کے پاس آنا جاری رہتا ہے، وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا اور میری ضیافت نہیں کرتا، وہ بھی میرے پاس آیا جایا کرتا ہے تو کیا میں اس کی مہمان نوازی نہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم اس کی مہمان نوازی کرو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بوسیدہ کپڑوں میں دیکھا تو فرمایا: (کیا تمھارے پاس مال ہے؟) میں نے کہا: ہر طرح کا مال ہے۔ یقینا اللہ نے مجھے اونٹ اور بکریوں سے نوازا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر اس کے آثار بھی نظر آنے چاہییے۔

## 7۔باب إن لزورك علیك حقا

### مہمان کا بھی تم پر حق ہے

610 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ متفق عليه: رواه البخاري (6134) ومسلم (1159: 183).

حضرت عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تو آپ نے فرمایا: کیا یہ خبر صحیح نہیں کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو، اور دن بھر روزے رکھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، کیوں نہیں۔ آپ

نے فرمایا: ایسا مت کرو، رات کو قیام بھی کرو اور سوؤ بھی، روزے بھی رکھو اور چھوڑو بھی، کیوں کہ تم پر تمھارے جسم کا بھی حق ہے، اور تمھاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے۔ اور تم پر تمھارے پاس آنے جانے والوں کا بھی حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ اور امید ہے کہ تمہاری عمر لمبی ہو گی۔ اور تمھارے لیے بس اتنا کافی ہے کہ تم ہر ماہ کے تین روزے رکھ لو۔ کیوں کہ ہر نیکی کا بدلہ دوگنا ہے۔ تو اس طرح زندگی بھر کا ثواب ملے گا۔ عبداللہ بن عمروؓ نے کہا: میں نے سختی چاہی تو آپ نے مجھ پر سختی کر دی۔ پس میں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر جمعہ تین دن کے روزے رکھو۔ کہا: میں نے اور سختی چاہی تو آپ نے اور سختی کر دی۔ میں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نبی داود کا روزہ رکھو۔ میں نے دریافت کیا: اللہ کے نبی داود کا روزہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدھی عمر کے روزے (یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار)۔

## 8۔ باب إجابة دعوة الطعام

## کھانے کی دعوت قبول کرنا چاہیے

611. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ صحيح: رواه مسلم (1430: 105).

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو قبول کر لو۔ اگر چاہو تو کھاؤ اور چاہو تو چھوڑ دو۔

612. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ صحيح: رواه مسلم (1431).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کسی کو دعوت دی جائے تو قبول کرلے۔ پس اگر وہ روزے سے ہو تو نماز پڑھے۔ اور اگر روزے سے نہ ہو تو کھالے۔

613. عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ صحيح: رواه البخاري (5174).

حضرت ابو موسی اشعریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیدی کو آزاد کرو، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو۔ اور بیمار کی عیادت کرو۔

## 9۔ باب إجابة الدعوة في الوليمة ولو في شيء حقير

ولیمہ کی دعوت قبول کرنی چاہیے خواہ کسی معمولی چیز ہی کی کیوں نہ ہو۔

614 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ صحيح: أخرجه البخاري (5178).

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے کھر کی بھی دعوت دی جائے تو میں ضرور قبول کروں گا۔ اور اگر کھر مجھے ہدیہ میں دی جائے تو میں ضرور قبول کروں گا۔

615 . عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا صحيح: رواه مسلم (1429: 104).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں کسی کھر کی دعوت دی جائے تو قبول کرلو۔

## 10۔ باب استجابة النبي ﷺ لدعوة أصحاب المهن

رسول اللہ ﷺ کا محنت پیشہ لوگوں کی دعوت قبول فرمانا۔

616 . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ متفق عليه: رواه مالك في النكاح (51) والبخاري (2092)، ومسلم (2041: 144).

حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا: ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی، جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس نے فرمایا: میں رسول اللہ کے ساتھ اس کھانے میں شریک ہوا۔ تو اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور سالن پیش کیا، جس میں کدو شامل تھا۔ انس فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیالے میں سے کدو تلاش کرتے ہوئے دیکھا۔ پس اس کے بعد سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں۔

## 11۔ باب إذا اجتمع الداعيان فأجب أقربهما بابا

جب دو لوگ دعوت دیں تو جن کا دروازہ تمھارے سے قریب ہو، ان کی دعوت قبول کرو۔

617 . عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا

فَإِنَّ أَقْرَبَهُمَا بَابًا أَقْرَبُهُمَا جِوَارًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِي سَبَقَ حسن: رواه أبو داود (3756)، وأحمد (23466).

نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کسی شخص نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب دو دعوت دینے والے جمع ہو جائیں تو ان میں سے جن کا دروازہ تمھارے گھر سے زیادہ قریب ہو، ان کی دعوت قبول کرو۔ کیوں کہ ان دونوں میں سے جس کا دروازہ تمھارے گھر سے زیادہ قریب ہو، وہ پڑوسی کے لحاظ سے بھی زیادہ قریب ہو گا۔ اور اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک پہلے دعوت دے دے تو پہلے دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو۔

## 12۔ باب النهي عن طعام المتباريين

## فخر و مقابلہ بازی میں کی جانے والی دعوت میں شرکت

618 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ

صحيح: رواه ابو داود (3754)، وصححه الحاكم (128129/4).

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے مقابلہ بازی میں آکر کھلانے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔

619 . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا ۔

حسن: رواه ابنُ السماك في جزئه كما في الصحيحة (626)، والبيهقي في الشعب (5667).

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فخر و مباہات کے طور پر کھلانے والوں کی دعوت قبول نہیں کی جائے گی، اور ان دونوں کا کھانا نہیں کھایا جائے گا۔

## 13۔ باب النهي عن التكلف للضيف

## مہمان کے لیے تکلف کی ممانعت

620. عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ صحيح: رواه البخاري (7293).

حضرت انس نے فرمایا: ہم حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپؓ نے فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔

621 . عَنْ شَقِيقِ بن سَلَمَةَ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي إِلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ. فَقَالَ سَلْمَانُ: "لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا عَنِ التَّكَلُّفِ لَتَكَلَّفْتُ لَكَ. ثُمَّ جَاءَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ". قَالَ صَاحِبِي: لَوْ كَانَ فِي مِلْحِنَا صَعْتَرٌ. فَبَعَثَ سَلْمَانُ بِمَطْهَرَتِهِ فَرَهَنَهَا. ثُمَّ جَاءَ بِصَعْتَرٍ. فَلَمَّا أَكَلْنَاهُ. قَالَ صَاحِبِي: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَتَّعَنَا بِمَا رَزَقَنَا. فَقَالَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: "لَوْ قَنِعْتَ بِمَا رَزَقَكَ اللهُ لَمْ تَكُنْ مَطْهَرَتِي مَرْهُونَةً". حسن: رواه الطبراني في الكبير (288/6).

حضرت شقیق بن سلمہ نے کہا: میں اور میرا ایک ساتھی حضرت سلمان فارسی کے پاس گئے، پس سلمان فارسی نے فرمایا: اگر اللہ کے رسول ﷺ نے (مہمانوں کے لیے) تکلف کرنے سے نہ روکا ہوتا، تو میں ضرور تمھارے لیے تکلف کرتا۔ پھر آپ نے روٹی اور گوشت پیش فرمایا۔ میرے ساتھی نے کہا: کاش ہمارے نمک میں پہاڑی پودینہ بھی شامل ہوتا۔ حضرت سلمان نے اپنا لوٹا رہن میں رکھا، پھر پہاڑی پودینہ لے آئے۔ پھر جب ہم لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو میرے ساتھی نے کہا تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی روزی سے لطف اندوز فرمایا۔ تو سلمان نے کہا: اگر تم نے اللہ کے دیے ہوئے رزق پر قناعت کر لی ہوتی تو میرا لوٹا رہن میں نہ ہوتا۔

622. عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَبَحَ لَنَا شَاةً وَقَالَ لَا تَحْسَبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَحْسِبَنَّ إِنَّا إِنَّمَا ذَبَحْنَاهَا لَكَ وَلَكِنْ لَنَا غَنَمٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَةً ذَبَحْنَا شَاةً صحيح: رواه أحمد (16382).

حضرت لقیط بن صبرہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے ہمارے لیے ایک بکری ذبح فرمائی ۔ اور فرمایا: تم ہر گز یہ سمجھو، (آپ نے: لَا تَحْسَبَنَّ، (یعنی وہ ہر گز یہ نہ سمجھے) نہیں فرمایا، کہ یہ بکری ہم نے تمہارے لیے ذبح کی ہے۔ ہماری کچھ بکریاں ہیں، جب ان کی تعداد سو کو پہنچتی ہے تو ہم ایک بکری ذبح کر دیتے ہیں۔

## 14۔ باب صنع الطعام والتكلف للضيف

## مہمان کے لیے کھانا تیار کرنے اور تکلف سے کام لینے کا جواز

قال الله تعالى: (وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾) [سورة هود: ٦٩].

"اور ابراہیم کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے خوش خبری لے کر آئے۔ فرشتوں نے سلام کیا۔ ابراہیم نے بھی سلام کا جواب دیا۔ پھر کچھ دیر نہ لگی کہ ابراہیم ایک تلا ہوا بچھڑا لے کر آ گئے۔

623۔ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ قَالَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ سَلْمَانُ صحيح: رواه البخاري (6139).

حضرت ابوجحیفہ وہب سوائی نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان اور حضرت ابودرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کرایا۔ پس سلمان نے ابودرداء کی زیارت کی۔ تو انھوں نے ام الدرداء کو پراگندہ حالت میں دیکھا۔ تو ان سے دریافت فرمایا: تم نے اپنی حالت ایسی کیوں بنار کھی ہے؟ ام الدرداء نے کہا: تمہارے بھائی کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اتنے میں ابوالدرداء آگئے، پس انھوں نے سلمان کے لیے کھانا تیار کیا۔ پھر فرمایا: تم کھالو، کیوں کہ میں روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا: جب تک تم نہیں کھاؤ گے، میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ ابودرداء نے (سلمان کے اصرار پر) کھانا کھایا۔ جب رات ہو گئی تو ابوالدرداء نے نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا۔ تو سلمان نے کہا: سو جاؤ۔ تو وہ سو گئے۔ پھر اٹھنے لگے تو سلمان نے کہا: ابھی سو جاؤ۔ جب رات کا آخری پہر ہوا، تو سلمان نے کہا: اب اٹھو۔ راوی کہتے ہیں: ان دونوں نے نماز پڑھی۔ سلمان فارسی نے ان سے کہا: یقیناً تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے اہل وعیاں کا بھی تم پر حق ہے۔ تم ہر حق دار کو اس کا حق دو۔ ابودرداء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ سارا واقعہ آپ ﷺ سے بیان فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سلمان نے سچ کہا۔

624۔ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيَلْبَسُ الصُّوفَ وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ وَيَأْتِي مُرَاعَاةَ الضَّيْفِ صحيح: رواه أبو الشيخ في أخلاق النبي ﷺ (315)، والحاكم (61/1)، والبيهقي في الكبرى (420/2).

حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوتے تھے، اونی لباس پہنتے تھے۔ بکری باندھتے تھے اور مہمان کا خیال رکھتے تھے۔

## 15۔باب أول من ضيف الضيف

### سب سے پہلے مہمان نوازی کس نے کی؟

625. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه و سلم قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ ضَيَّفَ الضَّيْفَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حسن: رواه ابن أبي الدنيا في "قرى الضيف"، ومن طريقه البيهقي في الشعب (917).

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے مہمان نوازی کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

## 16۔باب الرجل يدعو بالطعام في بيته

### آدمی کا اپنے گھر میں کھانے پر بلانا

626. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ خُيِّرَتْ عَلَى زَوْجِهَا حِينَ عَتَقَتْ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً عَلَى النَّارِ فِيهَا لَحْمٌ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نُطْعِمَكَ مِنْهُ. فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ متفق عليه: رواه البخاري (5430)، ومسلم (1504: 14). واللفظ لمسلم.

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ نے فرمایا: بریرہ کے سلسلے میں تین سنتیں معلوم ہوی ہیں: جب وہ آزاد ہویں، تو انہیں اپنے شوہر کے سلسلے میں اختیار دیا گیا۔اور انہیں گوشت ہدیہ میں دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور ہانڈی آگ پر تھی۔ آپ نے کھانا طلب فرمایا: تو آپ کی خدمت میں روٹی اور گھر کے سالنوں میں سے ایک سالن پیش کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں ہانڈی نہیں دیکھ رہا ہوں جو چولہے پر ہے اور جس میں گوشت ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ وہ گوشت ہے جو بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے۔ ہم نے اس میں سے آپ کو کھلانا مناسب نہیں سمجھا۔ تو آپ نے فرمایا: وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور اس میں سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ اور آپ نے ان کے تعلق سے ایک اور بات فرمائی: یقیناً ولاء (غلام کی رواثت) اسی کا حق ہے جس نے آزاد کیا۔

## 17۔باب استئذان صاحب الطعام في الرجل غير المدعو

### دعوت دینے والے سے بن بلائے کے سلسلے میں اجازت طلب کرنا۔

627. عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَإِنِّي

أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ. قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هَذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ. قَالَ لَا بَلْ آذَنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. متفق عليه: رواه البخاري (5434)، ومسلم (2036: 138). واللفظ لمسلم.

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: انصار میں ایک آدمی تھا، جسے ابو شعیب کہا جاتا تھا۔ اس کا ایک موٹا تازہ خادم تھا۔ اس انصاری نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کے چہرے سے بھوک کے آثار محسوس کیے۔ تو اپنے خادم سے کہا: تمہارا بھلا ہو، ہمارے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا بناؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ ان پانچ میں سے ایک نبی کریم ﷺ کو دعوت دوں۔ راوی کہتے ہیں: اس نے کھانا تیار کیا، پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو ان پانچ میں سے ایک تھے۔ ایک آدمی ان کے پیچھے چل پڑا۔ جب آپ دروازے پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: یقیناً اس شخص نے ہمارا پیچھا کیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اجازت دو اور چاہو تو وہ واپس ہو جائے گا۔ اس نے کہا: نہیں۔ اے اللہ کے رسول! بلکہ میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔

628. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ فَقَالَ وَهَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا فَعَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهَذِهِ قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهَذِهِ قَالَ نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتَّى أَتَيَا مَنْزِلَهُ صحيح: رواه مسلم (2037).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کا ایک پارسی پڑوسی عمدہ سالن بناتا تھا۔ اس نے رسول اللہؐ کے لیے سالن تیار کیا۔ پھر آپ کو بلانے کے لیے آیا۔ آپ نے پوچھا: اور یہ؟ یعنی حضرت عائشہؓ کی طرف اشارہ کرتے فرمایا تو اس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں آؤں گا۔ پھر اس نے دوبارہ آپ کو مدعو کیا، تو رسول اللہ نے فرمایا: اور یہ؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں (یعنی میں نہیں آؤں گا) پھر اس نے آپ کو سہ بارہ دعوت دی، تو آپ نے فرمایا: اور یہ؟ اس نے تیسری دفعہ کہا: ہاں (یعنی اس نے تیسری دفعہ اجازت دی) پس وہ دونوں بلانے والے کے ساتھ اس کے گھر پہنچے۔

## 18۔ باب الرجل یصنع الطعام لضیوفه ولا یأکل معهم

### آدمی اپنے مہمانوں کے لیے کھانا بناتا ہے اور لیکن ان کے ساتھ نہیں کھاتا ہے۔

629. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَلَمَّا

رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ أَنَسٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ مَا صَنَعَ متفق عليه: رواه البخاري (5435) ومسلم (2041).

حضرت انس فرماتے ہیں: میں بچہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ رسول ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے پاس پہنچے۔ تو اس نے آپ کے سامنے کھانے کا ایک پیالہ پیش کیا۔ اور اس میں کدو تھا تو رسول اللہ ﷺ کدو تلاش کرنے لگے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: جب میں نے آپ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا تو میں کدو کو آپ کے سامنے جمع کرنے لگا۔ اس نے کہا: لڑکا اپنے کام میں پختہ ہو گیا ہے۔ حضرت انس نے کہا: میں اس کے بعد سے برابر کدو پسند کرتا ہوں جب سے میں نے رسول ﷺ کو وہ کرتے دیکھا جو آپ نے کیا۔

630. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِي فَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِي فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ متفق عليه: رواه البخاري (5450) ومسلم (2040).

حضرت انس سے روایت ہے کہ ان کی ماں ام سلیم نے ایک مُد جو لیا، اسے پیس کر آٹے میں دودھ ملا کر پکایا۔ اور ان کے پاس موجود گھی کے ڈبہ میں سے گھی اس پر نچوڑا۔ پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا، تو آپ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو دعوت دی۔ آپؐ نے پوچھا: میرے ساتھ جو ہیں وہ؟ پھر میں واپس ہوا اور اپنے والد سے کہا: آپ ﷺ پوچھ رہے ہیں کہ جو میرے ساتھ موجود ہیں وہ لوگ بھی چلیں گے؟ اس پر ابو طلحہؓ آپ ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! وہ تو ایک چیز ہے جو ام سلیم نے آپ کے لیے بنائی ہے۔ آپ ﷺ تشریف لائے۔ کھانا آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو میرے پاس بلالاؤ۔ چناں چہ دس صحابہ داخل ہوئے اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھایا۔ پھر فرمایا: مزید دس آدمیوں کو بلالو۔ اس طرح انھوں نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے کھانا کھایا اور آپ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

## 19۔باب مایکرہ من الغضب والجزع عند الضیف

### مہمان کی موجودگی میں غصہ اور رنج کا اظہار کرنا ناپسندیدہ ہے

631عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ اطْعَمُوا فَقَالُوا أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اطْعَمُوا قَالُوا مَا نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَأَبَوْا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَسَكَتُّ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَافَكَ فَقَالُوا صَدَقَ أَتَانَا بِهِ قَالَ فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي وَاللهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْآخَرُونَ وَاللهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ وَيْلَكُمْ مَا أَنْتُمْ لِمَ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ بِاسْمِ اللهِ الْأُولَى لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا. وَزَادَ مُسْلِمٌ: فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَرُّوا وَحَنِثْتُ قَالَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ. متفق عليه: رواه البخاري (6140)، ومسلم (2057: 177).

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر نے کچھ لوگوں کی ضیافت کی۔ اپنے بیٹے عبدالرحمن سے کہا کہ مہمانوں کا پوری طرح خیال رکھنا، کیوں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس جارہا ہوں۔ میرے آنے سے پہلے ان کی مہمانی سے فارغ ہو جانا۔ چناں چہ عبدالرحمن جا کر کھانا لے آئے اور مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا۔ اور کہا کہ: تناول فرمایئے۔ انھوں نے پوچھا: کہ ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں؟ عبدالرحمن نے گزارش کی کہ آپ لوگ کھانا کھالیں۔ مہمانوں نے کہا: کہ جب تک ہمارے گھر کے مالک نہ آجائیں ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمن نے کہا: کہ ہماری درخواست قبول کر لیجیے کیوں کہ حضرت ابو بکر کے آنے تک اگر آپ لوگ کھانے سے فارغ نہیں ہوئے تو ہمیں ان کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انھوں نے اس پر بھی انکار کیا۔ میں سمجھ گیا کہ ابو بکر مجھ پر ناراض ہوں گے۔ جب وہ آئے تو میں کنارے ہو گیا۔ ابو بکر نے ان سے پوچھا: تم نے کیا کیا؟ تو انہوں نے تفصیل بتائی۔ تو ابو بکر نے مجھے آواز دی۔ اے عبدالرحمن! میں خاموش رہا۔ پھر آپ نے آواز دی: اے عبدالرحمن! پھر بھی میں خاموش رہا۔ پھر انہوں نے تیسری دفعہ کہا:

ارے بے وقوف میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر تم میری آواز سن رہے ہو تو باہر آجاؤ۔ میں باہر نکلا اور عرض کیا کہ آپ اپنے مہمانوں سے دریافت فرمالیں۔ مہمانوں نے بھی کہا کہ عبدالرحمن سچ کہہ رہے ہیں۔ وہ کھانا ہمارے پاس لائے تھے۔ ابو بکر نے کہا: آپ لوگوں نے میرا انتظار کیا۔ اللہ کی قسم میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ تو مہمانوں نے بھی کہا: اللہ کی قسم جب تک آپ نہیں کھائیں گے ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ ابو بکر نے کہا: میں نے ایسی بری بات کبھی نہیں دیکھی، تمہارا بھلا ہو، تمہیں کیا ہوا ہے، تم ہماری مہمان نوازی کو کیوں نہیں قبول کرتے ہو۔ عبدالرحمن کھانا پیش کرو۔ تو عبدالرحمن نے کھانا پیش کر دیا۔ آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر بسم اللہ کہا۔ پہلی بات (یعنی کھانا نہ کھانے کی قسم) شیطان کی طرف سے تھی۔ چناں چہ انہوں نے کھانا کھایا اور ان کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔ اور مسلم نے یہ اضافہ کیا ہے کہ: جب صبح ہوئی تو حضرت ابو بکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انھوں نے اپنی قسم پوری کی اور میں نے اپنی قسم توڑ دی۔ عبدالرحمن نے کہا: ابو بکر نے سارے واقعہ کی خبر آپ ﷺ کو سنائی۔ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم ان میں سب سے سچے اور سب سے اچھے ہو۔ عبدالرحمن نے کہا: مجھے خبر نہیں کہ ابو بکر نے کفارہ دیا ہو۔

## 20۔ باب قول الضيف لصاحبه: لا آكل حتى تأكل

### مہمان کا میزبان سے یہ کہنا کہ میں نہیں کھاؤں گا یہاں تک کہ آپ کھائیں

632. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ لَهُ أُمِّي احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ عَنْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَّيْتِهِمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَأَنَّ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا متفق عليه: رواه البخاري (6141) و (602)، ومسلم (2057: 176).

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر کا بیان ہے: حضرت ابو بکر ایک مہمان یا کئی مہمان گھر لے آئے پھر آپ نے نبی کریم ﷺ کے پاس ہی شام کر دی۔ جب وہ آئے تو میری ماں نے پوچھا: آج رات آپ اپنے مہمان یا

مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے؟ ابو بکر نے کہا: کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انھوں نے کہا: ہم نے اس مہمان کے یا ان مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا۔ لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ تو حضرت ابو بکرؓ ناراض ہوے، گھر والوں کی سرزنش کی اور دکھ کا اظہار کیا اور قسم کھالی کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ (عبدالرحمن کہتے ہیں کہ) میں تو ڈر کے مارے چھپ گیا۔ آپ نے آواز دی کہ اے نادان: (کہاں ہو تم) پس عورت (میری ماں) نے بھی قسم کھالی کہ اگر وہ نہیں کھائیں گے تو میں بھی نہیں کھاؤں گی۔ مہمان یا مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ تک ابو بکرؓ شریکِ طعام نہیں ہوں گے وہ نہیں کھائے گا یا وہ نہیں کھائیں گے۔ آخر حضرت ابو بکر نے کہا: گویا یہ شیطانی حرکت تھی۔ پھر آپ نے کھانا منگوایا اور خود بھی کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا۔ جب یہ لوگ ایک لقمہ اٹھاتے تھے تو کھانا نیچے سے اور بڑھ جاتا تھا۔ ابو بکر نے کہا: (اپنی بیوی کو مخاطب کر کے) اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہو رہا ہے۔ (کھانا تو بڑھ رہا ہے) انھوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک۔ اب یہ اس سے بھی زیادہ ہو گیا، جب ہم نے کھانا کھایا بھی نہیں تھا۔ پھر سب نے کھایا، اور اس میں سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بھی اس کھانے میں سے تناول فرمایا۔

## 21۔ باب إذا دُعِيَ الرجلُ إلى طعامٍ فلا يسأل عنه

## جب کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اس کے بارے میں سوال نہ کرے

633. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه رِوَايَةً قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَكَ طَعَامًا فَكُلْ وَلَا تَسْأَلْهُ وَإِذَا سَقَاكَ شَرَابًا فَاشْرَبْهُ وَلَا تَسْأَلْهُ حسن: رواه الحاكم (126/4).

حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے آپ نے فرمایا: جب تم اپنے مسلمان بھائی کے گھر جاؤ، پھر وہ تمہیں کچھ کھلائے تو کھالو اور اس سے مت پوچھو اور جب تمہیں کچھ پلائے تو پی لو اور اس سے سوال نہ کرو۔

## 22۔ باب لا يُدعى إلى الطعام إلا تقي

## پرہیز گار ہی کو کھانے کی دعوت دی جائے

634. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ حسن: رواه أبو داود (4832)، والترمذي (2395)، وأحمد (11337)، والدارمي (554)، والحاكم (128/4).

حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم مومن ہی کی صحبت میں رہو اور تمہارا کھانا صرف متقی کھائیں۔

## 23۔ باب جواز ضيافة الكافر

## کافر کی مہمان نوازی کا جواز

635. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ متفق عليه: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (10) و مسلم (2063: 186) والبخاري (5396).

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک کافر کی ضیافت کی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا۔ اس کے لیے ایک بکری دوہی گئی، اس نے اس کا دودھ پی لیا ۔ پھر دوسری دوہی گئی اس کا بھی دودھ پی لیا۔ پھر تیسری دوہی گئی تو اس نے اس کا بھی دودھ پی لیا۔ اس طرح سات بکریوں کا دودھ دوہا گیا۔ اس نے ساتوں کا دودھ پی لیا۔ پھر دوسرے دن وہ اسلام لے آیا۔ پھر اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، ایک بکری دوہی گئی اس نے اس کا دودھ پی لیا۔ پھر اس کے لیے دوسری بکری دوہنے کا حکم فرمایا پھر وہ دوسری بکری کا دوددھ پورا نہیں پی سکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

## 24۔ باب السمر مع الضيف

## مہمان کے ساتھ رات کو گفتگو کرنا جائز ہے

634. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي فَلَا أَدْرِي قَالَ وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتْ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِيهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لَا هَنِيئًا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا وَايْمُ اللَّهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ يَعْنِي حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ لَا

وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ اللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ متفق عليه: رواه البخاري (602)، ومسلم (2057: 176).

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ نادار لوگ تھے۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو، وہ تیسرے کو اپنے ساتھ لیتا جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو، وہ پانچ یا چھ کو اپنے ساتھ لیتا جائے۔ اور ابو بکر اپنے ساتھ تین آدمیوں کو لے آئے۔ اور نبی کریم ﷺ اپنے ساتھ دس آدمیوں کو لے گئے۔ عبدالرحمن بن ابو بکر نے بیان کیا کہ اس وقت گھر میں میرے والد اور میری والدہ تھیں۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ عبدالرحمن نے۔ میری بیوی اور ایک خادم کہا جو میرے اور ابو بکر دونوں کے گھر کے لیے تھا اور ابو بکر نے رسول اللہ کے پاس رات کا کھانا کھایا۔ پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ہوگئی۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے حجرے کی طرف لوٹے۔ پھر وہ وہیں رکے رہے، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے رات کا کھانا کھالیا۔ اور رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد جب اللہ نے چاہا تو آپ گھر تشریف لائے۔ ان کی بیوی نے کہا: کیا بات ہوی کہ مہمانوں کی خبر بھی آپ نے نہ لی؟ یا یہ کہا کہ مہمان کی خبر نہ لی۔ ابو بکر نے پوچھا: کیا تم نے ابھی تک انہیں رات کا کھانا نہیں کھلایا؟ ام رومان نے کہا: انھوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا۔ کھانا ان کے سامنے پیش کیا گیا لیکن انھوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں چھپ گیا۔ ابو بکر نے آواز دی او نادان! (کہاں ہو تم) آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ڈانٹا اور کہا: کھاؤ تمہارے لیے نامبارک ہو۔ اللہ کی قسم میں اس کھانے کو کبھی نہیں کھاؤں گا۔ عبدالرحمن کہتے ہیں: اللہ کی قسم ہم ایک لقمہ لیتے تھے اور اس کے نیچے پہلے زیادہ کھانا ہو جاتا تھا۔ سب لوگ شکم سیر ہوگئے۔ اور کھانا پہلے اتنا ہی یا اس سے زیادہ ہو گیا تھا۔ ابو بکر نے بھی اس میں سے کھایا اور فرمایا: وہ نہ کھانے کی قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر اس میں سے ایک لقمہ کھا لیا۔ پھر اس کو اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ پھر وہ صبح تک آپ کے پاس رکھا رہا۔ عبدالرحمن فرماتے ہیں: ہم مسلمانوں اور ایک قبیلے کے درمیان معاہدہ تھا۔ اور مدت پوری ہو چکی تھی ہم نے ان میں سے بارہ آدمیوں کو منتخب کیا۔ ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ کچھ لوگ تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے ہر آدمی کے ساتھ کتنے لوگ تھے تو اس کھانے میں سے سب نے کھایا۔ عبدالرحمن نے ایسا ہی کچھ کہا۔

## 25۔ باب هل يزور صاحبه كل يوم أو بكرة وعشيا

### اپنے دوست کی ملاقات کے لیے صبح وشام جانے کی اجازت

637. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَ إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ صحيح: رواه البخاري (6079).

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اپنے والدین کو اسلام کی تابع داری کرنے والا پایا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا مگر صبح وشام رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دن ہم لوگ ابو بکر کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ٹھیک دوپہر کا وقت تھا۔ ایک شخص نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ اس میں عموماً آپ ﷺ ہمارے ہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر نے کہا: اس وقت رسول اللہ ﷺ کا تشریف لانا کسی خاص وجہ ہی سے ہو سکتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے مکہ سے نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔

## 26۔ باب من زار قوما فأكل عندهم وقال

### کوئی شخص کسی کے پاس ملاقات کے لیے جائے، کھانا کھائے اور ان کے پاس قیلولہ کرے۔

638. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النِّطَعِ قَالَ فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ قَالَ فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ متفق عليه: رواه البخاري (6281) ومسلم (2331).

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ (ان کی والدہ) ام سلیم آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا فرش بچھا دیتی تھیں۔ اور آپ ﷺ ان کے پاس اسی فرش پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ سو جاتے تو ام سلیم آپ کا پسینہ اور (جھڑے ہوئے) بال ایک شیشی میں جمع کر لیتیں۔ پھر اس کو ایک قسم کی خوشبو میں ملا لیا کرتیں۔ راوی نے کہا کہ: جب حضرت انس بن مالک کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ اس خوشبو کو ان کے حنوط (خوش بو) میں ملا دیا جائے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر وہ ان کے حنوط میں ملا دیا گیا۔

# 10-جموع ما جاء في آداب اللباس والزينة

## لباس اور زینت کے آداب

### 1-باب استحباب التيامن في اللباس

### لباس داہنی جانب سے پہننا مستحب ہے

639. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ صحيح: رواه أبو داود (4141)، والترمذي (1766)، وابن ماجه (402)، وأحمد (8652).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم لباس پہنو اور وضو کرو تو دائیں جانب سے شروع کیا کرو۔

### 2-باب إذا انتعل فليبدأ باليمين وإذا خلع فليبدأ بالشمال

### جوتا دائیں جانب سے پہننا اور بائیں جانب سے اتارنا چاہیے

640 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ متفق عليه: رواه مالك في اللباس (15) و البخاري (5855) ومسلم (2097).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی جوتا پہنے تو دائیں سے ابتدا کرے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے شروع کرے۔ دایاں پاؤں پہننے میں پہلا اور اتارنے میں آخری ہونا چاہیے۔

641. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ متفق عليه: رواه البخاري (168)، ومسلم (268).

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب کو پسند فرماتے تھے، جوتا پہننے میں، کنگھی کرنے میں اور وضو کرنے میں۔

### 3-باب النهي عن الانتعال قائما

### کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت

642. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا صحيح: رواه ابن ماجه (3618).

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہو کر جوتا پہنے۔

643. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا حسن: رواه ابن ماجه (3619).

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہو کر جوتا پہنے۔

644. عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. حسن: رواه أبو داود (4135).

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہو کر جوتا پہنے۔

## 4- باب النهي عن المشي في نعل واحدة

## ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت

645. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا متفق عليه: رواه مالك في اللباس (14) والبخاري (5856)، ومسلم (2097: 68).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، چاہیے کہ دونوں اتار دے یا دونوں ایک ساتھ پہن لے۔

646. عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّكُمْ تَحَدَّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِتَهْتَدُوا وَأَضِلَّ أَلَا وَإِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا صحيح: رواه مسلم (2098).

حضرت ابورزین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ ہمارے پاس تشریف لائے اور اپنے ہاتھ کو اپنی پیشانی پر مارا۔ پھر فرمایا: خبر دار ہو جاؤ! تم لوگ میرے تعلق سے بیان کرتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ گھڑتا ہوں، تاکہ تم ہدایت پا جاؤ اور میں گمراہ ہو جاؤں۔ خبر دار ہو جاؤ! میں گواہ ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو جب تک اسے درست نہ کر لے دوسرا جوتا پہن کر نہ چلے۔

647. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ وَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَمْشِي بِالنَّعْلِ الْوَاحِدَةِ صحيح: رواه الطحاوي في شرح مشكل الآثار (1358).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا، اور بیان فرمایا: یقیناً شیطان ایک جوتا پہن کر چلتا ہے۔

648. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ أَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلاَ يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلاَ يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلاَ يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلاَ يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلاَ يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ صحيح: رواه مسلم (2099: 71).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے، یا تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتے میں نہ چلے، یہاں تک کہ اپنا تسمہ درست کرلے۔ ایک موزے میں نہ چلے، نہ بائیں ہاتھ سے کھائے، نہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اور نہ ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹے۔

## 5۔ باب ترجيل الشعر وتسريحه وإصلاحه

## بالوں میں کنگھی کرنے، ان کو چھوڑنے اور ان کی اصلاح کا بیان

649. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ متفق عليه: رواه مالك في الطهارة (102) والبخاري (5925) ومسلم (297: 9).

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں حالتِ حیض میں رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔

650. عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ متفق عليه: رواه البخاري (5926)، ومسلم (268: 67).

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جہاں تک ہو سکتا دائیں جانب کو پسند فرماتے تھے، کنگھی کرنے میں اور وضو کرنے میں۔

651. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ حسن: رواه أبو داود (4163)، والبيهقي في الشعب (6455) وفي الآداب (695).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بال رکھے ہوں تو چاہیے کہ انھیں سنوار کر رکھے۔

## 6۔ باب استحباب التجمل للوفود والزائرین

### وفود اور ملاقاتیوں کے استقبال کے لیے سنورنا

652 . عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِ هَذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضَى مِنْ ذَلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ متفق عليه: رواه البخاري (6081)، ومسلم (2068: 9).

حضرت یحیٰ بن ابو اسحاق سے روایت ہے کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے پوچھا: استبرق کیا چیز ہے؟ میں نے کہا: ریشم سے بنا ہوا دبیز کھردرا کپڑا۔ سالم کہتے ہیں: میں نے عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دبیز ریشم کا کھردرا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا، تو اس کپڑے کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس کو خرید لیجیے اور جب لوگوں کے وفود آپ سے ملاقات کے لیے آئیں تو اسے پہن لیا کیجیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ ریشم تو وہی پہن سکتا ہے، جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر اس واقعہ کو گزرے ہوئے ایک زمانہ ہوا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے خود انھیں ایک جوڑا بھیجا وہ اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ نے یہ جوڑا مجھے بھیجا ہے، حالاں کہ اس سلسلے میں اس سے پہلے آپ ایسی بات ارشاد فرما چکے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ میں نے تمھارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس سے مال حاصل کرو۔ چناں چہ ابن عمر کپڑوں میں ریشم کے بیل بوٹوں کو اسی حدیث کی وجہ سے مکروہ سمجھتے تھے۔

# 11۔ جموع أبواب ما جاء في الأسماء والكنى والألقاب

## نام کنیت اور لقب کا بیان

### 1۔ باب استحباب التسمي بعبد الله وعبد الرحمن

### عبد اللہ اور عبد الرحمن نام رکھنا مستحب ہے

653 . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ متفق عليه: رواه البخاري (6186)، ومسلم (2133: 7)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ تو ہم لوگوں نے کہا: ہم تیری کنیت ابو القاسم نہیں پکاریں گے اور نہ کوئی عزت افزائی ہوگی تو اس نے نبی کریم ﷺ کو بتایا، تو آپؐ نے فرمایا: تم اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھو۔

654.عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ صحيح: رواه مسلم (2132).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ہاں تمھارے ناموں میں سب سے پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے۔

### 2۔ باب استحباب التسمي بأسماء الأنبياء

### انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھنا مستحب ہے

655.عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ يَا أُخْتَ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا. فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ صحيح: رواه مسلم (2135).

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: جب میں نجران آیا تو نجران والوں نے مجھ سے سوال کیا اور کہا: کہ تم لوگ يَا أُخْتَ هَارُونَ (اے ہارون کی بہن) یعنی تم لوگوں نے مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے۔ کیا ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی نہ تھے؟ اور موسیٰ، عیسیٰ سے پہلے کے ہیں یعنی اتنی مدت پہلے کے ہیں۔ جب میں رسول ﷺ کے پاس مدینہ آیا تو میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ اپنے انبیا کے نام پر اور ان سے پہلے گزرے ہوئے صالحین کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھا کرتے تھے۔

656. عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِي قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى. متفق عليه: رواه البخاري (6198)، ومسلم (2145). واللفظ للبخاري.

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: میرے ہاں لڑکے کی ولادت ہوی۔ میں اس کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا۔ ایک کھجور سے اس کی تحنیک کی اور اس کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ اور اس کو میرے حوالے کیا اور یہ ابو موسیٰ کے سب سے بڑے فرزند تھے۔

657. عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ أَجْلَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجْرِهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي وَسَمَّانِي يُوسُفَ صحيح: رواه أحمد (16407)، والطبراني (285/22).

حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے مجھے اپنے گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا، اور میرا نام یوسف رکھا۔

658. عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ كُلَّ غُلَامٍ اسْمُهُ اسْمُ نَبِيٍّ فَأَدْخَلَهُمْ دَارًا وَأَرَادَ أَنْ يُغَيِّرَ أَسْمَاءَهُمْ فَشَهِدَ آبَاؤُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمَّاهُمْ قَالَ وَكَانَ أَبِي، مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِيهِمْ. حسن: رواه إسحاق بن راهويه –كما في المطالب (2796).

حضرت ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد کے حوالے سے بیان فرمایا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ان تمام لڑکوں کو جمع کیا، جن کا نام کسی نبی کے نام پر تھا۔ انھیں ایک گھر میں داخل کیا اور ان کے نام بدلنا چاہا تو ان کے والدین نے گواہی دی کہ رسول ﷺ نے خود یہ نام رکھے ہیں۔ اور میرے والد محمد بن عمرو بن حزم ان میں موجود تھے۔

## 3۔ باب ما جاء في التفاؤل بالأسماء الحسنة

## اچھے ناموں سے نیک فال لینے کا بیان

659. عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ الحَصِيبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. صحيح: رواه أبو داود (3920)، والنسائي في الكبرى (8771)، وأحمد (22946)، وابن حبان (5827).

حضرت بریدہ بن حصیبؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کسی چیز سے بدفالی نہیں لیتے تھے اور جب کبھی آپ

کسی گورنر کو بھیجتے تو اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر آپ کو وہ نام پسند آتا تو خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتی۔ اور اگر اس کا نام پسند نہیں فرماتے تو ناخوش گواری کے آثار بھی چہرے سے ظاہر ہوتے۔ جب کسی قریہ میں داخل ہوتے تو اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر آپ کو پسند آتا تو خوش ہو جاتے اور اس کی خوشی آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتی۔ اور اگر اس کا نام ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتے۔

660. عَنْ يَعِيشَ الْغِفَارِيِّ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَاقَةٍ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ يَحْلُبُهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ مُرَّةُ قَالَ اقْعُدْ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ جَمْرَةُ قَالَ اقْعُدْ ثُمَّ قَامَ يَعِيشُ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ يَعِيشُ قَالَ احْلُبْهَا. حسن: رواه الطبراني في الكبير (22/ 277).

حضرت یعیش غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ایک دن ایک اونٹنی منگوائی اور فرمایا: اس کا دودھ کون دوہے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا، اور عرض کیا: میں۔ آپ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے کہا: مرہ۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا۔ آپ نے پوچھا: تمھارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: جمرہ۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پھر یعیش کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہا: یعیش ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کو دوہو۔

661. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ ... الحديث بطوله وفيه قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ. صحيح: رواه البخاري (2731).

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان دونوں نے کہا: حدیبیہ کے موقعہ پر رسول ﷺ نکلے۔ طویل حدیث ذکر کی ہے اور اس حدیث میں ہے کہ معمر نے کہا: ایوب نے عکرمہ کے حوالے سے مجھے خبر دی کہ جب سہیل بن عمرو آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اب تمھارا معاملہ آسان ہو جائے گا۔

662. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِأَرْضٍ تُسَمَّى غَدِرَةٌ فَسَمَّاهَا خَضِرَةٌ. صحيح: رواه أبو يعلى (4556)، والطبراني في الأوسط (652)، وابن حبان (5821).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک ایسی سرزمین پر سے ہوا، جس کو غدرہ کہا

جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر خضرۃ رکھ دیا۔

## 4۔ باب ما جاء في النهي عن التكني بأبي القاسم في حياة النبي ﷺ

## نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت

663 . عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلاً بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلاَنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي

.متفق عليه: رواه البخاري (2121)، ومسلم (2131).

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ مقام بقیع میں ایک آدمی نے ایک شخص کو اے ابوالقاسم کہہ کر آواز دی۔ تو رسول ﷺ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میری مراد آپ نہیں تھے، میں نے تو فلاں شخص کو آواز دی تھی۔ تو رسول ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھ سکتے ہو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

664 . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَزَادَ فِي لَفْظٍ أُقَسِّمُ بَيْنَكُمْ. متفق عليه: رواه البخاري (3115) ومسلم (5:2133).

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ ہمارے ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ تو انصار نے کہا: ہم تمھاری کنیت ابوالقاسم نہیں بلائیں گے اور نہ ہی ہم تمھیں خوش کریں گے تو وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ہاں لڑکے کی ولادت ہوی۔ میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے۔ تو انصار نے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم کہہ کر نہیں بلائیں گئیں اور نہ تیری آنکھ ٹھنڈی کریں گے۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار نے ٹھیک کہا۔ میرے نام پر نام رکھو، اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ میں یہ قاسم ہوں۔ روایت میں یہ لفظ زائد ہے: میں تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

665. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي. حسن: رواه الطبراني في الكبير (163/12).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

666. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

متفق عليه: رواه البخاري (6197) ومسلم (3، 2134، 2266).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو، اور لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے دیکھا، اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا اور جو شخص مجھ پر جھوٹ گھڑے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

667. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي متفق عليه: رواه البخاري (6188)، ومسلم (2134).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو، اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

## 5۔باب ما جاء في النهي عن الجمع بين كنيته واسمه ﷺ

### آپ ﷺ کے نام اور کنیت کو ایک ساتھ رکھنے کی ممانعت

668. عَنْ جابر أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَتَكَنَّى بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي حسن: رواه أبو داود (4966)، وأحمد (14357).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت پر کنیت نہ رکھے۔ اور جو میری کنیت اختیار کرے وہ میرا نام نہ رکھے۔

669. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَيُسَمِّي مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ

حسن: رواه الترمذي (2841)، وأحمد (9598)، وابن حبان (5814).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص آپ ﷺ کا نام اور آپ ﷺ کی کنیت ایک ساتھ رکھے اور وہ محمد ابو القاسم بلایا جائے۔

670 . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي
صحيح: رواه أحمد (23081).

حضرت عبدالرحمن بن ابو عمرہ اپنے چچا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام اور میری کنیت کو ایک ساتھ جمع نہ کرو۔

## 6۔ باب ما جاء في الرخصة في الجمع بينهما بعد وفاة النبي ﷺ

### نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد نام اور کنیت کو جمع کرنے کی رخصت

671 . عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ وُلِدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ وَزَادَ فِي لَفْظٍ: فَكَانَتْ رُخْصَةً لِي .صحيح: رواه أبو داود (4967)، والترمذي (2843)، وأحمد (730)، والحاكم (278/4).

حضرت علیؓ کا بیان ہے: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ کی وفات کے بعد میرے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: تو یہ میرے لیے رخصت تھی۔

## 7۔ باب في تحويل الاسم القبيح إلى الاسم الحسن

### برے نام کو اچھے نام سے بدلنے کا بیان

672 . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ
متفق عليه: رواه البخاري (6192)، ومسلم (2141).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ زینب کا نام برہ (پاک باز) تھا۔ وہ اپنے کو پاک کہتی ہے تو رسول ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

673 . عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ .... الحديث. صحيح: رواه مسلم (2139: 14).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے عاصیہ کا نام بدل دیا اور فرمایا تو جمیلہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ کی ایک بیٹی تھی اس کو عاصیہ بلایا جاتا تھا۔

674. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. صحیح: رواہ مسلم (2140).

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جویریہ کا نام برّہ تھا تو رسول ﷺ نے ان کا نام جویریہ سے بدل دیا۔ آپ ﷺ ناپسند فرماتے تھے کہ کہا جائے وہ برہ کے پاس سے نکلے۔

675. عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ. قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ. صحیح: رواہ مسلم (2142: 18).

حضرت زینب بنت ام سلمہ کا بیان ہے کہ میرا نام برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام زینب رکھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ زینب بنت جحش آپ کے پاس داخل ہوئیں اور ان کا نام بھی برہ تھا، تو رسول ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

676. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ وَسُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوا بِمَ نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ صحیح: رواہ مسلم (2142: 19).

حضرت محمد بن عمرو بن عطا نے فرمایا: میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابو سلمہ نے مجھ سے کہا کہ رسول ﷺ نے اس نام سے منع فرمایا ہے۔ اور (انھوں نے کہا کہ) میں نے برہ نام رکھا تو رسول ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو پاک باز نہ ٹھہراؤ۔ اللہ بخوبی جانتا ہے کہ تم میں سے نیکی والے کون ہیں۔ تو لوگوں نے عرض کیا: ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا نام زینب رکھو۔

677. عَنْ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسل يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُطِيعًا صحیح: رواہ مسلم (1782).

مطیع بن اسودؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول ﷺ کو فتح مکہ کے دن فرماتے ہوئے سنا: آج کے بعد قیامت تک کوئی قریشی باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: مطیع کے علاوہ قریش کے نافرمانوں میں سے جو بھی اسلام لایا اور اس کا نام عاصی تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس

کانام بدل کر مطیع رکھ دیا۔

678. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلَكِنْ أَسْمِهِ الْمُنْذِرَ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ متفق عليه: رواه البخاري (6191)، ومسلم (2149).

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ منذر بن ابو اسید پیدا ہوئے، تو انھیں نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنی ران پر رکھ لیا، اور ابو اسید بیٹھے ہوئے تھے، نبی کریم ﷺ سامنے رکھی ہوئی کسی چیز میں مصروف ہو گئے۔ ابو اسید نے اپنے بچے کے بارے میں حکم دیا تو بچہ نبی کریم ﷺ کی ران سے اٹھالیا گیا۔ پھر جب نبی کریم ﷺ متوجہ ہوئے تو دریافت فرمایا: بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم نے اس کو اٹھالیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس کا نام کیا ہے؟ ابو اسید نے کہا: فلاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن اس کا نام منذر رکھو، تو اسی دن آپ نے اس کا نام منذر رکھ دیا۔

679. عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ صحيح: رواه البخاري (6190)

حضرت مسیب بن حزن کا بیان ہے کہ ان کے والد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا: حزن۔ آپ نے فرمایا: تم سہل ہو۔ حزن نے کہا: میں اپنا نام نہیں بدلوں گا، جو میرے باپ نے رکھا ہے۔ ابن مسیب نے فرمایا: اس کے بعد مسلسل ہمارے اندر سختی قائم رہی۔

680. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ وَفِي لَفْظٍ قَالَ أَنْتَ زُرْعَةُ فَمَا تُرِيدُ قَالَ اسْمُ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَهُوَ عَاصِمٌ وَقَبَضَ كَفَّهُ. حسن: رواه أبو داود (4954).

اسامہ بن اخدریؓ سے روایت ہے کہ اصرم نامی ایک شخص، جو اس وفد میں شامل تھا۔ جو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: میں اصرم (کاٹنے والا)، آپ ﷺ

نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم زرعہ ہو (بونے اور کاشت کرنے والے) ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم زرعہ ہو، تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: اس لڑکے کا نام (بھی بتائیے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ عاصم ہے اور اس کی ہتھیلی پکڑ لی۔

681. عَنْ بَشِيرٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ فَهَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ زَحْمٌ. قَالَ بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ....الحديث . حسن: رواه أبو داود (3230). والنسائي (2048). وابن ماجه (1568). وصححه ابن حبان (3170).

رسول ﷺ کے آزاد کردہ غلام بشیر سے روایت ہے کہ ان کا نام زمانہ جاہلیت میں زحم بن معبد تھا اور وہ ہجرت کر کے رسول ﷺ کے پاس آگئے۔ آپ نے پوچھا: تمھارا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا: زحم۔ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم بشیر ہو۔

682. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ الْمُضْطَجِعُ فَسَمَّاهُ الْمُنْبَعِثُ حسن: رواه أبو داود في الكنى كما في الإصابة (458/3).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کا گزر ایک شخص پر سے ہوا، جسے مضطجع پکارا جاتا تھا، تو آپ ﷺ نے اسکا نام منبعث رکھ دیا۔

683. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ لِرَجُلٍ مَا اسْمُكَ قَالَ شِهَابٌ فَقَالَ أَنْتَ هِشَامٌ حسن: رواه أحمد (24465). والبخاري في الأدب المفرد (825). وابن حبان (5823).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے سنا ایک شخص دوسرے سے پوچھ رہا تھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا، شہاب: آپ ﷺ نے فرمایا؛ تم ہشام ہو

684. عَنْ عَلِيِّ بن أبي طالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّاهُ حَمْزَةَ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّاهُ بِعَمِّهِ جَعْفَرٍ قَالَ فَدَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا حسن: رواه أحمد (1370) واللفظ له. والبزار (657). وأبو يعلى (498). والطبراني في الكبير (102/3).

حضرت علی بن ابو طالبؓ سے روایت ہے جب حسن پیدا ہوئے تو ان کا نام حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوئے تو اپنے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ حضرت نے فرمایا؛ رسول ﷺ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا۔ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں

ان دونوں ناموں کو بدل دوں۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں کا نام حسن اور حسین رکھ دیا۔

685 . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ : قَالَ : كَانَ إِسْمِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدُ عَمْرٍو فَسَمَّانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ صحيح: رواه الحاكم (276/4)، والضياء في المختارة (904).

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ میرا نام زمانۂ جاہلیت میں عبد عمرو تھا۔ تو رسول ﷺ نے میرا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا۔

686 . عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنَّ أَمَةً لِعُمَرَ كَانَ لَهَا اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ الْعَجَمِ فَسَمَّاهَا عُمَرُ جَمِيْلَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهَا أَنْتِ جَمِيْلَةٌ فَقَالَ عُمَرُ خُذِيْهَا عَلَى رَغْمِ أَنْفِكِ صحيح: رواه ابن أبي عمر العدني في مسنده كما في المطالب العالية (2801).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کی ایک باندی تھی، اس کا کوئی عجمی نام تھا۔ حضرت عمر نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔ پھر عمرؓ نے کہا: میرے اور تیرے درمیان نبی کریم ﷺ فیصلہ فرمائیں گے، پھر ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تو جمیلہ ہے۔ تو عمرؓ نے فرمایا: یہ نام رکھ لو تمھارا بھلا ہو۔

687 . عَنْ هَانِئِ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ وَفَدَ النَّبِيَّ ﷺ فِي قَوْمِهِ فَسَمِعَهُمْ يُسَمُّوْنَ رَجُلًا عَبْدُ الْحَجَرِ فَقَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ قَالَ عَبْدُ الْحَجَرِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا أَنْتَ عَبْدُ اللهِ حسن: رواه ابن أبي شيبة (26421)، والبخاري في الأدب المفرد (811).

حضرت ہانی بن شریح سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک قوم کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے انھیں ایک آدمی کو عبدالحجر بلاتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: تمھارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا عبدالحجر۔ تو رسول ﷺ نے فرمایا: تم تو عبداللہ ہو۔

688 . عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ عَجُوْزٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ أَنْتِ قَالَتْ أَنَا جَثَّامَةُ الْمُزَنِيَّةُ فَقَالَ بَلْ أَنْتِ حَسَّانَةُ الْمُزَنِيَّةُ كَيْفَ أَنْتُمْ كَيْفَ حَالُكُمْ كَيْفَ كُنْتُمْ بَعْدَنَا قَالَتْ بِخَيْرٍ بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ تُقْبِلُ عَلَى هٰذِهِ الْعَجُوْزِ هٰذَا الْإِقْبَالَ فَقَالَ إِنَّهَا كَانَتْ تَأْتِيْنَا زَمَنَ خَدِيْجَةَ وَإِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيْمَانِ حسن: رواه الحاكم (1516/1)، والبيهقي في الشعب (8701).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک بڑھیا نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ میرے پاس موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: تم کون ہو؟ اس نے عرض کیا: میں قبیلہ مزنیہ کی جثامہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم حسّانہ مزنیہ ہو۔ تم لوگ کیسے ہو؟ تمھارا کیا حال ہے؟ اور تم ہمارے بعد کیسے تھے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ہم لوگ بخیر تھے۔ پھر جب وہ چلی گئی تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس بڑھیا سے آپ نے اس توجہ کے ساتھ گفتگو فرمائی کیوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عورت ہمارے پاس خدیجہؓ کے وقت میں آیا کرتی تھی۔ یقیناً صحبت کا حق یاد رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔

689. عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ الرَّجُلُ وَلَهُ الاسْمُ لَا يُحِبُّهُ حَوَّلَهُ وَلَقَدْ أَتَيْنَاهُ تِسْعَةً مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَكْبَرُنَا الْعِرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ فَبَايَعْنَاهُ جَمِيعًا مَعًا حسن: رواه ابنُ أبي عاصم في الآحاد والمثاني (1365)، والطبراني في الكبير (119/17).

حضرت عتبہ بن عبد سلمی نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب کوئی شخص آتا اور اس کا نام ایسا ہوتا، جو آپ کو ناپسند ہوتا، تو اس نام کو بدل دیتے۔ بنی سلیم کے ہم کل نو افراد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم میں سب سے بڑے عرباض بن ساریہ تھے۔ ہم سب نے ایک ساتھ آپ ﷺ سے بیعت کی۔

## 8۔ باب تحريم التسمي بملك الأملاك

## شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت

690. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي رِوَايَةٍ: أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ متفق عليه: رواه البخاري (6206)، ومسلم (2143: 20).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک سب سے بدترین نام اس شخص کا ہے جو اپنا نام شہنشاہ (یعنی بادشاہوں کا بادشاہ) رکھے۔ اللہ عزوجل کے سوا کوئی مالک نہیں ہے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: اللہ تعالی کے نزدیک قیامت کے دن سب سے برا نام اس شخص کا ہوگا، جس نے اپنا نام شہنشاہ رکھا۔

691. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ صحيح: رواه مسلم (2143: 21).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے نا پسندیدہ آدمی اور سب سے گندا، جس پر سب سے زیادہ غصہ ہو گا، وہ ہو گا جس کا نام شہنشاہ تھا، جب کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مالک نہیں ہے۔

## 9۔باب كراهة التسمي بأفلح ورباح ويسار ونجيح ونافع ويعلى وبركة

### افلح، رباح، یسار نجیح، نافع، یعلی اور برکۃ نام رکھنا ناپسندیدہ ہے

692 . عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ.صحيح: رواه مسلم (2136: 10).

سمرۃ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے یہ چار نام افلح، رباح، یسار اور نافع رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

693 . عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الْكَلاَمِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لاَ يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَلاَ تُسَمِّيَنَّ غُلاَمَكَ يَسَارًا وَلاَ رَبَاحًا وَلاَ نَجِيحًا وَلاَ أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلاَ يَكُونُ فَيَقُولُ لاَ إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلاَ تَزِيدُنَّ عَلَيَّ صحيح: رواه مسلم (2137).

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند یہ چار کلمے ہیں، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ان میں سے جس کو چاہو سب سے پہلے شروع کرو، کوئی نقصان نہیں ہے۔ اور تم اپنے غلام کا نام نہ یسار رکھو، نہ رباح، نہ نجیح اور نہ افلح۔ اس لیے کہ تم پوچھو گے کہ کیا وہ وہاں ہیں؟ اگر وہ نہیں ہو گا تو کہے گا: نہیں ہے۔ رسول ﷺ نے یہی چار نام فرمائے اور تم اس سے زیادہ مجھ سے نقل نہ کرنا۔

694 .عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ صحيح: رواه مسلم (2138). ورواه أبو داود (4960)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے چاہا کہ یعلی، برکۃ، افلح، یسار، نافع اور اس طرح

کے نام رکھنے سے منع کر دیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ اس کے بعد خاموش ہو گئے۔ آپ ﷺ نے کچھ نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ پھر حضرت عمرؓ نے منع کرنا چاہا، پھر آپ ﷺ نے بھی ارادہ ترک کر دیا۔

## 10۔ باب التكني بأكبر الأولاد

## بچوں میں سب سے بڑے کے نام کی کنیت رکھنا چاہیے

695. عَنْ هَانِئٍ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يَكْنُونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحْسَنَ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ. حسن: رواه أبو داود (4955)، والنسائي (5387).

حضرت ہانیؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی اپنی قوم کا وفد لے کر رسول ﷺ کے پاس آئے، رسول ﷺ نے ان لوگوں کو سنا کہ وہ انھیں ابوالحکم کی کنیت سے پکارتے ہیں۔ تو رسول ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا: حکم یعنی فیصلہ کرنے والا تو اللہ ہی ہے اور تمام فیصلے اسی کی طرف ہیں، تمھیں ابوالحکم کی کنیت کیوں دی گئی؟ انھوں نے عرض کیا: جب میری قوم والے کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو میرے پاس آتے ہیں اور میں ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں تو دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں۔ تو رسول ﷺ نے فرمایا: یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ تمھارے بیٹے کون ہیں؟ انھوں نے کہا: شریح، مسلم اور عبداللہ میرے بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ان میں سب سے بڑے کون ہیں؟ میں نے کہا: شریح۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم ابوشریح ہو۔

## 11۔ باب ما جاء في تكنية الصغير

## چھوٹے بچے کی کنیت رکھی جا سکتی ہے

696. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَآهُ قَالَ أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (6203)، ومسلم (2150).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ اخلاق والے تھے۔ میرا ایک بھائی ابوعمیر نامی تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ دودھ چھوڑ چکا تھا، جب آپ ﷺ تشریف لاتے اور اس کو دیکھتے تو مزاقاً

فرماتے: یا ابا عمیر ما فعل النغیر: اے ابو عمیر! تمھاری چڑیا کیا ہوئی۔ آپ اس کے ساتھ کھیلتے تھے۔

697. عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هَذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ. صحيح: رواه البخاري (5823).

ام خالد بنت خالد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے۔ اس میں ایک چھوٹی کالی خمیص تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، یہ چادر کس کو دی جائے؟ سب لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ام خالد کو میرے پاس لے آؤ۔ تو انھیں گود میں اٹھا کر لایا گیا۔ آپ ﷺ نے وہ چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انھیں پہنایا اور دعا فرمائی: جیتی رہو، تمھاری عمر دراز ہو۔ اور اس کپڑے میں ہرے اور زرد بیل بوٹے تھے۔) آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام خالد! یہ نقش و نگار سناہ ہیں اور سناہ کے معنی حبشی زبان میں خوب اور اچھے کے آتے ہیں۔

## 12۔ باب ما جاء في ترخيم الأسماء

### آواز میں نرمی پیدا کرنے کے لیے کسی لفظ کو گھٹا دینا

698. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا نَرَى. متفق عليه: رواه البخاري (6201)، ومسلم (2447: 91).

ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں، تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: آپ ﷺ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

699. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ ﷺ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ. متفق عليه: رواه البخاري (6202)، ومسلم (2323: 71).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ام سلیم مسافروں کے سامان کے ساتھ تھیں اور نبی کریم ﷺ کے غلام انجشہ عورتوں کے اونٹ ہانک رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے انجش! آہستہ ہانکو، جیسے آگینوں کو لے جاتے ہو۔

## 13۔باب في تكنية الرجل بأكثر من كنية

ایک سے زیادہ کنیت رکھنا جائز ہے

700. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ. متفق عليه: رواه البخاري (6204) ومسلم (2409).

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی کو ابو تراب کنیت سب سے پیاری تھی۔ اور اس کنیت سے انھیں پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے، کیوں کہ یہ کنیت خود نبی کریم ﷺ نے رکھی تھی۔ ایک دن وہ حضرت فاطمہؓ سے خفا ہو کر باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے آپ ﷺ ان کے پیچھے آئے اور فرمایا: یہ تو دیوار کے پاس لیٹے ہوے ہیں۔ آپ ﷺ آئے تو حضرت علی کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی۔ آپ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑتے ہوے فرمانے لگے: اے ابو تراب اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔

## 14۔باب التكنية بدون أولاد

اولاد کے بغیر کنیت رکھنا جائز ہے

701. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ صَوَاحِبِي لَهُنَّ كُنًى. قَالَ: فَاكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أُخْتِهَا وهو: عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: فَكَانَتْ تُكَنَّى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ. صحيح: رواه أبو داود (4970)، وأحمد (24756).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری تمام سہیلیوں کی کنیتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بیٹے عبداللہ کی کنیت اختیار کر لو۔ یعنی ان کی بہن اسماء کے لڑکے عبداللہ بن زبیر مراد ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ کی کنیت ام عبداللہ تھی۔

702. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَقَالَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ. صحيح: رواه أحمد (24619).

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ابن زبیر کو لے کر حاضر ہوی، آپ ﷺ نے ایک کھجور سے ان کی تحنیک کی اور فرمایا: یہ عبداللہ ہے اور تم ام عبداللہ ہو۔

703 .عَنْ عبد الله بن مسعود, أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَنَّاهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ يُولَدْ لَهُ صحيح: رواه الطبراني في الكبير (58/9)، والحاكم (313/3).

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ان کی کنیت ابو عبد الرحمن رکھی، حالاں کہ ان کا کوئی لڑکا نہیں تھا۔

704 عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِصُهَيْبٍ مَالَكَ تَكْتَنِي بِأَبِي يَحْيَى وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ قَالَ كَنَانِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِأَبِي يَحْيَى حسن: رواه ابن ماجه (3738)، وأحمد (23926).

حضرت حمزہ بن صہیبؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت صہیب سے پوچھا: تم نے ابو یحی کنیت کیوں اختیار کی، جب کہ تمھارا تو کوئی لڑکا نہیں ہے؟ حضرت صہیب نے فرمایا: رسول ﷺ نے میری کنیت ابو یحی رکھی۔

## 15۔باب تكنية النبي ﷺ عبد الله بن أبي بن سلول بأبي حباب قبل أن يسلم

نبی ﷺ نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کی کنیت اس کے قبول اسلام سے پہلے ابو حباب رکھی تھی

705 .أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ ،وَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فسارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ. وَفِي الْمُسْلِمِينَ الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ. خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وقَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ. فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا. فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا. فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ.قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ. فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ. فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ متفق عليه: رواه البخاري (6207)، ومسلم (1798).

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے۔ اس پر ایک فدکی چادر بچھی ہوی تھی۔ آپ ﷺ بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادۃ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ اور یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے، اور وہ دونوں چلے اور ان کا گزر ایک مجلس پر سے ہوا، جس میں عبد اللہ بن ابی بھی

تھا، اور عبد اللہ بن ابی ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔ اس مجلس میں مسلمان، مشرک بت پرست اور یہودی تھے اور مسلمانوں میں سے عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب مجلس پر چوراہے کا غبار اڑ کر پڑا تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا کہ ہم پر غبار نہ اڑاؤ۔ رسول ﷺ نے انھیں سلام کیا اور کھڑے ہو گئے، پھر سواری سے اتر کر انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید کی آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ اس پر عبد اللہ بن ابی سلول نے کہا: اے شخص! جو کلام تم نے پڑھا اس سے بہتر کلام نہیں ہو سکتا، اگر یہ حق ہے مگر ہماری مجلسوں میں آکر اس کے ذریعہ ہمیں تکلیف نہ دیا کرو۔ ہاں جو شخص (سننے کے لیے) آپ کے پاس آئے اس سے آپ بیان کرو۔ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں، کیوں کہ ہم اس کو پسند کرتے ہیں۔ اس معاملے میں مسلمانوں مشرکوں اور یہودیوں کے درمیان تو تو میں میں ہوئی۔ قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھا دیتے لیکن رسول ﷺ انھیں برابر خاموش کرتے رہے۔ آخر جب سب لوگ خاموش ہوئے تو آپ ﷺ اپنی سوار پر بیٹھے اور روانہ ہو گئے۔ جب سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے تو فرمایا: اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا، ابو حباب نے جو کہا۔ آپ کا اشارہ عبد اللہ بن ابی کی طرف تھا، اس نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں۔

## 16۔ باب ما جاء في التكني بأبي عيسى

### ابو عیسیٰ کنیت رکھنے کا بیان

706 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَرَبَ ابْنًا لَهُ يُكْنَى أَبَا عِيسَى وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ تَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَا يَكْفِيكَ أَنْ تُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَنَّانِي، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِنَّا فِي جَلْجَتِنَا فَلَمْ يَزَلْ يُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى هَلَكَ. حسن: رواه أبوداود (4963).

حضرت زید بن اسلمؒ نے اپنے والد کے حوالے سے بیان فرمایا: حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے ایک بیٹے کو سزا دی، جس نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی تھی اور مغیرہ بن شعبہ کی کنیت بھی ابو عیسیٰ تھی، تو حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا: کیا تمھارے لیے اتنا کافی نہیں ہے کہ تم اپنی کنیت ابو عبد اللہ رکھ لو۔ تو انھوں نے کہا: رسول ﷺ نے ہی میری کنیت ابو عیسیٰ رکھی تھی۔ عمر بن خطاب نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیے ہیں اور ہم سب ایک دوسرے کی طرح ہیں۔ چناں چہ حضرت مغیرہؓ وفات تک ابو عبد اللہ کنیت ہی رکھے ہوئے تھے۔

## 17۔ باب النهي عن التنابز بالألقاب

### برے القاب سے پکارنے کی ممانعت

707عَنْ أَبِي جُبَيْرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي بَنِي سَلِمَةَ :(وَلَا تَنَابَزُوا بِالأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الإِيمَانِ) قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلاَّ وَلَهُ اسْمَانِ أَوْ ثَلاثَةٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ يَا فُلانُ. فَيَقُولُونَ مَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا الِاسْمِ فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ (وَلَا تَنَابَزُوا بِالأَلْقَابِ).صحيح: رواه أبو داود (4962)، والترمذي (3268)، وابن ماجه (3741)، وأحمد (18288).

حضرت ابو جبیرہ بن ضحاکؓ کا بیان ہے کہ یہ آیت ہم بنو سلمہ کے بارے میں اتری تھی۔ وَلَا تَنَابَزُوا بِالأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الإِيمَانِ (الحجرات:11)اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو، ایمان لانے کے بعد فسوق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے۔ ابو جبیرۃ نے فرمایا: جب رسول ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اس کے دو یا تین نام نہ ہوں۔ رسول ﷺ کسی کو بلاتے اے فلاں! تو لوگ کہتے: اللہ کے رسول! چھوڑ دیجیے، وہ اس نام سے ناراض ہو جاتا ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوی: وَلَا تَنَابَزُوا بِالأَلْقَابِ اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔

## 18۔ باب كتابة أسماء الناس في السجلات

### لوگوں کے نام دفتروں میں درج کرنا جائز ہے

708.عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحْصُوا لِي كَمْ يَلْفِظُ الإِسْلامَ. قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّمِائَةِ إِلَى السَّبْعِمِائَةِ قَالَ إِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا . قَالَ فَابْتُلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لاَ يُصَلِّي إِلاَّ سِرًّا. وفي لفظٍ:" فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسِمِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسِمِائَةٍ".متفق عليه: رواه مسلم (149: 235) والبخاري (3060).

حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو لوگ مسلمان ہیں ان کے نام لکھ کر میرے پاس لے آؤ۔ ہم نے عرض کیا: آپ ہم پر خوف کھاتے ہیں جب کہ ہم تعداد میں چھ سو سے سات سو تک ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تم لوگ نہیں جانتے ہو کہ تمھیں آزمایا جائے گا۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: ہم آزمائے گئے یہاں تک کہ ہم میں کا ہر کوئی چھپ کر نماز پڑھتا تھا۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں۔ ہم نے آپ ﷺ کو ڈیڑھ ہزار آدمیوں کے نام لکھ کر دیے اور ہم نے کہا: کیا ہم اب بھی ڈریں گے جب کہ ہماری تعداد ڈیڑھ ہزار ہو چکی ہے۔

## 19۔باب الترهيب من ادعاء الرجل إلى غير أبيه وإلى غير مواليه

اپنے باپ اور آقاؤں کے علاوہ دوسرے کی جانب منسوب ہونے پر وعید

709. عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ. وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ. وفي لفظ البخاري: ((ومن دعا قوماً ليس فيهم فليتبوَّأ مقعده مِنَ النَّارِ)). متفق عليه: رواه مسلم (61) والبخاري (3508).

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا کسی اور کو اپنا باپ بنایا، تو اس نے کفر کیا اور جس شخص نے بھی اپنا نسب کسی ایسی قوم سے ملایا، جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔

710. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ. صحيح: رواه البخاري (3509).

حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے ساتھ کسی اور کو اپنا باپ بنالے، یا اپنی آنکھ کو وہ دکھائے جو اس نے نہیں دیکھا (یعنی جو چیز اس نے خواب میں نہیں دیکھی اس کے دیکھنے کا دعوی کرے) یا رسول ﷺ کی طرف ایسی حدیث منسوب کرے، جو آپ ﷺ نے بیان نہیں فرمائی۔

## 20۔باب جواز قول الرجل لغير ابنه: يابني ملاطفةً

دوسرے کے بچے کو اے میرے بیٹے کہہ کر بلانا جائز ہے

711. عن أنسٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ. صحيح: رواه مسلم (2151).

حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے مجھے اے میرے بیٹے کہہ کر بلایا۔

712. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ. قَالَ قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ أَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ. قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذَلِكَ. صحيح: رواه مسلم (2152).

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے زیادہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں نہیں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اتنی تکلیف اور رنج میں کیوں ہو، وہ تمھیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے بڑی چیزیں بھی اللہ کے لیے آسان ہیں۔

## 21۔باب يُدعى الناسُ بآبائهم يوم القيامة

## لوگ قیامت کے دن اپنے باپوں کے نام سے بلائے جائیں گے

قال الله تعالى ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ ۚ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُم بِهِ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ [الأحزاب: ٥].

”منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔ یہ، اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے اور اگر تمھیں معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو وہ تمھارے دینی بھائی اور رفیق ہیں۔ نادانستہ جو بات تم کہو، اس کے لیے تم پر کوئی گرفت نہیں ہے، لیکن اس بات پر گرفت ہے جس کام کا تم دل سے ارادہ کرو۔ اللہ درگزر کرنے والا رحیم ہے۔

713. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النبيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ. متفق عليه: رواه البخاري (6177)، ومسلم (1735: 9) واللفظ لمسلم..

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین اور آخرین کو جمع فرمائے گا، ہر بے وفائی کرنے والے کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا، اس وقت کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی غداری کا جھنڈا ہے۔

# 12. جموع ما جاء في آداب الكلام والألفاظ والرسائل

## آداب گفتگو الفاظ ورسائل کا بیان

## 1. باب في حفظ اللسان

## زبان کی حفاظت

قال الله تعالى: مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿١٨﴾ [سورة ق: ١٨].

”کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو“۔

714. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا، يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ، أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. متفق عليه: رواه البخاري (6477)، ومسلم (2988).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے، اس کے متعلق سوچتا نہیں کہ اس کے اثرات کیا ہوں گے، اس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور جا گرتا ہے جتنی کہ مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔

715. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُهُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ. صحيح: رواه البخاري (6478).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بندہ اللہ کو خوش کرنے کے لیے ایک بات زبان سے نکالتا ہے، اسے وہ کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا۔ مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالی اس کے درجے بلند فرماتا ہے اور کوئی بندہ اللہ کی ناراضی کا باعث بننے والا کوئی کلمہ زبان سے نکالتا ہے، اسے اس کی کوئی پروا نہیں ہوتی، لیکن وہ اس کی وجہ سے جہنم میں جا گرتا ہے۔

716. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ. صحيح: رواه البخاري (6474).

حضرت سہل بن سعد، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص دو جبڑوں کے درمیان چیز (یعنی زبان) اور دو پیروں کے درمیان والی چیز (یعنی شرم گاہ) کی (حفاظت) ضمانت دے گا، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

717. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔حسن: رواه الترمذي (2409)، وصححه ابن حبان (5703).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالی دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دونوں پیروں کے درمیان والی چیز یعنی (شرم گاہ) کے شر سے بچالیا وہ شخص جنت میں داخل ہو گیا۔

718. عنْ أبي موسى قَال: كنتُ أنا و أبو الدرداءِ عندَ رسولِ الله صلى الله عليه و سلم فقال: (( منْ حَفَظَ ما بَيْنَ فُقمَيْهِ ورِجْلَيْهِ دَخَلَ الجَنّة حسن: رواه أبو يعلى (7275)، والحاكم (358/4)، والبيهقي في شعب الإيمان (5371).

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں اور ابو درداء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز اور دونوں رانوں کے درمیان والی چیز کی حفاظت کرے گا جنت میں داخل ہو گا۔

719. عَنْ زَيْد بن اسلم، عَنْ ابيهِ قَال: أَخَذَ أبوبكر الصديق رضى الله تعالى عنه لِسانَه و قَال: قَالَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الجنّة صحيح: رواه ابن أبي الدنيا في الصمت (20).

حضرت زید بن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے بیان فرمایا: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی زبان پکڑلی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے جس شخص کو دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز اور دونوں پیروں کے درمیان والی چیز کے شر سے بچالیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

720. عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: سُئِلَ النبيّ صلى الله عليه و سلم عنْ أكثرِ مَا يدخُل الناس الجنةَ قال: التقوى وَحُسْنُ الخُلُقِ. وسُئِلَ عنْ أكثرِ ما يَدْخُل الناس النّارَ فقال: الفَمُ و الفَرْجُ حسن: رواه الترمذي (2004)، وابن حبان (476)، والحاكم (324/4).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا وہ کون سی چیز ہے، جس کی وجہ سے لوگ جنت میں زیادہ داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا تقوی اور اچھے اخلاق۔ اور دوسرا سوال کیا گیا: کیا چیز ہے جس کی وجہ سے لوگ جہنم میں زیادہ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "منہ اور شرم گاہ"۔

721. عَنْ عَدِيِّ بن حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: ﴿"أَيْمَنُ امْرِءٍ وَأَشْأَمُهُ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ". قَالَ وهب: يعني لِسَانُهُ. صحيح: رواه ابن حبان (5717)، والطبراني في الكبير (85/17).

حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی نیک بختی اور اس کی بد بختی اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز پر منحصر ہے۔ وہب نے کہا: اس کی زبان پر۔

722. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عَمْرٍو بن الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَمَتَ نَجَا. حسن: رواه الترمذي (2501)، وابن المبارك في الزهد (385)، وعبد الله بن وهب في الجامع (302).

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔

723. عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ، قَالَ ((قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ، قَالَ فَأَخَذَ صَلَّى اللّٰهُ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ: هَذَا. حسن: رواه الترمذي (2410)، وابن ماجه (3972)، وصحّحه ابن حبان (5699)، والحاكم (313/4).

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفیؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ: مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: میرا رب اللہ ہے اور اس پر جم جاؤ۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بارے میں آپ سب سے زیادہ کس بات سے ڈرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑی، پھر فرمایا: یہ۔

724. عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ. حسن: رواه الترمذي (2319)، وابن ماجه (2669)، وصحّحه ابن حبان (280)

حضرت بلال بن حارث مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک ساتھی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یقیناً تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالی کو خوش کرنے والی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ اس کے متعلق اس کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ وہ کوئی ایسی پر اثر بات ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت کی اپنی خوشنودی لکھ دیتا۔ اور تم میں سے کوئی اللہ کو ناراضی کرنے والی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے اور اس کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس کا برا اثر کیا پڑے گا، لیکن اس کی وجہ سے اللہ تعالی قیامت تک اس بندے سے اپنی ناراضی کو لکھ دیتا ہے۔

725. عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الخُدرِي مرفوعاً قَالَ : الأعضاءُ تُكفِرُ اللِسانَ تَقُوْلُ اِتّقِ اللهَ فِيْنا. فإن اِسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنا وَاِنْ اِعْوَجَجتَ اِعْوَجَجْنا حسن: رواه أبو داود الطيالسي (2323).

حضرت ابو سعید خدریؓ نے مرفوعاً روایت بیان کی ہے: سارے اعضائے انسانی زبان سے بیزار ہوتے ہیں ۔کہتے ہیں: ہمارے بارے میں تو اللہ تعالی سے ڈر۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

726. عَنْ أَبِي بَكَر الصِدّيق، عَنِ النبيّ ﷺ قَال: ((لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الجَسَدِ إلاّ يَشْكُوْ ذَرْبَ اللِسَانِ عَلى حِدَّتِهِ حسن: رواه أبو يعلى (5) –وعنه ابن السني في عمل اليوم والليلة (7)، وابن أبي الدنيا في الصمت (13)..

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسم کے تمام اعضا تیز زبان کی شکایت کرتے ہیں اس کی تیزی پر۔

727. عَنْ ابن عُمَر قَال، قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: ((لاَ تُكْثِرُوْا الكَلاَمَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الكَلاَمِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ قَسْوَةُ القَلْبِ وَ إِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللهِ القَلْبِ القَاسِي حسن: رواه الترمذي (2411)، والبيهقي في الشعب (4600).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ بات مت کرو۔ اس لیے کہ زیادہ بات چیت دل کے لیے سختی کا باعث ہوتی ہے اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سنگ دل انسان ہوتا ہے۔

728. عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بن مَسْعُوْد. أَنَّهُ ارْتَقَى الصَّفَا فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ. فَقَالَ: يَالِسَانُ، قُلْ خَيْرًا تَغْنَمْ، وَاسْكُتْ عَنْ شَرٍّ تَسْلَمْ. مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْدَمَ. ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَكْثَرُ خَطَايَا ابنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ. حسن: رواه الطبراني في الكبير (243/10)، وأبو نعيم في الحلية (107/4).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور اپنی زبان پکڑلی اور کہنے لگے: اے زبان! بھلی بات کہہ فائدے میں رہے گی۔ بری بات کہنے سے خاموش رہ، سلامت رہے گی، اس سے پہلے کہ تو شرمندہ ہو جائے۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ابن آدم سے زیادہ تر خطائیں اس کی زبان کی وجہ سے سرزد ہوتی ہیں۔

729. عَنْ أَسْوَدَ بن أَصْرَمَ الْمُحَارِبِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ بِإِبِلٍ لَهُ سِمَانٍ إِلَى الْمَدِينَةِ فِي زَمَنِ مَحْلٍ وَجُدُوبٍ مِنَ الأَرْضِ فَلَمَّا رَآهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَجِبُوا مِنْ سِمَنِهَا ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلرَّسُولِ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأُتِيَ بِهَا ، فَخَرَجَ إِلَيْهَا ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا ، فَقَالَ لِمَ جَلَبْتَ إِبِلَكَ هَذِهِ قَالَ أَرَدْتُ بِهَا خَادِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ عِنْدَهُ خَادِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ بن عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : عِنْدِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَائْتِ بِهَا فَجَاءَ بِهَا عُثْمَانُ فَلَمَّا رَآهَا أَسْوَدُ قَالَ مِثْلَهَا أُرِيدُ فَقَالَ عِنْدَكَ فَخُذْهَا فَأَخَذَهَا أَسْوَدُ، وَقَبَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِبِلَهُ فَقَالَ أَسْوَدُ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي قَالَ هَلْ تَمْلِكُ لِسَانَكَ قَالَ فَمَا أَمْلِكُ إِذَا لَمْ أَمْلِكْهُ قَالَ أَفَتَمْلِكُ يَدَكَ قَالَ فَمَاذَا أَمْلِكُ إِذَا لَمْ أَمْلِكْ يَدِي قَالَ فَلا تَقُلْ بِلِسَانِكَ إِلا مَعْرُوفًا وَلا تَبْسُطْ يَدَكَ إِلا إِلَى خَيْرٍ .صحيح: رواه الطبراني في الكبير (256257/1)، والبيهقي في الشعب (4583).

اسود بن اصرم محاربی سے روایت ہے کہ جب زمین قحط زدہ تھی تو وہ موٹے تازے اونٹ لے کر مدینہ منورہ آئے۔ جب اہل مدینہ نے ان اونٹوں کو دیکھا، تو ان کے موٹاپے سے خوش ہو گئے۔ میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے ان اونٹوں کو منگوایا تو وہ لائے گئے، آپ ﷺ باہر تشریف لائے، ان کو دیکھا اور فرمایا: "تم اپنے یہ اونٹ کیوں لائے ہو؟" اسود بن احرم نے کہا: میں ان کے بد لے ایک خادم چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خادم کس کے پاس ہے ؟ عثمان بن عفان ؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو لے آؤ۔ حضرت عثمان خادمہ لے آئے۔، جب اسود نے اس کو دیکھا تو کہا میں ایسی ہی خادمہ چاہتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمھارے لیے ہی ہے اس کو لے لو۔ اسود نے وہ خادمہ لے لی اور رسول اللہ ﷺ نے بدلے میں ان کا اونٹ لیا۔ اسود نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنی زبان پر قابو رکھتے ہو؟ اسود نے کہا: اگر میں اس پر قابو نہ رکھوں تو کس پر قابو رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھ پر قابو رکھتے ہو، انھوں نے کہا: اگر میں اپنے ہاتھ پر قابو نہ رکھوں تو کس پر قابو رکھوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان سے کچھ نہ کہو سوائے بھلی بات کے، اور اپنا ہاتھ نہ پھیلاؤ سوائے خیر کی طرف۔

730عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَصْحَابُهُ مَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا نَبِيَّ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي فِي أَنْ أَتَقَدَّمَ إِلَيْكَ عَلَى طِيبَةِ نَفْسٍ قَالَ نَعَمْ فَاقْتَرَبَ مُعَاذٌ إِلَيْهِ فَسَارَا جَمِيعًا فَقَالَ مُعَاذٌ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ يَوْمَنَا قَبْلَ يَوْمِكَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ شَيْءٌ وَلَا نَرَى شَيْئًا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَأَيُّ الأَعْمَالِ نَعْمَلُهَا بَعْدَكَ فَصَمَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

فَقَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِعْمَ الشَّيْءُ الْجِهَادُ وَالَّذِي بِالنَّاسِ أَمْلَكُ مِنْ ذٰلِكَ فَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ نِعْمَ الشَّيْءُ الصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ فَذَكَرَ مُعَاذٌ كُلَّ خَيْرٍ يَعْمَلُهُ ابْنُ آدَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَادَ بِالنَّاسِ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَاذَا بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي عَادَ بِالنَّاسِ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَأَشَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى فِيهِ قَالَ الصَّمْتُ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ قَالَ وَهَلْ نُؤَاخَذُ بِمَا تَكَلَّمَتْ بِهِ أَلْسِنَتُنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخِذَ مُعَاذٍ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ. أَوْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ. وَهَلْ يُكَبُّ النَّاسُ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ إِلَّا مَا نَطَقَتْ بِهِ أَلْسِنَتُهُمْ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ عَنْ شَرٍّ قُولُوا خَيْرًا تَغْنَمُوا وَاسْكُتُوا عَنْ شَرٍّ تَسْلَمُوا صحيح: رواه الحاكم (286287/4) والسياق له، والطبراني في الكبير كما في جامع المسانيد لابن كثير (4914).

حضرت عبادۃ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھی آپ ﷺ کے آگے تھے۔ معاذ بن جبل نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ نے مجھے بطیب خاطر اجازت دی کہ میں آپ کے پاس آؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ معاذ آپ ﷺ کے قریب آگئے اور دونوں ایک ساتھ چلنے لگے۔ معاذ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارا دن آپ کے دن سے پہلے ہو، بھلا بتائیے اگر کچھ ہو جائے اور ان شاء اللہ ہم ایسا کچھ نہیں دیکھیں گے۔ کون سے ایسے اعمال ہیں کہ آپ کے بعد ہم ان پر عمل کریں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد کیا ہی بہترین چیز ہے اور لوگ اس سے زیادہ جو عمل کر سکتے ہیں وہ روزہ اور صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور صدقہ کیا ہی بہتر چیز ہے۔ معاذ نے ہر اس بھلائی کا ذکر کیا جو ابن آدم کر سکتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور لوگوں کے پاس اس سے بہتر چیز لوٹ آئی ہے۔ معاذ نے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس سے بہتر کیا چیز لوگوں کے پاس لوٹ کر آئی ہے؟ معاذ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: خاموشی اختیار کرنا سوائے بھلی بات کے۔ حضرت معاذ نے کہا: ہماری زبانوں کی کہی ہوئی باتوں پر بھی ہمارا مواخذہ ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے معاذ کی ران پر مارا اور فرمایا: "اے معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے۔ یا اس بات کے علاوہ اللہ نے جو چاہا کہ آپ کہیں۔ آپؐ نے فرمایا: لوگ اپنی زبان سے کہی ہوئی باتوں کی وجہ سے ہی جہنم میں منہ کے بل گرائے جاتے ہیں۔ پس جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے بھلی بات کہنی چاہیے اور بری بات کہنے سے خاموش رہنا چاہیے۔ بھلی بات کہو فائدے میں رہو گے اور بری بات کہنے سے چپ رہو سلامت رہو گے۔

## 2۔ باب أن المؤمن يتكلم بخير أو يسكت

### مومن بھلی بات کہتا ہے یا خاموش رہتا ہے

731. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَضِيَافَتُهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ متفق عليه: ورواه البخاري (6019)، ومسلم (48: 14) عقب الحديث (1726).

حضرت ابو شریح کعبیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ پڑوسی کا اکرام کرے۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اس کا انعام ایک دن اور ایک رات ہے اور اس کی مہمان نوازی تین دن ہے۔ اس کے بعد جو بھی میزبانی ہو گی وہ صدقہ شمار ہو گی۔ مہمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اس کو تنگی مبتلا کر دے۔

732. عن أنس بن مالكٍ قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : ثلاث مرارٍ رَحِمَ اللهُ امرأً تَكَلَّمَ فَغَنِمَ أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ حسن: رواه البيهقي في الشعب (4589) وابنُ أبي الدنيا في الصمت (41).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اللہ تعالی اس شخص پر رحم فرمائے جو بھلی بات کہہ کر اجر و ثواب سے مالامال ہو گیا یا خاموش رہ کر گناہ اور سزا سے بچ گیا۔

## 3۔ باب طيب الكلام

### خوش گفتاری

733. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَسُولِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ متفق عليه: رواه البخاري (6023)، ومسلم (1016: 68).

حضرت عدی بن حاتمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے جہنم کا تذکرہ فرمایا اور اس سے پناہ طلب کی اور تین مرتبہ چہرے سے نفرت کا اظہار فرمایا، پھر فرمایا: جہنم کی آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی سہی صدقہ کر کے۔ اگر نہ پاؤ تو بھلی بات کہہ کر ہی سہی۔

## 4۔باب جواز الهمس

### آہستہ گفتگو کرنے کا جواز

734. عَنْ صُهَيْب قَالَ: كَانَ رَسُولَ ﷺ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ صحيح: رواه الترمذي (3340).

حضرت صہیب نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو آہستہ سے کچھ پڑھتے تھے۔

## 5۔باب المتشدق في الكلام

### گفتگو میں باچھیں کھولنے والے کا بیان

735. عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ((إِنَّ اللهَ يَبْغَضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تخلل الباقرة بلسانها حسن: رواه أبو داود (5005)، والترمذي (2853)، وأحمد (6543).

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آدمیوں میں سے اس بلیغ زبان والے شخص کو ناپسند کرتا ہے، جو اپنی زبان کو گائے کے جگالی کرنے کی طرح بار بار پھیرتا ہے۔

## 6۔باب ما جاء في حسن البيان والشعر والرجز والحداء

### عمدہ تقریر، شعر رجز اور حدی کا بیان

736. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ رَجُلاَنِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا. فَعَجِبَ النَّاسُ - يَعْنِي لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا. أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ. صحيح: رواه البخاري (5767).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ مشرق سے دو آدمی آئے اور ان دونوں نے تقریر کی۔ ان کی تقریر سن کر لوگوں نے حیرت کا اظہار کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً بعض تقریریں جادو اثر ہوتی ہیں۔

737. عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ. فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلاَةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلاَةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا. صحيح: رواه مسلم (869).

حضرت ابو وائلؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمار نے مختصر اور بلیغ خطبہ دیا، جب منبر سے نیچے اتر آئے تو ہم نے عرض کیا: اے ابو یقظان! واقعی آپ نے بلیغ اور مختصر خطبہ دیا۔ اگر آپ اور لمبا کرتے تو بہتر ہوتا۔ حضرت عمار

نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یقیناً آدمی کا نماز کو لمبی کرنا اور اپنے خطبہ کو مختصر کرنا، اس کی سمجھ داری کی نشانی ہے، لہٰذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو اور یقیناً بعض تقریروں میں جادو ہوتا ہے۔

738. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَشِرَارُ النَّاسِ الَّذِينَ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ أَحْيَاءً وَالَّذِينَ يَتَّخِذُونَ قُبُورَهُمْ مَسَاجِدَ حسن: رواه أحمد (4342).

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: یقیناً بعض تقریریں جادو ہوتی ہیں، بدترین لوگ وہ ہیں جن پر قیامت کی گھڑی آئے اور وہ زندہ ہوں، اور وہ لوگ جو اپنی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیں۔

739. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً. صحيح: رواه البخاري (6145).

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

740. عن عائشة أن النبي ﷺ قال إن من الشعر حكمة. صحيح: رواه البزار -كشف الأستار (2101، 2102).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً بعض اشعار حکمت سے پُر ہوتے ہیں۔

741. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا حسن: رواه أبو داود (5011)، والترمذي (2845)، وابن ماجه (3756)، وابن حبان (5778).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپؐ سے بات چیت کرنے لگا، (اس کی گفتگو سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً بعض تقریریں جادو ہوتی ہیں اور بعض اشعار حکیمانہ ہوتے ہیں۔

742. عَنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ ((هِيهْ)) فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ هِيهْ ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ هِيهْ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ، زَادَ فِي رِوَايَةٍ: فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شِعْرِهِ. صحيح: رواه مسلم (2255).

حضرت شرید نے بیان فرمایا: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابوصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں۔ میں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: پڑھو، میں نے ایک شعر پڑھ کر سنا دیا۔ آپؐ نے فرمایا: اور پڑھو، تو میں نے دوسرا شعر پڑھا۔ آپ نے فرمایا: اور پڑھو۔ یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو سو اشعار سنا دیے۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ وارد ہیں: قریب تھا کہ وہ اپنے اشعار کی وجہ سے مسلمان ہو جاتا۔

743. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ. متفق عليه: رواه البخاري (6147)، ومسلم (2256).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے سچا کلام جو کسی شاعر نے کہا ہے لبید کا کلام ہے۔ سنو! اللہ کے سوا ہر چیز لغو ہے اور قریب تھا کہ امیہ بن ابو صلت مسلمان ہو جاتا۔

744. عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى عَلَى أَزْوَاجِهِ، وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ. قَالَ: قَالَ أَبُو قِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ. متفق عليه: رواه البخاري (6149)، ومسلم (2323: 71)

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی بیویوں کے پاس آئے، جو اونٹوں پر سوار جا رہی تھیں، اور ایک اونٹوں کو چلانے والے تھے، ان کا نام انجشہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تمھارا بھلا کرے اے انجشہ! آبگینوں کو آہستہ سے لے کر چلو، ابو قلابہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے متعلق ایسے الفاظ استعمال فرمائے، اگر تم میں کوئی شخص ان کو استعمال کرے تو تم اس کا مذاق بنا لیتے (یعنی آبگینوں کو نرمی سے لے کر چلو)۔

745: عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا مَعَ النِّسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَسُوقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَيْ أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ صحيح: رواه أحمد (27116)، والنسائي في عمل اليوم والليلة (530). والطبراني (121/25).

حضرت ام سلیمؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے ساتھ تھیں۔ اور ایک اونٹوں کو چلانے والے ان کے اونٹ چلا رہے تھے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! آبگینوں کو آہستہ لے کر چلو۔

746. عَنِ الْهَيْثَمِ بْنُ أَبِي سِنَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَصَصِهِ، يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا ... بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ... إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

صحيح: رواه البخاري (6151).

حضرت ہیثم بن ابو سنان سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوہریرہؓ سے سنا۔ وہ اپنے واقعات میں نبی کریم ﷺ کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے: یقیناً تمھارا بھائی کوئی بری بات نہیں کہتا۔

آپ کا اشارہ ابن رواحہ کی طرف تھا۔ اپنے اشعار میں ابن رواحہ نے یوں کہا تھا: "ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، اس وقت جب فجر کی روشنی پھٹ کر پھیل جاتی ہے۔ انھوں نے ہمیں گم راہی کے بعد ہدایت کا راستہ دکھایا، ہمارے دل اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جو کچھ فرمایا وہ ضرور واقع ہو گا۔ آپؐ رات اس طرح گزارتے ہیں کہ آپ کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے جب کہ کافروں کی خواب گاہیں بوجھل رہتی ہیں۔

747. عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلاَّ إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ. وفِي رِوَايَةٍ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ، فَعَثَرَ، فَدُمِيَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ: هَلْ أَنْتِ إِلا إِصْبَعٌ دُمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ. متفق عليه: رواه البخاري (2802)، ومسلم (1796: 112).

حضرت جندب بن ابو سفیانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگلی کسی لڑائی میں زخمی ہو گئی تھی۔ آپؐ نے انگلی سے مخاطب ہو کر فرمایا: تیری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سوا کیا ہے، اور جو کچھ ملا ہے اللہ کے راستے میں ملا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: نبی کریم ﷺ راستے سے گزر رہے تھے۔ اچانک راستے میں پڑے کسی پتھر سے آپؐ کو ٹھوکر لگی، آپ کی انگلی زخمی ہو گئی۔ تو آپ ﷺ نے انگلی سے مخاطب ہو کر فرمایا: تیری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سوا کیا ہے، اور جو کچھ ملا ہے اللہ کے راستے میں ملا ہے۔

748. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؛ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا فَقَالَ لِي مَا لَكَ فَقُلْتُ فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ.

متفق عليه: رواه البخاري (4196) ورواه مسلم (1802: 123).

حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے۔ رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا۔ قوم میں سے ایک صاحب نے عامر سے کہا: اے عامر! کیا تم ہمیں اپنے کچھ اشعار نہیں سناؤ گے؟ اور عامر ایک شاعر تھے۔ وہ اس فرمائش پر سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے۔ "اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا۔ نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے، بس ہماری مغفرت فرما جب تک ہم ڈرتے رہیں، ہماری جانیں تیرے لیے فدا ہیں۔ اگر دشمنوں سے ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھنا اور ہم پر سکینت نازل فرمانا۔ جب ہمیں باطل کی طرف بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کرتے ہیں، آج وہ چلا چلا کر میدان میں آئے ہیں"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حدی خواں کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: عامر بن اکوع۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ان پر رحم فرمائے۔ اے اللہ کے نبی! ان پر تو شہادت واجب ہو گئی۔ ابھی مزید ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ اس کے بعد طویل حدیث کا ذکر کیا ہے۔ اور اسی میں یہ ہے کہ سب لوگ صف بستہ ہو گئے۔ عامر کی تلوار چھوٹی تھی۔ جب انھوں نے یہودی کی پنڈلی پر وار کرنا چاہا تو خود انھیں کی تلوار سے ان کے گھٹنے کا اوپری حصہ زخمی ہو گیا، اور اس کی وجہ سے ان کی شہادت ہوئی۔ پھر جب لشکر واپس ہو رہا تھا۔ سلمہ بن اکوع کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا ہے؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کا سارا عمل بے کار ہو گیا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے، انھیں تو دہرا اجر ملے گا۔ پھر آپؐ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا، انھوں نے مشقت اٹھائی اور جہاد کیا۔ شاید ہی کوئی عربی ہو، جس نے ایسی مثال قائم کی ہو۔

749. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ. قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنَّمَا تَرْمُونَهُمْ بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ. صحيح: رواه أحمد (27174، 15785)، والطبراني في الكبير (75/19)، وصحّحه ابن حبان (5786).

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: یقیناً شعر کے تعلق سے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ جو کچھ مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان سے جہاد کرتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ گویا تم ان اشعار کے ذریعہ ان پر تیر اندازی کر رہے ہو۔

## 7- باب ما جاء في إنشاد الشعر

### اشعار پڑھنا جائز ہے

750. عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ أَوِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ. صحيح: رواه مسلم (2322: 69).

حضرت سماک بن حربؓ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن سمرہؓ سے دریافت کیا کہ کیا آپ ﷺ کی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے؟ انھوں نے عرض کیا؟ ہاں۔ بہت زیادہ۔ آپ ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنے مصلے پر ہی تشریف فرما ہوتے تھے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو اٹھ جاتے۔ صحابہ کرام آپ کی موجودگی میں گفتگو کرتے رہتے تھے اور کبھی زمانۂ جاہلیت کا بھی تذکرہ ہو جایا کرتا تھا تو صحابہ کرام ہنسا کرتے تھے اور آپ ﷺ مسکراتے تھے۔

751. عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ، فَكَانَ طَوِيلَ الصَّمْتِ، قَلِيلَ الضَّحِكِ، وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ عِنْدَهُ الشِّعْرَ، وَأَشْيَاءَ مِنْ أُمُورِهِمْ، فَيَضْحَكُونَ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ. حسن: رواه أحمد (20810) –واللفظ له، والترمذي (2850)، وصححه ابن حبان (5781). ورواه البخاري في الاستسقاء (1008)

حضرت سماکؒ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن سمرہؓ سے پوچھا: کیا آپ نبی ﷺ کی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ زیادہ تر خاموش رہا کرتے تھے۔ اور بہت کم ہنسا کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی موجودگی میں اشعار پڑھا کرتے تھے۔ اور دیگر اپنے بہت سارے معاملات کا تذکرہ کرتے تھے۔ وہ سب ہنسا کرتے تھے، اور آپ ﷺ کبھی مسکرا دیا کرتے تھے۔

752. عن أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُولُ: خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ ... الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ
ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ ... وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ
فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَفِي حَرَمِ اللهِ تَقُولُ الشِّعْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ حسن: رواه الترمذي (2847)، والنسائي (2873)، وابن خزيمة (2680)، وابن حبان (5788).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرۃ القضا کے موقعہ پر مکہ میں داخل ہوئے اور عبداللہ بن رواحہؓ آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے، اور وہ یہ اشعار پڑھ رہے تھے: اے کافروں کی اولاد! ان کا راستہ چھوڑ دو، آج ہم لوگ تمھیں قرآن مجید کے حکم پر ایسی مار ماریں گے کہ کھوپڑی اپنی جگہ سے ہٹ جائے گی اور وہ مار دوست کو اپنے دوست سے غافل کر دے گی۔ تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا: اے ابن رواحہ! رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور اللہ عزوجل کے حرم میں اس طرح کے اشعار کہہ رہے ہو؟ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: انھیں چھوڑ دو، تیر اندازی سے زیادہ تیزی کے ساتھ یہ اشعار ان کافروں پر اثر کریں گے۔

753. عن عائشةَ قالتْ: سُئِلَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الشِّعْرِ فقال: هوَ كلامٌ فحسنُهُ حسنٌ وقبيحُهُ قَبِيحٌ حسن: رواه أبو يعلى (4760)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے شعر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک کلام ہے۔ اس میں جو اچھائی، وہ اچھائی ہے اور اس میں جو برائی ہے، وہ برائی ہے۔

## 8- باب الترهيب من الشعر الذي يصدُّ عن ذكر الله

### ایسے اشعار پر وعید ہے جو اللہ کی یاد سے روک دیں

754. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا متفق عليه: رواه البخاري (6155)، ومسلم (2257).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ (برے) شعر سے بھرا ہو۔

755. عَنْ ابنِ عُمر، عَنِ النبيِّ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

صحيح: رواه البخاري (6154).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ (برے) اشعار سے بھرا ہو۔

756. عَنْ سَعدِ ابن أبي وقاص، عَنِ النبيِّ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا صحيح: رواه مسلم (2258).

حضرت سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ برے اشعار سے بھرا ہو۔

757. عَنْ أَبُو نَوْفَلِ بْنُ أَبِي عَقْرَبٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُتَسَامَعُ عِنْدَهُ الشِّعْرُ قَالَتْ كَانَ أَبْغَضَ الْحَدِيثِ إِلَيْهِ صحيح: رواه أحمد (25020، 25150)، وإسحاق بن راهويه (1687).

حضرت ابونوفل بن ابوعقرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں لوگ آپس میں اشعار سنتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: یہ بات آپ ﷺ کو سب سے زیادہ ناپسند تھی۔

758. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا .صحيح: رواه مسلم (2259).

هذا الحديث خاص بهذا الرجل الذى لعله كان ينشد فى الفواحش والبواطل، ويحمل عليه كل من يفعل ذلك، وأما إنْ كان الشعر فى مدح النبى ﷺ والدفاع عنه، والدعوة إلى توحيد الله عز وجل وإلى الإسلام، والردّ على الكفر والشرك فإنه حسن ومطلوب كما جاء فى الأحاديث الصحيحة. وقوله: لأن يمتلئ جوف رجل قيحا أى ليس فى قلبه شيء من القرآن.

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام عرج میں جا رہے تھے۔ اتنے میں ایک شاعر گاتا ہوا سامنے آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان کو لے لو یا شیطان کو روک دو۔ کسی شخص

کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ (برے اور گندے) اشعار سے بھرا ہو۔ یہ حدیث اس آدمی کے ساتھ مخصوص ہے۔ شاید وہ کوئی فحش اور باطل قسم کے اشعار گا رہا تھا، اور جو بھی اس طرح کے اشعار کہے گا اس کو اسی پر محمول کیا جائے گا۔ اور اگر اشعار نبی کریم ﷺ کی تعریف اور آپؐ کے دفاع میں ہو، توحید اور اسلام کی دعوت پر مبنی ہوں، اور ساتھ ہی کفر و شرک کے رد میں ہوں تو یہ بہتر ہے اور یہی مطلوب ہے، جیسا کہ صحیح احادیث میں آیا ہے۔

## 9- باب هجاء المشركين

## مشرکین کی ہجو

759. عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ، وَجِبْرِيلُ مَعَكَ متفق عليه: رواه البخاري (6153)، ومسلم (2486).

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان بن ثابتؓ سے فرماتے ہوئے سنا: ان کی ہجو کرو، اور جبرئیل علیہ السلام تمھارے ساتھ ہیں۔

760. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ: يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَيَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ متفق عليه: رواه البخاري (6152)، ومسلم (2485: 152).

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حسان بن ثابتؓ کو حضرت ابو ہریرہؓ سے گواہی طلب کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: اے ابو ہریرہ! میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دو، اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید فرما۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: ہاں۔

761. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ، وَقَالَ عُرْوَةُ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ لَا تَسُبُّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ متفق عليه: رواه البخاري (6150)، ومسلم (2489).

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: حضرت حسان بن ثابت نے مشرکین کی ہجو کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے

اجازت چاہی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نسب کا کیا کرو گے، تو احسان نے کہا: میں ان میں سے آپ کو ایسے نکال لوں گا، جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ اور حضرت عروہؓ نے فرمایا: میں حضرت عائشہ کی موجودگی میں حضرت حسان بن ثابتؓ کو برا بھلا کہنے لگا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا: انھیں برا بھلامت کہو، کیوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے تھے۔

762: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ. قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ متفق عليه: رواه البخاري (3212)، ومسلم (2485).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کا گزر حسان بن ثابتؓ پر سے ہوا، اور وہ مسجد میں بیٹھ کر اشعار پڑھ رہے تھے، تو حضرت عمرؓ نے انھیں گھور کر دیکھا، تو حسان نے کہا: میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھتا تھا جب اس میں وہ ذات گرامی موجود تھی جو تم سے بہتر تھی۔ پھر وہ حضرت ابوہریرہؓ کی طرف متوجہ ہوے اور کہا: اے ابوہریرہؓ! میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوے سنا ہے "میری طرف سے مشرکوں کو جواب دو، اے اللہ روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید فرما"؟ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: ہاں۔

## 10- باب الترهيب من التعدي في الهجاء

### ہجو میں حد سے تجاوز کرنے پر وعید

763. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً لَرَجُلٌ هَاجَى رَجُلًا فَهَجَا الْقَبِيلَةَ بِأَسْرِهَا وَرَجُلٌ انْتَفَى مِنْ أَبِيهِ وَزَنَّى أُمَّهُ صحيح: رواه ابن ماجه (3761) والسياق له، والبخاري في الأدب المفرد (874)، وصحّحه ابن حبان (5785).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے کہ ایک آدمی نے ایک آدمی کی ہجو کی، تو اس نے پورے قبیلے کی ہجو کر دی۔ اور دوسرا بڑا جھوٹا وہ ہے جو اپنے باپ سے نسبی تعلق توڑتا ہے اور اپنی ماں کو بدکار قرار دیتا ہے۔

## 11- باب إذا كانوا ثلاثة لا يتناجى اثنان دون الثالث

### جب تین افراد ہوں گے تو تیسرے کو چھوڑ کر دو لوگ سرگوشی نہ کریں

قال الله تعالى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں نہیں کرو، بلکہ نیکی اور تقوی کی باتیں کرو۔ اس اللہ سے ڈرتے رہو، جس کے حضور تمھیں حشر میں پیش ہونا ہے۔"۔

764. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ. متفق عليه: رواه مالك في الكلام (14) والبخاري (6288)، ومسلم (2183).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ تین افراد ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو لوگ آپس میں سرگوشی نہ کریں۔

765. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجَلَ أَنْ يُحْزِنَهُ متفق عليه: رواه البخاري (6290)، ومسلم (2184: 37).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم لوگ تین افراد ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر، دو لوگ سرگوشی نہ کریں، یہاں تک کہ لوگوں سے مل جاؤ، یہ اس وجہ سے کہ یہ چیز اس کو غم زدہ کر دے گی۔

## 12- باب كراهية الدخول بين الاثنين المتناجيين

## دو سرگوشی کرنے والوں کے بیچ دخل اندازی کرنا ناپسندیدہ ہے

766. عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُنَاجِي رَجُلًا، فَدَخَلَ رَجُلٌ بَيْنَهُمَا، فَضَرَبَ صَدْرَهُ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَنَاجَى اثْنَانِ فَلَا يَدْخُلْ بَيْنَهُمَا الثَّالِثُ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا حسن: رواه الإمام أحمد (6225) والدارقطني في العلل (177/13) أبو نعيم في حلية الأولياء (198/8)

حضرت سعید مقبریؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کو ایک شخص کے ساتھ رازدارانہ گفتگو کرتے ہوئے دیکھا۔ اتنے میں ایک شخص ان دونوں کے بیچ داخل ہوا۔ ابن عمرؓ نے اس کے سینے پر مارا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو لوگ سرگوشی کر رہے ہوں تو تیسرا ان کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو۔

## 13۔ باب من يناجي بين يدي الناس
## لوگوں کے سامنے سرگوشی کر سکتے ہیں

767. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ، لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي، مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ؟ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سِرَّهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ، لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ أَمَّا الآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الآنَ مَرَّتَيْنِ، ((وَإِنِّي لاَ أُرَى الأَجَلَ إِلاَّ قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ)). قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الأُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ. متفق عليه: رواه البخاري (6285)، ومسلم (2450: 98) ك. والسياق لمسلم.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بیان فرمایا: نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ ان میں سے کوئی نہیں ہٹی تھیں۔ اتنے میں حضرت فاطمہ چلتی ہوی تشریف لائیں۔ ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے ذرا خطا نہیں کرتی تھی۔ جب آپ ﷺ نے انھیں دیکھا تو خوش آمدید کہا۔ پھر فرمایا: مرحبا میری بیٹی ! اوراپنے دائیں یا بائیں ان کو بیٹھایا ، پھر ان سے سرگوشی کی ، تووہ بہت زیادہ روئیں ۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی پریشانی دیکھی تو دوبارہ سرگوشی کی، تووہ ہنسنے لگیں۔ تو میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کے درمیان سرگوشی اور رازداری کے لیے تمھیں خاص کیا۔ پھر آپ رونے لگیں؟ جب رسول اللہ ﷺ اٹھ گئے، میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا سرگوشی فرمائی؟ توفاطمہ نے کہا: میں رسول اللہ کے راز کے ظاہر نہیں کروں گی؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے حضرت فاطمہ سے کہا میرا جو حق آپ پر ہے میں اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتادیں؟ انھوں نے کہا کہ اب بتاسکتی ہوں۔ جب پہلی مرتبہ آپؐ نے مجھ سے سرگوشی کی، تومجھے بتایا کہ حضرت جبرئیل علیہ

السلام ہر سال میرے ساتھ قرآن کا ایک دور کرتے تھے، اس سال انھوں نے اس کے دو دور کیے، میں سمجھتا ہوں کہ موت کا وقت قریب آچکا ہے۔ تم اللہ سے ڈرتی رہو، اور صبر کرو، کیوں کہ میں تمھارے لیے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں۔ بتایا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اسی وجہ سے تھا۔ جب آپؐ نے میری پریشانی دیکھی تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم جنت میں اہل ایمان کی عورتوں کی سردار ہو گی، یا فرمایا کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی، اس وقت جو میری خوشی تھی اس کی وجہ یہی تھی۔

768 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَإٍ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى مُوسَى أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ. متفق عليه: رواه البخاري (6291)، ومسلم (1062: 141).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک انصاری نے کہا: اس تقسیم سے اللہ کی رضا مقصود نہ تھی، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں گا، میں آیا اور آپؐ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ میں نے آہستہ سے وہ بات آپؐ کو بتادی، آپ ﷺ غضب ناک ہو گئے اور آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موسیٰ پر اللہ کی رحمت ہو، وہ اس سے زیادہ ستائے گئے اور انھوں نے صبر کیا۔

769. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. متفق عليه: رواه البخاري (6292)، ومسلم (376: 124).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نماز کھڑی ہو گئی اور ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کر رہا تھا۔ وہ برابر آپ ﷺ سے سرگوشی کرتا رہا، یہاں تک کہ آپؐ کے ساتھی سو گئے۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔

## 14۔ باب حفظ السر

### راز کی حفاظت

770. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ، وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (6289)، ومسلم (2482: 146).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک راز کی بات بتائی، میں نے وہ راز آپ کے بعد کسی کو نہیں بتایا، اور ایک مرتبہ ام سلیم نے مجھ سے پوچھا: میں نے انھیں بھی نہیں بتایا۔

## 15۔ باب النهي عن سب الدهر

## زمانے کو گالی دینے کی ممانعت

771. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَفِي لَفْظٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ. فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ. فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا.

متفق عليه: رواه البخاري (7491)، ومسلم (2246: 2).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہ زمانے کو گالی دیتا ہے، حالاں کہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی ہاتھ میں سارا اختیار ہے اور میں ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہوں۔ دوسری روایت کے الفاظ ہیں: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے کہتا ہے ہائے بد بختی زمانے کی۔ تو تم میں سے کوئی ہائے کم بختی زمانے کی ہرگز نہ کہے۔ میں ہی زمانہ ہوں، میں ہی اس کے رات اور دن کو پلٹتا رہتا ہوں۔ میں جب چاہوں گا اس کو موقوف کر دوں گا۔

772. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ، أَنَا الدَّهْرُ، الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي لِي، أُجَدِّدُهَا وَأُبْلِيهَا وَآتِي بِمُلُوكٍ بَعْدَ مُلُوكٍ. حسن: رواه الإمام أحمد (10438)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانے کو گالی نہ دو، یقیناً اللہ عزوجل نے فرمایا: میں ہی زمانہ ہوں، رات اور دن میرے لیے ہیں، میں ان کی تجدید کرتا ہوں اور انھیں پرانا بناتا ہوں، اور بادشاہوں کے بعد بادشاہوں کو میں ہی لاتا ہوں۔ (یعنی حکومتوں کے بعد حکومتیں میں ہی بدلتا ہوں)

773. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ صحيح: رواه أحمد (22552).

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانے کو گالی نہ دو، کیوں کہ اللہ ہی زمانہ ہے۔

## 16۔باب كراهة تسمية العنب كرما

### انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

774. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لاَ تَقُولُوا كَرْمٌ، فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.متفق عليه: رواه البخاري (6183)، ومسلم (2247: 7).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(انگور کو) کرم نہ کہو۔یقیناکرم مومن کا دل ہے۔

775. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَ يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ، وَلاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ.صحيح: رواه مسلم (2247: 6).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تم میں سے کوئی زمانہ کو گالی نہ دے، کیوں کہ اللہ وہی زمانہ ہے۔اور کوئی انگور کو ہر گز کرم نہ کہے، کیوں کہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

776. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لاَ تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، وَلاَ تَقُولُوا: خَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ۔صحيح: رواه البخاري (6182).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:انگور کو کرم کا نام مت دو، اور نہ کہو زمانے کی بد بختی، کیوں کہ اللہ وہی زمانہ ہے۔

777. عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لاَ تَقُولُوا الْكَرْمُ، وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ صحيح: رواه مسلم (2248: 12) .

حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(انگور کو) کرم نہ کہو، لیکن انگور اور انگور کا درخت کہو۔

## 17۔باب النهي عن القول: هلك الناس

### لوگ ہلاک ہو گئے کہنے کی ممانعت۔

778. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُولُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ.صحيح: رواه مالك في الكلام (2) ومسلم (2623).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:جب تم کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو ان میں سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا وہی ہے۔

## 18۔باب الترهيب من القول: لا يغفر الله لفلان

اللہ فلاں کی مغفرت نہیں فرمائے گا کہنے پر وعید۔

779. عَنْ جُنْدَبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ وَاللهِ لاَ يَغْفِرُ اللهُ لِفُلاَنٍ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لاَ أَغْفِرَ لِفُلاَنٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلاَنٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ.

صحيح: رواه مسلم (2621: 137). قوله: " يتألى " أي يحلف، والألية اليمين.

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالی فلاں کی مغفرت نہیں فرمائے گا، حالاں کہ اللہ تعالی نے فرمایا: یہ مجھ پر قسم کھانے والا کون ہے کہ میں فلاں کی بخشش نہیں کروں گا۔ یقینا میں نے فلاں کو بخش دیا۔ اور تیرے عمل اکارت کر دیے، یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

780. عَنْ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ رَجُلاَنِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيينِ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ، وَالآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لاَ يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ أَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: أَقْصِرْ، فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ وَاللهِ لاَ يَغْفِرُ اللهُ لَكَ أَوْ لاَ يُدْخِلُكَ اللهُ الْجَنَّةَ، فَقُبِضَ أَرْوَاحُهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهَذَا الْمُجْتَهِدِ: أَكُنْتَ بِي عَالِمًا، أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا؟ وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلآخَرِ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ. حسن: رواه أبو داود (4901)، وأحمد (8749)، وابن حبان (5712).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل میں دو آدمی آپس میں بھائی بنے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک گناہوں میں ملوث تھا اور دوسرا عبادت میں کوشاں تھا۔ تو عبادت گزار دوسرے کو ہمیشہ گناہوں میں دیکھتا تو کہتا: گناہ سے باز آجاؤ۔ ایک دن وہ کسی گناہ میں ملوث تھا، تو اس عبادت گزار نے کہا: گناہ سے باز آجاؤ۔ اس نے کہا: میرا معاملہ میرے رب کے حوالے کر دو، کیا تم مجھ پر نگران بنا کر بھیجے گئے ہو؟ تو اس عبادت گزار نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تیری مغفرت نہیں فرمائے گا، اللہ تجھے جنت میں نہیں داخل کرے گا۔ چناں چہ ان دونوں کی وفات ہو گئی۔ وہ دونوں رب العالمین کے پاس اکٹھے ہوے۔ اللہ نے اس عبادت گزار سے فرمایا: کیا تو میرے تعلق سے جانتا تھا یا میرے اختیار میں جو ہے تو اس پر قادر تھا؟ اور گناہ گار سے فرمایا: جاؤ میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور دوسرے کے لیے فرمایا: اس کو جہنم کی طرف لے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یقینا اس نے ایسی بات کہہ دی کہ اس کی وجہ سے اس کی دنیا اور آخرت تباہ ہو گئی۔

## 19۔باب ما جاء في إطلاق لفظة: العبد والأمة والمولى والسيد

### غلام، باندی، آقا اور سردار الفاظ کے اطلاق کا بیان

781. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّئْ رَبَّكَ، اسْقِ رَبَّكَ: وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي أَمَتِي، وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي

متفق عليه: رواه البخاري (2552)، ومسلم (2249: 15). واللفظ للبخاري.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی سے یہ نہ کہے: اپنے رب (آقا) کو کھلاؤ، رب (آقا) کو وضو کراؤ، اپنے رب (آقا) کو پلاؤ۔ بلکہ صرف میرے آقا میرے سردار کے الفاظ کہنا چاہیے۔ اسی طرح کوئی شخص یہ نہ کہے: میرا بندہ یا میری بندی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے۔ میرا جوان، میری دوشیزہ اور میری غلام۔

782. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ، وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللّٰهِ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي صحيح: رواه مسلم (2249: 13).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کو میرا بندہ میری بندی ہرگز نہ کہے۔ تم سب اللہ کے بندے ہو۔ اور سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں، لیکن اس طرح کہنا چاہیے: میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان اور میری دوشیزہ۔

783. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ، وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّي، وَلَكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي وَفي لفظٍ: ولا يقل العبد لسيده مولاي، فإن مولاكم الله عز وجل صحيح: رواه مسلم (2249: 14).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کو میرا بندہ ہرگز نہ کہے، کیوں کہ یہ سب اللہ کے بندے ہیں، لیکن یوں کہنا چاہیے؛ میرا جوان۔ اور غلام اپنے آقا کو میرا رب نہ کہے، لیکن اسے میرا سردار کہنا چاہیے۔ دوسری روایت کے الفاظ میں: کوئی غلام اپنے سردار کو میرا مولیٰ نہ کہے، کیوں کہ تمھارا مولیٰ تو اللہ عزوجل ہے۔

## 20۔باب كراهة قول الإنسان: خبثت نفسي

### میرا نفس خبیث ہو گیا ہے کہنے کی کراہت کا بیان

784. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي متفق عليه: رواه البخاري (6179)، ومسلم (2250).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا، لیکن یہ کہے کہ میرا نفس سخت ہو گیا۔

785. سَهْلِ بن حُنَيْفٍ، أَنّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي. متفق عليه: رواه البخاري (6180)، ومسلم (2251).

حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے میرا نفس لقیس، یعنی سخت ہو گیا۔

## 21۔باب من قال: تعال أقامرك فليتصدق

### آؤ جوا کھیلیں کہنے والوں کو صدقہ کرنا چاہیے

786. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيّ اللهِ ﷺ مَنْ حلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ متفق عليه: رواه البخاري (6301)، ومسلم (1647: 5).

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص لات وعزی کی قسم کھالے تو اس کو لا الٰہ الا اللہ کہنا چاہیے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو ایسے شخص کو صدقہ کرنا چاہیے۔

## 22۔باب التكبير والتسبيح عند التعجب

### حیرت کے وقت اللہ اکبر، سبحان اللہ کہنے کا بیان

787. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ صحيح: رواه البخاري (6218).

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات میں نیند سے بیدار ہوے اور فرمایا: سبحان اللہ! کیسے کیسے خزانے نازل کیے گئے ہیں، کیا کیا فتنے اتارے گئے ہیں اور کون ان کمرے والیوں کو جگائے گا۔ آپ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ دنیا میں کپڑے پہننے والی کتنی ہی خواتین آخرت میں ننگی ہوں گی۔

788. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزُورُهُ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ، فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ

مَعَهَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ، الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَفَذَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا متفق عليه: رواه البخاري (6219)، ومسلم (2175).

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حیی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے آئیں اور آپ ﷺ مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے رمضان کی آخری دس راتوں میں۔ عشا کے بعد تھوڑی دیر، وہ آپ سے بات چیت کرتی رہیں۔ پھر وہ واپسی کے لیے اٹھیں تو نبی کریم ﷺ بھی ان کو پہنچانے کے لیے ان کے ساتھ اٹھ گئے۔ جب وہ مسجد کے دروازہ پر پہنچیں، جہاں ام المؤمنین ام سلمہ کی رہائش تھی، دو انصاریوں کا وہاں سے گزر ہوا۔ ان دونوں نے آپ کو سلام کیا پھر وہ آگے بڑھ گئے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: ذرا رکو، یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ، اے اللہ کے رسول! اور یہ بات ان دونوں پر شاق گزری۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمھارے دل میں شک نہ پیدا کر دے۔

## 23۔ باب قول الرجل: كيف أصبحت

## تم نے کیسے صبح کی کہنے کا بیان۔

789. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا

صحيح: رواه البخاري (6266).

حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب ؓ نبی کریم ﷺ کے پاس سے آئے آپ کے مرض الوفات کے موقع پر، تو لوگوں نے پوچھا۔ اے ابو حسن! رسول اللہ ﷺ نے کیسے صبح کی؟ حضرت علی نے فرمایا: الحمد للہ آپ نے صحت کی حالت میں صبح کی ہے۔

## 24۔ باب من أجاب بقوله: لبيك وسعديك

### جو شخص لبیک اور سعدیک کہہ کر جواب دے

790. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلاَّ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمْ متفق عليه: رواه البخاري (6267)، ومسلم (30: 48) ك. واللفظ لمسلم.

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ میرے اور آپ ﷺ کے بیچ صرف کجاوا حائل تھا۔ آپ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے کہا "لبیک وسعدیک" میں حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول! پھر آپ کچھ دور چلے اور فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے کہا: لبیک وسعدیک۔ (میں حاضر ہوں) اے اللہ کے رسول! پھر کچھ دور چل اور فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے کہا "لبیک وسعدیک" میں حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں۔ پھر کچھ دور چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے کہا: لبیک وسعدیک (میں حاضر ہوں) اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے، جب وہ یہ کر لیں؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کہ انھیں عذاب نہ دے"۔

791. أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا يَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلاَثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَأَرَانَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الأَكْثَرُونَ هُمُ الأَقَلُّونَ متفق عليه: رواه البخاري (6268)، ومسلم (94: 32).

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کالے پتھروں والی زمین میں رات کے

وقت چل رہا تھا۔ احد پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ پسند نہیں کہ وہ میرے پاس ایک رات یا تین راتوں سے زیادہ رہے، سوائے اس کے کہ میں قرض ادائی کے لیے اس میں سے کچھ اٹھا رکھوں، مگر میں اس کو اللہ کی راہ میں اس طرح اور اس طرح خرچ کر دوں۔ ابوذر نے ہمیں اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا۔ پھر فرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا: لبیک وسعدیک (میں حاضر ہوں) اے اللہ کے رسول ﷺ۔ فرمایا: آج زیادہ حاصل کرنے والے ہی کل ثواب کے اعتبار سے کم ہوں گے۔

## 24۔ باب قول الرجل: جعلني الله فداك

## کوئی یہ کہے کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے

792 . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ متفق عليه: رواه البخاري (6185)، ومسلم (1345).

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ وہ اور ابو طلحہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ام المؤمنین حضرت صفیہ تھیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی سوری پر پیچھے بیٹھا یا تھا۔ راستہ میں جب کسی جگہ اونٹنی کا پیر پھسل گیا، تو رسول ﷺ اور ام المؤمنین دونوں گر گئے۔ اور ابو طلحہ میں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے اپنی اونٹنی پر سے چھلانگ لگائی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے نبی! مجھے اللہ تعالی آپ پر قربان کرے۔ کیا آپ کو کچھ چوٹ لگی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، لیکن تم پہلے عورت کا خیال کرو۔ ابو طلحہ نے اپنا کپڑا اپنے چہرے پر ڈالا، پھر ام المؤمنین صفیہ کی طرف بڑھے اور اپنا کپڑا ان پر ڈالا، پھر وہ کھڑی ہو گئیں۔ ابو طلحہ نے آپ ﷺ اور حضرت صفیہ کے لیے پالان مضبوط باندھا۔ پھر دونوں سوار ہو گئے اور سب چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ مدینہ منورہ کی پشت پر پہنچے یا مدینہ منورہ کے قریب ہو گئے تو نبی کریم ﷺ کہنے لگے: لوٹنے والے، توبہ کرنے، والے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرنے والے، آپ ﷺ برابر یہ کلمات کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

793. عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَنَا فِدَاؤُكَ.

حسن: رواه أبو داود (5226).

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا: اے اللہ کے رسول لبیک وسعدیک، میں حاضر ہوں اور میں آپ پر قربان ہوں۔

## 25۔باب قول الرجل: فداك أبي وأمي

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہنا جائز ہے۔

794. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي متفق عليه: رواه البخاري (4059)، ومسلم (2411).

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے فداک ابی وامی یہ دونوں کلمات کسی کے لیے جمع کئے، نہیں سنا، سوائے سعد بن مالک کے۔ میں نے آپ کو احد کے دن یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اے سعد: تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

## 26۔باب الرجل يقول للرجل: حفظك الله

کوئی کسی شخص کے لیے حفظک اللہ کہے۔

795. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَعَطِشُوا فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَزِمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ صحيح: رواه مسلم (681).

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے ایک سفر میں تھے۔ سب پیاسے ہو گئے۔ تو لوگ جلدی چل پڑے اور میں اس رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تمھاری حفاظت فرمائے، اس کے بدلے میں جو تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

## 27۔باب قول الرجل للشيء: ليس بشيء، وهو ينوي أنه ليس بحق

کسی شخص کا کسی چیز کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ کچھ نہیں ہے اور مقصود یہ ہو کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

796. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ

الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ متفق عليه: رواه البخاري (6213)، ومسلم (2228: 123).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: وہ کچھ نہیں ہیں (یعنی ان کی کوئی حقیقت نہیں) ان لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناوہ بعض اوقات کچھ ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جو سچ ہوتی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ بات سچی ہوتی ہے جسے جن فرشتوں سے سن کر اڑالیتا ہے۔ پھر وہ اپنے دوست (کاہن) کے کان میں مرغی کی آواز کی طرح ڈالتا ہے۔ ہر اس ایک سچی بات میں کاہن سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

## 28۔باب ما جاء في قول الرجل: ويحك وويلك

لفظ (ویحک) تجھ پر افسوس ہو اور (ویلک) تیری خرابی ہو کہنا درست ہے۔

797۔ عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ متفق عليه: رواه البخاري (6161)، ومسلم (2323: 70).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک سیاہ فام غلام تھے، جنھیں انجشہ کہا جاتا تھا۔ وہ حدی خوانی کر رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے انجشہ! تمھارا بھلا ہو۔ آبگینوں کو آہستہ لے کر چلو۔

798۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ متفق عليه: رواه مالك في الحج (144)، ومسلم (1322: 371).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ قربانی کے اونٹ کو پیچھے سے ہانکتا ہوا لے کر جا رہا ہے آپ ﷺ نے اس سے فرمایا سوار ہو جا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ ﷺ نے فرمایا سوار ہو جا اور آپ ﷺ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا تیری خرابی ہو سوار ہو جا۔

799۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ

ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ متفق عليه: رواه البخاري (6159) ومسلم (1323).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو چلا کر لے جا رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا: یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ، اللہ تمھارا بھلا کرے۔

800. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ متفق عليه: رواه البخاري (6167)، ومسلم (2953: 139).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ دیہات کے رہنے والے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب قائم ہونے والی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے، تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے اس کے لیے کوئی تیاری نہیں کی ہے، سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تم ان کے ساتھ ہوگے جن سے تم محبت کرتے ہو۔ ہم سب نے عرض کیا: اور ہم بھی تو ایسے ہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ تو اس دن ہم لوگ بہت زیادہ خوش ہوے۔ حضرت مغیرہؓ کے ایک غلام وہاں سے گزرے اور وہ میرے ہم عمر تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔

## 29۔ باب قول النبي ﷺ: تربت يمينك وعقرى حلقى

نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ تیرے ہاتھ کو مٹی لگے یا تجھ کو زخم پہنچے، تیرے حلق میں بیماری ہو۔

801. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ متفق عليه: رواه البخاري (6156)، ومسلم (1444).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابو قعیس کے بھائی افلح نے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد مجھ سے اندر آنے

کی اجازت چاہی۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں انھیں اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی، جب تک کہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ لے لوں۔ ابو قعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا، لیکن ابو قعیس کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا، لیکن اس کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انھیں اندر آنے کی اجازت دو، کیوں کہ وہ تمھارے چچا ہیں۔ تمھارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔ حضرت عروہ نے کہا: اسی وجہ سے حضرت عائشہ فرمایا کرتی تھیں کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام سمجھو۔

802. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى لُغَةٌ لِقُرَيْشٍ إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا متفق عليه: رواه البخاري (6157)، ومسلم (1211: 387) عقب الحديث (1328).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج سے واپسی کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ حضرت صفیہ اپنے خیمہ کے دروازے پر رنجیدہ افسردہ کھڑی ہیں، کیوں کہ وہ حائضہ ہوگئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عقریٰ حلقی۔ تجھ کو زخم پہنچے تیرے حلق میں بیماری ہو۔ یہ قریش کا محاورہ ہے۔ اب تم ہمیں روکو گی۔ پھر دریافت فرمایا: کیا تم نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ فرمایا کہ پھر تو چلو۔

## 30۔ باب قول الرجل للرجل السوء: اخسأ

کوئی کسی برے آدمی سے یوں کہے چل دور ہو۔

803. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَمَا هُوَ قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ صحيح: رواه البخاري (6172).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ابن صائد سے کہا: میں نے تمھارے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے، بتاؤ وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: دخ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چل دور ہو جا۔

## 31۔ باب ما جاء في النهي عن القول: لو

## اگر مگر کہنے کی ممانعت

قال الله تعالى: (يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۗ) [سورة آل عمران: ١٥٤].

"وہ کہتے ہیں اختیارات میں ہمارا کچھ حصہ ہوتا تو یہاں ہم نہ مارے جاتے"۔

وقال تعالى: اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۗ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ [سورة آل عمران: ١٦٨].

"یہ وہی لوگ ہیں جو خود تو بیٹھے رہے، اور ان کے جو بھائی جنگ لڑنے گئے اور مارے گئے۔ ان کے متعلق انھوں نے کہہ دیا کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے، تو نہ مارے جاتے۔ ان سے کہو: اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہو تو خود تمھاری موت جب آئے اسے ٹال کر دکھا دینا"۔

804. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا قُلْ قَدَّرَ اللهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ. صحيح: رواه مسلم (2664).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: طاقت ور مومن کم زور مومن سے بہتر اور زیادہ پسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس ہر بھلے کام کے حریص بنو، جو تمھارے لیے نفع بخش ہو۔ اللہ سے مدد مانگو اور بے بس نہ بنو۔ اگر کوئی مصیبت آئے تو ایسا مت کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا اور ایسا ہوتا، لیکن ایسا کہو: اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا۔ اس نے جو چاہا کیا۔ کیوں کہ اگر مگر کہنا شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

## 32۔ باب ما يجوز من قول: لو

## اگر: کہنا جائز ہے

805. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ. متفق عليه: رواه البخاري (7238)، ومسلم (1497: 13).

حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن شداد نے کہا: یہی وہ دونوں ہیں جن کے رجم کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ اگر میں کسی کو بغیر ثبوت کے رجم کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو رجم کر دیتا۔ تو ابن عباس نے کہا: نہیں وہ دوسری عورت ہے جو علانیہ بدکاری کرتی تھی۔

806. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ زاد البخاري مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ ولفظ مسلم عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ متفق عليه: رواه مالك في الطهارة (145) ومسلم (252).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت کو مشقت میں ڈالتا تو انھیں مسواک کا ضرور حکم دیتا۔ بخاری نے یہ الفاظ زیادہ کیے: ہر نماز کے ساتھ اور مسلم کے الفاظ ہیں ہر نماز کے وقت۔

807. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ. متفق عليه: رواه البخاري (7241)، ومسلم (1104: 60).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مہینے (رمضان ؟) کے آخری دنوں میں صوم وصال رکھا۔ اور بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس مہینے کے دن اور بڑھ جائیں تو میں اتنے دن مسلسل صوم وصال کرتا، کہ گہرائی تک پہنچے والے اپنی گہرائی چھوڑ دیتے۔ میں تمھاری ہی طرح ہوں۔ میں دن گزارتا ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

808. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا. متفق عليه: رواه البخاري (7229) ومسلم (1211: 130).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنا حال پہلے ہی معلوم ہوتا، جو بعد میں معلوم ہوا، تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا۔ اور دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی (عمرہ کے بعد) احرام کھول دیتا۔

809. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ كَانَ عِنْدِي أُحُدٌ ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ. متفق عليه: رواه البخاري (7228) ومسلم (991).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر بھی سونا ہوتا اور اس کو لینے والے ہوتے، تو میں یہ چاہتا کہ تین دن گزرنے سے پہلے اس میں کا ایک دینار بھی میرے پاس موجود نہ ہو۔ سوائے اس کے جس کو میں اپنے اوپر فرض کی ادائی کے لیے اٹھا رکھوں۔

810. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً

عَلَيْنَا إِنَّ الأُلَى قَدْ أَبَوا عَلَيْنَا قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ إِنَّ الْمَلَأَ قَدْ أَبَوا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ متفق عليه: رواه البخاري (7236)، ومسلم (1803).

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ خندق کے دن رسول ﷺ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے۔ اور مٹی نے آپ ﷺ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپادیا تھا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم نہ ہدایت پاتے، نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ تو ہم پر سکینت نازل فرما۔ ان معاندین نے ہمارا انکار کیا ہے۔ اور کبھی فرماتے ان سرداروں نے ہمارا انکار کیا ہے۔ جب یہ فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں مانتے اور اس پر آپ اپنی آواز کو بلند کرتے۔

## 33۔ باب قول الرجل: "أبشر" إذا أراد به إنجاز وعده

کسی کا یہ کہنا ابشر (خوش ہو جاؤ) جب وہ اپنے وعدے کو پورا کرنا چاہے (وعدے کو پورا کرنے کے لیے خوش خبری سنانا)

811. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً. متفق عليه: رواه البخاري (4328)، ومسلم (2497).

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ جب آپ مکے اور مدینہ کے درمیان مقام جعرانہ میں اتر رہے تھے، اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ ایک بدوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: کیا آپ مجھ سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا نہیں کریں گے؟ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: خوش ہو جاؤ۔ اس نے کہا: آپ مجھے بہت خوش خبریاں دے چکے ہیں تو آپ حضرت ابو موسیٰؓ اور حضرت بلالؓ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ بہت غصہ میں لگ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے خوش خبری کو واپس کر دیا ہے۔ تم دونوں اس کو قبول کر لو۔ ان دونوں نے عرض کیا: ہم نے قبول کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک پیالہ میں پانی منگوایا۔ اس میں اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ مبارک دھویا۔ اور اس میں کلی کی، پھر فرمایا: اس کو پیو، اور اپنے چہروں

اور سینوں پر بہاؤ، اور بشارت حاصل کرو۔ ان دونوں نے پیالہ لیا اور حکم کی تعمیل کی۔ ام المومنین ام سلمہ نے پردے کے پیچھے سے آواز دی۔ اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچاؤ، تو دونوں نے ان کے لیے ایک حصہ چھوڑ دیا۔

## 34۔ باب قول الرجل: ليت كذا وكذا

## کسی شخص کا یوں کہنا: کاش ایسا اور ایسا ہو

812. عَنْ عَائِشَةَ أَرِقَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ قَالَ مَنْ هَذَا قِيلَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ. متفق عليه: رواه البخاري (7231)، ومسلم (2410: 39).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ کو نیند نہیں آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک آدمی آج رات میری پہرے داری کرتا۔ اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ بتایا گیا کہ سعد ہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ! سعد نے کہا: میں آپ کو پہرا دینے کے لیے آیا ہوں۔ نبی کریم ﷺ سو گئے اور ہم نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔

## 35۔ باب ما جاء في تمني الخير

## نیک آرزو کرنا

813. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا أَشْهَدُ بِاللَّهِ. متفق عليه: رواه مالك في الجهاد (27) والبخاري (7227) ومسلم (1876: 106).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں لڑائی کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر میں زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔ حضرت ابو ہریرہؓ ان الفاظ کو تین مرتبہ دہراتے تھے کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں۔

814. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ. صحيح: رواه البخاري (5026).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: صرف دو لوگوں پر رشک کیا جاسکتا ہے۔ ایک وہ شخص کہ جس کو اللہ نے قرآن سکھایا ہے، پس وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے۔ اس کا پڑوسی یہ سن کر کہے: کاش مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسے فلاں کو دیا گیا ہے، تو میں بھی ویسا ہی عمل کرتا، جیسے فلاں شخص کررہا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ نے مال دیا ہے اور وہ اللہ کی راہ میں اس کو خرچ کرتا رہتا ہے۔ تو اس کو دیکھ کر کوئی شخص یہ آرزو کرے کہ کاش مجھے بھی ویسا ہی مال دیا جاتا، جیسے فلاں کو دیا گیا ہے تو میں بھی ویسا ہی خرچ کرتا جیسے وہ کررہا ہے۔

## 36۔ باب ما یکرہ من التمني الموت

## موت کی آرزو کرنا ناپسندیدہ ہے

815. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ وفي لفظ: لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُو بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا متفق عليه: رواه البخاري (7235) ومسلم (2682).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر نیک ہو تو ممکن ہے مزید نیکیاں کرے، اور اگر برا ہے تو ممکن ہے اس سے توبہ کر لے۔ ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں: تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے اور موت کے آنے سے پہلے اس کی دعا نہ کرے، کیوں کہ جب تم میں سے کوئی مر جائے گا، تو اس کے عمل کا سلسلہ رک جائے گا۔ اور مومن کی عمر اس کے لیے خیر ہی کا اضافہ کرتی ہے۔

816. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي
متفق عليه: رواه البخاري (5671). ومسلم (2680).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے جو اس کو لاحق ہوئی ہے، ہرگز موت کی تمنا نہ کرے۔ اور اگر وہ ایسا کرنا ہی چاہتا ہے تو یوں کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا، جب تک کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے وفات دینا جب وفات میرے حق میں بہتر ہو۔

## 37۔ باب في الثناء الحسن والثناء السيء

## اچھی تعریف اور بری تعریف کا بیان

817 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ

السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ متفق عليه: رواه مسلم (2637: 157) والبخاري (7485).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر کہتا ہے: میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں سو تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آسمان میں اعلان ہوتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، سو تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر زمین میں اس کے لیے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر کہتا ہے یقیناً میں فلاں بندے سے نفرت کرتا ہوں، سو تم بھی اس سے نفرت کرو۔ پھر آسمان والوں میں اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے نفرت کرتا ہے، سو تم بھی اس سے نفرت کرو۔ پھر اس کے لیے زمین میں نفرت رکھ دی جاتی ہے۔

818. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا لَهُ صِيتٌ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا كَانَ صِيتُهُ فِي السَّمَاءِ حَسَنًا وُضِعَ لَهُ فِي الْأَرْضِ حَسَنًا وَإِذَا كَانَ صِيتُهُ فِي السَّمَاءِ سَيِّئًا وُضِعَ لَهُ فِي الْأَرْضِ سَيِّئًا

حسن: رواه البزار (9202)، والبيهقي في الزهد الكبير (820).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ہر بندے کا آسمان میں کوئی نہ کوئی (اچھا یا برا) چرچا رہتا ہے۔ اگر آسمان میں اس کا اچھا چرچا رہتا ہے، تو زمین میں بھی وہ نیک نام ہوتا ہے۔ آسمان میں جس کا چرچا برا ہو تو زمین میں بھی اس کے لیے بدنامی رکھ دی جاتی ہے۔

819 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ قَالَ هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ متفق عليه: رواه البخاري (1367) ومسلم (949).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ کا گزر ایک جنازے پر سے ہوا۔ انھوں نے اس کی اچھی تعریف کی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی پھر ایک دوسرے جنازے پر سے ان کا گزر ہوا، تو انھوں نے ان کی برائی بیان کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ عمر بن خطابؓ نے پوچھا: کیا واجب ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی تم نے اچھائی بیان کی، تو اس پر جنت واجب ہو گئی، اور جس کی تم نے برائی بیان کی تو اس پر جہنم واجب ہو گئی۔ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

820. عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّبَاوَةِ أَوِ الْبَنَاوَةِ قَالَ وَالنَّبَاوَةُ مِنَ الطَّائِفِ قَالَ يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالُوا بِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّئِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ حسن: رواه ابن ماجه (4221). وأحمد (15439)، وابن حبان (7384)

حضرت ابو بکر بن ابو زہیر ثقفی اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: طائف کے ایک مقام نباوہ میں رسول ﷺ نے ہم سے خطاب فرمایا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ تم جنتیوں اور جہنمیوں کو پہچان لو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کی اچھی تعریف اور کسی کی برائی کے ذریعہ۔ تم سب ایک دوسرے پر اللہ کے گواہ ہو۔

821. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالنَّبَاوَةِ أَوْ بِالنَّبَاةِ يَقُولُ يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا الْأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ بِمَ قَالَ بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّئِ حسن: رواه البزار (1134).

حضرت سعد بن ابو وقاص ؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مقام نباوہ یا مقام نباہ پر فرماتے ہوئے سنا: قریب ہے کہ تم لوگ جنتیوں اور جہنمیوں کو پہچان لوگے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کیسے؟ آپ نے فرمایا: اچھی تعریف، اور برائی کے ذریعہ۔

822. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَخَذْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَقَالَ لَا تَغْضَبْ وَأَتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ كُنْ مُحْسِنًا قَالَ وَكَيْفَ أَعْلَمُ أَنِّي مُحْسِنٌ فَقَالَ تَسْأَلُ جِيرَانَكَ فَإِنْ قَالُوا إِنَّكَ مُحْسِنٌ فَإِنَّكَ مُحْسِنٌ وَإِنْ قَالُوا إِنَّكَ مُسِيءٌ فَأَنْتَ مُسِيءٌ. صحيح: رواه البزار (9245)، والنسائي في جزء إملائه (16)، والحاكم (378/1).

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو زیادہ نہ ہو۔ اگر میں اس پر عمل کرنے لگوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ کرو۔ ایک دوسرا شخص آپ ﷺ کے پاس آیا۔ اور اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! کوئی ایسا عمل بتایئے جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نیک بنو۔ اس نے پوچھا: میں کیسے جانوں کہ میں نیکی کرنے والا ہوں؟ آپ نے فرمایا: تم اپنے پڑوسی سے پوچھوگے، اگر وہ گواہی دیں کہ تم نیک ہو تو یقیناً تم نیک انسان ہو۔ اور اگر وہ کہیں تم برے آدمی ہو تو تم برے ہو۔

823. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ صحيح: رواه ابن ماجه (4223)، وأحمد (3808)، وابن حبان (525، 526).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا؟ میں جب نیکی کروں یا برائی کروں تو مجھے کیسے معلوم ہو گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تمھارے پڑوسی کہیں تم نے اچھا کام کیا ہے تو یقیناً تم نے اچھا ہی کیا ہے اور اگر تمھارے پڑوسی کہیں تم نے برا کام کیا ہے تو یقیناً تم نے برا کام ہی کیا ہے۔

824. عَنِ الضَّحَّاكِ بن قَيْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: "إِذَا أَتَى الرَّجُلُ الْقَوْمَ، فَقَالُوا: مَرْحَبًا، فَمَرْحَبًا بِهِ إِلَى يَوْمِ يَلْقَى رَبَّهُ، وَإِذَا أَتَى الرَّجُلُ الْقَوْمَ، فَقَالُوا: قَحْطًا فَقَحْطًا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صحيح: رواه الطبراني في الكبير (358/8)، وصحّحه الحاكم (525/3).

حضرت ضحاک بن قیسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے، لوگ اس کو مرحبا خوش آمدید کہیں، تو اس کے لیے اپنے رب سے ملاقات کے دن تک خوش آمدید ہی ہے، اور جب کوئی آدمی کسی کے پاس آئے اور لوگ کہیں کہ قحط سالی ہے تو قیامت تک اس کے لیے قحط سالی ہو گی۔

825. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَأَ اللّٰهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا وَهُوَ يَسْمَعُ وَأَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَأَ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا وَهُوَ يَسْمَعُ حسن: رواه ابن ماجه (4224)، والطبراني في الكبير (170/12).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جنتی ہے وہ شخص اللہ تعالیٰ جس کے دونوں کانوں کو لوگوں کی تعریف سے بھر دے، اس حال میں کہ وہ سن رہا ہو۔ اور جہنمی ہے وہ شخص جس کے دونوں کانوں کو اللہ تعالیٰ لوگوں کی بری تعریف سے بھر دے، اس حال میں کہ وہ سن رہا ہو۔

## 38۔ باب الاقتصاد في المدح وكراهية المبالغة فيه

### تعریف میں میانہ روی مطلوب ہے اور مبالغہ آرائی ناپسند

826. عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ متفق عليه: رواه البخاري (6060)، ومسلم (3001).

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ایک شخص کی تعریف کرتے ہوئے سنا اور وہ اس کی تعریف میں مبالغہ آرائی کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ہلاک کر دیا، فرمایا: تم نے کاٹ دی، آدمی کی پیٹھ کو۔

827. عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلاً جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلاً ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ صحيح: رواه مسلم (3002: 69).

حضرت ہمام بن حارثؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا۔ حضرت مقداد اس کی طرف بڑھے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ وہ موٹا تازہ آدمی تھا اور اس کے منہ میں کنکریاں ڈالنے لگے۔ حضرت عثمانؓ نے ان سے کہا: تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ مقداد نے عرض کیا: بے شک رسول ﷺ نے فرمایا: جب تم بڑھ چڑھ کر تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔

828. عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه و سلم يَقُولُ احْثُوا فِي أَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ صحيح: رواه ابن حبان (5769)، والبزار (54135414)، والطبراني في مسند الشاميين (275).

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بڑھ چڑھ کر تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈال دو۔

829. عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ قَلَّمَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا وَيَقُولُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَلَّمَا يَدَعُهُنَّ أَوْ يُحَدِّثُ بِهِنَّ فِي الْجُمَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوٌ خَضِرٌ فَمَنْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ حسن: رواه أحمد (16846)، وابن ماجه (3743).

حضرت معبد الجهنیؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ بہت ہی کم کوئی حدیث بیان کرتے تھے اور جب بھی کوئی بات نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بتاتے تو ان کلمات کو بہت کم چھوڑتے تھے یا مجمع میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ان کلمات کو بیان کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ اور یقینا یہ مال میٹھا سرسبز و شاداب ہے۔ جو شخص اس مال کو اس کے حق کے ساتھ لے گا، اس میں اس کو برکت دی جائے گی۔ اور مدح سرائی کرنے سے بچو، کیوں کہ وہ ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

## 39۔باب من أثنى على أخيه بما يعلم

### جس کو اپنے بھائی کا جتنا حال معلوم اس کی اتنی ہی تعریف کرنی چاہیے

830. عَنْ ابن عمر أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ صحيح: رواه البخاري (6062).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تہہ بند لٹکانے کے تعلق سے جو کہنا تھا کہہ دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میری ازار ایک جانب سے نیچے اتر جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے نہیں ہو۔

## 40۔باب إذا أثني على الرجل الصالح فهي بشرى ولا تضره

### جب نیک آدمی کی تعریف کی جائے تو وہ اس کے لیے بشارت ہے

### اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا

831. عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ وفی لفظ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ -بدل وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ صحيح: رواه مسلم (2642: 166).

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ سے پوچھا گیا: ایک شخص کوئی نیکی کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں تو ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مومن کو دنیا ہی میں ملنے والی بشارت ہے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ دوسری جگہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں کے الفاظ ہیں۔

## 41۔باب الترغيب في قوله: "ولا أزكي على الله أحدا" إذا أثنى على الرجل

### جب کوئی کسی شخص کی تعریف کرے تو اس کو ولا ازکیّ علی اللہ احداً کہنا چاہیے

832. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلاً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لاَ مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلاَنًا وَاللهُ حَسِيبُهُ وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا وفی لفظ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَا ثم ذكر الحديث متفق عليه: رواه البخاري (6162)، ومسلم (3000: 65).

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک نے نبی کریم ﷺ کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے، تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ آپ ﷺ نے کئی دفعہ یہ جملہ دہرایا۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کسی کی تعریف ہی کرنا چاہتا ہو تو اس کو اس طرح کہنا چاہئے: فلاں کے بارے میں میرا یہ خیال ہے، اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے، اللہ کے مقابلے میں میں کسی کا تزکیہ نہیں کرتا، میں اس کو ایسا سمجھتا ہوں۔ اگر وہ اس کو جانتا ہو تو کہے وہ ایسا اور ایسا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر ہوا، تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کے بعد اس سے افضل کوئی آدمی نہیں ہے۔ اس بارے میں پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

## 42۔ باب النهي عن الدعاء على النفس والولد والمال

### اپنی ذات اولاد اور مال پر بد دعا کرنا جائز نہیں

833. عَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْتَقِبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ ...الحديث صحيح: رواه مسلم (3009).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ غزوہ بطن بواط میں ہم لوگ رسول ﷺ کے ساتھ چلے۔ اور آپ ﷺ مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے (اونٹوں کی قلت کی وجہ سے) ہم لوگ ایک اونٹ پر پانچ، چھے، سات افراد باری باری سوار ہوتے تھے۔ پھر ایک انصاری شخص عقبہ کی اپنے اونٹ پر سوار ہونے کی باری آئی۔ اس نے اونٹ کو بیٹھایا اور اس پر سوار ہو گیا۔ پھر اس کو اٹھایا تو وہ اونٹ کچھ اڑا۔ اس نے کہا۔ شا (اونٹ کو ہانکنے کے لیے کہا جاتا ہے)، اللہ تجھ پر لعنت کرے۔ رسول ﷺ نے فرمایا: یہ اپنے اونٹ کو لعنت کرنے والا کون ہے؟ اس نے کہا: میں اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا: اس سے اتر جاؤ اور ہمارے ساتھ ایک ملعون چیز کو لے کر نہ چلنا۔ اپنے آپ پر بد دعا نہ کرو، اپنی اولاد پر بد دعا نہ کرو، اپنے مالوں پر بد دعا نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمھاری یہ بد دعا اس گھڑی میں نکلے جب اللہ سے کوئی چیز مانگی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے اور کہیں تمھاری یہ بد دعا بھی قبول نہ ہو جائے۔ (آگے طویل حدیث ہے۔)

## 43۔ باب كيف يكتب الكتاب إلى أهل الكتاب

### اہل کتاب کو خط کیسے لکھا جاتا ہے

834. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ متفق عليه: رواه البخاري (6260)، ومسلم (1773).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے ابوسفیان بن حرب نے انھیں خبر دی، ہرقل نے قریش کے چند افراد کے ساتھ انھیں بھی بلا بھیجا۔ یہ لوگ ملک شام تجارت کی غرض سے گئے تھے۔ سب لوگ ہرقل کے پاس آئے، پھر انھوں نے سارا واقعہ بیان کیا کہ ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا۔ خط میں یہ لکھا ہوا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ ہرقل عظیم روم کے نام، سلام ہو، ان پر جنھوں نے ہدایت کی اتباع کی۔ اما بعد۔

## 44۔ باب للحاكم أن يمنع من يُفشي عن أسرار الدولة

### حاکم کو حکومت کے راز فاش ہونے سے روکنا چاہیے

835. عن عليّ بن أبي طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ... الحديث متفق عليه: رواه البخاري (3007)، ومسلم (2494).

حضرت علی بن ابوطالبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے زبیر اور مقداد بن اسود کو بھیجا، فرمایا: روضۂ خاخ تک جاؤ۔ تمھیں ایک بوڑھی عورت اونٹ پر سوار ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہو گا، وہ خط تم لوگ اس سے لے لینا۔ ہم لوگ روانہ ہوئے۔ ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لے جا رہے تھے۔ آخر ہم لوگ روضۂ خاخ تک پہنچ گئے۔ اور وہاں سچ مچ ایک بوڑھی عورت موجود تھی جو اونٹ پر سوار تھی۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ لیکن جب ہم نے اسے دھمکی دی کہ اگر خط نہیں نکالے گی تو ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے۔ اس نے اپنی چوٹی کے اندر سے خط نکال کر دیا۔ ہم لوگ وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے۔ اور یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے بعض مشرکین کے نام تھے۔ اس خط میں حاطب بن ابی بلتعہ نے رسول اللہ ﷺ کے بعض رازوں کی خبر مشرکین کو دی تھی۔ (آگے طویل حدیث مذکور ہے)

## 45۔ باب ما جاء في الأمثال

### مثالوں کے ذریعہ بات سمجھانا

836. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ متفق عليه: رواه البخاريّ (3535)، ومسلم (2286: 22).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے کے انبیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے گھر تعمیر کیا، اس کو خوب آراستہ کیا اور خوب صورت بنایا لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس گھر کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے اور حیرت میں پڑ جاتے، اور کہتے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

837. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ. متفق عليه: رواه البخاريّ (3534)، ومسلم (2287).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور دوسرے انبیا کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے کوئی گھر تعمیر کیا۔ اسے مکمل کیا اور خوب آراستہ کیا۔ صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہونے لگے، حیرت کا اظہار کرنے لگے اور کہنے لگے: یہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں وہ اینٹ ہوں جس سے عمارت مکمل ہو گئی۔ میں آیا تو مجھ پر انبیا کی بعثت کا سلسلہ ختم ہوا۔

838. عن أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَجَمَّلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ بِمَوْضِعِ تِلْكَ اللَّبِنَةِ. حسن: رواه الترمذيّ (3613)، وأحمد (21243).

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال انبیا میں ایسی ہے جیسے کسی

شخص نے ایک گھر بنایا۔ اس کو عمدہ بنایا، مکمل بنایا اور خوب آراستہ کیا، اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ عمارت کے گرد گھومنے لگے، حیرت کا اظہار کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اس ایک اینٹ کی جگہ مکمل کر لی جاتی میرا شمار انبیا میں اس اینٹ کی جگہ ہوتا ہے۔

839. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا وفی لفظ مسلم مَثَلُ الْمُنَافِقِ بدل مَثَلُ الْفَاجِرِ. متفق عليه: رواه البخاري (502) ومسلم (797: 243).

حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے نارنگی کی طرح ہے کہ اس کی خوش بو بھی اچھی ہے اور اس کا ذائقہ بھی اچھا ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے اس کی خوش بو نہیں لیکن اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے خوش بودار پودے کی طرح ہے، جس کی خوش بو اچھی اور اس کا ذائقہ تلخ ہے۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی طرح ہے، جس میں خوش بو نہیں اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے۔

840. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا. وفی روایة مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهَرٍ جَارٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَاذَا يُبْقِينَ مِنْ دَرَنِهِ. متّفقٌ عليه: رواه البخاري واللفظ له (528) ومسلم (667). رواه أحمد (9692) من وجه آخر صحيح عن أبي هريرة.

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بھلا بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو، جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ نے فرمایا: یہی پنج وقتہ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: پانچوں نمازوں کی مثال تم میں سے کسی کے دروازے پر جاری نہر کی طرح ہے جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہے۔ کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟

841. عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ. صحيح: رواه مسلم (668).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازوں کی مثال اس گہری جاری نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر ہو، جس سے وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔

842. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ وفي لفظ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللهُ إِذَا شَاءَ. متفق عليه: رواه مسلم (2809: 58) والبخاري (5644).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے، ہوائیں ہمیشہ اسے جھکاتی رہتی ہیں اوراسی طرح مومن پر ہمیشہ مصیبتیں آتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے۔ ہوائیں اس کو کبھی نہیں جھکاتیں، یہاں تک کہ اس کو جڑ سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ دوسری روایت کے الفاظ ہیں: مومن کی مثال کھیت کی تروتازہ گھاس کی سی ہے، جس طرف سے بھی ہوا چلتی ہے اس کو جھکا دیتی ہے، پھر وہ سیدھا ہو کر مصیبت سہنے میں کام یاب ہوتا ہے، اور بدکار کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے، سخت ہوتا ہے سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اس کو اکھاڑ دیتا ہے۔

843. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً. متفق عليه: رواه البخاري (5643)، ومسلم (2810: 59).

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ مومن کی مثال کھیت کی تروتازہ گھاس کی سی ہے۔ ہوائیں اس کو کبھی جھکاتی ہیں اور کبھی برابر کر دیتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کی سی ہے۔ وہ ہمیشہ سیدھا ہی کھڑا رہتا ہے۔ اور کبھی وہ ایک ہی مرتبہ میں جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

844. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وفي رواية: أَخْبِرُونِي شَجَرَةً مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ

تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ متفق عليه: رواه البخاري (61)، ومسلم (2811).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال اسی درخت کی سی ہے۔ بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگ جنگل کے درختوں کے خیال میں پڑ گئے۔ عبد اللہ نے کہا: میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ لیکن میں شرم کی وجہ سے نہیں بولا۔ آخر صحابہ نے آپ ﷺ ہی سے دریافت کیا کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ دوسری روایت میں ہے: آپؐ نے فرمایا: مجھے ایک ایسے درخت کے بارے میں بتاؤ، اس کی مثال مسلمان کی سی ہے۔ وہ اپنے رب کے اذن سے ہر وقت پھل دیتا رہتا ہے۔ اور اس کے پتے بھی نہیں جھڑتے۔ میرے دل میں خیال آیا، کھجور کا درخت ہے۔ لیکن میں نے ابو بکر اور عمر کی موجودگی میں بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ جب ان دونوں نے بھی نہیں بتایا تو خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے کہا: اے میرے ابا جان! میرے دل میں کھجور کے درخت کا خیال آیا تھا۔ عمر نے کہا: تمھارے لیے کیا چیز مانع ہوئی؟ اگر تم بتا دیتے تو مجھے اس طرح کی چیز سے زیادہ خوشی ہوتی۔ ابن عمر نے کہا: میرے لیے کوئی چیز مانع نہیں تھی۔ جب میں نے آپ کو اور ابو بکر کو خاموش دیکھا تو میں نے مناسب نہیں سمجھا۔

845. عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودُ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ صحيح: رواه البخاري (2269).

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: تمھاری اور یہود و نصاری کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے چند مزدوروں کو اجرت پر رکھا، اس نے کہا: ایک ایک قیراط پر دوپہر تک کون کام کرے گا؟ تو یہود نے ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر نصرانیوں نے ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر تم لوگ وہ ہو جو عصر سے سورج غروب ہونے تک دو دو قیراط پر کام کرتے ہو۔ یہود و نصاری غصہ ہو گئے اور انھوں نے کہا: ہمارا کام زیادہ تھا اور مزدوری کم۔ مالک نے کہا: کیا میں نے تمھارے حق میں کچھ کمی کی ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ تو مالک نے عرض کیا: یہ میرا فضل ہے میں، جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

846. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا. متفق عليه: رواه البخاري (6483)، ومسلم (2284: 17).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے، جس نے آگ جلائی، جب اس آگ نے اپنے ماحول کو روشن کر دیا تو پتنگے اور یہ کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں، اس میں گرنے لگے اور آگ جلانے والا انھیں اس میں سے نکالنے لگا، لیکن وہ اس پر غالب آنے لگے اور آگ میں گرتے ہی رہے۔ میں تمھاری کمریں پکڑ پکڑ کر تمھیں آگ سے نکال رہا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرتے جاتے ہو۔

847. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ كَالإِبِلِ الْمِائَةِ لا يَكَادُ يَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً. متفق عليه: رواه البخاري (6498)، ومسلم (2547: 232).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کی مثال اونٹوں کی سی ہے۔ سو میں بھی ایک تیز سواری کے قابل نہیں ملتا۔

848. عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَوْ آخِرُهُ. حسن: رواه الترمذي (2869)، وأحمد (12327)، والبزار (6896).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی سی ہے۔ نہیں معلوم کہ اس کے پہلے حصے میں خیر ہے یا اس کے آخری حصے میں۔

849. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ. حسن: رواه البزار (1412)، وابن حبان (7226).

حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش سی ہے۔ نہیں معلوم کہ اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا اس کا آخری حصہ۔

# 13-جموع ما جاء في الحسبة والدعوة والخطبة

## احتساب، دعوت اور خطبہ کا بیان

## 1-باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

## امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

قال الله تعالى: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ [آل عمران: ۱۱۰].

"اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو، جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ اہل کتاب ایمان لاتے تو انھی کے حق میں بہتر تھا۔ اگرچہ ان میں سے کچھ لوگ ایمان دار بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن ان کے بیشتر افراد نافرمان ہیں"۔

850. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا. صحيح: رواه البخاري (2493).

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اس میں گرنے والے کی مثال ایسے لوگوں کی سی ہے جنھوں نے ایک کشتی کے بارے میں قرعہ اندازی کی۔ بعض کو کشتی کے اوپر کا حصہ ملا۔ اور بعض کو نیچے کا۔ جو لوگ نیچے تھے ان کو ضرورت پڑنے پر پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا۔ انھوں نے ارادہ کیا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں ایک سوراخ کر لیں تو ہم اوپر والوں کو کوئی تکلیف نہ دیں۔ اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو اپنے ارادے کے مطابق کام کرنے دیں تو سب ہلاک ہو جائیں گے۔ اور اگر وہ ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو خود بھی بچیں گے اور سب کو بچا لیں گے۔

851. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. صحيح: رواه مسلم (49) من طرق عن قيس بن مسلم، عن طارق ابن شهاب قال: أوّل من بدأ بالخطبة يوم العيد قبل الصلاة مروان فقام إليه رجلٌ فقال: الصلاة قبل الخطبة. فقال: قد تُرك ما هنالك. فقال أبو سعيد: أمّا هذا فقد قضى ما عليه. سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: فذكر الحديث.

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے روکے۔ اگر طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا سب سے کم زور درجہ ہے۔

طارق بن شہاب نے فرمایا: مروان سب سے پہلا شخص تھا جس نے عید کے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر اس پر نکیر کرتے ہوئے کہا: عید کی نماز خطبہ سے پہلے ہونی چاہیے۔ اس نے کہا: جو پہلا طریقہ تھا وہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ ابو سعید خدریؓ نے فرمایا: رہا یہ شخص تو اس نے اپنی ذمے داری ادا کر دی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور پوری حدیث ذکر کی۔

852. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلاَّ كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لاَ يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لاَ يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ. صحيح: رواه مسلم (50).

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے کسی امت میں مجھ سے پہلے مبعوث فرمایا، اس کے کچھ حواری اور ساتھی اس کی امت سے ہوتے تھے، جو اس کے طریقے کی پیروی کرتے اور اس کے حکم کی اقتدا کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد کچھ نااہل جانشین ہوتے ہیں۔ وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو خود کرتے نہیں، اور ایسے کام کرتے ہیں جن کا انھیں حکم نہیں دیا گیا۔ اور جو ان نااہلوں سے اپنے ہاتھ سے لڑے وہ مومن ہے۔ اور جو ان کے ساتھ اپنی زبان سے لڑے وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنے دل سے لڑے (یعنی ان کو برا جانے) وہ مومن ہے۔ اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں (یعنی جو دل سے بھی برا نہ جانے اس میں ذرہ برابر ایمان نہیں ہے۔)

853. عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ أُجُورِ أَوَّلِهِمْ فَيُنْكِرُونَ الْمُنْكَرَ وفي لفظ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلَ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ. حسن: رواه الإمام أحمد (16592)

حضرت عبد الرحمن بن حضرمی سے روایت ہے کہ مجھے اس شخص نے خبر دی، جس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، یقیناً میری امت کے کچھ لوگ ہیں۔ انھیں میری امت کے اگلے لوگوں کی طرح اجر و ثواب سے نوازا جائے گا۔ کیوں کہ وہ منکرات پر نکیر کرتے ہیں۔ (برائیوں سے روکتے ہیں) دوسری روایت

کے الفاظ ہیں: یقیناً اس امت کے آخر میں ایک ایسی قوم ہوگی جن کے لیے اس امت کے پہلوں کی طرح اجر وثواب ہوگا۔ وہ معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکر سے روکتے ہیں، اور فتنہ پرور لوگوں سے قتال کرتے ہیں۔

854. عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ لَا يُغَيِّرُونَهُ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ. صحيح: رواه أبو داود (4338). والترمذي (2168). وابن ماجه (4005). والنسائي في الكبرى (11092).

حضرت قیس بن ابو حازمؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی ،پھر فرمایا: اے لوگو! یقیناً تم یہ آیت پڑھتے ہو: "اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو سیدھا رکھو، جب تم ہدایت پر ہو تو گم راہ لوگ تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ برائی کو دیکھیں اور اسے ختم نہ کریں (اس سے منع نہ کریں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔

855. عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا وَقَالَ مَرَّةً أَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا. حسن: رواه أبو داود (4345). والطبراني في الكبير (139/17).

حضرت عرس بن عمیرہ کندی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب زمین پر کوئی غلطی کی جائے، جس نے اس کو دیکھا اور ناپسند کیا۔ اور ایک مرتبہ فرمایا: اس پر نکیر کی، تو وہ ایسے ہو گا جیسے وہ اس معصیت سے دور تھا۔ اور جو اس معصیت سے دور تھا۔ لیکن اس نے اس معصیت کو پسند کیا تو وہ ایسے ہو گا، جیسے وہ اس برائی میں موجود تھا۔

856. عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ. صحيح: رواه أبو داود (4347). وأحمد (18289).

حضرت ابو بختریؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک ہلاک نہیں ہوں گے، جب تک کہ ان کے گناہوں کی کثرت نہ ہو جائے یا ان کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔

857. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً وَتَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ فَاخْتَلَفُوا وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ

بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالُوا كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا كَانَ ذَٰلِكَ قَالَ تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ وَتَدَعُونَ مَا تُنْكِرُونَ وَتُقْبِلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِّكُمْ .صحيح: رواه أبو داود (4342)، وابن ماجه (3957)، وأحمد (7063)، وصحّحه الحاكم (435/4).

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس زمانے میں تمھارا کیا حال ہو گا، جو عن قریب آنے والا ہے۔ جس میں لوگوں کو خوب چھان لیا جائے گا۔ (اہل ایمان اور اچھے آدمی اٹھا لیے جائیں گے) بے دین لوگ باقی رہ جائیں گے۔ ان کے وعدوں میں بے وفائی اور امانتوں میں خیانت ہو گی۔ اور ان میں اس طرح اختلاف ہو جائے گا۔ یہ فرماتے وقت آپؐ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری کے اندر ڈال کر دکھایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب یہ صورت حال ہو تو ہم کیا کریں؟ کہا: جو بات تمھیں (قرآن و سنت کی روشنی میں) صحیح معلوم ہو اسے اختیار کرو، اور جو بات (قرآن و سنت کی روشنی میں) غلط معلوم ہو اسے چھوڑ دو، اور اپنے خاص افراد (اہل خانہ، اقارب، مخلص دوست وغیرہ) پر توجہ دو، اور عام لوگوں کے معاملات سے ایک طرف ہو جاؤ۔

858. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَٰلِكَ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ قَالَ الْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ .حسن: رواه أبو داود (4343)، وأحمد (6987)، والحاكم (282/4).

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ لوگ اپنے وعدوں میں بے وفائی کرنے لگے ہیں، اور ان کی امانتوں کا معاملہ بہت ہی خفیف ہو گیا ہے تو ان کی آپس کی حالت اس طرح ہو گئی ہے، آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری کے اندر ڈال کر دکھایا (یعنی اختلاف زیادہ ہو گیا ہے)۔ عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا: میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اللہ مجھے آپ پر قربان ہونے والا بنائے، میں ان حالات میں کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا: اپنے گھر کو لازم پکڑو، اپنی زبان کو قابو میں رکھو، معروف (نیکی) پر عمل کرو، منکر (برائی) چھوڑ دو۔ اپنے خاص لوگوں کی فکر کرو اور عام لوگوں کے معاملات سے کنارہ کش ہو جاؤ۔

859. عن أبي هريرة قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ وَذَاكَ مَا هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ذَاكَ إِذَا مَرِجَتْ أَمَانَاتُهُمْ وَعُهُودُهُمْ وَصَارُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ

بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَكَيْفَ بِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تَعْمَلُ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَتَعْمَلُ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَتَدَعُ عَوَامَّ النَّاسِ حسن: رواه ابن حبان (59505951)، والطحاوي في شرح المشكل (11821183).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ !اس وقت تمھارا کیا حال ہو گا جب صرف چھان بورارہ جائے گا(یعنی بے دین رذیل لوگ باقی رہ جائیں گے )۔ اور ایسا کیوں ہو گا؟ اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا: ایسا اس وجہ سے ہو گا کہ وہ لوگ اپنی امانتوں میں خیانت اور اپنے وعدوں میں بے وفائی کریں گے، اور وہ ایسے ہو جائیں گے۔ اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری کے اندر ڈال کر دکھایا۔ عبداللہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس وقت کیا کروں؟ فرمایا: جو بات تمھیں صحیح معلوم ہو، اسے اختیار کرو اور جو غلط معلوم ہو اسے چھوڑ دو، اور اپنے خاص افراد پر کام کرو، اور عام لوگوں کے معاملات سے دور ہو جاؤ۔

860. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ أَنْ قَدْ حَضَرَهُ شَيْءٌ فَتَوَضَّأَ وَمَا كَلَّمَ أَحَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَلَصِقْتُ بِالْحُجْرَةِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لَكُمْ مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُونِي فَلاَ أُجِيبَكُمْ وَتَسْأَلُونِي فَلاَ أُعْطِيَكُمْ وَتَسْتَنْصِرُونِي فَلاَ أَنْصُرَكُمْ فَمَا زَادَ عَلَيْهِنَّ حَتَّى نَزَلَ حسن: رواه أحمد (25255)، وابن حبان (290)، وابن ماجه (4004)، والسياق لابن حبان..

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور وضو کیا، اور کسی سے بات نہیں کی۔ پھر آپ باہر نکل گئے۔ میں کمرے سے چپک گئی تاکہ آپ جو فرمارہے ہیں، اس کو سن سکوں۔ آپ منبر پر بیٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ تم سے کہتا ہے کہ نیکی کا حکم دو، اور برائی سے منع کرو قبل اس کے کہ تم مجھ سے دعائیں مانگو اور تمھاری دعائیں قبول نہ کی جائیں، تم مجھ سے مانگو اور میں تمھیں نہ دوں۔ تم مجھ سے مدد طلب کرو اور میں تمھاری مدد نہ کروں۔ اس سے زیادہ آپؐ نے کچھ نہیں فرمایا: یہاں تک کہ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

861. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ مَخَافَةُ النَّاسِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَمَا زَالَ بِنَا الْبَلاَءُ حَتَّى قَصَّرْنَا وَإِنَّا لَنُبَلِّغُ فِي الشَّرِّ. صحيح: رواه أحمد (11869)، وصحّحه ابن حبان (278).

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص لوگوں کے ڈر کی وجہ سے حق بات کہنے سے ہر گز باز نہ آئے، جب اس کو وہ حق سمجھتا ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا: جب تک ہم کوتاہی کرتے رہیں گے (فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ادائی میں) مصائب ہمارا پیچھا کریں گے اور یقیناً ہم برائی میں مبتلا ہو جائیں گے۔

862. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقُولَ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ أَنْ تُنْكِرَهُ فَإِذَا لَقَّنَ اللَّهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ قَالَ يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَفَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ حسن: رواه ابن ماجه (4017)، وأحمد (11735)، وصحّحه ابن حبان (7368).

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے سوال کرے گا حتی کہ یہ بھی فرمائے گا: جب تو نے برائی دیکھی تھی تو اس سے منع کیوں نہیں کیا تھا؟ جب وہ جواب نہیں دے سکے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جواب سکھا دے گا۔ بندہ کہے گا: اے اللہ مجھے تجھ سے رحمت کی امید تھی اور بندوں سے ڈر لگتا تھا۔

## 2۔ باب التحذير من أن يأمر الإنسان بالمعروف ولا يأتيه، وينهى عن المنكر ويأتيه

### اس شخص کا انجام کیا ہو گا جو نیکی کا حکم دے اور خود نہ کرے اور دوسروں کو برائی سے روکے اور خود برائی کرے

قال الله تعالى: ﴿ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴾ [المائدة: ٧٩].

"انھوں نے ایک دوسرے کو برے افعال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا تھا۔ برا طرز عمل تھا جو انھوں نے اختیار کیا"۔

قال الله تعالى: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ [الصف: ٢ – ٣].

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم کہو وہ بات جو کرتے نہیں"۔

863. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فَقَالَ أَتُرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَتِحَ أَمْرًا لَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا

أَقُولُ لأَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ. بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلاَنُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ. متفق عليه: رواه البخاري (7098)، ومسلم (2989).

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے، ان سے کہا گیا کہ آپ حضرت عثمان کے پاس جا کر کیوں نہیں کہتے؟ (عام لوگوں کا خیال رکھیں) انھوں نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا مگر میں تم کو سناؤں گا۔ اللہ کی قسم! میں نے ان سے بات چیت کی ہے جو میرے اور ان کے درمیان ہوئی تھی، میں کسی ایسے معاملے کا آغاز کرنا نہیں چاہتا جس کی ابتدا کرنے والا میں بنوں۔ میں کسی کے لیے یہ تو نہیں کہوں گا جو مجھ پر حاکم ہے وہ لوگوں میں سب سے بہتر ہے اس کے بعد کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپؐ فرما رہے تھے: ایک شخص قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی، وہ ان کو لیے ہوئے چکی کے گرد گھومے گا جیسے گدھا گھومتا ہے۔ اور جہنمی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے: اے فلاں! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کیا تو نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، میں تو ایسا کرتا تھا۔ لیکن میں دوسروں کو اچھی بات کا حکم دیتا تھا اور خود نہیں کرتا تھا۔ اور دوسروں کو بری بات سے منع کرتا تھا اور خود اس سے باز نہیں آتا تھا۔

864. عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَزْدِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسَى نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ. حسن: رواه الطبراني في الكبير (178/2).

نبی کریم ﷺ کے ساتھی حضرت جندب بن عبد اللہ ازدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عالم کی مثال جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے اور خود کو بھول جاتا ہے اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود کو جلاتا ہے۔

## 3۔ باب التيسير على الناس وتبشيرهم مالم يكن إثمًا

جب تک کوئی گناہ کی بات نہ ہو، لوگوں کے ساتھ آسانی کی جاتی رہے اور انھیں بشارت دی جاتی رہے

865. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا. متفق عليه: رواه البخاري (6125)، ومسلم (1734).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آسانی پیدا کرو، تنگی نہ پیدا کرو، لوگوں کو تسلی اور تشفی دو، نفرت نہ دلاؤ۔

866. عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلاَ تَخْتَلِفَا. متفق عليه: رواه البخاري (3038)، ومسلم (1733).

حضرت ابو موسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ ان کو اور معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجا تو آپؐ نے فرمایا: تم دونوں آسانی پیدا کرو، مشکل نہ پیدا کرو، خوش خبری دو، نفرت نہ دلاؤ اور تم دونوں متحد رہنا، اختلاف نہ کرنا۔

867. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ بِهَا. متفق عليه: رواه مالك في حسن الخلق (2) والبخاري (6126)، ومسلم (2327: 77).

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے دونوں میں سے آسان چیز کو اختیار فرمایا: بشرطے کہ اس میں کوئی گناہ کی بات نہ ہوتی۔ اگر اس میں کوئی گناہ کی بات ہوتی تو سب سے زیادہ آپؐ اس سے دور رہنے والوں میں سے ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کسی سے کوئی بدلہ نہیں لیا۔ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت کو پامال کرتا تو آپ ﷺ محض اللہ کی رضا کے لیے اس سے بدلہ لیتے۔

868. عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلاَتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلاَتَهُ وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلاَتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُهُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ. صحيح: رواه البخاري (6127).

حضرت ازرق بن قیسؓ سے روایت ہے کہ ہم اہواز شہر میں ایک نہر کے کنارے تھے، جو سوکھی پڑی تھی، ابوبرزہ اسلمی گھوڑے پر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور گھوڑا چھوڑ دیا، گھوڑا بھاگنے لگا تو آپ نے نماز توڑ دی، اس کا پیچھا کیا اور اس کو پکڑ لیا۔ پھر واپس آئے اور اپنی نماز قضا کی۔ اور ہم میں ایک شخص تھا اس کی ایک مخصوص فکر تھی،

وہ کہنے لگا اس بزرگ کو دیکھو، انھوں نے گھوڑے کے لیے نماز توڑ دی۔ ابو برزہ نماز سے فارغ ہو کر آئے اور کہا: جب سے میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہوں کسی نے مجھے ملامت نہیں کی اور انھوں نے کہا: میرا گھر یہاں سے دور ہے۔ اگر میں نماز پڑھتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا اور انھوں نے بتایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں اور انھوں نے آپؐ کو آسان صورتوں کو اختیار کرتے دیکھا ہے۔

869. عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْأَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُورِيَّةَ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى جُرُفِ نَهَرٍ إِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَإِذَا لِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُولُ اللَّهُمَّ افْعَلْ بِهَذَا الشَّيْخِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَثَمَانِيَ وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ. صحيح: رواه البخاري (1211). قوله: "إذا رجل يصلي" قال شعبة: هو أبو برزة الأسلمي.

حضرت ازرق بن قیس سے روایت ہے کہ ہم لوگ مقام اہواز میں حروریوں سے جنگ لڑ رہے تھے، اور میں نہر کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور نماز پڑھنے لگے (ابو برزہ اسلمی) اور ان کے گھوڑے کی لگام ان کے ہاتھ میں تھی۔ تو گھوڑا کھینچ تان کرنے لگا۔ تو وہ بھی اس کا پیچھا کرنے لگے، یہ دیکھ کر خوارج میں سے ایک شخص کہنے لگا: اے اللہ اس بوڑھے کا ناس کر دے۔ جب وہ شیخ واپس لوٹے تو فرمایا: میں نے تمھاری باتیں سن لی ہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ یا سات یا آٹھ جنگیں لڑی ہیں۔ اور میں نے آپ ﷺ کی آسانیوں کو دیکھا ہے، اس لیے مجھے یہ اچھا لگا کہ میں اپنا گھوڑا ساتھ لے کر لوٹوں، نہ کہ اس کو چھوڑ دوں کہ جہاں چاہے چل دے اور میں تکلیف اٹھاؤں۔

870. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ. صحيح: رواه البخاري (6128).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس کی طرف مارنے کے لیے بڑھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ تم تو آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی پیدا کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

871. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تُدْخِلَ عَلَى أَخِيكَ الْمُؤْمِنِ الْمُسْلِمِ سُرُوْرًا أَوْ تَقْضِيَ لَهُ دَيْنًا أَوْ تُطْعِمَهُ خُبْزًا. حسن: رواه ابنُ أبي الدنيا في قضاء الحوائج (112)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اپنے مومن مسلمان بھائی کو خوش کر دو یا اس کا قرض ادا کر دو، یا اس کو روٹی کھلا دو۔

## 4۔ باب النهي عن تقنيط عباد الله

## اللہ سے بندوں کو مایوس کرنے کی ممانعت

872. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَضحَكُون ويتَحَدَّثُون فقال وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ ما أَعلَمُ لَضَحِكتُم قَلِيلاً ولَبَكَيتُم كَثيراً ثُمّ انصَرَفَ وأَبكَى القومَ وأَوحَى اللهُ عزوجل إليه يا مُحمدُ لِمَ تُقَنِّطُ عِبَادِي فرجع النبي ﷺ فقال أَبْشِروا وسَدِّدوا وقَارِبُوا صحيح: رواه البخاري في الأدب المفرد (254)، وابن حبان (113)، والبيهقي في الشعب (1027).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ نکلے، وہ لوگ ہنسی مذاق کر رہے تھے اور بات چیت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو گے اور بہت زیادہ روو گے۔ پھر آپ واپس ہوئے اور قوم کو رلا دیا۔ اللہ عزوجل نے آپ کی طرف وحی بھیجی، اے محمد! تم میرے بندوں کو کیوں مایوس کرتے ہو، پھر نبی کریم ﷺ واپس آئے اور فرمایا: خوش ہو جاؤ، اور میانہ روی کے ساتھ درست عمل کرو اور افراط سے بچو۔

## 5۔ باب النهي عن الغلو في الدين

## دین میں غلو کی ممانعت

قال الله تعالى: ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ﴾ [سورة النساء: 171].

"اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو، اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو"۔

وقال تعالى: ﴿قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓا۟ أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا۟ مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا۟ كَثِيرًا وَضَلُّوا۟ عَن سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ﴾ [سورة المائدة: ٧٧].

"اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ان لوگوں کے تخیلات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور راہِ راست سے بھٹک گئے"۔

873. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ. صحيح: رواه البخاري (39).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً دین آسان ہے، اور جو دین میں سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا۔ اس لیے اپنے عمل میں درستی اور میانہ روی اختیار کرو، افراط و تفریط سے بچو اور خوش ہو جاؤ۔ صبح، دوپہر، شام اور رات میں کسی قدر (عبادت سے) مدد حاصل کرو۔ (اس سے مراد پنج وقتہ نمازیں بھی ہو سکتی ہیں)

## 6۔ باب التألف علی الإسلام

### اسلام پر ثابت قدم رکھنے کے لیے تالیف قلب کی راہ اختیار کرنا

874. عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ الليثي عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمَ عَلَى أَنَّهُ لَا يُصَلِّي إِلَّا صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ صحيح: رواه أحمد (20287)، 23079)، وابن أبي شيبة في مسنده (995).

حضرت نصر بن عاصم لیثیؒ سے روایت ہے۔ ان ہی کے قبیلے کا ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شرط پر اسلام لایا کہ وہ صرف دو ہی نمازیں پڑھے گا۔ آپ ﷺ نے اس کی یہ شرط مان لی۔

## 7۔ باب من أدب الإصلاح أن لا يُخاطَب المخطئ أمام الناس

### اصلاح کا ادب یہ ہے کہ غلطی کرنے والے کا نام لوگوں کے سامنے نہ لیا جائے

875. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتَّى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً متفق عليه: رواه البخاري (6101)، ومسلم (2356: 128).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک معاملے میں لوگوں کو رخصت عطا فرمائی، بعض لوگوں نے اس سے دوری اختیار کی۔ (یعنی رخصت پر عمل نہ کرنے کو اچھا سمجھا) جب یہ خبر نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ غصہ ہو گئے اور غصہ کے آثار آپ ﷺ کے چہرے سے ظاہر ہونے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ان چیزوں سے بے رغبتی کا اظہار کرتے ہیں جن میں مجھے رخصت دی گئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں اللہ کو ان سب سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

## 8۔باب استحباب رفع الرأس إلى السماء عند التحدث في الأوقات المناسبة

### دوران گفتگو مناسب اوقات میں آسمان کی طرف سر اٹھانے کا استحباب

876. عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِي قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ صحيح: رواه مسلم (2531).

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر ہم نے کہا: ہم بیٹھے رہیں تاکہ آپؐ کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ لیں۔ ہم لوگ بیٹھ گئے۔ اور آپؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم لوگ ابھی تک یہیں بیٹھے ہو؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ ہم نے کہا: ہم بیٹھے رہیں گے تاکہ آپ کے ساتھ عشا کی نماز بھی پڑھ لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔ پھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا، اور آپؐ اکثر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ستارے آسمان کے لیے امن کا باعث ہیں۔ جب ستارے فنا ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ آئے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ (یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور قیامت برپا ہو جائے گی۔) اور میں اپنے صحابہ کے لیے امن کا باعث ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا، تو میرے اصحاب پر بھی وہ چیز آئے گی، جس کا وعدہ ہے اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امن کا باعث ہیں۔ جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آئے گا، جس کا وعدہ ہے۔

877. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ. حسن: رواه أبو داود (4837)، والباغندي في مسند عمر بن عبد العزيز (4).

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ گفتگو کرنے کے لیے بیٹھتے تو اکثر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔

## 9۔باب قول الرجل في الخطبة: أما بعد

خطبہ میں آدمی کا امابعد کہنا

878. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلاَ أَيُّهَا النَّاسُ....الحديث صحيح: رواه مسلم (2408).

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ایک دن آپ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دیتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ایک چشمے کے پاس جس کو خُم کہا جاتا ہے۔ اور وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی، آپ نے وعظ فرمایا اور یاددہانی کرائی۔ پھر فرمایا: امابعد، اے لوگو! خبردار ہو جاؤ۔

## 10۔باب قول الخطيب: ومن يعص الله ورسوله فقد غوى

خطیب کا یہ کہنا جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ گم راہ ہوگیا

879. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلاً خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ صحيح: رواه مسلم (870)..

حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں خطبہ دیا۔ اور اس نے کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، اس نے سیدھی راہ پائی اور جس نے دونوں کی نافرمانی کی وہ گم راہ ہوا۔ (یعنی اس نے ومن یعصھما کہہ کر اللہ اور اس کے رسول کے لیے ایک ہی ضمیر استعمال کی، اس سے اللہ اور اس کے رسول کے درمیان برابری کا شبہ پیدا ہوتا ہے) اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا ہی برے خطیب ہو، بلکہ ایسا کہو (وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ) جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا (اس میں دونوں کے لیے الگ الگ ضمیر کا استعمال کیا گیا ہے جس سے اللہ اور رسول کے درمیان برابری کا شبہ ختم ہو جاتا ہے۔)

# 14۔جموع ما جاء في آداب الليل والنھار

## رات اور دن کے آداب کا بیان

### 1۔باب ماجاء في إطفاء النار والسرج في البيوت عند النوم

### سوتے وقت گھروں میں آگ اور چراغوں کو بجھانے کا بیان

880. عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ متفق عليه: رواه البخاري (6293)، ومسلم (2015).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سوتے وقت گھروں میں آگ جلی ہوئی مت چھوڑو۔

881. عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلَى أَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ متفق عليه: رواه البخاري (6294)، ومسلم (2016).

حضرت ابو موسیٰؓ نے بیان فرمایا: مدینہ منورہ میں رات کے وقت ایک گھر جل گیا۔جب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق کہا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ آگ تمہاری دشمن ہے اس لیے جب سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو۔

882. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ متفق عليه: رواه البخاري (6295) ومسلم (2012).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رات کے وقت) برتن ڈھک لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو چراغ بجھا لیا کرو، کیوں کہ یہ چوہیا بعض اوقات چراغ کی بتی کھینچ لیتی ہے اور گھر والوں کو جلا دیتی ہے۔

883. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ صحيح: رواه مالك في صفة النبي □ (21) و مسلم (2012: 96).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دروازہ بند کر لیا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو، یا برتنوں کو ڈھک دیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا، نہ کسی باندھی ہوئی چیز کو کھولتا ہے اور نہ کسی ڈھکے ہوئے برتن کو کھولتا ہے۔اور یقیناً چوہیا لوگوں کے ساتھ ان کے گھروں کو جلا دیتی ہے۔

884. عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ

متفق عليه: رواه البخاري (5623)، ومسلم (2012: 97).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کی ابتدا ہو یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو (گھروں میں) روک لو، کیوں کہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو۔ دروازے بند کرتے ہوئے اللہ کا نام لو۔ کیونکہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ باندھ دو، اللہ کا نام لیتے ہوئے اپنی برتنوں کو ڈھک دو۔ خواہ کسی چیز کو اس پر چوڑائی ہی میں رکھ دو۔ اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔

885. عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ متفق عليه: رواه مسلم (2012: 96).

حضرت جابر نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: برتن کو ڈھک دو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دو، دروازے بند کر دو، چراغ بجھا دو، کیوں کہ شیطان کسی مشکیزہ کا منہ نہیں کھولتا اور نہ کوئی دروازہ کھولتا ہے اور نہ کوئی برتن کھول سکتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو ڈھکنے کے لیے کوئی چیز نہ ملے تو ایک لکڑی ہی برتن پر آڑی رکھ دے اور اللہ کا نام لے۔ اس کو ضرور ایسا کرنا چاہیے، کیوں کہ چوہیا گھر والوں کو ان کے گھر سمیت جلا دیتی ہے۔

886. عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ

صحيح: رواه مسلم (2014).

حضرت جابرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ برتن کو ڈھک دو اور مشکیزہ کے منہ باندھ دو۔ یقیناً سال میں ایک ایسی رات ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے۔ جب اس کا گزر کسی ایسے برتن پر سے ہوتا ہے جس پر کوئی ڈھکن نہیں ہے یا ایسے مشکیزے پر سے جس پر کوئی بندھن نہیں ہے تو اس وبا کا کچھ حصہ اس میں اتر جاتا ہے۔

## 2۔باب كف الصبيان والمواشي من الخروج بعد غروب الشمس

سورج غروب ہونے کے بعد بچوں اور چوپایوں کو باہر نکلنے سے روکنا۔

887. عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعِثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ

صحيح: رواه مسلم (2013: 98).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے تو اپنے چوپایوں اور بچوں کو مت چھوڑو، یہاں تک کہ اس کی ابتدائی تاریکی ختم ہو جائے۔ کیوں کہ جب سورج غائب ہوتا ہے تو شیاطین پھیل جاتے ہیں، یہاں تک کہ رات کی ابتدائی تاریکی ختم ہو جائے۔

## 3۔باب كراهية النوم قبل العشاء والسمر بعدها إلا للحاجة

عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد بلا ضرورت بات کرنا مکروہ ہے۔

888. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. متفق عليه: رواه البخاري (568) و مسلم (647: 237).

حضرت ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد بات کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

889. عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعَتْنِي عَائِشَةُ وَأَنَا أَتَكَلَّمُ بَعْدَ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ فَقَالَتْ يَا عُرِيُّ أَلَا تُرِيحُ كَاتِبَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَنَامُ قَبْلَهَا وَلَا يَتَحَدَّثُ بَعْدَهَا. صحيح: رواه ابن حبان (5547).

حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے مجھے عشاء کی نماز کے بعد بات کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: اے عری! کیا تم اپنے کاتب کو آرام نہیں دو گے؟ یقیناً رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے نہیں سوتے تھے اور عشاء کے بعد بات نہیں کرتے تھے۔

890. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا سَمَرَ بَعْدَهَا حسن: رواه ابن ماجه (702)، وأحمد (26280)، وأبو يعلى (4784).

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے نہیں سوئے اور نہ عشاء کے بعد گفتگو فرمائی۔

891. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَدَبَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ السَّمَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ - زَجَرَنَا

صحيح: رواه ابن ماجه (703)، وأحمد (3686)، وابن خزيمة (1340)، وابن حبان (2031).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے عشاء کے بعد گفتگو کی مذمت بیان فرمائی اور ہمیں تنبیہ کی۔

## 4۔باب جواز السمر للمصلي والمسافر وكذا من له حاجة

## رات میں (عشاء کے بعد) نمازی، مسافر اور اسی طرح ضرورت مند شخص کے لیے بات کرنا جائز ہے۔

892 . عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَاسَمَرَ إِلَّا لِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ صحيح: رواه الطبراني في الكبير (268/10).

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (عشاء کے بعد) رات میں گفتگو کرنا جائز نہیں ہے مگر نمازی یا مسافر کے لیے۔

## 5۔باب النوم على السرير

## پلنگ پر سونا

893 . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا متفق عليه: رواه البخاري (6276)، ومسلم (512: 270). واللفظ للبخاري.

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ پلنگ کے بیچ میں نماز پڑھتے تھے۔ میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی تھی۔ لیکن مجھے کھڑے ہو کر آپ کے سامنے آنا برا معلوم ہوتا تھا۔ البتہ میں آہستہ سے کھسک جاتی تھی۔

## 6۔باب كراهية زيادة غرف النوم عن الحاجة

## ضرورت سے زیادہ سونے کے لیے کمرے تعمیر کرنا ناپسندیدہ ہے۔

894 . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ صحيح: رواه مسلم (2084).

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بستر آدمی کے لیے، ایک بستر اس کی بیوی کے لیے، تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے۔

## 7۔باب النهي عن الاستلقاء إذا خيف كشف العورة

### جب ستر کھل جانے کا اندیشہ ہو تو چت لیٹنا مکروہ ہے

895۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. صحيح: رواه مسلم (2099: 74).

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ہرگز چت نہ لیٹے، اس طرح کہ اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے۔

896. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَسْتَلْقِيَ الرَّجُلُ وَيَثْنِيَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

صحيح: رواه ابن حبان (5554).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی چت لیٹ جائے اور ایک پیر کو موڑ کر دوسرے پیر پر رکھے۔

## 8۔باب جواز الاستلقاء إذا لم تكشف العورة

### اگر ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو تو چت لیٹنا جائز ہے

897. عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذَلِكَ متفق عليه: رواه مالك في قصر الصلاة في السفر (93، 94) والبخاري (475)، ومسلم (2100: 75).

حضرت عباد بن تمیمؓ اپنے چچا کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھا ہوا تھا۔ حضرت سعید بن المسیب نے فرمایا: حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی یہ کرتے تھے۔

## 9۔باب كراهية الاضطجاع على الوجه

### چہرے کے بل لیٹنے کی کراہت

898. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ نَائِمٍ فِي الْمَسْجِدِ مُنْبَطِحٍ عَلَى وَجْهِهِ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ قُمْ وَاقْعُدْ فَإِنَّهَا نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ. حسن: رواه ابن ماجه (3725)، والبخاري في الأدب المفرد (1188).

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر مسجد میں سونے والے ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے چہرے کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنے پیر سے مارا اور فرمایا: اٹھ کر بیٹھ جاؤ، کیوں کہ یہ جہنمیوں کا سونا ہے۔

# 15۔جموع ما جاء في اللهو، واللعب، والحركات

## کھیل کود اور دیگر کوششوں کا بیان

### 1۔باب إباحة الرجل اللعب واللهو لزوجته

### شوہر اپنی بیوی کو کھیل کود کی اجازت دے سکتا ہے۔

899. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي. متفق عليه: رواه البخاري (6130). ومسلم (2440).

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے یہاں گڑیوں سے کھیلتی تھی۔ اور میری سہیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلتی تھیں۔ جب آپ ﷺ اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں۔ پھر آپ ﷺ انھیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

900. عن عَائِشَةَ قَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ. فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ حَرِيصَةً عَلَى اللَّهْوِ. متفق عليه: رواه البخاري (5236)، ومسلم (892: 18).

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بیان فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوتے تھے۔ اور حبشی رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی تلواروں سے کھیلتے تھے۔ آپ ﷺ اپنی چادر سے میرا پردہ فرماتے تاکہ میں ان کا کھیل دیکھ سکوں۔ پھر آپ ﷺ میری خاطر کھڑے ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ میں خود ہی واپس ہو جاتی۔ ایک نو عمر لڑکی کا اندازہ لگاؤ جو کھیل کود کی شوقین ہوتی ہے۔

901. عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْحَبَشَةُ يَزْفِنُونَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَرْقُصُونَ وَيَقُولُونَ: مُحَمَّدٌ عَبْدٌ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَقُولُونَ؟ قَالُوا يَقُولُونَ مُحَمَّدٌ عَبْدٌ صَالِحٌ. صحيح: رواه أحمد (12540)، وابن حبان (5870).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حبشی لوگ رسول اللہ ﷺ کے آگے ناچتے کودتے تھے۔ اور وہ کہتے تھے۔ محمد ایک نیک بندے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: وہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ لوگ محمد عبد صالح کہتے ہیں یعنی محمد ایک نیک بندے ہیں۔

## 2۔باب في الغناء المباح، والغناء المنهي عنه

## مباح گانوں اور ممنوع گانوں کا بیان

902. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَتَعْرِفِينَ هَذِهِ؟ قَالَتْ: لَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَقَالَ: هَذِهِ قَيْنَةُ بَنِي فُلَانٍ تُحِبِّينَ أَنْ تُغَنِّيَكِ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَعْطَاهَا طَبَقًا فَغَنَّتْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَدْ نَفَخَ الشَّيْطَانُ فِي مَنْخِرَيْهَا. صحيح: رواه أحمد (15720)، والنسائي في الكبرى (8911).

حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تم اس کو جانتی ہو؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اے اللہ کے نبی! نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ فلاں قبیلہ کی مغنیہ ہے۔ کیا تم چاہتی ہو کہ وہ تمھیں کچھ گا کر سنائے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ہاں۔ اس کو ایک حرف دیا تو اس نے نغمہ گایا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شیطان نے اس کے دونوں نتھنوں میں پھونک ماری ہے۔

قوله: "قينة" أي الجارية المتغنية. وفي الحديث جواز الغناء أحيانا لترويح النفس على أن لا يكون فيه المعاصي من الفحش وغيره، ولكن إذا اتخذت المرأة الغناء عادة ومهنة ينفخ الشيطان في منخريها فتُغنّي بما لا يجوز الغناء به كما جاء في الحديث.

دل بہلانے کے لیے کبھی کبھی گانے کا جواز حدیث سے ثابت ہے، بشرطیکہ وہ فحش اور معصیت پر مشتمل نہ ہو۔ جب ایک عورت گانے کو عادت اور پیشہ کے طور پر اختیار کرتی ہے تو شیطان اس کے دونوں نتھنوں میں پھونک مارتا ہے۔ پھر وہ ایسی چیزیں گانے لگتی ہے جن کا گانا جائز نہیں ہوتا۔

## 3۔باب إدخال الأصابع في الأذنين عند استماع المزامير

## بانسری کی آواز سن کر کانوں میں انگلیاں ڈال لینا

903. عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزمارًا قال: فَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ ونأى عن الطَّرِيقِ وَقَالَ لي يَا نَافِعُ هل تَسْمَعُ شيئا؟ قال: قُلْتُ لَا قال فرفَعَ أُصْبُعَيْهِ من أُذُنَيْهِ وَقَالَ فكُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا. وفي لفظ: سَمِعَ صَوْتَ زَمَّارَةِ رَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا.. حسن: رواه أبو داود (4924)، وأحمد (4535). وصحّحه ابن حبان (693).

حضرت نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے بانسری کی آواز سنی، تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں،

اور راستہ سے دور ہو گئے۔ اور مجھ سے فرمایا: اے نافع! تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکال لیں۔ اور فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے بھی اسی طرح کی آواز سنی تو ایسا ہی کیا تھا۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: آپ نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو آپ نے ایسا ہی کیا تھا۔

## 4۔باب التغليظ في استعمال الجرس في أعناق الإبل

## اونٹوں کے گلے میں گھنٹیوں کے استعمال پر وعید

904. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لاَ تَصْحَبُ الْمَلاَئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلاَ جَرَسٌ.صحيح: رواه مسلم (2113).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں چلتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔

905.عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ.صحيح: رواه مسلم (2114).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔

906. عَنْ عَائِشَةَ زوجِ النبي ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِالأَجْرَاسِ أَنْ تُقَطَّعَ مِنْ أَعْنَاقِ الإِبِلِ يَوْمَ بَدْرٍ.صحيح: رواه النسائي في الكبرى (8758) ، وأحمد (25166)، وابن حبان (4699، 4702).

حضرت عائشہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے دن حکم دیا کہ اونٹوں کی گردنوں سے زنجیریں کاٹ دی جائیں۔

## 5۔باب تحريم اللعب بالنردشير

## نردشیر کھیل کی حرمت

907.عن بُرَيدةَ بن الحصيبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ صحيح: رواه مسلم (2260).

حضرت بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:: جس نے نردشیر (لوڈو) کھیلا، تو اس نے گویا سور کے گوشت اور خون سے اپنا ہاتھ رنگ لیا۔

## 6۔باب النهي عن الخذف

## کنکری پھینکنے کی ممانعت

908.عن عبد الله بن مُغَفَّلٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهَى النبيُّ ﷺ عَنِ الخَذْفِ، وقَالَ: إِنَّهُ لا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلا يَنْكَأُ العَدُوَّ، وإِنَّهُ يَفْقَأُ العَيْنَ، وَيَكْسِرُ السِّنَّ. متفق عليه: رواه البخاري (6220)، ومسلم (1954: 55).

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کنکریاں پھینکنے سے منع کیا اور آپ نے فرمایا: نہ وہ شکار کو قتل کرسکتی ہے اور نہ دشمن کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ البتہ آنکھ پھوڑ سکتی ہے اور دانت توڑ سکتی ہے۔

## 7۔باب رفع البصر إلى السماء لتذكر عظمة الله

## اللہ کی عظمت کو یاد کرنے کے لیے آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا

قال الله تعالى: أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ [سورة الغاشية: ١٧ – ٢٠].

"کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے؟ اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کیسے اٹھایا گیا؟ اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے جمائے گئے؟ اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بچھائی گئی"۔

909. عنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. متفق عليه: رواه البخاري (6214)، ومسلم (161: 255) ك. واللفظ للبخاري.

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا پھر وحی کا سلسلہ بند ہو گیا۔ میں چل رہا تھا اتنے میں میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، تو میں نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی، تو میرے سامنے وہی فرشتہ موجود تھا جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا۔ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

910. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ [آل عمران: ١٩٠]. متفق عليه: رواه البخاري (6215) ومسلم (763: 19).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں رات گزاری۔ اور اس دن

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے۔ جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ یا اس کا کچھ حصہ باقی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں، اور یہ آیات تلاوت فرمائیں: زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات دن کے باری باری سے آنے میں ان ہوش مند لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔

## 8۔باب النهي عن النظر إلى الكوكب إذا انقضّ

## ستارہ ٹوٹ کر گرتے وقت دیکھنے کی ممانعت

911. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي قَتَادَةَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَى كَوْكَبًا انْقَضَّ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ إِنَّا قَدْ نُهِينَا أَنْ نُتْبِعَهُ أَبْصَارَنَا. صحيح: رواه أحمد (22549) –والسياق له، وعبد الرزاق في مصنفه (20007).

حضرت محمد بن سیرین نے فرمایا: ہم لوگ ابو قتادہ کے ساتھ اپنے گھر کی چھت پر تھے۔ تو انھوں نے ایک تارے کو ٹوٹ کر گرتے دیکھا، اور سب نے اس کو دیکھا، تو ابو قتادہ نے فرمایا: ہمیں ٹوٹ کر گرتے ہوئے تاروں کے پیچھے نظریں دوڑانے سے منع کیا گیا تھا۔

## 9۔باب نكت العود في الماء والطين

## مٹی اور پانی میں زمین کریدنا

912. عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ متفق عليه: رواه البخاري (2616)، ومسلم (2403: 28). واللفظ للبخاري.

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ آپ اس کو پانی اور مٹی پر مار رہے تھے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور انھوں نے دروازہ کھلوایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھول دو اور ان کو جنت کی خوش خبری سنا دو۔ میں گیا تو ابو بکر تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا، اور انھیں جنت کی بشارت

سنائی۔ پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلوایا۔ آپ نے فرمایا: ان کے لیے بھی دروازہ کھول دو، اوران کو بھی جنت کی خوش خبری سنادو، تووہ حضرت عمر تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اورانھیں جنت کی بشارت سنائی۔ پھر ایک تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا۔ آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ سیدھے بیٹھ گئے۔ اور فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھول دواورانھیں جنت کی خوش خبری سنادو۔ ایک آزمایش کے بعد جو ان کو لاحق ہوگی۔ میں نے ان کو اس کی خبر دی جو آپؐ نے بتایا تھا: عثمان نے کہا: اللہ ہی مدد گار ہے۔

## 10۔باب الرجل ینکت الأرض بعود

## لکڑی سے زمین کریدنا

913. عَنْ عَلِيِّ بنِ ابی طالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى. [الليل: 5].متفق عليه: رواه البخاري (6217)، ومسلم (2647: 7).

حضرت علی بن ابو طالبؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں تھے۔ آپ ﷺ لکڑی سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے، جس کے لیے جنت یا جہنم میں جگہ طے نہ ہے، توانھوں نے کہا: توکیا ہم بھروسا کرکے نہ بیٹھ جائیں؟ آپؐ نے فرمایا: عمل کرتے جاؤ، ہر ایک کو اس کے انجام کے اعتبار سے توفیق ملے گی۔ ”جس نے اللہ کی راہ میں مال دیا اور (اللہ کی نافرمانی سے) پرہیز کیا“۔

# 16۔جموع ما جاء في آداب الطريق، والسير، والسفر

راستے، چلنے پھرنے اور سفر کے آداب

## 1۔باب فضل إزالة الأذى من الطريق

راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنے کی فضیلت

914. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ. متفق عليه: رواه مسلم (35: 58) واللفظ له. والبخاري (9).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ستر یا ساٹھ سے کچھ زائد حصے ہیں۔ ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔ اور سب سے کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔ اور شرم وحیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

915. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وتُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ. متفق عليه: رواه البخاري (2989)، ومسلم (1009).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتے ہو تو یہ بھی صدقہ ہے۔

916. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهَ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. متفق عليه: رواه مالك في صلاة الجماعة (6) والبخاري (2472)، ومسلم (1914: 127) عقب الحديث (2617).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص راستے سے گزر رہا تھا۔ اس نے راستے پر کانٹوں کی ٹہنی پڑی ہوی پایا، تو اس کو راستے سے ہٹا دیا۔ اللہ نے اس کی قدر دانی کی، اور اس کو بخش دیا۔

917. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لأُنَحِّيَنَّ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لاَ يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ. وفي رواية: لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلاً يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ. صحيح: رواه مسلم (1914: 128) عقب الحديث (2617). ورواه أبو داود (4245)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کا گزر ایک درخت کی ٹہنی پر سے ہوا جو سر راہ پڑی ہوئی تھی۔ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے ضرور دور کر دوں گا، تاکہ ان کو تکلیف نہ دے تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ اور دوسری روایت میں ہے: میں نے ایک شخص کو جنت میں دیکھا، اور وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے جاتا آتا ہے۔ ایک درخت کو اس نے راستے سے کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دے رہا تھا۔

918. عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قال: كان معاذٌ يمشي ورجلٌ معهُ فرفَعَ حجراً مِنَ الطريقِ فقال: ما هذا؟ قال: سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ: "مَنْ رفعَ حجراً منَ الطَرِيقِ كُتِبَتْ لهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ كانَتْ له حسنةٌ دَخَلَ الجنّةَ". حسن: رواه البيهقي في شعب الإيمان (10660) والطبراني في الكبير (101/20)

حضرت ابوشیبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذؓ راستے سے گزر رہے تھے اور ان کے ساتھ ایک آدمی تھا۔ حضرت معاذؓ نے ایک پتھر راستے سے ہٹایا۔ اس نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: جو راستے سے کسی پتھر کو اٹھائے گا اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی، اور جس کے لیے کوئی نیکی لکھ دی گئی وہ جنت میں داخل ہو گا۔

919. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يا نبيَّ الله عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ، قَالَ: اعْزِلِ الأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ. صحيح: رواه مسلم (2618).

حضرت ابوبرزہؓ نے بیان فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی چیز سکھائیے کہ میں اس سے فائدہ اٹھاؤں۔ آپ نے فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دو۔

920. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لاَ أَدْرِي لَعَسَى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقَى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا - (أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ) وَأَمِرَّ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ. صحيح: رواه مسلم (2618).

حضرت ابوبرزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ ابوبرزہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی وفات ہو جائے اور میں آپ کے بعد زندہ رہوں، اس لیے مجھے کوئی چیز بطور زادراہ عنایت فرمائیے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا کرو، ایسا کرو۔ اس کو راوی ابوبکر بھول گئے۔ اور راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دو۔

921.عنْ أبي ذرٍ عن النبي ﷺ قال عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا ، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِءِ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لاَ تُدْفَنُ.
صحيح: رواه مسلم (553).

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کیے گئے تو میں نے اس کے اچھے اعمال میں سے یہ چیز بھی پائی، کہ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹادیا جائے۔ اور اس کے برے اعمال میں میں نے اس بلغم کو بھی پایا جو مسجد میں پڑا ہوتا ہے اور جسے دفن نہیں کیا جاتا۔

922.عنْ بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي الإِنْسَانِ ثَلاَثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلاً فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ. قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ.حسن: رواه أبو داود (5242)، وصحّحه ابن خزيمة (1226)، وابن حبان (1642،2540) .

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں تو ان میں سے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اس کی طاقت کس کو ہے؟ آپؐ نے فرمایا: مسجد میں پڑی بلغم کو دفن کر دینا یا راستے میں پڑی تکلیف دہ چیز ہٹادینا۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو چاشت کی دو رکعتیں ہی تمھارے لیے کافی ہو جائیں گی۔

## 2۔باب النهي عن إيذاء الناس في طُرُقِهِم
## لوگوں کو ان کے راستوں میں تکلیف پہنچانے کی ممانعت

923. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ" قِيلَ: وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ".صحيح: أخرجه مسلم في الطهارة (269).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو لعنت والی چیزوں سے بچو۔ دریافت کیا گیا: دو لعنت والی چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو لوگوں کے راستے میں یا ان کے سایے حاصل کرنے والی جگہوں میں پاخانہ کردے۔

924. عن حذيفةَ بنِ أسيدٍ أنّ النبيّ ﷺ قال: مَنْ آذَى الْمُسْلِمِينَ فِي طُرقِهِمْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ لَعْنَتُهُمْ.حسن: رواه الطبراني في الكبير (200/3)

حضرت حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کو ان کے چلنے پھرنے کے راستوں میں تکلیف پہنچائے، اس پر ان کی لعنت واجب ہو گئی۔

## 3۔ باب ما جاء في طهارة الأفنية
## آنگن کو صاف ستھرا رکھنے کا بیان

925. عَنْ سعدِ بنِ أبي وقّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَهِّرُوا أَفْنِيَتَكُمْ فَإِنَّ الْيَهُودَ لَا تُطَهِّرُ أَفْنِيَتَهَا. صحيح: رواه الطبراني في الأوسط –مجمع البحرين (519)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے آنگنوں کو صاف ستھرا رکھو، کیوں کہ یہود اپنے آنگن صاف ستھرے نہیں رکھتے۔

## 4۔ باب ما جاء في حقوق الطريق
## راستے کے حقوق

926. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّه؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

متفق عليه: رواه البخاري (6229)، ومسلم (2121) عقب الحديث (2161).

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے راستے کی مجلسوں میں بیٹھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہم لوگ اس میں گفتگو کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمھارے لیے بیٹھنا ہی ضروری ہے تو راستے کو اس کا حق دو۔ صحابہ نے عرض کیا: اس کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نگاہیں پست رکھنا، ایذا رسانی سے بچنا، سلام کا جواب دینا، بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

927. عَنْ أَبِي طَلْحَةَ: كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ. فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَأْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ. قَالَ إِمَّا لَا فَأَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ. صحيح: رواه مسلم (2161).

حضرت ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ آنگنوں میں بیٹھ کر گفتگو کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: تمھیں راستوں کی مجلسوں میں بیٹھنے سے کیا غرض ہے؟ راستے کی مجلسوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ ہم نے عرض کیا: ہم تو یوں ہی بیٹھتے ہیں ان بیٹھکوں میں ہم تبادلہ خیال کرتے اور گفتگو کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ مجلس نہیں چھوڑ سکتے، تو ان کا حق ادا کرو: نگاہیں نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا، اور اچھی گفتگو کرنا۔

928. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَنْ تَجْلِسُوا بِأَفْنِيَةِ الصُّعُدَاتِ قالوا يا رسولَ اللهِ إِنَّا لا نَسْتَطِيعُ ذَلِكَ ,ولا نطيقُه قَالَ: إِمَّا لا فَأَدُّوا حَقَّهَا . قَالُوا: وَمَا حَقُّهَا يا رسولَ اللهِ؟ قَالَ: رَدُّ التَّحِيَّةِ ,وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ,وَغَضُّ الْبَصَرِ ,وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ. حسن: رواه أبو داود (4816). وصححه ابن حبان (596). والحاكم (264265/4).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آنگنوں میں راستے کی مجلسوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم یہ چھوڑ نہیں سکتے اور نہ ان کے بغیر رہنے کی طاقت رکھتے ہیں (راستے کی مجلس میں بیٹھنا ہمارے لیے ضروری ہوتا ہے) آپ نے فرمایا: اگر انکار کرتے ہو تو ان کا حق ادا کرو۔ صحابہ نے پوچھا: اس کا حق کیا ہے۔ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کا جواب دینا جب وہ الحمد للہ کہے، نگاہیں نیچی رکھنا اور (راستہ پوچھنے والے کی) رہ نمائی کرنا۔

## 5۔باب كراهية ربط الإنسان بحبل في السير

## ایک دوسرے کے ہاتھ میں رسی باندھ کر چلنا مکروہ ہے

929. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِهِ. صحيح: رواه البخاري (1620).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے دوران طواف نبی کریم ﷺ کا گزر ایک آدمی پر سے ہوا، اس نے اپنا ہاتھ دوسرے آدمی کے ہاتھ کے ساتھ باندھا تھا۔ تسمے یا دھاگے یا کسی اور چیز سے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ سے وہ چیز کاٹ دی۔ پھر فرمایا: اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے لے چلو۔

## 6۔باب ما جاء في أدب المشي

### چلنے کا ادب

930. عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَشَى كَأَنَّهُ يَتَوَكَّأُ ۔صحيح: رواه أبو داود (4863)، والترمذي (1754) . قوله: "كأنه يتوكأ" أي يتكئ على العصا، ومعناه أنه كان يميل في مشيه إلى الأمام، فلا يمشي مشي الجبابرة المتكبرين بارزا صدرَه.

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ چلتے تھے تو سامنے کی طرف کچھ مائل ہو کر چلتے تھے، گویا آپ لاٹھی کا سہارا لے کر چل رہے تھے، (جابروں اور متکبروں کی طرح اپنا سینہ تان کر نہیں چلتے تھے)

931. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قُلْتُ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَهْوِي فِي صَبُوبٍ.صحيح: رواه أبو داود (4864)، وابن قانع في معجم الصحابة (242/2).

حضرت ابو طفیل نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ میں نے کہا: تم نے آپ ﷺ کو کیسا دیکھا؟ انھوں نے کہا: آپ سفید رنگ، بہت خوب رو تھے، جب چلتے تھے تو لگتا تھا کہ اوپر سے نیچے کو اتر رہے ہیں۔

## 7۔باب الإسراع في المشية لحاجة

### کسی ضرورت کے تحت تیز چلنے کا بیان

932. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ صحيح: رواه البخاري (6275).

حضرت عقبہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، اور تیزی سے چلے، پھر گھر میں داخل ہو گئے۔

## 8۔باب أدب المرور بمساكن قوم معذبين

### ہلاک شدہ قوم کی بستیوں پر سے گزرنے کا ادب

933. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الْوَادِيَ متفق عليه: رواه البخاري (4419)، ومسلم (2980: 39).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ "حجر" کے مقام پر سے گزرے تو فرمایا: ان کے گھروں میں روتے ہوئے داخل ہوں جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ عذاب تمھیں بھی لاحق ہو جو ان کو لاحق ہوا تھا۔ پھر آپ نے اپنے سر مبارک پر چادر ڈال لی۔ اور تیزی کے ساتھ چلنے لگے، یہاں تک کہ آپ وادی (سے گزر گئے) یا آپ نے وادی پار کرلی۔

934. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ. متفق عليه: رواه البخاري (4702)، ومسلم (2980: 38).قوله: "لأصحاب الحجر" في شأن أصحاب الحجر.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر والوں کے بارے میں فرمایا تھا: اس ہلاک شدہ قوم پر سے نہ گزرو مگر روتے ہوئے۔ اگر روتے ہوئے نہیں گزر سکتے تو وہاں داخل مت ہوں، کہیں تم پر بھی ویسا ہی عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا۔

935. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ. وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ.

متفق عليه: رواه البخاري (3379)، ومسلم (2981).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے قوم ثمود کی سرزمین حجر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑاؤ کیا۔ اس کے کنوؤں سے پانی لیا، اور اس سے آٹا گوندھا، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ برتنوں میں بھرا ہوا پانی انڈیل دیں، اور گوندھا ہوا آٹا اونٹوں کو کھلا دیں۔ آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی حاصل کریں جہاں (صالح علیہ السلام کی) اونٹنی آتی تھی۔ اور ایک روایت میں فاستقوا من آبارھا کی جگہ فاستقوا من بئارھا، وعجنوا بہ کی جگہ واعتجنوا بہ کے الفاظ ہیں۔

## 9۔ باب مراعاة مصلحة الدواب في السير، واختيار الليل للسفر

## چلنے میں چوپایوں کی مصلحت کا خیال کرنا اور سفر کے لیے رات کا انتخاب کرنا

936. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ أَوْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وفي لفظ: فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ صحيح: رواه مسلم (1926).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سرسبز وشاداب زمین پر سے گزرو تو جانوروں کو زمین سے ان کا حصہ دو، (یعنی انھیں چرنے دو) اور تم خشک سالی میں سفر کرو، تو انھیں تیز لے کر چلو،

اور جب تم آخر رات میں آرام کے لیے اترو، تو راستوں سے ہٹ کر سویا کرو۔ کیوں کہ وہ رات کے وقت کیڑے مکوڑوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: کیوں کہ وہ چوپایوں کی گزر گاہ ہوتے ہیں اور رات کے وقت کیڑے مکوڑوں کی پناہ گاہ ہیں۔

937. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَخْصَبَتِ الْأَرْضُ فَأَعْطُوا الظَّهْرَ حَظَّهُ مِنَ الْكَلَإِ وَإِذَا أَجْدَبَتِ الْأَرْضُ فَانْجُوا عَلَيْهَا بِنَقْيِهَا بِالدُّلْجَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ

صحيح: رواه الترمذي في العلل الكبير (874/2) واللفظ له، وابن خزيمة (2555)، والحاكم (445/1).

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب زمین سرسبز و شاداب ہو تو سواری کو چرنے دو، اور جب زمین خشک ہو تو ان کی ہڈیوں کا گودا ختم ہونے سے پہلے (ان کے لاچار ہونے سے پہلے) رات کے آخری پہر میں ان کو نجات دو۔ تم کو رات کے وقت سفر کرنا چاہیے، کیوں کہ رات کے وقت زمین کی مسافت لپیٹ دی جاتی ہے۔

## 10۔ باب الإسراع في المشي دون السعي

## دوڑنے کی بجائے چلنے میں تیزی اختیار کرنا

938. عَنْ عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ شَكَا نَاسٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَشْيَ فَدَعَاهُمْ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالنَّسَلَانِ فَنَسَلْنَا فَوَجَدْنَاهُ أَخَفَّ عَلَيْنَا. صحيح: رواه إسحاق بن راهويه (2010 المطالب)، وصحّحه ابن خزيمة (2537)، والحاكم (443/1).

حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے چلنے (میں تکلیف کی) شکایت کی۔ تو آپ ﷺ نے انھیں بلا بھیجا اور فرمایا: تم پر تیز چلنا لازم ہے۔ ہم تیز چلنے لگے، تو ہم نے اس کو اپنے لیے ہلکا پایا۔

## 11 باب استحباب التعجيل في الرجوع إلى الأهل بعد قضاء الحاجة من السفر

## کام کی تکمیل کے بعد سفر سے گھر والوں کے پاس جلد لوٹنا مستحب ہے

939. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ. متفق عليه: رواه مالك في الاستئذان (39) والبخاري (1804)، ومسلم (1927).

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ تمھیں نیند سے اور کھانے پینے سے روکتا ہے۔ جب تمھاری ضرورت اور مقصد پورا ہو جائے تو اپنے گھر والوں کے پاس جلد لوٹ جانا چاہیے۔

## 12۔باب ما جاء في كراهية السفر وحده

### تنہا سفر کرنے کی کراہیت

940. عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ. صحيح: رواه البخاري (2998).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تنہا سفر کرنے کے (نقصانات) کا جتنا علم مجھے ہے اور لوگوں کو بھی ہوتا تو کوئی سوار رات میں اکیلا سفر نہ کرتا۔

941. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوَحْدَةِ أَنْ يَبِيتَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ أَوْ يُسَافِرَ وَحْدَهُ صحيح: رواه أحمد (5650). والحكمة في النهي عن المبيت وحده أن الشيطان يوسوس في قلبه.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تنہائی سے منع فرمایا ہے کہ آدمی اکیلا رات گزارے یا تنہا سفر کرے۔ تنہا رات گزارنے سے منع کرنے کی حکمت یہ ہے کہ شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے۔

942. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا خَرَجَ فَتَبِعَهُ رَجُلَانِ وَرَجُلٌ يَتْلُوهُمَا يَقُولُ ارْجِعَا قَالَ فَرَجَعَا قَالَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذَيْنِ شَيْطَانَانِ وَإِنِّي لَمْ أَزَلْ بِهِمَا حَتَّى رَدَدْتُهُمَا فَإِذَا أَتَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ وَأَعْلِمْهُ أَنَّا فِي جَمْعِ صَدَقَاتِنَا وَلَوْ كَانَتْ تَصْلُحُ لَهُ لَأَرْسَلْنَا بِهَا إِلَيْهِ قَالَ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ عَنِ الْخَلْوَةِ صحيح: رواه أحمد (2719)، والبزار (كشف الأستار 2022)، وأبو يعلى (2588)، والحاكم (102/2).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نکلا، دو آدمیوں نے اس کا پیچھا کیا۔ اور ان دو آدمیوں کے پیچھے ایک اور آدمی نکلا، وہ کہتا ہے: لوٹ آؤ، وہ دونوں لوٹ آئے، اس نے اس سے کہا: یہ دونوں شیطان ہیں۔ اور میں ان کے ساتھ برابر لگا رہا یہاں تک کہ میں ان کو واپس لے آیا۔ جب تم نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچو تو آپ کو سلام کرو۔ اور آپ کو بتاؤ، کہ میں اپنے صدقات جمع کرنے میں مصروف تھا۔ اگر صدقات آپ کے لیے جائز ہوتے تو میں آپ کو بھیج دیتا۔ روای نے کہا: نبی کریم ﷺ نے اس وقت تنہا رہنے سے منع فرمایا۔

943. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ. حسن: رواه مالك في كتاب الاستئذان (36) و أبو داود (2607)، والترمذي (1674).

حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے۔ دو سوار دو شیطان ہیں اور تین ایک جماعت ہے۔

امام بغوی نے فرمایا: حدیث کا مفہوم وہ ہے جو سعید بن مسیب سے مرسلاً مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے شیطان ایک اور دو آدمیوں کا ارادہ کرتا ہے اور جب تین ہوتے ہیں تو ان کا قصد نہیں کرتا۔

## 13۔باب استحباب جعل الأمير في السفر

### سفر میں امیر بنانا مستحب ہے

944. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ. حسن: رواه أبو داود (2608، 2609).

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے یا ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین لوگ سفر پر روانہ ہوں تو ایک کو امیر بنالینا چاہیے۔

## 14۔باب ينبغي لأمير الركب أن يكون في مؤخرتهم

### قافلے کے امیر کو سب سے پیچھے ہونا چاہیے

945. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ. حسن: رواه أبوداود (2639)، والحاكم (115/2)، وعنه البيهقي (275/5).قوله: "يزجي" أي يسوق بهم.

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں پیچھے ہوتے تھے، کمزور کو ساتھ لے کر چلتے، اور اپنے پیچھے سوار کرا لیتے، اور ان کے حق میں دعا فرماتے۔

## 15۔باب استحباب السفر يوم الخميس

### جمعرات کے دن سفر کرنا مستحب ہے

946. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ صحيح: رواه البخاري (2949).

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ بہت کم نکلتے تھے۔ جب کسی سفر پر نکلتے تو جمعرات کو ہی نکلتے تھے۔

947. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. صحيح: رواه البخاري (2950).

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے دن نکلے

تھے۔ اور جمعرات کے دن نکلنے کو پسند فرماتے تھے۔

## 16۔باب النهي عن السفر بالمصحف إلى أرض العدو المحارب

### جنگ لڑنے والے دشمن کی زمین کی طرف قرآن کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے

948. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ. وزاد في رواية: مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ متفق عليه: رواه مالك في الجهاد (7) والبخاري (2990)، ومسلم (1869: 92) . قلت: وأما في أرض الكفار غير المحاربين فلا بأس بالسفر به للدعوة إليه.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمنوں کی سرزمین پر قرآن کے ساتھ سفر کرنے سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس ڈر سے کہ دشمن اس کو لے لے گا۔ غیر محارب کافروں کی سرزمین پر قرآن مجید کے ساتھ سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں تاکہ ان کو قرآن مجید کی طرف دعوت دی جائے۔

## 17۔باب الرفق بالنساء في السفر

### سفر میں عورتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کا حکم

949. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ متفق عليه: رواه البخاري (6011)، ومسلم (2323: 73).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک حدی خواں تھا، جنھیں انجشہ کہا جاتا تھا۔ وہ اچھی آواز والے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے انجشہ آہستہ لے چلو۔ آبگینوں کو نہ توڑو۔ قتادہ نے کہا: یعنی کم زور عورتیں۔

## 18۔من آداب المشي أن يمسك بعضهم يد بعض

### چلنے کے آداب میں سے ہے کہ آدمی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چلے

950. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔ صحيح: رواه البخاري (6264).

حضرت عبداللہ بن ہشامؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

# 17۔جموع ما جاء في الرفق بالحيوانات

## جانوروں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا چاہیے

### 1۔باب الرحمة بالحيوانات

### جانوروں کے ساتھ رحم دلی کا سلوک

951. عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا أَوْ قَالَ إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا فَقَالَ وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللَّهُ وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللَّهُ. صحيح: رواه أحمد (15592)، والبخاري في الأدب المفرد (373)، والبزار (3319).

حضرت قرہ ابن ایاسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں بکری ذبح کرتا ہوں اور میں اس پر رحم کرتا ہوں۔ یا اس نے کہا: میں بکری کو ذبح کرتے ہوئے اس پر رحم کرتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم بکری پر رحم کروگے تو اللہ تم پر رحم کرے گا۔ اگر تم بکری پر رحم کروگے تو اللہ تم پر رحم کرے گا۔

952. عَنْ سَوَادَةَ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَأَمَرَ لِي بِذَوْدٍ ثُمَّ قَالَ لِي إِذَا رَجَعْتَ إِلَى بَيْتِكَ فَمُرْهُمْ فَلْيُحْسِنُوا غِذَاءَ رِبَاعِهِمْ وَمُرْهُمْ فَلْيُقَلِّمُوا أَظْفَارَهُمْ وَلَا يَعْبِطُوا بِهَا ضُرُوعَ مَوَاشِيهِمْ إِذَا حَلَبُوا حسن: رواه أحمد (15961).

حضرت سوداۃ بن ربیعؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے مانگا تو آپ ﷺ نے میرے لیے چند اونٹوں کا حکم دیا۔ پھر مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے گھر لوٹو تو ان کو بتانا کہ وہ اپنے اونٹوں کو اچھی غذا دیں۔ اور ان کے ناخون تراشیں۔ جب دودھ دوہیں تو اپنے چوپایوں کے تھنوں کو خون آلود نہ کریں۔

### 2۔باب فضل سقي البهائم

### جانوروں کو پانی پلانے کی فضیلت

953. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ متفق عليه: رواه البخاري (3467)، ومسلم (2245).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک کتا کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا، قریب تھا

کہ پیاس کی وجہ سے مر جاتا۔ بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے جب کتے کی یہ حالت دیکھی تو اس نے اپنا موزا اتارا۔ اس کتے کے لیے اس میں پانی بھر لائی اور اس پیاسے کتے کو پلا دیا تو اللہ نے اس کی مغفرت فرما دی۔

954. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ إِذْ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ وَخَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذِي كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

متفق عليه: رواه مالك في صفة النبي ﷺ (23) والبخاري (2363)، ومسلم (2244).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ایک شخص راستے سے گزر رہا تھا۔ اس کو شدید پیاس لگی تو اس نے ایک کنواں پایا، اس میں اترا اور سیراب ہوا۔ اور باہر نکل آیا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے گیلی زمین چاٹ رہا ہے تو اس شخص نے کہا: اس کتے کو بھی ایسی ہی پیاس لگی ہے، جیسی مجھے لگی تھی۔ پھر وہ کنویں میں اترا۔ اپنا موزا بھرا اور اس کو اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھ آیا۔ اور کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر دانی کی اور اس کو بخش دیا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کیا: کیا چوپایوں (کے ساتھ حسن سلوک کرنے) میں بھی ہمیں اجر و ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر جان دار (کے ساتھ بھلائی کرنے) میں ثواب ہے۔

955. عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَنْزِعُ فِي حَوْضِي حَتَّى إِذَا مَلَأْتُهُ لِأَهْلِي وَرَدَ عَلَيَّ الْبَعِيرُ لِغَيْرِي فَسَقَيْتُهُ فَهَلْ لِي فِي ذَلِكَ مِنْ أَجْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ حسن: رواه أحمد (7075).

حضرت عمرو بن شعیبؓ نے ان سے بیان کیا کہ اپنے والد اپنے دادا کے حوالے سے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میں اپنے گھر والوں کے لیے ڈول سے پانی کھینچ کر حوض بھر دیتا ہوں اور دوسروں کا کوئی اونٹ میرے پاس آتا ہے تو میں اس کو پانی پلا دیتا ہوں۔ تو کیا میرے لیے اس میں کوئی ثواب ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جگر رکھنے والے پیاسے جانور کو پانی پلانے میں اجر و ثواب ہے۔

956. عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ تَغْشَى حِيَاضِي قَدْ لُطْتُهَا لِإِبِلِي

فَهَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ إِنْ سَقَيْتُهَا قَالَ نَعَمْ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ حسن: رواه ابن ماجه (3686)، وأحمد

حضرت سراقہ بن جعشمؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے گم شدہ اونٹوں کے بارے میں پوچھا جو میرے حوض پر آجاتے ہیں، جسے میں نے اپنے اونٹوں کے لیے بنایا ہے۔ تو کیا اگر میں ان گم شدہ اونٹوں کو پانی پلادوں تو مجھے ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ہر پیاسے جانور کو پانی پلانے میں اجر وثواب ملے گا۔

957. عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الضَّالَّةَ تَرِدُ عَلَى حَوْضِي فَهَلْ فِيهَا أَجْرٌ إِنْ سَقَيْتُهَا قَالَ اسْقِهَا فَإِنَّ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ صحيح: رواه ابن حبان.

حضرت محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ سراقہ بن جعشم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! گم شدہ اونٹ میرے حوض پر آتا ہے اگر میں اس کو پانی پلادوں تو مجھے اجر ملے گا آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو پلاؤ، کیوں کہ ہر جگر رکھنے والے پیاسے جانور کو پانی پلانے میں اجر وثواب ہے۔

## 3۔باب الرفق بالبهائم والعناية بها في الحضر والسفر

## جانوروں کے ساتھ نرمی اور سفر وحضر میں ان کی دیکھ بھال کا بیان

958. عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَمَرَّ بِبَعِيرٍ مُنَاخٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ مَرَّ بِهِ آخِرَ النَّهَارِ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرِ فَابْتُغِيَ فَلَمْ يُوجَدْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اتَّقُوا اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ ثُمَّ ارْكَبُوهَا صِحَاحًا وَكُلُوهَا سِمَانًا... وفي لفظ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا وَكُلُوهَا صَالِحَةً صحيح: رواه أحمد (17625)، وصححه ابن حبان (545، 3394). ورواه أبو داود (2548)، وصحّحه ابن خزيمة (2545) باللفظ الثاني.و إسناده حسن.

رسول اللہ ﷺ کے صحابی سہل بن حنظلہ انصاریؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کسی ضرورت سے دن کے ابتدائی حصہ میں گھر سے باہر نکلے۔ تو آپ کا گزر ایک اونٹ پر سے ہوا جو مسجد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور دن کے آخر وقت میں بھی آپ کا گزر اس اونٹ پر سے ہوا اور وہ اپنی اسی حالت میں تھا۔ آپ نے فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اسے تلاش کیا گیا، لیکن وہ نہیں ملا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان چوپایوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ان پر سواری کرو جب وہ تندرست ہوں۔ اور انھیں کھاؤ جب وہ صحت مند ہوں۔

اور ایک روایت کے الفاظ میں: رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک اونٹ پر سے ہوا۔ اس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے چپک گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ان پر سواری کرو جب وہ تندرست ہوں۔

959. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَى إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ صحيح: رواه أبو داود (2549)، وأحمد (1745)، والحاكم (99100/2).

عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کیا اور مجھ سے رازداری میں ایک بات فرمائی۔ میں اس کو لوگوں میں سے کسی کے سامنے نہیں بیان کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے چھپنے کی دو جگہیں بہت زیادہ پسند تھیں۔ یا تو کوئی اونچی جگہ ہوتی یا کوئی کھجوروں کا جھنڈ ہوتا۔ عبد اللہ بن جعفر نے کہا: آپ ایک بار ایک انصاری کے باغ میں گئے۔ تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اس نے رسول اللہ کو دیکھا تو رونے لگا۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ نبی ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کے کانوں کے پیچھے ہڈیوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری نوجوان آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ اونٹ میرا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس جانور کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے ہو، جس کا اس نے تمھیں مالک بنایا ہے؟ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے اور تھکاتے ہو۔

960. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ غُفِرَ لَكُمْ مَا تَأْتُونَ إِلَى الْبَهَائِمِ لَغُفِرَ لَكُمْ كَثِيرًا حسن: رواه أحمد (27486)، والبيهقي في الشعب (5188).

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو سلوک تم چوپایوں کے ساتھ کرتے ہو اگر (اس بدسلوکی کے باوجود) اس نے تمھیں معاف کیا ہے تو تمھیں بہت معاف کیا گیا۔

961 .عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلاً لاَ نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ. حسن: رواه أبو داود (2551).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: جب ہم کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو ہم لوگ کجاوے اتارنے سے پہلے چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے۔

## 4۔باب كراهية الوقوف على الدابة لغير حاجة

## بغیر ضرورت چوپائے کی پیٹھ پر ٹھہرے رہنے کی کراہت

962 .عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلاَّ بِشِقِّ الأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَتَكُمْ حسن: رواه أبو داود (2567) –ومن طريقه البيهقي (255/5).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے چوپایوں کی پیٹھ کو منبر مت بناؤ، یقیناً اللہ نے ان کو تمھارے لیے صرف اس وجہ سے مسخر کیا ہے تاکہ تمھیں ایک شہر سے دوسرے شہر پہنچا دیں۔ جہاں تم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر پہنچ ہی نہیں سکتے تھے اور اس نے تمھارے لیے زمین بنائی ہے تو اپنی ضرورتیں اس پر پوری کیا کرو۔

963 .عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ارْكَبُوا هَذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً وَابْتَدِعُوهَا سَالِمَةً وَلاَ تَتَّخِذُوهَا حسن: رواه أحمد (15641، 15639). وصحّحه ابن خزيمة (2544). وابن حبان (5619).

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انھیں آپ ﷺ کی صحبت حاصل تھی۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان جانوروں پر سواری کرو جب کہ وہ تندرست ہوں اور سلامتی کی حالت میں انھیں چھوڑ دو (یعنی ان کے بیمار ہونے تک استعمال مت کرو) اور انھیں کرسی مت بناؤ۔

## 5۔باب ركوب ثلاثة على دابة

## ایک جانور پر تین افراد سوار ہو سکتے ہیں

964 .عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مَرَّةً مِنْ سَفَرٍ قَالَ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ قَالَ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ إِمَّا حَسَنٌ وَإِمَّا حُسَيْنٌ فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلاَثَةً عَلَى دَابَّةٍ. صحيح: رواه مسلم (2428: 66).

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس آتے تھے تو آپ کے گھر کے بچے آپ سے ملاقات کے لیے لائے جاتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ سفر سے تشریف لائے تو مجھے آپ سے ملانے کے لیے پہلے لایا گیا۔ تو آپ نے مجھے اپنے آگے سوار کرلیا۔ پھر حضرت فاطمہ کے دو بیٹوں میں سے ایک لائے گئے حسن یا حسین تو ان کو آپ نے اپنے پیچھے سوار کرلیا پھر ہم تینوں ایک ہی چوپائے پر بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

## 6۔باب النهي عن ركوب الجلالة

## گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونا جائز نہیں ہے

965. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نُهِيَ عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ. صحيح: رواه أبو داود (2557) –ومن طريقه البيهقي (254/5).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا: گندگی کھانے والے جانور کی سواری سے روکا گیا ہے۔

## 7۔باب صاحب المركب أولى بصدره إلا أن يجعله صاحبه لغيره

## سواری کا مالک سامنے بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے

966. عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحَصِيبِ يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ. حسن: رواه الترمذي (2773)، وأبو داود (2572)، وأحمد (22992)، وصحّحه ابن حبان (4735).

حضرت بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ پیدل چل رہے تھے، اتنے میں ایک آدمی آیا، اس کے ساتھ گدھا تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! سوار ہو جائیے اور وہ آدمی پیچھے ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے چوپائے پر سامنے بیٹھنے کا حق تم زیادہ رکھتے ہو۔ مگر یہ کہ وہ حق تم مجھے دے دو۔ اس نے عرض کیا: میں نے وہ حق آپ کو دے دیا۔ پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے۔

967. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ صَاحِبَ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا. حسن: رواه أحمد (119).

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ چوپائے کا مالک اس کے سامنے کے حصے میں بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

968. حَبِيبُ بن مَسْلَمَةَ أَنَّهُ أَتَى قَيْسَ بن سَعْدِ بن عُبَادَةَ فِي الْفِتْنَةِ الأُولَى وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ فَأَخَّرَ عَنِ السَّرْجِ وَقَالَ ارْكَبْ فَأَبَى وَقَالَ لَهُ قَيْسُ بن سَعْدٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَوْلَى بِصَدْرِهَا فَقَالَ لَهُ حَبِيبٌ إِنِّي لَسْتُ أَجْهَلُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ. حسن: رواه أحمد (15478)، والطبراني في الكبير (25/4)، وفي الأوسط (1948).

حبیب بن مسلمہ پہلے فتنہ کے موقعہ پر قیس بن سعد بن عبادہؓ کے پاس آئے اور وہ گھوڑے پر سوار تھے تو وہ زین سے پیچھے ہٹ گئے۔ اور قیس بن سعد سے کہا: سوار ہو جائیے۔ انھوں نے انکار کیا۔ اور قیس بن سعد نے ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: چوپائے کا مالک سامنے بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا میں اس سے ناواقف نہیں ہوں۔ لیکن مجھے آپ کا خیال ہے (اس لیے سامنے بیٹھنے کی گزارش کر رہا ہوں)۔

## 8۔باب النهي عن لعن الدواب

### جانوروں پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے۔

969. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ. قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ. صحيح: رواه مسلم (2595).

عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر میں تھے۔ ایک انصاری عورت اونٹنی پر سوار تھی اس نے اونٹنی کو تنگ کیا اور اس پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ بات سن لی تو آپ نے فرمایا: اس پر جو ساز وسامان ہے وہ لے لو اور اس کو چھوڑ دو، کیوں کہ وہ لعنت زدہ ہے۔ عمران نے کہا: گویا میں اب اس کو لوگوں کے درمیان چلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ کوئی اس سے تعرض نہیں کرتا تھا۔

970. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اللَّهُمَّ الْعَنْهَا. قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ.

وفي لفظ: لا، أيم الله لا تصاحبنا راحلة عليها لعنة من الله صحيح: رواه مسلم (2596).

حضرت ابوبرزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی اونٹنی پر سوار تھی اور اس اونٹ پر لوگوں کا کچھ سامان تھا۔ اچانک اس لڑکی نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ پہاڑ کا راستہ ان پر تنگ ہو رہا تھا۔ اس نے کہا: "حل" (اونٹ کو ہانکنے

اور چلنے پر ابھارنے کے لیے یہ کلمہ کہا جاتا ہے) اے اللہ اس پر لعنت فرما۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ وہ اونٹ نہ جائے جس پر لعنت ہے۔ دوسرے الفاظ ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ وہ سواری نہ جائے جس پر اللہ کی لعنت ہے۔

971. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْتَقِبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعَنَكَ اللهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ. قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ. .صحيح: رواه مسلم (3009).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے: غزوۂ بطن بواط میں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے۔ آپ ﷺ مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے۔ اور ایک اونٹ پر ہم لوگ باری باری پانچ چھے سات لوگ سوار ہوتے تھے۔ تو ایک انصاری کی باری اپنے اونٹ پر بیٹھنے کی آئی۔ اس نے اونٹ بیٹھایا اور اس پر سوار ہو گیا۔ پھر اس کو اٹھایا تو وہ تھوڑا سا اڑ گیا۔ اس نے کہا: شأ، یعنی اللہ تجھ پر لعنت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اپنے اونٹ کو لعنت کرنے والا کون ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس سے اتر جاؤ اور ہمارے ساتھ ایک لعنت زدہ چیز کو لے کر مت چلو۔ اپنے آپ پر بد دعا نہ کرو اور نہ اپنی اولاد اور اپنے مالوں پر بد دعا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمھاری یہ بد دعا اس گھڑی میں نکلے جب اللہ سے کوئی چیز مانگی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے۔ اور کہیں تمھاری بد دعا بھی قبول نہ ہو جائے۔

972. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ يَسِيرُ فَلَعَنَ رَجُلٌ نَاقَةً فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ النَّاقَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا قَالَ أَخِّرْهَا فَقَدْ أُجِبْتَ فِيهَا. حسن: رواه أحمد (9522) والسياق له، والنسائي في الكبرى (8764).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں جا رہے تھے۔ تو ایک شخص نے اونٹنی پر لعنت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹنی کا مالک کون ہے؟ تو اس شخص نے کہا: میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو پیچھے کر دو۔ تمھاری بد دعا اس کے حق میں قبول کر لی گئی ہے۔

973. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَعَنَتْ بَعِيرًا لَهَا فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُرَدَّ وَقَالَ لَا يَصْحَبُنِي شَيْءٌ مَلْعُونٌ. حسن: رواه أحمد (24434).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھیں۔ انھوں نے اپنے اونٹ پر لعنت کی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو واپس کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: میرے ساتھ کوئی ملعون چیز نہ جائے۔

974. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَارَ رَجُلٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَعَنَ بَعِيرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَسِرْ مَعَنَا عَلَى بَعِيرٍ مَلْعُونٍ. حسن: رواه أبو يعلى (3622)، وابن أبي الدنيا في الصمت (387)، والطبراني في الدعاء (2088).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ چلا۔ اس نے اپنے اونٹ پر لعنت کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تو ہمارے ساتھ ملعون اونٹ پر نہ چلنا۔

## 9۔ باب الترهيب من تعذيب الحيوان الذي لا يؤذي

## بے ضرر جانوروں کو تکلیف پہنچانے پر وعید

975. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَزْلًا. متفق عليه: رواه مسلم (2619) والبخاري (3318).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلی یا بلے کو باندھنے کی وجہ سے جہنم میں گئی۔ اس نے نہ اس کو کھلایا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی یہاں تک کہ وہ دبلی ہو کر مر گئی۔

976. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ. متفق عليه: رواه البخاري (3482)، ومسلم (2242: 151).

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس نے بلی کو قید کر دیا تھا، یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ اس بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں چلی گئی۔ جب قید کیا تھا تو اس نے نہ اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنی جان بچا لیتی۔

## 10۔باب في الحيوانات التي نُهي عن قتلها
## ان جانوروں کا ذکر جنھیں قتل کرنا منع ہے

977. عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ.متفق عليه: رواه البخاري (3019)، ومسلم (2241: 151).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک چیونٹی نے پیغمبروں میں سے کسی پیغمبر کو کاٹ لیا۔ انھوں نے چیونٹیوں کی بستی کو جلانے کا حکم دیا۔ وہ جلادی گئی۔ اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ تمھیں تو ایک چیونٹی نے کاٹا اور تم نے امتوں میں سے ایک امت کو جلادیا جو اللہ کی پاکی بیان کرتی تھی۔

978. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً. متفق عليه: رواه البخاري (3319)، ومسلم (2241: 149).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک پیغمبر کسی درخت کے نیچے اترے۔ ان کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔ انھوں نے سامان درخت کے نیچے سے اٹھانے کا حکم دیا۔ وہ اٹھالیا گیا۔ پھر اس کا گھر جلانے کا حکم دیا تو وہ آگ میں جلادیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تم کو تو ایک ہی چیونٹی نے کاٹا تھا تو تمھیں ایک ہی چیونٹی جلانا تھا۔

979. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ. صحيح: رواه أبو داود (5267)، وابن ماجه (3224)، وأحمد (3066).

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے چار جان داروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد، اور لٹورا (ایک پرندہ)۔

980. عن ابنِ عمرَ عَنِ النبيِ ﷺ قال الذُّبَابُ كُلُّهُ فِي النَّارِ إلا النَّحْلَةَ وكانَ يَنْهى عَنْ قَتْلِهِنّ وعَنْ إِحْراقِ الطَّعامِ قال سُفْيانُ يشبه أَنْ يَكُونَ إِحراقُ الطعامِ فی أَرْضِ العَدُوِّ. صحيح: رواه الطبراني في الكبير (389/12) وفي الأوسط (1575).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شہد کی مکھی کے سوا سب مکھیاں جہنم میں ہوں گی۔ اور آپ ﷺ مکھیوں کو مارنے اور اناج کو جلانے سے منع فرماتے تھے۔ سفیان نے کہا: خیال ہے کہ اس سے دشمن کی سرزمین میں اناج جلانا مراد ہے۔

981. عن ابنِ عبَّاسٍ عَنِ النبيِ ﷺ قال الذُّبَابُ كُلُّهُ فِي النَّارِ إلا النَّحْلَةَ.حسن: رواه الطبراني في الكبير (11058).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شہد کی مکھی کے سوا سب مکھیاں جہنم میں ہیں۔

982. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عُثْمَانَ: أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا. حسن: رواه أبو داود (3871)، والنسائي (4355)، وأحمد (15757)، والحاكم (410411/4).

عبدالرحمن بن عثمانؓ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی کریم ﷺ سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کو ہلاک کرنے سے منع فرمادیا۔

983. عنْ أَبِي زُهَيْرٍ النُّمَيْرِي رضى الله عنه قال قال رسولُ الله ﷺ لا تَقْتُلُوا الجَرَادَ فإنَّهُ جُنْدٌ مِنْ جُنُودِ اللهِ تعالى. حسن: رواه ابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني (1440)، والطبراني في الكبير (297/22)، وفي الأوسط (9277).

حضرت ابوزہیر نمیریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹڈیوں کو قتل نہ کرو۔ وہ اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔

## 11۔ باب في الحيوانات التي أُمر بقتلها

## بعض جانور جن کو مارنے کا حکم ہے

984. عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وفي رواية الحيةُ بَدَلَ العَقْرَبِ. متفق عليه: رواه البخاري (3314)، ومسلم (1198: 69)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور موذی ہیں۔ انھیں حرم میں بھی مارا جاسکتا ہے: چوہیا، بچھو، کوا، چیل، اور کاٹنے والا کتا۔ اور ایک روایت میں بچھو کی جگہ سانپ کا ذکر ہے۔

985. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِنِّي لَأَعْجَبُ مِمَّنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ أَذِنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي قَتْلِهِ وَسَمَّاهُ فَاسِقًا وَاللّٰهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ. حسن: رواه البزار - كشف الأستار (1214)، والبيهقي (317/9).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو کوا کھاتے ہیں جب کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کو فاسق (موذی، بہت برا) کہا ہے۔ اللہ کی قسم وہ پاکیزہ چیزوں میں سے نہیں ہے۔

986. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحَيَّةُ فَاسِقَةٌ وَالْعَقْرَبُ فَاسِقَةٌ وَالْفَأْرَةُ فَاسِقَةٌ وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ فَقِيلَ لِلْقَاسِمِ أَيُؤْكَلُ الْغُرَابُ قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُهُ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسِقًا. صحيح: رواه ابن ماجه (3249).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سانپ موذی ہے، بچھو موذی ہے، چوہیا موذی ہے، کوا موذی ہے۔ قاسم سے پوچھا گیا: کیا کوا کھایا جا سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے فاسق کہنے کے بعد اس کو کون کھائے گا۔

987. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (3306)، ومسلم (2239). والسياق للبخاري.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کے بارے میں فرمایا: وہ موذی جانور ہے۔ اور میں نے آپ ﷺ سے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں سنا۔ سعد بن ابی وقاص بتاتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

988. عن سَعْدِ بنِ ابى وقّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا. صحيح: رواه مسلم (2238).

حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور اس کو موذی جانور شمار فرمایا تھا۔

989. عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ. وزاد فى رواية وقال: كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. متفق عليه: رواه البخاري (3307)، ومسلم (2237: 142).

حضرت ام شریکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹوں کو مارنے کا حکم دیا تھا۔ اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، فرمایا: کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کی آگ پر پھونکتا تھا۔

990. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ. وفی لفظٍ: مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ. وفی لفظٍ: فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً. صحيح: رواه مسلم (2240).

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی گرگٹ کو ایک ہی مار میں مار دیا اس کو اتنی اور اتنی نیکیاں ملیں گی۔ اور جس نے دوسری مار میں مارا اس کو اتنی اور اتنی نیکیاں ملیں گی پہلی سے کم۔ اور جس نے تیسری مار میں مارا اس کو اتنی اور اتنی نیکیاں ملیں گی۔ دوسری مار سے کم۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں: جس نے ایک ہی مار میں کسی گرگٹ کو مار دیا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور دوسری مار میں اس سے کم۔ اور تیسری مار میں اس سے بھی کم، ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: پہلی ہی مار میں مارنے والے کو ستر نیکیاں ملتی ہیں۔

## 12- باب النهي عن لعن الديك

### مرغ پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے

991. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ لَعَنَ رَجُلٌ دِيكًا صَاحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَلْعَنْهُ فَإِنَّهُ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ. و فی رواية: فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ صحيح: رواه أبو داود (5101)، وعبد الرزاق (20498) وعنه أحمد (17034).

حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے پاس یک مرغ نے بانگ دی تو ایک شخص نے اس پر لعنت کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت مت کرو کیوں کہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کیوں کہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔

## 13- باب النهي عن الضرب في الوجه

### چہرے پر مارنا جائز نہیں ہے

992. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ. صحيح: رواه مسلم (2116).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغنے سے منع فرمایا ہے۔

عنِ ابنِ عُمرَ قالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُضْرَبَ. صحيح: رواه البخاري (5541).

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

## 14۔باب النهي عن الوسم في الحيوان

### جانوروں کو داغنا جائز نہیں ہے۔

993. عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ.. صحيح: رواه مسلم (2117: 107).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا، اس کا چہرہ داغا گیا تھا، آپؐ نے فرمایا: اللہ اس پر لعنت فرمائے جس نے اس کو داغا ہے۔

994. عنِ ابنِ عباسٍ أنّ رسولَ الله ﷺ لعنَ من يَسِمُ في الوَجْهِ. صحيح: رواه الطبراني في الكبير (335/11).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرے کو داغنے والے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔

995. عن بنِ عباسٍ قال كانَ العَبّاسُ يَسِيرُ مَعَ النبيِ ﷺ على بَعِيْرٍ قد وَسَمَهُ في وَجْهِهِ بِالنّارِ فقال ما هذا المَيسَمُ يا عباسُ قال ميسمٌ كُنّا نَسِمُه في الجاهليةِ فقال لا تَسِمُوا بِالحَرِيقِ. حسن: رواه الطبراني (350/11).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک اونٹ پر جا رہے تھے، جس کے چہرے کو آگ سے داغا گیا تھا، آپ نے فرمایا: اے عباس یہ کیسا داغ ہے؟ حضرت عباسؓ نے فرمایا: ہم زمانۂ جاہلیت میں داغا کرتے تھے، یہ اس کا نشان ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: آگ سے مت داغا کرو۔

996. عن أنس قال: رَأى رسول الله ﷺ حِمَارًا مَوْسُومًا فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا. حسن: رواه البزار (7342)، والطبراني في الأوسط (4304).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر داغ لگے ہوئے ایک گدھے کو دیکھا تو فرمایا: جس نے یہ حرکت کی ہے اللہ اس پر لعنت فرمائے۔

## 15۔باب جواز الوسم في غير الوجه للعلم

## چہرے کے علاوہ دوسری جگہ نشان کے لیے داغنا جائز ہے۔

**997.**عن أنس بن مالك قال: دخلتُ على النبي ﷺ بأخٍ لی یُحنّکه وهو في مِربدٍ له، فرأیتُهُ یَسِمُ شاةً ـ حسبتُهُ قال: في آذانها. متفق علیه: رواه البخاري (5542)، ومسلم (2119: 110).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے بھائی کو لایا تاکہ آپؐ اس کی تحنیک فرمادیں۔ آپؐ اس وقت اونٹوں کے باڑھ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ ایک بکری کو داغ رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ (ہشام نے کہا) اس کے کانوں کو داغ رہے تھے۔

**998.**عن عبد الله بن عباس قال: ورأى رسول الله ﷺ حمارا موسوم الوجه فأنكر ذلك، قال: فوالله لا أسمه إلا في أقصى شيء من الوجه، فأمر بحمار له فكوى في جاعرتيه، فهو أول من كوى الجاعرتين. صحيح: رواه مسلم (2118). قوله: "الجاعرتان" هم لحمتان تكتنفان أصل الذنب.

ابن عباسؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھے کے چہرے پر داغ دیکھا تو اس پر نکیر فرمائی اور فرمایا اللہ کی قسم! میں تو اس جگہ داغ دوں گا، جو چہرے سے بہت دور ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے ایک گدھے کو داغنے کا حکم دیا اور اس کے دونوں پٹھوں پر داغا گیا۔ سب سے پہلے آپؐ ہی نے پٹھوں پر داغا۔

**999.**عن طلحة بن عبيد الله قال: مُرَّ على رسول الله ﷺ ببعير قد وسم في وجهه فقال: لو أن أهل هذا البعير عزلوا النار عن هذه الدابة؟ قال: فقلت: لأسمن في أبعد مكان من وجهها، قال: فوسمت في عجب الذنب. حسن: رواه أبو يعلى (651) –ومن طريقه الضياء في المختارة (838).

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک اونٹ گزارا گیا، جس کا چہرہ داغا گیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر اس اونٹ والے اس چوپائے کو آگ سے دور رکھتے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: میں اس کو ایسی جگہ داغ دوں گا جو اس کے چہرے سے بہت دور ہے۔ پھر میں نے ریڑھ کی ہڈی کے آخری منکے پر داغا۔

## 16۔باب كراهية أن يُنزى الحمر على الخيل

## گدھوں کی گھوڑیوں سے جفتی کرانا جائز نہیں ہے۔

**1000.**عن ابن عباس قال: كان رسول الله ﷺ عبدا مأمورا ما اختصنا دون الناس بشيء إلا بثلاث: أمرنا أن نسبغ الوضوء، وأن لا نأكل الصدقة، وأن لا تنزي حمارا على فرس. حسن: رواه الترمذي (1701)، وأبوداود (808) مطولا، والنسائي (141، 3581)، وابن ماجه (426).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کے مامور بندے تھے۔ آپؐ نے لوگوں سے ہٹ کر ہمارے ساتھ کسی چیز کو خاص نہیں کیا، سوائے تین چیزوں کے۔ آپ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم پورا وضو کریں، اور صدقہ نہ کھائیں اور گدھے کی جفتی گھوڑی سے نہ کرائیں۔

1001. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

صحيح: رواه أبو داود (2565)، والنسائي (3580)، وأحمد (785)، وصحّحه ابن حبان (4682).

حضرت علی بن ابو طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک خچر ہدیہ میں دیا گیا، آپؐ اس پر سوار ہوے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں گے (جفتی کرائیں گے) تو ہمیں اس طرح کے خچر حاصل ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاہل لوگ ہی یہ کام کر سکتے ہیں۔

## 17۔ باب كراهة قلادة الوتر في رقبة البعير

اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار ڈالنا جائز نہیں ہے۔

1002. عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَسُولًا وَالنَّاسُ فِي مَقِيلِهِمْ لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ، أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ.

متفق عليه: رواه مالك في كتاب صفة النبي ﷺ (41) والبخاري (3005)، ومسلم (2115: 105).

حضرت ابو بشیر انصاریؓ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ لوگ ابھی اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد بھیجا کہ یہ اعلان کر دے: کسی کے اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار۔ یا فرمایا۔ ہار ہو تو وہ اس کو کاٹ ڈالے۔

## 18۔ باب في الرجل يسمّي دابته

اگر کوئی شخص اپنے جانور کا نام رکھتا ہے تو یہ جائز ہے۔

1003. عَنْ أُبَيِّ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ. صحيح: رواه البخاري (2855).

حضرت ابی بن عباس بن سہلؒ اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے باغ میں رسول اللہ ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام "لحیف" تھا۔

1004. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ متفق عليه: رواه البخاري (2856)، ومسلم (30: 49).

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا، جس کا نام "عفیر" تھا۔

1005. عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا متفق عليه: رواه البخاري (2857)، ومسلم (2307: 49).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں کچھ خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ہمارا گھوڑا عاریۃً لیا جس کا نام مندوب تھا۔ آپؐ نے فرمایا: ہم نے خطرہ کی کوئی چیز نہیں دیکھی البتہ ہم نے اس گھوڑے کو سمندر پایا ہے۔

## 19۔ باب ما جاء في قتل الكلاب

## کتوں کو مار ڈالنے کا بیان

1006. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ. صحيح: رواه مسلم (1572).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، یہاں تک کہ کوئی عورت گاؤں سے اپنے کتے کے ساتھ آتی، تو ہم لوگ اس کو بھی مار ڈالتے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کتوں کو مارنے سے منع فرما دیا اور فرمایا: تم پر یکساں کالے کلوٹے دو نقطوں والے کتوں کو قتل کرنا ضروری ہے، کیوں کہ وہ شیطان ہے۔ 

1007. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ. صحيح: رواه أبو داود (2845)، والترمذي (1486)، والنسائي (4280)، وابن ماجه (3205)، وأحمد (6788).

حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کتے مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں انھیں مار ڈالنے کا حکم ضرور دیتا۔ اب تم ان میں سے صرف کالے کتوں کو مار ڈالو۔

1008. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ متفق عليه: رواه مالك في الاستئذان (14) والبخاري (3323)، ومسلم (1570: 43).

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

1009. عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْتُلَ الْكِلَابَ فَخَرَجْتُ أَقْتُلُهَا لَا أَرَى كَلْبًا إِلَّا قَتَلْتُهُ فَإِذَا كَلْبٌ يَدُورُ بِبَيْتٍ فَذَهَبْتُ لِأَقْتُلَهُ فَنَادَانِي إِنْسَانٌ مِنْ جَوْفِ الْبَيْتِ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا تُرِيدُ أَنْ تَصْنَعَ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقْتُلَ هَذَا الْكَلْبَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ مُضَيَّعَةٌ وَإِنَّ هَذَا الْكَلْبَ يَطْرُدُ عَنِّي السَّبُعَ وَيُؤْذِنُنِي بِالْجَائِي فَأْتِ النَّبِيَّ ﷺ فَاذْكُرْ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَنِي بِقَتْلِهِ. صحيح: رواه أحمد (27188).

حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ تو میں کتوں کو قتل کرنے کے لیے نکلا۔ جو کتا بھی مجھے ملتا میں اس کو مار دیا کرتا۔ ایک کتا ایک گھر کے گرد گھوم رہا تھا۔ میں اس کو مارنے کے لیے گیا تو گھر کے اندر سے کسی انسان کی آواز آئی: اے اللہ کے بندے تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میں اس کتے کو مار ڈالنا چاہتا ہوں۔ عورت نے کہا: میں ایک عورت ہوں جس کے ارد گرد ضائع ہونے کے بہت سے اسباب ہیں۔ اور یہ کتا درندوں سے میرا دفاع کرتا ہے، اور آنے والے کی خبر دیتا ہے۔ آپ نبی کریم ﷺ کے پاس جائیے اور آپؐ سے اس کا ذکر کیجیے۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور یہ ساری تفصیل سنا دی، تو آپؐ نے مجھے اس کتے کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

## 20۔ باب ما جاء في قتل الحيات

### سانپوں کو قتل کرنے کا بیان

1010 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا قَالَ فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا. متفق عليه: رواه البخاري (4931)، ومسلم (2234).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے، اور آپ پر سورت "والمرسلت عرفا" نازل ہوی۔ ہم لوگ تازہ تازہ وہ سورت آپؐ سے حاصل کر رہے تھے، اسی دوران ایک سانپ ہمارے سامنے نکل آیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو قتل کر دو، ہم لوگ اس کو مارنے کے لیے آگے بڑھے لیکن وہ ہم سے سبقت کر گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کو تمھارے شر سے بچایا جیسے تم کو اس کے شر سے بچایا ہے۔

1011. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى. صحيح: رواه مسلم (1235).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک محرم کو منیٰ کے میدان میں سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

1012. عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا تَحْتَ سَرِيرٍ فِي بَيْتِهِ فَإِذَا حَيَّةٌ فَقُمْتُ لِأَقْتُلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَبُو سَعِيدٍ أَنِ اجْلِسْ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيهِ فَتًى حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَخَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ فَبَيْنَا هُوَ بِهِ إِذْ أَتَاهُ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي أُحْدِثُ بِأَهْلِي عَهْدًا فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ بَنِي قُرَيْظَةَ فَانْطَلَقَ الْفَتَى إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَائِمَةً بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا وَأَدْرَكَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَا تَعْجَلْ حَتَّى تَدْخُلَ وَتَنْظُرَ مَا فِي بَيْتِكَ فَدَخَلَ فَإِذَا هُوَ بِحَيَّةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى فِرَاشِهِ فَرَكَزَ فِيهَا رُمْحَهُ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فَنَصَبَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتِ الْحَيَّةُ فِي رَأْسِ الرُّمْحِ وَخَرَّ الْفَتَى مَيِّتًا فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْفَتَى أَمِ الْحَيَّةُ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. وفی لفظ إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ . صحيح: رواه مالك في الاستئذان (33) ومسلم (2236: 139) م.

ابو سائب، ہشام بن زہرہ کے غلام سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں ابو سعید خدریؓ کے پاس آیا اور ان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان کا انتظار کرتے، ان کی نماز ختم ہونے تک بیٹھ گیا۔ میں نے ان کے کمرے میں پلنگ کے نیچے کچھ حرکت محسوس کی۔ دیکھا تو وہ سانپ تھا۔ میں اس کو مارنے کے لیے اٹھا تو ابو سعید الخذری نے مجھے اشارے سے بیٹھ جانے کو کہا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو گھر کے ایک کمرے کی طرف اشارہ کر کے بتایا، کہا تم یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس کمرے میں ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ خندق میں شریک تھا، ابھی آپ محاذ ہی پر تھے، وہ نوجوان نبی کریم ﷺ کے پاس آکر اجازت چاہنے لگا، اے اللہ کے رسولؐ مجھے اجازت دیجیے کہ میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپؐ نے اس کو اجازت دی اور فرمایا: اپنا ہتھیار بھی اپنے ساتھ لے لو، مجھے تمھارے بارے میں بنو قریظہ کا ڈر ہے، وہ نوجوان اپنے گھر والوں کی طرف چل پڑا، جب گھر پہنچا تو اپنی بیوی کو دروازے میں کھڑی دیکھا تو اس کی طرف نیزہ لے کر بڑھا تاکہ اس کو چبھائے۔ اس کو غیرت آگئی۔ اس کی بیوی نے کہا: جلدی نہ کیجیے، پہلے گھر میں داخل ہو کر دیکھیے کہ کیا سبب ہے؟ وہ گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک سانپ کنڈلی مارے ہوئے اس کے بستر پر بیٹھا ہے۔ اس نے سانپ کے اندر اپنا نیزہ چبھا دیا، پھر اس کو اپنے نیزے پر اٹھائے ہوئے باہر آیا، اور اس نیزے کو گھر میں گاڑ دیا،

سانپ نیزے کی انی میں تڑپتا رہا، اور نوجوان مرا ہوا گر پڑا، پتا نہیں ان دونوں میں سے کس کی موت پہلے ہوئی، نوجوان یا سانپ کی؟ یہ ساری تفصیل ہم نے رسول اللہ ﷺ کو سنائی، تو آپؐ نے فرمایا: یقیناً مدینہ منورہ میں کچھ جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان سانپوں میں سے کوئی چیز تمھیں نظر آئے تو انھیں تین دن کی مہلت دو۔ اگر وہ تین دن بعد بھی نظر آئے تو اس کو مار دو وہ شیطان ہے۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: ان گھروں میں چند گھریلو سانپ رہتے ہیں۔ اگر تمھیں اس طرح کی کوئی چیز نظر آئے تو ان کو تین دن تک تنگ کرو۔ اگر چلا جائے تو ٹھیک، ورنہ اس کو مار دو، کیوں کہ وہ کافر ہے۔ اور آپؐ نے لوگوں سے فرمایا: اپنے ساتھی کو لے جاؤ اور انھیں دفن کر دو۔

1013. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ. متفق عليه: رواه البخاري (3309)، ومسلم (2232).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دو سفید لکیروں والے سانپ کو مار دینے کا حکم فرمایا، کیوں کہ وہ آنکھوں کو اچک لیتا اور حمل ساقط کر دیتا ہے۔

1014. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ. متفق عليه: رواه البخاري (3297، 3298)، ومسلم (2233: 128).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپؐ فرماتے ہیں: سانپوں کو مار دو، دو سفید لکیروں والے اور دم کٹے سانپوں کو مار دو، کیوں کہ یہ دونوں سانپ آنکھیں اچک لیتے ہیں، اور حمل ساقط کر دیتے ہیں۔ عبد اللہ نے کہا میں ایک سانپ کو مارنے کے لیے دوڑا رہا تھا۔ مجھے ابولبابہ نے آواز دی اس کو مت مارو۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سانپوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے۔ ابولبابہ نے کہا: اس کے بعد آپ ﷺ نے گھریلو سانپوں کو مارنے سے روک دیا ہے، وہ ''عوامر'' یعنی گھروں میں بسنے والے۔

1015. عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِبُ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْتَمِسُوهُ فَاقْتُلُوهُ. فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ

الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ. وفي رواية عنه أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهُ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَأُمِرَ بِقَتْلِ الأَبْتَرِ وَذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ أَوْلاَدَ النِّسَاءِ. وفي رواية عنه كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهُ فَرَأَى وَبِيصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوا هَذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ. قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الأَنْصَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلاَّ الأَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ. متفق عليه: رواه مسلم (2233: 131) والبخاري (33123313).

حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ ابولبابہ نے ابن عمرؓ سے ان کے گھر میں ایک دروازہ کھولنے کے سلسلے میں گفتگو کی، تاکہ اس راستے سے مسجد قریب ہو جائے۔ اسی دوران لڑکوں نے سانپ کی کیچلی پائی۔ عبداللہ نے کہا: اس کو ڈھونڈو اور اس کو مار دو۔ ابولبابہ نے کہا: اس کو مت مارو، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو مارنے سے روکا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے: ابولبانہ بن عبدالمنذر انصاری ان کا گھر قبا میں تھا تو وہ مدینہ منورہ منتقل ہو گئے۔ عبداللہ بن عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور اپنا ایک روشن دان کھول رہے تھے۔ اچانک انھوں نے ایک گھریلو سانپ دیکھا، تو اس کو قتل کرنا چاہا تو ابولبابہ نے کہا: ان کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ ان کی مراد گھروں میں بسنے والے سانپوں سے تھی۔ آپ نے دم کٹے اور دو دھاریوں والے سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے ، اور ان دونوں سانپوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ بینائی کو اچک لیتے ہیں۔ اور عورتوں کے بچوں کا حمل گرا دیتے ہیں۔ انہی سے ایک اور روایت میں ہے: ایک دن عبداللہ بن عمر اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے۔ سانپ کی کیچلی دیکھی، تو کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو مار دو۔ ابولبابہ انصاری نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا ہے۔ مگر دم کٹا اور دو سفید دھاریوں والے سانپ مار دیے جائیں، کیوں کہ یہ دونوں سانپ نگاہوں کو اچک لیتے ہیں اور عورتوں کا حمل ساقط کر دیتے ہیں۔

1016. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا. حسن: رواه أبو داود (5248)، وأحمد (8898، 9588، 10741)، والطحاوي في شرح المشكل (1338).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے ان سانپوں سے کوئی صلح نہیں کی ہے جب سے ہم نے ان سے جنگ چھیڑی ہے اور جس نے ڈر کر ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

1017. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْحَيَّاتِ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ فَمَنْ تَرَكَهُنَّ خِيْفَتَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا صحيح: رواه الطحاوي في شرح المشكل (1339).

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سانپوں کے متعلق فرمایا: ہم نے ان سانپوں سے کوئی صلح نہیں کی ہے جب سے ہم نے ان سے جنگ چھیڑی ہے، اور جس نے ڈر کر ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

1018. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ. صحيح: رواه أبو داود (5250)، وأحمد (2037).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سانپوں کو اس ڈر سے چھوڑا کہ وہ اس کا پیچھا کریں گے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ جب سے ہماری ان سے لڑائی شروع ہوی ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی ہے۔

## 21۔ باب النهي عن تتبع الحمامة

### کبوتری کا پیچھا کرنا جائز نہیں ہے۔

1019. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلاً يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً. حسن: رواه أبو داود 4940)، وابن ماجه 3765)، وأحمد 8543)، وصحّحه ابن حبان 5874).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی ایک کبوتری کا پیچھا کر رہا ہے تو فرمایا: ایک شیطان ایک شیطانی کا پیچھا کر رہا ہے۔

# 18۔ جموع ما جاء في مساوئ الأخلاق

## برے اخلاق کا بیان

### 1۔ باب التحذير من قول أخيه: يا كافر

### اپنے بھائی کو اے کافر کہنے پر تنبیہ

1020. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا. من وجه آخر ولفظه أَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ. فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلاَّ رَجَعَتْ عَلَيْهِ متفق عليه: رواه مالك في الكلام، والغيبة والتُّقى (1) والبخاري (6104). ورواه مسلم في الإيمان (60) من وجه آخر ولفظه: أيما امرئ قال لأخيه يا كافر فقد باء بها أحدهما، إنْ كان كما قال، وإلا رجعت عليه.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے کسی بھائی کو اے کافر کہا، تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔ مسلم نے اس کو دوسرے طریق کے ساتھ روایت کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: جس کسی نے اپنے کسی بھائی کو اے کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔ اگر وہ ویسا ہی تھا، جیسا اس نے کہا تھا تو ٹھیک ہے، ورنہ وہ بات پلٹ کر اسی پر آپڑے گی۔

1021. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ متفق عليه: رواه البخاري (6045)، ومسلم (61). واللفظ للبخاري. ولفظ مسلم: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلاَّ كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ. وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلاَّ حَارَ عَلَيْهِ.

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر کوئی شخص کسی کو کافر یا فاسق کہتا ہے اور وہ حقیقت میں کافر یا فاسق نہیں ہے تو کہنے والا خود کافر یا فاسق ہو جائے گا۔ اور مسلم کے الفاظ ہیں: جو شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کو اپنا باپ بتائے وہ کافر ہے، جس نے کسی ایسی چیز پر اپنا دعویٰ جتایا جو اس کی نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے، اور جو کسی کو کافر کہہ کر یا اللہ کا دشمن کہہ کر بلائے اور اگر وہ ایسا نہیں ہے تو وہ پکارنے والے پر پلٹ آئے گا۔

## 2۔باب اجتناب الفواحش

### فواحش سے بچنے کا بیان

1022. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ. متفق عليه: رواه البخاري (5520). ومسلم (2760: 32). ورواه مسلم (2760: 35) من طريق آخر وزاد في آخره وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ.

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے بڑھ کر کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے (یعنی اللہ کو سب سے زیادہ اپنی تعریف پسند ہے)۔ اس وجہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اس نے فحش کاموں کو حرام ٹھہرایا ہے۔ اور مسلم نے ایک دوسرے طریق سے روایت کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ بڑھائے ہیں: اللہ سے بڑھ کر کسی کو عذر محبوب نہیں ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کتابیں نازل فرمائیں اور پیغمبروں کو بھیجا۔

1023. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ. متفق عليه: رواه البخاري (5223)، ومسلم (2761).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: اللہ کو غیرت آتی ہے اور مومن کو بھی غیرت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب مومن کوئی ایسا کام کرتا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

## 3۔باب ذم الكذب والتحذير منه

### جھوٹ کی مذمت اور اس پر وعید

1024. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ. متفق عليه: رواه البخاري (6095)، ومسلم (59: 107).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

1025. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَا الَّذِي

رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.صحيح: رواه البخاري (6096).

سمرة بن جندبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے رات خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ان دونوں نے عرض کیا: آپ نے دیکھا جس کا جبڑا چیرا جارہا تھاوہ بڑا جھوٹا تھا۔وہ ایک جھوٹ بولتا تھااوراس کا جھوٹ ساری دنیامیں پھیلا دیا جاتا تھا، قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی۔

1026۔عَنْ عَبْدِ الله بن مسعود قَالَ قَالَ رَسُولُ الله: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا.متفق عليه: رواه البخاري (6094)، ومسلم (2607).

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے، اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق (بڑا سچا) لکھا جاتا ہے۔یقینا جھوٹ برائی کا راستہ بتاتا ہے اور برائی جہنم کا راستہ بتاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ کذاب (بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

1027۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ خُلُقٌ أَبْغَضَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْكَذِبِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَكْذِبُ عِنْدَهُ الْكِذْبَةَ فَمَا تَزَالُ فِي نَفْسِهِ عَلَيْهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً.صحيح: رواه ابن حبان (5736)، والبيهقي في الكبرى (196/10).

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک جھوٹ ایک سخت ناپسند عادت تھی۔کوئی آدمی آپ کے پاس جھوٹ بول دیتا تو آپ کے دل میں برابر خلش رہتی تھی، یہاں تک کہ آپ کو اس کی توبہ کا علم ہو جاتا تھا۔



1028۔عن أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ قال: لا يجتمعُ الإيمانُ والكفرُ في قلبِ امرئٍ، ولا يجتمعُ الصدقُ والكذبُ جميعًا، ولا تجتمعُ الخيانةُ والأمانةُ جميعًا.حسن: رواه ابنُ وهب في الجامع (464) والإمام أحمد (8593)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کے دل میں ایمان اور کفر بیک وقت جمع نہیں ہوسکتے اور نہ سچ اور جھوٹ ایک ساتھ جمع ہوسکتے ہیں۔خیانت اور امانت داری بھی ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے۔

## 4۔ باب من قال لصبي: تعال هاك ثم لم يعطه فهي كذبة

جس نے کسی بچہ سے کہا: آؤ میں تمھیں کچھ دینا چاہتا ہوں، پھر اس کو نہیں دیا تو وہ جھوٹ ہے۔

1029 . عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيَهُ قَالَتْ أُعْطِيهِ تَمْرًا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ.. حسن: رواه أبو داود (4991)، وأحمد (15702).

حضرت عبد اللہ بن عامرؓ نے بیان کیا کہ میری ماں نے ایک دن مجھے بلایا، اس وقت رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے کہا ادھر آؤ میں تمھیں کچھ دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم اس کو کیا دینا چاہتی ہو؟ انھوں نے بتایا کہ میں کھجور دینا چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔

## 5۔ باب من يضحك القوم بكذباته

جو لوگوں کو اپنی جھوٹی باتوں سے ہنساتا ہے۔

1030 . عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حيدة قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ الْقَوْمَ ثُمَّ يَكْذِبُ لِيُضْحِكَهُمْ وَيْلٌ لَهُ وَوَيْلٌ لَهُ حسن: رواه أبو داود (4990)، والترمذي (2315) وأحمد (20021)، والحاكم (46/1)..

حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، ہلاکت ہے اس کے لیے ہلاکت ہے اس کے لیے۔

## 6۔ باب المعاريض مندوحة من الكذب

گفتگو میں توریہ کا استعمال جھوٹ نہیں ہے۔

1031 . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا. متفق عليه: رواه البخاري (1301) ومسلم (2144 عقب الحديث 2457).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے ابو طلحہؓ کا ایک بیٹا بیمار ہو گیا، انھوں نے کہا کہ اس کا انتقال بھی ہو گیا، اس وقت ابو طلحہؓ گھر میں موجود نہیں تھے۔ جب ان کی بیوی ام سلیم نے دیکھا کہ بچہ کا انتقال ہو گیا تو انھوں نے کچھ کھانا تیار کیا اور بچے کو گھر کے ایک کونے میں لٹا دیا۔ جب ابو طلحہؓ آئے، تو انھوں نے پوچھا: بچہ کی طبیعت کیسی ہے؟ ام سلیم نے کہا: اس کو آرام مل گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ آرام ہی کر رہا ہو گا۔ ابو طلحہؓ نے سمجھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں۔ پھر ابو طلحہؓ نے ام سلیم کے پاس رات گزاری، اور جب صبح ہوی تو غسل کیا۔ لیکن جب باہر جانے کا ارادہ کیا تو ام سلیم نے بتا کہ بچے کا انتقال ہو چکا ہے۔ ابو طلحہؓ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، اور آپؐ سے اپنا اور ام سلیم کا حال بیان کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اس رات میں برکت عطا فرمائے گا۔

## 7۔باب ليس الكذّاب الذي يصلح بين الناس

## لوگوں کے درمیان اصلاح کی غرض سے جھوٹ بولنے والا شخص جھوٹا نہیں ہے۔

1032. عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا؟ زاد مسلم: قال ابن شهاب: ولم أسمع يرخص في شيء مما يقول الناس كذب إلا في ثلاث: الحرب، والإصلاح بين الناس، وحديث الرجل امرأته وحديث المرأة زوجها. متفق عليه: رواه البخاري (2692)، ومسلم (2605).

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ سے روایت ہے کہ انھوں نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا تھا۔ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرانا چاہتا ہے تو اس کے لیے کسی اچھی بات کی چغلی کھائے یا کوئی بھلی بات کہہ دے۔

امام مسلم نے اضافہ کیا ہے، ابن شہاب نے فرمایا: میں نے نہیں سنا لوگ جو باتیں کہتے ہیں۔ ان میں سے کسی چیز میں بھی جھوٹ کی رخصت نہیں ہے، مگر تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت ہے۔ لڑائی میں، لوگوں میں میل ملاپ کرانے کی غرض، شوہر کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے شوہر سے جھوٹ بولنا۔

## 8۔تحريم الخصومة بالباطل

## ناحق کے لیے لڑنا حرام ہے۔

1033. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ متفق عليه: رواه البخاري (2457)، ومسلم (2668).

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو سخت جھگڑالو ہیں

## 9۔ باب الاجتناب من قول الزور

### جھوٹی بات کہنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

قال الله تعالى: وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ [سورة الحج: ٣٠] جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔

1034. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. صحيح: رواه البخاري (6057).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنا، جھوٹی باتوں پر عمل کرنا اور جہالت کی باتیں کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

## 10۔ باب تحريم الظلم

### ظلم کرنا حرام ہے۔

1035. عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. صحيح: رواه مسلم (2577: 55).

حضرت ابو ذرؓ نے نبی کریم ﷺ سے اور آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے روایت بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام ٹھہرایا ہے اور تمھارے درمیان بھی اس کو حرام کر دیا ہے۔ لہذا تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گم راہ ہو، سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دوں، لہذا تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمھیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں، لہذا تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمھیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب بے لباس ہو، سوائے اس کے جس کو میں پہناؤں، لہذا تم مجھ سے کپڑا مانگو، میں تمھیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! یقیناً تم لوگ رات اور دن خطائیں کرتے رہتے ہو، اور میں تمام گناہوں کو بخش دیتا ہوں، لہذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمھیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! اگر تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو گے تو ہر گز نقصان نہیں پہنچا سکو گے اور اگر فائدہ پہنچانا چاہو تو ہر گز فائدہ نہیں پہنچا سکو گے۔ اے میرے بندو! اگر تم میں سے اول و آخر انسان اور جن تم میں سے ایک انتہائی پرہیز گار آدمی کی طرح بن جائیں تو اس سے میری سلطنت میں ذرا برابر اضافہ نہیں ہو گا۔ اے میرے بندو! اگر تم میں سے اول و آخر انسان اور جن ایک انتہائی گناہ گار کی طرح بن جائیں تو اس سے میری سلطنت میں ذرا برابر کمی واقع نہیں ہو گی۔ اے میرے بندو! تم میں کے اول و آخر انسان اور جن سب ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگنے لگیں اور میں ہر انسان کی مراد پوری کرتا جاؤں تو اس سے میری سلطنت، میں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی، مگر اتنی ہی جتنی کہ ایک سوئی کو سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمھارے اعمال ہیں جن کو میں تمھارے لیے شمار کر رکھتا ہوں، پھر میں ان کا تمھیں پورا پورا بدلہ دوں گا۔ جو خیر پائے وہ اللہ کا شکر بجالائے اور جو اس کے سوا دوسرا نتیجہ پائے تو وہ اپنے سوا کسی کو ہر گز ملامت نہ کرے۔

1036. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ. صحيح: رواه مسلم (2578: 56).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم کرنے سے بچو، اس لیے کہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا سبب ہو گا۔ اور بخل سے بچو اس لیے کہ بخل نے ہی ان لوگوں کو ہلاک کیا جو تم سے پہلے تھے۔ اس بخیلی نے ان کو اپنوں کا خون بہانے پر اور حرام چیزوں کو حلال سمجھنے پر آمادہ کیا۔

1037. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. متفق عليه: رواه البخاري (2447). ومسلم (2579: 57).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث بنے گا۔

1038. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لاَ دِرْهَمَ لَهُ وَلاَ مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلاَةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ.. صحيح: رواه مسلم (2581: 59).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہوتا ہے نہ کوئی سازوسامان۔ آپؐ نے فرمایا: یقیناً میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز روزہ اور زکوٰۃ جیسی نیکیوں کے ساتھ آئے گا۔ اور ساتھ ہی اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا، اور کسی کو مارا ہوگا، تو اس کی نیکیاں مظلوموں کے درمیان تقسیم کردی جائیں گی۔ اگر اس کی نیکیاں ان مظلوموں کے حق کی ادائی سے پہلے ختم ہوگئیں تو ان کے گناہ اس کے سر ڈال دیے جائیں گے، پھر وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

1039. عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾. صحيح: رواه البخاري (4686) مسلم (2583: 11).

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ عزوجل ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے، لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: "اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ فی الواقع اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے"۔

## 11۔باب تحريم النميمة

چغل خوری حرام ہے

1040 . عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا. صحيح: رواه مسلم (2606).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔بے شک محمد ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! میں تمھیں بتلاتا ہوں کہ بہتان کیا ہے، وہ چغلی ہے جو لوگوں میں دشمنی پیدا کرے۔بے شک محمد ﷺ نے فرمایا: آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس "صدیق" بہت سچ بولنے والا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک "کذاب" بہت جھوٹ بولنے والا لکھا جاتا ہے۔

1041. عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَتَدْرُونَ الْعَضْهَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ نَقْلُ الْحَدِيثِ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ إِلَى بَعْضٍ لِيُفْسِدُوا بَيْنَهُمْ. حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (424)، والبيهقي (246247/10).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو چغلی کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: لوگوں میں فساد ڈالنے کی نیت سے ایک جگہ کی بات دوسری جگہ پہنچانے کو چغلی کہتے ہیں۔

1042 .عَنْ حُذَيْفَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. متفق عليه: رواه البخاري (6056)، ومسلم (105). واللفظ لمسلم

حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے: میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

1043 .عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا متفق عليه: رواه البخاري (6052)، ومسلم (292).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے دو قبروں پر سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا، تو آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ رہا یہ تو یہ اپنے پیشاب کے چھینٹوں

سے نہیں بچتا تھا۔ اور یہ چغلی کھاتے پھرتا تھا، پھر آپؐ نے کھجور کی ایک تازہ ٹہنی منگوائی اس کے دو ٹکڑے کیے اوراس کی قبر پر ایک ٹہنی گاڑدی اوراس کی قبر پر ایک ٹہنی گاڑدی، پھر ارشاد فرمایا: جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

## 12۔ باب تحریم الغیبة

غیبت حرام ہے۔

1044. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ. صحيح: رواه مسلم (2589).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اوراس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا، جسے وہ ناپسند کرے۔ آپ سے پوچھا گیا: اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو جس کا میں ذکر کررہا ہوں تو؟ آپؐ نے فرمایا: اگراس میں وہ چیز موجود ہو جس کا تم ذکر کررہے ہو تو تم نے اس کی غیبت کی۔ اگراس میں وہ چیز موجود نہیں ہے جو تم بیان کررہے ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

1045. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنِّي حَكَيْتُ رَجُلًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةٌ وَقَالَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ مُزِجَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ مَزَجَتْ. صحيح: رواه أبو داود (4875) والترمذي (2502، 2503) وأحمد (25560).

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے کسی آدمی کی نقل اتاری۔ آپؐ نے فرمایا: میں کسی کی نقل اتارنے کو پسند نہیں کرتا، خواہ مجھے اتنا اوراتنا مال بھی ملے۔ راوی کہتے ہیں، میں نے کہا (یعنی عائشہ نے) اے اللہ کے رسولؐ! صفیہ تو ایک عورت ہیں۔ اوراپنے ہاتھ کے اشارے سے کہا گویا وہ پست قد ہیں۔ آپؐ نے حضرت عائشہ سے فرمایا: تم نے ایسی بات کہی ہے اگراس کو سمندر کے پانی میں ملادیا جائے تو اس کا ذائقہ بدل جائے۔

1046. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ مُنْتِنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه و سلم فَقَالَ رَسُولُ

اللهِ صلى الله عليه و سلم إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ اغْتَابُوا أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَبَعَثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِذَلِكَ. صحيح: رواه عبد بن حميد (1028) والبخاري في الأدب المفرد (733) والخرائطي في مساوئ الأخلاق (187).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک بدبو پیدا ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چند منافقوں نے چند مسلمانوں کی غیبت کی ہے جس کی وجہ سے بدبو پیدا ہوئی ہے۔

1047 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَارْتَفَعَتْ رِيحُ جِيفَةٍ مُنْتِنَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَدْرُونَ مَا هَذِهِ الرِّيحُ هَذِهِ رِيحُ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ الْمُؤْمِنِينَ حسن: رواها أحمد (14784) والبخاري في الأدب المفرد (732).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک بدبودار مردے کی بو اٹھی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو یہ بدبودار ہوا کیسی ہے؟ یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو اہل ایمان کی غیبت کر رہے ہیں۔

1048. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ صحيح: رواه أبو داود (1/4878) وأحمد (13340).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر سے ہوا، جن کے ناخن تانبے کے تھے، جو اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل نے کہا: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزتوں کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں۔

1049. عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ تَخْدِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فِي الْأَسْفَارِ وَكَانَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَجُلٌ يَخْدِمُهُمَا فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَا وَلَمْ يُهَيِّئْ طَعَامًا فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَنَؤُومٌ بَيْنَكُمْ فَأَيْقَظَاهُ فَقَالَا إِئْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُقْرِئَانِكَ السَّلَامَ وَهُمَا يَسْتَأْدِمَانِكَ فَأَتَاهُ فَقَالَ ﷺ أَخْبِرْهُمَا أَنَّهُمَا قَدِ ائْتَدَمَا فَفَزِعَا فَجَاءَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا يا رسول اللهِ بَعَثْنَا نَسْتَأْدِمُكَ فَقُلْتَ ائْتَدَمَا فَبِأَيِّ شَيْءٍ ائْتَدَمْنَا فَقَالَ بِأَكْلِكُمَا لَحْمَ أَخِيكُمَا إِنِّي لَأَرَى لَحْمَهُ بَيْنَ ثَنَايَاكُمْ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ فَاسْتَغْفِرْ لَنَا قَالَ هُوَ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمَا. حسن: رواه الخرائطي في مساوئ الأخلاق (186) والضياء المقدسي في المختارة (1696، 1697).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سفروں میں عرب ایک دوسرے کی خدمت کرتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ ایک آدمی تھا، جو ان دونوں کی خدمت کرتا تھا، تو وہ سو گیا۔ یہ دونوں حضرات نیند سے بیدار ہو گئے تو اس نے ان کے لیے کھانا تیار نہیں کیا تھا۔ کہا: یہ دیکھو تمھارے درمیان سو رہا ہے، تو دونوں نے اس کو جگایا، اور کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ، اور آپؐ سے کہو ابو بکرؓ اور عمرؓ دونوں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں اور آپ سے سالن مانگتے ہیں۔ تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: ان دونوں کو جا کر بتا دو کہ دونوں نے سالن کے ساتھ روٹی کھالی ہے۔ وہ دونوں گھبرائے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، اور دونوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کے پاس سالن لینے کے لیے بھیجا تو آپؐ نے فرمایا: دونوں نے سالن سے روٹی کھالی ہے، ہم نے کس سالن سے روٹی کھائی ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔ یقینا میں اس کا گوشت تمھارے اگلے دانتوں میں دیکھ رہا ہوں۔ دونوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے مغفرت طلب فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو تمھارے لیے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔

1050 . عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْلَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. حسن: رواه أبو داود (4881)، والبخاري في الأدب المفرد (240)، وأحمد (18011)، وأبو يعلى (6858).

حضرت مستوردؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی وجہ سے (غیبت کا) ایک لقمہ کھایا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اسی طرح کا ایک لقمہ کھلائے گا۔ اور جس کو کسی مسلمان کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنایا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اسی طرح کا کپڑا پہنائے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کو دکھاوے اور ریاکاری کے مقام پر کھڑا کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ریاکاری اور دکھاوے کے مقام پر کھڑا کرے گا۔

1051 . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بن مسعود قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِيهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَخَلَّلْ قَالَ وَمَا أَتَخَلَّلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ لَحْمًا؟ قَالَ إِنَّكَ أَكَلْتَ لَحْمَ أَخِيكَ. حسن: رواه الطبراني في الكبير (126/10).

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اٹھ گیا، تو دوسرا اس کی غیبت کرنے لگا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خلال کرو۔ اے اللہ کے رسول!

میں کیوں خلال کروں، کیا میں نے گوشت کھایا ہے۔؟ آپؐ نے فرمایا: یقیناً تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے

## 13۔ باب التحذير من تتبع عورات المسلمين

### مسلمانوں کے عیوب کے درپے ہونے پر وعید

1052 عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الإِيمَانُ قَلْبَهُ لاَ تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلاَ تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ. حسن: رواه أبو داود (4880) وأحمد (19776) وأبو يعلى (7423) والبيهقي في الكبرى (247/10).

حضرت ابوبرزۃ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جو زبانی ایمان لائے ہو، ابھی ایمان تمھارے دلوں میں نہیں اترا ہے، مسلمانوں کی غیبت نہ کرو، اور ان کے عیبوں کے تلاش میں نہ رہو، اور جو ان کے عیبوں کی تلاش میں رہے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کے عیبوں کی تلاش میں رہے گا، اور اللہ تعالیٰ جس کے عیبوں کے درپے ہو اس کو اس کے گھر میں رسوا کر کے چھوڑے گا۔

1053 عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَسْمَعَ الْعَوَاتِقَ فِي بُيُوتِهَا أَوْ قَالَ فِي خُدُورِهَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ لاَ تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلاَ تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ. حسن: رواه أبو يعلى (1675).

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے خطاب فرمایا: یہاں تک کہ پردہ نشین دوشیزاؤں کو ان کے گھروں میں سنایا، آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! جو زبانی ایمان لائے ہو، مسلمانوں کی غیبت مت کرو، اور ان کے عیبوں کے پیچھے نہ پڑو، کیوں کہ جو شخص اپنے بھائی کے عیبوں کے پیچھے پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کے درپے ہو گا اور اللہ تعالیٰ جس کے عیبوں کے درپے ہو جائے تو اس کو اس کے گھر کے اندر رسوا کر کے چھوڑے گا۔

1054 عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ، وَلَمْ يُفْضِ الإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لاَ تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلاَ تُعَيِّرُوهُمْ وَلاَ تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللهِ مِنْكِ حسن: رواه الترمذي (2032) وابن حبان (5763).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! جو

زبانی اسلام لے آئے ہو اور ابھی ایمان تمھارے دل میں داخل نہیں ہوا ہے! مسلمانوں کو ایذا مت پہنچاؤ، اور نہ انھیں عار دلاؤ، اور نہ ان کے عیبوں کے درپے رہو، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کے درپے رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب کے درپے ہو گا، اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب کے درپے ہو گا اس کو رسوا کر کے چھوڑے گا، اگرچہ وہ اپنے کجاوے کے اندر ہی کیوں نہ ہو، راوی نے کہا: ایک دن ابن عمرؓ نے بیت اللہ یا کعبۃ اللہ کو دیکھا تو فرمایا: تو کیا ہی عظیم ہے اور تیری حرمت کی عظمت کے کیا کہنے! لیکن اللہ تعالیٰ کے پاس مومن کی حرمت تجھ سے بڑھ کر ہے۔

1055 عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَفَعَهُ اللهُ تَعَالَى بِهَا.

صحيح: رواه أبو داود (4888)، وابن حبان (5760)، والبيهقي في الكبرى (333/8).

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، یقیناً اگر تم لوگوں کے عیبوں کے درپے ہو جاؤ گے تو انہیں بگاڑ دو گے یا قریب ہے کہ تم ان کو بگاڑ دو۔ صحیح ابو داود (۴۸۸۸) وابن حبان (۵۷۶۰)

1056 عن الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ. حسن: رواه الطبراني في مسند الشاميين (1660).

حضرت مقدام بن معدی کرب اور ابو امامہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً لوگوں کا ذمہ دار شک وشبہ کی بنیاد پر لوگوں کی جانچ پڑتال کرتا رہے گا تو انھیں بگاڑ دے گا۔

## 14۔ باب جواز اغتياب أهل الشرّ والفساد، ودفاع شرّهم بالكلام والمال

اہل شر اور فسادیوں کی غیبت جائز ہے، اچھی گفتگو اور مال کے ذریعہ بھی ان کے شر کا دفاع کرنا جائز ہے۔

1057 عن عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلاً اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ. فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلاَنَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (6054)، ومسلم (2591: 73).

حضرت عائشہ سے روایت ہے: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی۔

نے فرمایا: اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ یہ فلاں قبیلے کا بہت ہی برا آدمی ہے۔ پھر جب وہ اندر آیا، تو آپؐ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی سے گفتگو فرمائی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو اس کے متعلق جو کہنا تھا، آپ نے کہہ دیا تھا، پھر آپ نے اس کے ساتھ نرم گفتگو کی؟ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین آدمی وہ ہے جس کو لوگ اس کی بدکلامی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

1058عن أبي هريرة قال: قال رسول الله : ذُبُّوا بِأَمْوَالِكُمْ عَنْ أَعْرَاضِكُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ نَذُبُّ بِأَمْوَالِنَا عَنْ أَعْرَاضِنَا، قَالَ: يُعْطَى الشَّاعِرُ، وَمَنْ تَخَافُونَ مِنْ لِسَانِهِ. حسن: رواه حمزة بن يوسف السهمي في تاريخ جرجان (ص 223).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مالوں کے ذریعہ اپنی عزت وآبرو کا دفاع کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے مالوں کے ذریعہ اپنی عزت وآبرو کا دفاع کیسے کریں؟ آپؐ نے فرمایا: شاعروں کو دو، یا جن کی زبان درازیوں سے تم ڈرتے ہو۔

## 15۔ باب النهي عن سبّ الوالدين

## والدین کو گالی دینے کی ممانعت

1059 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ. متفق عليه: رواه البخاري (5973)، ومسلم (90).

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعن طعن کرے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی اپنے والدین پر لعن طعن کیسے کر سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ایک آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے، اور وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

1060عن أبي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ. صحيح: رواه مسلم (1978). قوله: "غيّر منار الأرض" أي أحدث فسادا ودمارًا.

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں حضرت علی بن ابو طالب کی خدمت میں موجود تھا۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: نبی کریم ﷺ نے آپ کو کیا کیا باتیں راز کی بتائی تھیں؟ حضرت علیؓ غصہ ہو گئے اور فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے کوئی ایسی راز کی بات نہیں بتائی تھی جو آپؐ نے لوگوں سے چھپائی ہو، سوائے اس کے کہ آپؐ نے مجھ سے چار باتیں فرمائی تھی۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین وہ چار باتیں کیا ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: آپؐ نے فرمایا: جو اپنے والدین پر لعنت کرے اللہ اس پر لعنت فرمائے، اور جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے اللہ اس پر لعنت فرمائے، اور جس نے کسی بدعتی کو پناہ دی، اللہ اس پر لعنت فرمائے اور اللہ اس پر لعنت فرمائے جو زمین کے نشانات کو تخریب کاری اور فساد کی نیت سے بدل ڈالے۔

1061 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَلْعُونٌ مَنْ سَبَّ أَبَاهُ، مَلْعُونٌ مَنْ سَبَّ أُمَّهُ، مَلْعُونٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، مَلْعُونٌ مَنْ غَيَّرَ تُخُومَ الْأَرْضِ، مَلْعُونٌ مَنْ كَمَهَ أَعْمَى عَنِ الطَّرِيقِ، مَلْعُونٌ مَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ، مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ. وفي رواية: قَالَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِرَارًا ثَلَاثًا فِي اللُّوطِيَّةِ. حسن: رواه أحمد (1875، 2913، 2914، 2915)، والطبراني في الكبير (356/4).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے باپ کو گالی دی وہ ملعون ہے، جس نے اپنی ماں کو گالی دی وہ ملعون ہے، جس نے غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کیا وہ ملعون ہے، جس نے زمین کی سرحدیں بدل ڈالیں وہ ملعون ہے، جس نے کسی اندھے کو غلط راستہ بتایا وہ ملعون ہے، جس نے کسی جانور سے بدکاری کی وہ ملعون ہے، جس نے قوم لوط کا سا عمل کیا وہ ملعون ہے۔ ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے عمل قوم لوط کے متعلق الفاظ تین مرتبہ دہرایا۔

## 16۔ باب الترهيب من سوء الظن ومن التجسس والتحاسد والتباغض ونحوها

بدگمانی، جاسوسی، آپسی بغض وحسد اور اس طرح کی دوسری چیزوں کے سلسلے میں ترہیبی بیان۔

1062 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا. متفق عليه: رواه مالك في حسن الخلق (15).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو، کیوں کہ بدگمانی سب سے بڑا

جھوٹ ہے اور نہ جاسوسی کرو، اور نہ عیبوں کے پیچھے پڑو اور نہ دوسرے کا حق مارنے کے لیے دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو، نہ ایک دوسرے سے حسد کرو، نہ باہم بغض رکھو، نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔

1063 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا. وفي لفظ: لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ صحيح: رواه مسلم (2563: 30).

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، نہ ایک دوسرے سے بغض اور دشمنی رکھو، نہ ایک دوسرے کی جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی ٹوہ میں لگو، محض دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھا کر بولی مت لگاؤ، اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: ایک دوسرے سے رشتے ناطے مت کاٹو، نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ، نہ آپس میں دشمنی رکھو، اور نہ حسد کرو، بھائی بھائی بن کر رہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے۔

1064 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَهَجَّرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا صحيح: رواه مسلم (2563: 29).

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے بول چال مت بند کرو، نہ پیٹھ دکھاؤ، اور نہ ٹوہ میں لگو، تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی خرید و فروخت (سودے) پر خرید و فروخت (سودا) نہ کرے، اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

1065 عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: لا تباغضوا، ولا تدابروا، ولا تنافسوا، وكونوا عباد الله إخوانا. صحيح: رواه مسلم (2563: 29).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی نہ رکھو، اور نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ، اور نہ کسی کا حق مارنے کے لیے دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو، اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔

1066عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. أَوْ قَالَ الْعُشْبَ. حسن: رواه أبو داود (4903)، وعبد بن حميد (1430).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حسد سے بچو، کیوں کہ حسد نیکیوں کو ایسے کھاجاتا ہے جیسے آگ ایندھن (لکڑی) کو کھاجاتی ہے، یا فرمایا: گھاس پھوس کو۔

1067 عَنْ ضَمْرَةَ بن ثَعْلَبَةَ. قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَتَحَاسَدُوا حسن: رواه أبو الشيخ في التوبيخ والتنبيه (80)، والطبراني في الكبير (369/8).

حضرت ضمرة بن ثعلبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ برابر بھلائی میں رہیں گے جب تک آپس میں حسد کرنے نہ لگ جائیں۔

1068 عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقِيلَ هَذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ وَلَكِنْ إِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذْ بِهِ. صحيح: رواه أبو داود (4890)، وعبد الرزاق في المصنف (18945)، وصحّحه الحاكم (377/4).

حضرت زید بن وہبؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ایک آدمی لایا گیا، اور بتایا گیا کہ یہ فلاں آدمی ہے اور اس کی ڈاڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ تو عبداللہ نے کہا: ہمیں جاسوسی سے روکا گیا ہے، ہاں اگر کوئی بات ظاہر ہو تو ہم اس کا مؤاخذہ کریں گے۔

1069عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ اسْتَعِينُوا عَلَى الْحَوَائِجِ بِكِتْمَانِهَا، فَإِنَّ لِكُلِّ نِعْمَةٍ حَاسِدًا. حسن: رواه ابنُ حبان في روضة العقلاء( ص187)، وحمزة السهمي في تاريخ جرجان (ص 223)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ضروریات کی چیزوں کو چھپا کر اس سے مدد لو، کیوں کہ ہر نعمت کا ایک حاسد ہوتا ہے۔

## 17۔باب مايجوز من الظن

### بعض گمان جائز ہیں۔

1070 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وفی لفظ عنها: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ. صحيح: رواه البخاري (6067) .

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے گمان ہے کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کی کوئی بات نہیں جانتے ہیں۔ لیث بن سعد نے کہا: یہ دونوں آدمی منافق تھے۔ حضرت عائشہ ہی سے مروی ایک دوسری حدیث ہے، ایک دن نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ مجھے گمان ہے کہ فلاں اور فلاں ہم لوگ جس دین پر ہیں اس کو نہیں جانتے ہیں۔

## 18۔ باب ذم الشحناء

## دشمنی اور کینہ پروری کی مذمت

1071 عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ قال تُفتَحُ أَبوابُ الجَنةِ يومَ الإثنَينِ ويَومَ الخَمِيس، فَيُغفَرُ لِكل عَبدٍ مُسلِمٍ لا يُشركُ بالله شيئاً إلا رَجلٌ كَانَت بَينهُ وبَينَ أَخيهِ شَحناءَ فَيُقالُ: انظِروا هَذينِ حَتى يَصطَلِحَا انظِروا هَذينِ حَتى يَصطَلِحَا انظِروا هَذينِ حَتى يَصطَلِحَا صحيح: رواه مالك في حسن الخلق (17) ومسلم (2565: 35).

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ ہر اس مسلمان کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا، مگر جس کی اپنے بھائی سے دشمنی ہو، اس سے کہا جائے گا کہ ان دونوں کو مہلت دو، یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو، یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کریں، ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ صلح کر لیں۔

## 19۔ باب تحريم الهجر فوق ثلاث بلا عذر شرعي

## کسی عذر شرعی کے بغیر تین دن سے زائد بات چیت چھوڑ دینا حرام ہے۔

1072 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَ كُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُهَاجِرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ متفق عليه: رواه مالك في الأخلاق (14) والبخاري (6076)، ومسلم (2559: 23).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہم بغض نہ رکھو، باہم حسد نہ کرو، ایک دوسرے کو بے یار و مددگار مت چھوڑو، اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے بات چھوڑے رکھے۔

1073 عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُهَاجِرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ. متفق عليه: رواه مالك في حسن الخلق (13) والبخاري (6077)، ومسلم (2560: 25).

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد بول چال چھوڑے رکھے، دونوں ملتے ہیں تو یہ اس سے منہ موڑلیتا ہے اور وہ اس سے منہ پھیر لیتا ہے، دونوں میں بہتر وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

1074 عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمِّهَا أَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهُوَ قَالَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِي فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوا قَالُوا كُلُّنَا قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا نَذْرَهَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ إِنِّي نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا صحيح: رواه البخاري (6073، 6074، 6075).

حضرت عوف بن مالک بن طفیل سے روایت ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہؓ کے ماموں زاد تھے۔ انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے کوئی چیز بیچی یا خیرات کی، تو عبداللہ بن زبیر جو اُن کے بھانجے تھے، کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! عائشہ کو ایسے معاملوں سے باز آجانا چاہیے۔ یا میں ان پر پابندی لگادوں گا، تو حضرت عائشہ نے فرمایا: کیا اس نے یہ بات کہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: پھر میں اللہ کے لیے نذر مانتی

ہوں کہ میں ابن زبیر سے کبھی بات چیت نہیں کروں گی۔ قطع تعلق پر لمبی مدت گزر گئی تو ابن زبیرؓ کے لیے ان سے سفارش کی گئی، تو فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! میں ان کے بارے میں کسی کی سفارش قبول نہیں کروں گی۔ اور اپنی نذر نہیں توڑوں گی۔ عبداللہ بن زبیرؓ کے لیے جب قطع تعلق بہت لمبا ہو گیا تو انھوں نے مسور بن مخرمہ، عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوثؓ سے اس سلسلے میں بات کی، وہ دونوں بنو زہرہ کے تھے۔ ابن زبیرؓ نے ان دونوں سے کہا: میں تم دونوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم لوگ کسی طرح مجھے حضرت عائشہ کے کمرے میں داخل کرا دو، کیوں کہ ان کے لیے جائز نہیں ہے کہ میرے ساتھ قطع رحمی کی قسم کھائیں۔ چناں چہ مسور اور عبدالرحمن دونوں اپنی چادروں میں لپٹے ہوئے عبداللہ بن زبیرؓ کو ساتھ لے آئے اور حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت چاہی اور عرض کیا: السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا ہم داخل ہو سکتے ہیں؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اندر آجاؤ، انھوں نے عرض کیا: کیا سب لوگ آجائیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: ہاں۔ تم سب اندر آجاؤ۔ حضرت عائشہؓ کو معلوم نہیں تھا کہ ان کے ساتھ ابن زبیر بھی ہیں۔ جب سب اندر داخل ہوئے تو ابن زبیرؓ بھی پردے کے اندر داخل ہو گئے۔ ام المومنین سے لپٹ کر ان کو اللہ کا واسطہ دینے لگے اور رونے لگے۔ مسور اور عبدالرحمن بھی اللہ کا واسطہ دینے لگے کہ عبداللہ بن زبیر سے بولیں اور انھیں معاف کر دیں۔ ان صاحبان نے یہ بھی عرض کیا کہ جیسا کہ آپ جانتی ہیں نبی کریم ﷺ نے تعلق توڑنے سے منع کیا ہے کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال چھوڑ دے۔ جب یہ لوگ بہت زیادہ حضرت عائشہ کو یاد دلانے اور اس کے نقصان بتانے لگے تو حضرت عائشہ بھی انھیں یاد دلانے اور رونے لگیں، اور فرمانے لگیں کہ میں نے نذر مان لی ہے۔ اور نذر کا معاملہ بہت سخت ہوتا ہے لیکن یہ صاحبان برابر کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ ام المؤمنین عبداللہ ابن زبیرؓ سے بات چیت کرنے لگیں، اور قسم توڑنے کی وجہ سے چالیس غلام آزاد کیے جب بھی یہ نذر یاد آتی تو رونے لگتیں اور آپ کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

1075 عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. صحيح: رواه مسلم (2561).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کسی مومن کے لئے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال بند رکھنا جائز نہیں ہے۔

1076 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ صحيح: رواه مسلم (2562).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: تین دن کے بعد کوئی بول چال بند نہیں ہو سکتی ہے۔

1077 عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ صحيح: رواه أحمد (1589)، والبزار كشف الأستار (2051)، وأبو يعلى (720).

حضرت سعد بن مالک ابو وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے گفتگو بند رکھنا جائز نہیں ہے۔

1078 عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ. حسن: رواه أبو داود (4913)، وأبو يعلى (4583).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ بات چیت نہیں چھوڑنا چاہئے۔ پھر جب اس سے ملاقات ہو تو تین مرتبہ سلام کرے۔ اگر وہ تین مرتبہ بھی سلام کا جواب نہیں دے گا تو گناہ گار ہو گا۔

1079 عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَإِنْ كَانَ تَصَارَمَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا دَامَا عَلَى صُرَامِهِمَا وَأَوَّلُهُمَا فَيْئًا فَسَبْقُهُ بِالْفَيْءِ كَفَّارَتُهُ فَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ سَلَامَهُ رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانُ فَإِنْ مَاتَا عَلَى صُرَامِهِمَا لَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ أَبَدًا صحيح: رواه أحمد (16257)، والبخاري في الأدب المفرد (402، 407). وصحّحه ابن حبان (5664).

حضرت ھشام بن عامرؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تین دن سے زائد کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان سے بات چیت بند رکھے۔ اگر دونوں تین دن سے زائد قطع تعلق کیے رہیں تو وہ حق سے روگردانی کرنے والے ہوں گے جب تک وہ اپنے قطع تعلقی پر قائم رہیں گے۔ دونوں میں سے جو پہلے رجوع کرے گا تو رجوع کرنے میں پہل کرنا اس کے لئے کفارے کا ذریعہ بن جائے گا۔ اگر وہ وہ سلام کرے اور وہ سلام کا جواب نہ دے تو اس کا سلام اس پر واپس لوٹ آئے گا اور فرشتے بھی اس کا جواب دیں گے اور دوسرے کا (جس نے اپنے بھائی کے سلام کا جواب نہیں دیا) اس کا جواب شیطان دے گا۔ اگر وہ دونوں اپنی اسی لاتعلقی پر قائم رہتے ہوئے مر گئے تو جنت میں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکیں گے۔

1080 عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ.

صحيح: رواه أبو داود (4915)، وأحمد (17935)، وصحّحه الحاكم (163/4).

حضرت ابو خراش سلمی سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک قطع تعلق کیا تو وہ ایسے ہے جیسے اس کا خون بہایا ہو۔

## 20۔ باب النهي عن الحديث بكل ما يسمع

## ہر سنی ہوئی بات کو بیان کرنے کی ممانعت

1081 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ صحيح: رواه مسلم في المقدمة (5). و أبو داود (4992).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔

## 21۔ باب التحذير من السباب والقتال

## گالی گلوچ اور لڑائی پر وعید

1082 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. متفق عليه: رواه البخاري (48)، ومسلم (64).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

1083 عن سعد بن أبي وقاص، أن رسول الله ﷺ قال: قِتَالُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ. وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. حسن: رواه النسائي (4104)، وأحمد (1519).

حضرت سعد بن ابو وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق ہے۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ روابط منقطع رکھے۔

1084 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. حسن: رواه ابن ماجه (3940).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

1085عن أنسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ حسن: رواه المروزي في تعظيم قدر الصلاة (1104).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اسکو قتل کرنا کفر ہے۔

1086 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ .

صحيح: رواه مسلم (2587).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: دو گالی گلوج کرنے والوں نے جو کچھ کہا، اس کا گناہ ابتدا کرنے والے کو ہو گا۔ جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔

1087عن أنسِ بنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ

.حسن: رواه البخاري في الأدب المفرد (424).

حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دو گالی گلوج کرنے والوں نے جو کچھ کہا، اس کا گناہ شروع کرنے والے کو ہو گا، جب تک کہ مظلوم حد سے آگے نہ بڑھے۔

## 22۔ باب ما جاء أن المستبّين من الشيطان

## دو آدمیوں کا آپس میں گالی گلوج کرنا شیطان کی طرف سے ہے

1088 عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِي يَشْتِمُنِي وَهُوَ دُونِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ فَمَا قَالَا فَهُوَ عَلَى الْبَادِئِ حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ صحيح: رواه أبو داود الطيالسي (1176) ومن طريقه البيهقي (235/10) وأحمد (17486 17488).

حضرت عیاض بن حمارؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میری قوم کا ایک آدمی میری غیر موجودگی میں مجھے گالی دیتا ہے؟ تو رسول ﷺ نے فرمایا: آپس میں دو گالی دینے والے دو شیطان ہیں۔ وہ گالیوں کا اور جھوٹی باتوں کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں۔ جو کچھ ان دونوں نے کہا اس کا گناہ ابتدا کرنے والے کو ہو گا جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔

## 23۔باب النهي عن سب الأموات

### مردوں کو گالی دینا منع ہے

1089عَنِ الْمُغِيرَةِ بن شُعْبَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ صحيح: رواه الترمذي (1982)، وصحّحه ابن حبان (3022).

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: مُردوں کو گالی مت دو۔ اس طرح تم زندوں کو اذیت پہنچاؤ گے۔

## 24۔باب في ذمّ اللعن

### لعن طعن کرنے کی مذمت کا بیان

1090عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا صحيح: رواه مسلم (2597).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کسی صدّیق کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

1091عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ صحيح: رواه البخاري (6031).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول ﷺ نہ گالی گلوچ کرنے والے تھے نہ فحش گو تھے اور نہ لعنت کرنے والے تھے۔ کسی کو عتاب کرتے تو فرماتے تھے اس کو کیا ہو گیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

1092عن أبي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صحيح: رواه مسلم (2598: 85). قوله: "أنجاد" جمع نَجَد وهو متاع البيت من فرش ونمارق ونحوها.

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ سفارشی ہوں گے اور نہ گواہ

1093عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً صحيح: رواه مسلم (2599).

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مشرکوں پر بددعا

کیجئے۔ فرمایا: میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

1094 عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ متفق عليه: رواه البخاري (6047)، ومسلم (110).

حضرت ثابت بن ضحاکؓ سے روایت ہے وہ اصحاب شجرہ (بیعت رضوان کرنے والوں) میں سے تھے۔ رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام کے سوا کسی مذہب کی قسم کھائی وہ ایسا ہی ہو گا جیسے اس نے کہا: ابن آدم پر کسی ایسی نذر کو پورا کرنا واجب نہیں ہے جو اس کے اختیار میں نہ ہو۔ جس نے دنیا میں کسی چیز سے خود کشی کی وہ اسی کے ذریعہ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا جس نے کسی مومن پر لعنت کی وہ ایسا ہے جیسے اس کو قتل کر دیا ہو جس نے کسی مومن پر کفر کا الزام لگایا وہ ایسا ہے جیسے اس کو قتل کر دیا ہو۔

1095 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيْسَ بِاللَّعَّانِ وَلَا الطَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ حسن: رواه أحمد (3948)، والبخاري في الأدب المفرد (312)، وصححه ابن حبان (192)، والحاكم (12/1).

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول ﷺ نے فرمایا: واقعی مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ نہ طعن و تشنیع کرنے والا ہوتا ہے، نہ گالی گلوچ کرنے والا اور نہ بدزبان۔

1096 عن ابنِ عمرَ قال رسولُ الله لا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا. حسن: رواه الترمذي (2019)، والبخاري في الأدب المفرد (309)، وصححه الحاكم (47/1).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: مومن کو زیب نہیں دیتا ہے کہ وہ لعنت کرنے والا بنے۔

1097 عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ جَرْوَلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُكْنَى أَبَا عُمَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ صَدِيقًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ زَارَهُ فِي أَهْلِهِ فَلَمْ يَجِدْهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنَ عَلَى أَهْلِهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى قَالَ فَبَعَثَتِ الْجَارِيَةَ تَجِيئُهُ بِشَرَابٍ مِنَ الْجِيرَانِ فَأَبْطَأَتْ فَلَعَنَتْهَا فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ فَجَاءَ أَبُو عُمَيْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَيْسَ مِثْلُكَ يُغَارُ عَلَيْهِ هَلَّا سَلَّمْتَ عَلَى أَهْلِ أَخِيكَ وَجَلَسْتَ وَأَصَبْتَ مِنَ الشَّرَابِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَأَرْسَلَتِ الْخَادِمَ فَأَبْطَأَتْ إِمَّا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ وَإِمَّا رَغِبُوا

فِيمَا عِنْدَهُمْ فَأَبْطَأَتِ الْخَادِمُ فَلَعَنَتْهَا وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّعْنَةَ إِلَى مَنْ وُجِّهَتْ إِلَيْهِ فَإِنْ أَصَابَتْ عَلَيْهِ سَبِيلًا أَوْ وَجَدَتْ فِيهِ مَسْلَكًا وَإِلَّا قَالَتْ يَا رَبِّ وُجِّهْتُ إِلَى فُلَانٍ فَلَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ سَبِيلًا وَلَمْ أَجِدْ فِيهِ مَسْلَكًا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَخَشِيتُ أَنْ تَكُونَ الْخَادِمُ مَعْذُورَةً فَتَرْجِعَ اللَّعْنَةُ فَأَكُونَ سَبَبَهَا. حسن: رواه أحمد (3876).

حضرت عیزار بن جرول حضرمی سے روایت ہے کہ وہ اپنوں ہی میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جن کی کنیت ابو عمیر تھی۔ وہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے دوست تھے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ان کی زیارت کی غرض سے ان کے گھر گئے، لیکن ان کو گھر میں نہیں پایا۔ ان کے گھر والوں سے اجازت چاہی، ان کو سلام کیا اور ان سے پانی طلب فرمایا، تو خاتون خانہ نے لونڈی کو پڑوس سے پانی لانے کے لیے بھیجا۔ اور اس نے آنے میں تاخیر کردی، تو اس خاتون نے اس پر لعنت کی۔ حضرت عبد اللہ وہاں سے نکل گئے۔ اتنے میں ابو عمیر تشریف لے آئے۔ فرمایا: اے ابو عبد الرحمن! تم جیسوں پر غیرت نہیں کی جاتی۔ کیوں نہ آپ اپنے بھائی کے گھر والوں کو سلام کرتے، کچھ دیر بیٹھتے اور پانی وغیرہ نوش فرماتے۔ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: یہ سب تو میں نے کرلیا۔ خاتون خانہ نے خادمہ کو بھیجا، اس نے آنے میں تاخیر کردی۔ پڑوس کے پاس یا تو پانی نہیں تھا یا ان کو اپنی چیز مرغوب تھی تو خادمہ نے تاخیر کردی تو انہوں نے اس پر لعنت کردی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس پر لعنت کی جائے اگر وہ اپنا راستہ پالے تو ٹھیک ہے، ورنہ وہ کہتی ہے: اے میرے رب! میں نے فلاں کی طرف رخ کیا لیکن وہاں مجھے کوئی راہ نہیں ملی۔ تو اس سے کہا جاتا ہے: جہاں سے آئی تھی وہیں چلی جا۔ تو میں ڈر گیا کہ کہیں اس خادمہ کے پاس کوئی عذر نہ ہو، پھر وہ لعنت (تمہارے گھر والوں کی طرف) لوٹ آئے اور میں اس کا سبب بن جاؤں۔

1098 عَنْ جَرْمُوزٍ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِي قَالَ أُوصِيكَ أَنْ لَا تَكُونَ لَعَّانًا. صحيح: رواه أحمد (20678)، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني (1189)، والطبراني في الكبير (283/2).

حضرت جرموز ہجیمی کا بیان ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم لعنت کرنے والے نہ بنو۔

1099 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ صحيح: رواه أبو داود (4908)، والترمذي (1978)، وصحّحه ابن حبان (5745).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں ہوا پر لعنت بھیجی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ہوا پر لعنت مت بھیجو، کیوں کہ وہ (اللہ کے حکم کی) پابند ہوتی ہے۔ اور یقیناً جس نے کسی چیز پر لعنت بھیجی اگر وہ اس لعنت کی مستحق نہیں تھی تو وہ لعنت کرنے والے کے پاس لوٹ کر آئے گی۔

1100 عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالاً فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلاً وَإِلاَّ رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا

حسن: رواه أبو داود (4905)، وابن أبي الدنيا في الصمت (384).

حضرت ابو درداءؓ کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: یقیناً بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں تو زمین کی طرف اترتی ہے۔ پھر اس پر زمین کے دروازے بھی بند کر دیے جاتے ہیں تو وہ دائیں بائیں رخ کرتی ہے۔ جب اسے داخل ہونے کی کہیں کوئی جگہ ملتی ہے تو وہ اس کی طرف رخ کرتی ہے جس پر لعنت بھیجی گئی تھی۔ اگر وہ اس کی مستحق تھی تو ٹھیک ہے، ورنہ وہ لعنت بھیجنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔

1101 عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لاَ تَلاَعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلاَ بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلاَ بِالنَّارِ.

صحيح: رواه أبو داود (4906)، والترمذي (1976)، وأحمد (20175)، والبخاري في الأدب المفرد (320).

حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت نہ بھیجا کرو اور نہ اللہ کے غضب کو دعوت دو اور نہ ہی دوزخ کی بددعا کرو۔

## 25۔ باب التحذير من التعلّي على الله

### اللہ کے مقابلے میں اپنی بڑائی جتلانے سے ڈرنا چاہیے

1102 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالاَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعِزُّ إِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ. صحيح: رواه مسلم (2620).

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: عزت اللہ کی اِزار ہے اور کبریائی اللہ کی چادر ہے۔ (اللہ تعالی فرماتا ہے) جو شخص اس کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔

1103 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ. صحيح: رواه أبو داود (4090)، وابن حبان (5671) وأحمد (8894).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: تکبر میری چادر ہے، عظمت میری ازار ہے۔ جو ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اس کو جہنم میں پھینک دوں گا۔

## 26۔باب التحذیر من الکبر

### کبر وغرور سے ڈرنا چاہیے

1104 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ صحيح: رواه مسلم (91: 147).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا، وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یقیناً آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں، اور اس کے جوتے اچھے ہوں (توکیا یہ بھی تکبر ہے)؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ خوب صورت ہے اور خوب صورتی کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر تو یہ ہے کہ آدمی حق بات کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر جانے۔

1105 عَنِ ابنِ مسعودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرِيَاءَ صحيح: رواه مسلم (91: 148).

قال الترمذي (1999): "وقال بعض أهل العلم في تفسير هذا الحديث: لا يدخل النار من كان في قلبه مثقال ذرة من إيمان، إنما معناه لا يخلد في النار. وهكذا روى عن أبي سعيد الخدري، عن النبي ﷺ قال: يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من إيمان وقد فسر غير واحد من التابعين هذه الآية: رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُۥ ۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿١٩٢﴾ [آل عمران: ١٩٢] فقال: من تخلد في النار فقد أخزيته. انتهى.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا شخص جہنم میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو، اور کوئی ایسا شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا ہے: وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے، اس کا مطلب ہے کہ وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جہنم سے نکالا جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ اور ایک سے زائد تابعین نے اس آیت کی تفسیر بیان کی ہے: رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَيۡتَهٗ‌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ۝ [آل عمران: ۱۹۲] اے ہمارے رب! جسے تو نے ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈالا اسے در حقیقت بڑی ذلت ورسوائی میں ڈال دیا اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔ فرمایا: جس کو تو نے ہمیشہ کے لیے دوزخ میں ڈال دیا تو در حقیقت اس کو ذلیل اور رسوا کر دیا۔

1106 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلاً جَمِيلاً فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ وَأُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَى حَتَّى مَا أُحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ إِمَّا قَالَ بِشِرَاكِ نَعْلِي وَإِمَّا قَالَ بِشِسْعِ نَعْلِي أَفَمِنَ الْكِبْرِ ذَلِكَ قَالَ لاَ وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ. صحيح: رواه أبو داود (4092)، والبخاري في الأدب المفرد (556)، وصححه ابن حبان (5467).

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ ایک خوب صورت آدمی تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جمال پسند آدمی ہوں اور مجھے بھی خوب صورتی دی گئی ہے، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ میری چاہت یہاں تک ہوتی ہے کہ کوئی میری جوتی کے تسمے تک میں سبقت نہ لے جائے۔ اس آدمی نے: "بشراک نعلی" یا "بشسع نعلی" کے الفاظ استعمال کیے۔ کیا یہ بات تکبر میں شامل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں لیکن تکبر تو حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر اور کم تر سمجھنا ہے۔

1107 عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلاً أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لاَ أَسْتَطِيعُ قَالَ لاَ اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلاَّ الْكِبْرُ. قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ . صحيح: رواه مسلم (2021).

حضرت سلمہ ابن اکوع سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے بائیں ہاتھ سے کھانے لگا۔ تو آپ نے فرمایا: اپنے سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں سیدھے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ آپ نے فرمایا: (اللہ کرے) تو کبھی نہ کھا سکے۔ صرف تکبر ہی اس کے لیے (آپ ﷺ کی بات ماننے سے) رکاوٹ بنا۔ روای نے

بیان کیا، اس کے بعد وہ کبھی اپنا سیدھا ہاتھ اپنے منہ تک نہیں لے جا سکا۔

1108 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ الْتَقَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا ثُمَّ مَضَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَبَقِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ هَذَا يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ أَكَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ حسن: رواه أحمد (7015)، وابن أبي الدنيا في التواضع (196).

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو کی ملاقات مروہ پہاڑی پر ہوی۔ دونوں نے باہم گفتگو کی۔ پھر عبداللہ بن عمرو چلے گئے اور عبداللہ بن عمر روتے ہوئے رک گئے۔ ان سے ایک شخص نے دریافت کیا: اے ابو عبدالرحمن! کس بات نے آپ کو رلا دیا؟ ابن عمر نے فرمایا: ان صاحب نے یعنی عبداللہ بن عمرو نے بتایا کہ انھوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔

1109 عن ابن عمر قال: سمعت رسول الله يقول: مَنْ تَعَظَّمَ فِي نَفْسِهِ أَوْ اخْتَالَ فِي مِشْيَتِهِ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. صحيح: رواه الإمام أحمد (5995)، والبخاري في الأدب المفرد (549).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اپنے آپ کو بڑا جانا اور اپنی چال چلن میں تکبر اختیار کیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہت ناراض ہو گا۔

## 27۔ باب ما جاء في ذم المستكبرين

## تکبر کرنے والوں کی مذمت

1110 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ صحيح: رواه مسلم (107).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا، نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا: زناکار بوڑھا، جھوٹا بادشاہ، تکبر کرنے والا فقیر۔

1111 عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: الشَّيْخُ الزَّانِيْ، وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ، وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ. حسن: رواه البزار (2529).

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے۔ زنا کار بوڑھا۔ جھوٹا امام (رہنما) اور گھمنڈ کرنے والا فقیر۔

1112 عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ متفق عليه: رواه البخاري (6071)، ومسلم (2853).

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں جنتیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر کم زور، تواضع اختیار کرنے والا، اگر وہ اللہ کے نام سے قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کردے۔ کیا میں تمھیں دوزخیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر سخت مزاج، اکڑ کر چلنے والا اور تکبر کرنے والا۔

## 28۔ باب التحذير من احتقار المسلم ولو كان من الضعفاء

### ضعیف اور کمزور مسلمان کو بھی حقیر سمجھنے سے بچیں

1113 عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَسْبُ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ. صحيح: رواه مسلم (2564: 32).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

1114 عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ. صحيح: رواه مسلم (2622).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: بہت سے بکھرے ہوئے بالوں والے، حقیر و بے قیمت لوگ جن کو دروازوں پر سے دھتکار دیا جاتا ہے، اگر وہ اللہ کے نام سے قسم کھالیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کرے گا۔

1115 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا دَنَا مِنْ مَنْزِلِهِ سَمِعَهُ يَتَكَلَّمُ فِي الدَّاخِلِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ دَخَلَ فَلَمْ يَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُكَ تُكَلِّمُ غَيْرَكَ

قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ دَخَلْتُ الدَّارَ اغْتِمَامًا مِنْ كَلَامِ النَّاسِ مِمَّا بِي مِنَ الْحُمَّى فَدَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ بَعْدَكَ أَكْرَمَ مَجْلِسًا وَلَا أَحْسَنَ حَدِيثًا مِنْهُ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنَّ مِنْكُمْ لَرِجَالًا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يُقْسِمُ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. حسن: رواه البزار -كشف الأستار (306307/3). والطبراني في الكبير (1112/12).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ایک انصاری کی عیادت فرمائی۔ جب اس کے گھر سے قریب ہوئے تو اس گھر کے اندر سے بات کرتے ہوئے سنا۔ جب آپ نے اجازت چاہی اور گھر میں داخل ہوئے تو وہاں کسی کو نہیں دیکھا۔ رسول ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: میں نے تمہیں دوسرے سے بات کرتے ہوئے سنا تھا۔ تو اس شخص نے عرض کہا؛ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے بخار کے سلسلے میں لوگوں کی چہ می گوئیوں کی وجہ سے غم زدہ ہو کر گوشہ نشیں ہو گیا۔ اتنے میں میرے پاس ایک شخص آیا۔ میں نے آپ کے بعد کسی کو اس سے اچھا شریفانہ انداز میں بیٹھنے والا اور گفتگو کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا؛ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اور یقیناً تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی اللہ کا نام لے کر قسم کھالے تو اللہ ضرور اس کی قسم کو پوری فرمائے گا۔

## 29۔ باب النهي عن العُجب

## خود پسندی کی ممانعت

1116 عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ لَمْ تَكُونُوا تُذْنِبُونَ لَخَشِيتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ الْعُجْبُ حسن: رواه البزار (6936).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اگر تم گناہ نہ کرو تو مجھے تمھارے بارے میں سب سے زیادہ خود پسندی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔

## 30۔ باب ما جاء في الشرك الأصغر والخفي

## شرک اصغر اور شرک خفی کا بیان

1117 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ. صحيح: رواه مسلم (2985).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے: میں تمام شرکا سے بے نیاز ہوں۔ جس نے کوئی ایسا عمل کیا کہ اس میں میرے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرایا تو میں اس کو اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں۔

1118 عن جندبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (6499)، ومسلم (2987).

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جو شہرت کا طالب ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رسوا کر دے گا، اور جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کرے گا اس کے چھپے عیبوں کو ظاہر کر دے گا۔

1119 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَاءَى رَاءَى اللّٰهُ بِهِ. صحيح: رواه مسلم (2986).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جو شخص شہرت کا طالب ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب کے سامنے اس کو رسوا کر دے گا۔ جو لوگوں کو دکھانے کی غرض سے کوئی نیک عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو ظاہر کر دے گا۔

1120 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ سَامِعَ خَلْقِهِ وَصَغَّرَهُ وَحَقَّرَهُ صحيح: رواه الطبراني في الكبير (14414)، وأبو نعيم في الحلية (124/123/4).

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے عمل کے ذریعہ لوگوں میں شہرت چاہے گا اللہ تعالیٰ مخلوق میں سننے والوں کو سنا دے گا۔ اور اس کو چھوٹا اور حقیر بنا دے گا۔

1121 عن أَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَامَ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ رَايَا اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَمَّعَ حسن: رواه أحمد (22322)، والبزار –كشف الأستار (2026)، والطبراني في الكبير (319/22).

حضرت ابو ہند داری سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ریاکاری اور شہرت طلبی کے مقام پر کھڑا ہو گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے عیبوں کو ظاہر کرے گا اور اس کو رسوا کر دے گا۔

1122 عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَايَا رَايَا اللّٰهُ بِهِ حسن: رواه أحمد (20456)، والبزار (3691).

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص شہرت طلبی کے لیے کوئی نیک عمل کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رسوا کر دے گا۔ اور جو دکھاوے کے لیے کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے پیچھے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا۔

1123عن بشير بْنِ عَقْرَبَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَامَ يَخْطُبُ لَا يَلْتَمِسُ بِهَا إِلَّا رِيَاءً وَسُمْعَةً، أَوْقَفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَوْقِفَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ. حسن: رواه الإمام أحمد (16073)

حضرت بشیر بن عقربہ جہنیؓ کا بیان ہے: میں نے رسول ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جو شخص ریاکاری اور شہرت طلبی کی غرض سے خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن ریاکاری اور شہرت طلبی کے مقام پر کھڑا کرے گا۔

1124عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الشِّرْكَ الْأَصْغَرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الرِّيَاءَ. حسن: رواه البزار –كشف الأستار (3565)، والطبراني في الأوسط –مجمع البحرين (4941).

حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول ﷺ کے زمانے میں ریاکاری کو شرک اصغر میں شمار کرتے تھے۔

1125عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَائِرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا شِرْكُ السَّرَائِرِ قَالَ يَقُومُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ جَاهِدًا لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهِ فَذَلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ. وفي رواية أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوا وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الرِّيَاءُ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً صحيح: رواه ابن خزيمة (937)، وابن أبي شيبة (8489)، وأحمد (23631).

حضرت محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کمرے سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! چھپے شرک سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! چھپا شرک کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اس کو خوب کوشش کرکے سنوارتا ہے، کیونکہ لوگ اس کو دیکھ رہے ہوتے ہیں (لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز کو خوب سنوار کر پڑھ رہا ہوتا ہے) یہی چھپا شرک ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یقیناً مجھے تم پر سب سے زیادہ جس بات کا ڈر ہے وہ شرک اصغر ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریاکاری۔ اللہ تعالی قیامت کے دن ان ریاکاروں سے فرمائے گا جب کہ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے چکا ہو گا، ان کے پاس جاؤ جن کو دکھانے کے لئے تم دنیا میں نیک عمل کرتے تھے۔ دیکھو کیا تمہارے لیے ان کے پاس کوئی بدلہ ہے؟

1126. عن عبد الله بن زيد الأنصاري قال: قال رسول الله ﷺ: يَا نَعَايَا الْعَرَبِ. ثَلَاثًا. إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّيَاءُ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ. حسن: رواه أبو يعلى كما في المطالب العالية (3222)، والبيهقي في الزهد (316).

حضرت عبداللہ بن زید انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: عرب ہلاک ہوگئے۔ سب سے زیادہ تم پر مجھے جس بات کا اندیشہ ہے وہ ریاکاری ہے اور چھپی ہوئی شہوت رانی ہے۔

1127. عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ غَنْمٍ: لَمَّا دَخَلْنَا مَسْجِدَ الْجَابِيَةِ أَنَا وَأَبُو الدَّرْدَاءِ لَقِينَا عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَأَخَذَ يَمِينِي بِشِمَالِهِ وَشِمَالَ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِيَمِينِهِ فَخَرَجَ يَمْشِي بَيْنَنَا وَنَحْنُ نَنْتَجِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ فِيمَا نَتَنَاجَى وَذَاكَ قَوْلُهُ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَئِنْ طَالَ بِكُمَا عُمُرُ أَحَدِكُمَا أَوْ كِلَاكُمَا لَتُوشِكَانِ أَنْ تَرَيَا الرَّجُلَ مِنْ ثَبَجِ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي مِنْ وَسَطِ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَأَعَادَهُ وَأَبْدَاهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ وَنَزَلَ عِنْدَ مَنَازِلِهِ أَوْ قَرَأَهُ عَلَى لِسَانِ أَخِيهِ قِرَاءَةً عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَأَعَادَهُ وَأَبْدَاهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ وَنَزَلَ عِنْدَ مَنَازِلِهِ لَا يَحُورُ فِيكُمْ إِلَّا كَمَا يَحُورُ رَأْسُ الْحِمَارِ الْمَيِّتِ قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ وعَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَجَلَسَا إِلَيْنَا فَقَالَ شَدَّادُ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ لَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِنَ الشَّهْوَةِ الْخَفِيَّةِ وَالشِّرْكِ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ اللَّهُمَّ غَفْرًا أَوَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ فَقَدْ عَرَفْنَاهَا هِيَ شَهَوَاتُ الدُّنْيَا مِنْ نِسَائِهَا وَشَهَوَاتِهَا فَمَا هَذَا الشِّرْكُ الَّذِي تُخَوِّفُنَا بِهِ يَا شَدَّادُ فَقَالَ شَدَّادُ أَرَأَيْتُكُمْ لَوْ رَأَيْتُمْ رَجُلًا يُصَلِّي لِرَجُلٍ أَوْ يَصُومُ لَهُ أَوْ يَتَصَدَّقُ لَهُ أَتَرَوْنَ أَنَّهُ قَدْ أَشْرَكَ قَالُوا نَعَمْ وَاللَّهِ إِنَّهُ مَنْ صَلَّى لِرَجُلٍ أَوْ صَامَ لَهُ أَوْ تَصَدَّقَ لَهُ لَقَدْ أَشْرَكَ فَقَالَ شَدَّادُ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ فَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عِنْدَ ذَلِكَ أَفَلَا يَعْمِدُ إِلَى مَا ابْتُغِيَ فِيهِ وَجْهُهُ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ كُلِّهِ فَيَقْبَلَ مَا خَلَصَ لَهُ وَيَدَعَ مَا يُشْرَكُ بِهِ فَقَالَ شَدَّادُ عِنْدَ ذَلِكَ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ أَنَا خَيْرُ قَسِيمٍ لِمَنْ أَشْرَكَ بِي مَنْ أَشْرَكَ بِي شَيْئًا فَإِنَّ حَشْدَهُ عَمَلَهُ قَلِيلَهُ وَكَثِيرَهُ لِشَرِيكِهِ الَّذِي أَشْرَكَ بِهِ وَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ حسن: رواه أحمد (17140) واللفظ له، والطبراني في الكبير (337/7)، والحاكم (329/4).

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ انھوں نے ابن غنم سے سنا: جب ہم لوگ میں اور ابو درداجابیہ کی

مسجد میں داخل ہوئے تو ہمیں عبادہ بن صامت مل گئے۔ انھوں نے میرا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں لیا، اور ابو دردا کا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں لیا۔ ہم لوگ سرگوشی کرتے ہوئے مسجد سے باہر نکل گئے۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہم لوگ کیا سرگوشی کر رہے تھے۔ عبادہ بن صامت نے فرمایا: اگر تم دونوں میں سے کسی ایک کی یا دونوں کی عمریں دراز ہو جائیں تو تم لوگ ضرور مسلمانوں کے بیچ ایک آدمی کو دیکھو گے جس نے محمد ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن پڑھا، اس کا اعادہ کیا اور اس کا اظہار کیا، اس کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام سمجھا اور اس کی منزلوں پر رکتا رہا، یا اس نے اپنے بھائی کی زبانی قرآن سیکھا جس نے محمد ﷺ سے سیکھا تھا اس کا اعادہ کیا، اس کا اظہار کیا، اس کے حلال کو حلال جانا، اور اس کے حرام کو حرام جانا اور وہ اس کی منزلوں پر رکا۔ وہ تمھارے درمیان ایسے ہی لوٹے گا، جیسے مردہ گدھے کا سر لوٹتا ہے۔ راوی نے کہا: ہماری یہی گفتگو چل رہی تھی، اتنے میں شداد بن اوس اور عوف بن مالک تشریف لائے اور ہمارے پاس بیٹھ گئے، تو شداد نے کہا: اے لوگو! یقیناً مجھے تم پر سب سے زیادہ جس بات کا اندیشہ ہے جو میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ چھپی شہوت اور شرک ہے۔ عبادہ بن صامت اور ابو درداء نے فرمایا: اے اللہ! ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں۔ کیا رسول ﷺ نے ہم سے یہ بات نہیں فرمائی تھی کہ شیطان جزیرہ العرب میں اپنی پرستش سے مایوس ہو چکا ہے؟ چھپی شہوت رانی کو تو ہم جانتے ہیں، وہ دنیا کی شہرتیں ہیں یعنی عورتیں اور دیگر شہوت کی چیزیں، لیکن اے شداد! یہ شرک کیا ہے؟ جس سے تم ہمیں ڈرا رہے ہو؟ شداد نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم کسی آدمی کو کسی آدمی کے لیے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو، یا اس کے لیے روزہ رکھتا ہے یا صدقہ کرتا ہے، کیا آپ لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اس نے شرک کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں اللہ کی قسم، جس نے کسی شخص کے لیے نماز پڑھی اور اس کے لیے روزہ یا صدقہ کیا تو یقیناً اس نے شرک کیا۔ شداد نے کہا: یقیناً میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی، اس نے شرک کیا۔ جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا، اس نے شرک کیا۔ جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ دیا اس نے شرک کیا۔ اس وقت عوف بن مالک نے کہا: کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کے سارے اعمال کا جائزہ لیا جائے۔ جس میں بعض اعمال ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن سے اللہ تعالی کی رضامندی چاہی جاتی ہے۔ پھر ان اعمال میں سے انھیں قبول کر لیا جائے جو اللہ کے لیے خاص ہوں اور ان کو چھوڑ دیا جائے۔ جن میں ساجھے دراری برتی ہو؟ تو اس موقعہ پر شداد نے فرمایا: میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے یقیناً اللہ عزجل فرماتا ہے: میں اپنے شریک کا سب سے بہترین ساجھے دار ہوں۔ جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک کیا، تو اس کی جمع شدہ ساری پونجی خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ میں اپنے

ساجھی کے نام کر دیتا ہوں۔ جس کو اسی نے میرا شریک بنایا ہے اور میں اس سے پوری طرح بے نیاز ہوں۔

1128عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ قَالَ قُلْنَا بَلَى فَقَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ حسن: رواه ابن ماجه (4204).

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے۔ ہم لوگ مسیح دجال کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں، جو میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ہم نے کہا: کیوں نہیں، ضرور بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چھپا ہوا شرک۔ وہ یہ ہے کہ آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔ جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے تو اپنی نماز کو خوب صورت بناتا ہے۔

## 31۔ باب ذم الشح والجبن

### حرص اور بزدلی کی مذمت کا بیان

1129عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ صحيح: رواه مسلم (2578: 56).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ظلم سے بچو کیوں کہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث بنے گا۔ بخیلی اور حرص سے بچو، کیوں کہ بخیلی اور حرص نے تم سے پہلے والوں کو ہلاک کر دیا اور انہیں خون خرابہ کرنے پر آمادہ کیا اور انھوں نے حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھ لیا۔

1130عن أبي هريرة قال سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ شَرُّ مَا فِي رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ صحيح: رواه أبو داود (2511)، وأحمد (8010، 8263)، وابن حبان (3250)، والبيهقي (170/9).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: انسان میں دو صفتیں بہت بری ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ حریص و بخیل تنگ دل ہو۔ دوسری یہ کہ اتنا بزدل ہو کہ دل ہی نکل جائے۔

1131عَنْ أَبِي الْأَعْوَرِ السُّلَمِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي إِلَّا ثَلَاثًا شُحٌّ مُطَاعٌ وَهَوًى

مُتَّبِعٌ وإِمَامٌ ضَالٌّ حسن: رواه ابنُ قانع في معجم الصحابة (206/2)، وأبو نعيم في معرفة الصحابة (2018/4).

حضرت ابو اعور سلمیؓ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے سلسلے میں صرف تین باتوں کا ڈر ہے۔ خود غرضی کا مظاہرہ، نفسانی خواہشات کی پیروی کی جائے اور گم راہ لیڈر۔

## 32۔ باب ما جاء في ذم البخل

## بخیلی کی مذمت

1132 عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً فِي حَائِطِي فَمُرْهُ فَلْيَبِعْنِيهَا أَوْ لِيَهَبْهَا لِي قَالَ فَأَبَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ افْعَلْ وَلَكَ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَأَبَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا أَبْخَلُ النَّاسِ صحيح: رواه أحمد (23085).

نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے باغ میں فلاں صاحب کا ایک کھجور کا درخت ہے۔ آپ ﷺ ان سے کہیے کہ وہ درخت مجھے بیچ دیں یا ہبہ کر دیں۔ لیکن اس شخص نے انکار کیا تو رسول ﷺ نے فرمایا: بیچو یا ہبہ کر دو اس کے بدلے تمھیں جنت میں ایک کھجور کا درخت ملے گا لیکن اس نے انکار کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ لوگوں میں سب سے بڑا بخیل ہے۔

1133 عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ لِفُلَانٍ فِي حَائِطِي عَذْقًا وَإِنَّهُ قَدْ آذَانِي وَشَقَّ عَلَيَّ مَكَانُ عَذْقِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ بِعْنِي عَذْقَكَ الَّذِي فِي حَائِطِ فُلَانٍ قَالَ لَا قَالَ فَهَبْهُ لِي قَالَ لَا قَالَ فَبِعْنِيهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ حسن: رواه أحمد (14517).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: فلاں صاحب کا کھجور کا ایک پھل دار درخت میرے باغ میں ہے۔ یقیناً اس نے مجھے تکلیف دی ہے۔ اس کے درخت کی وجہ سے میں مشقت میں پڑ گیا ہوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو بلا بھیجا اور فرمایا: فلاں کے باغ میں جو تمھارا کھجور کا درخت ہے وہ مجھے بیچ دو۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو وہ مجھے ہبہ کر دو۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک کھجور کے درخت کے بدلے اس کو میرے ہاتھ بیچ دو۔ اس نے کہا: نہیں۔ تو نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: تم سے بڑا بخیل میں نے نہیں دیکھا مگر جو سلام میں بخیلی کرتا ہو (وہ تم سے بھی بڑا بخیل ہے)

1134عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْتَاعُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنْ بَخِلَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُعْطِيَ مَالَهُ النَّاسَ فَلْيَتَصَدَّقْ عَلَى نَفْسِهِ فَلْيَأْكُلْ وَلْيَلْبَسْ مِمَّا رَزَقَهُ اللهُ صحيح: رواه البيهقي في شعب الإيمان (4250).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ عزوجل سے خرید لو۔ تم میں سے کوئی اپنا مال لوگوں کو دینے میں بخیلی کرتا ہے تو اس کو اپنے اوپر صدقہ کرنا چاہیے۔ اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے خود کھائے پیے اور پہنے۔

## 33۔باب الحذر من الغضب

### غصہ سے بچنے کا بیان

قال تعالى:﴿ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ [الشورى: ٣٧].

"جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور غصہ آجائے تو در گزر کرتے ہیں"۔

وقال تعالى:﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [آل عمران: ١٣٤].

"جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوش حال جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کرتے ہیں ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں"۔

1135عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ صحيح: رواه البخاري (6161).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: مجھے وصیت کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ مت کرو، پھر اس نے کئی مرتبہ یہی سوال دہرا۔ یا آپ ﷺ نے ہر بار فرمایا: غصہ مت کرو۔

1136عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قُلْ لِي قَوْلًا وَأَقْلِلْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعْقِلُهُ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَغْضَبْ صحيح: رواه أحمد (15964)، وابن حبان (5690).

حضرت جاریہ بن قدامہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے

رسول ﷺ! مجھے کوئی بات بتائیں اور مختصر بتائیں تاکہ میں اس کو سمجھ سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ مت کرو۔ اس شخص نے بار بار یہی بات دہرائی۔ تو آپ ﷺ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا: غصہ مت کرو۔

1137 عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَوْصِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لاَ تَغْضَبْ قَالَ الرَّجُلُ فَفَكَّرْتُ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ وفي لفظ: عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَعِيشُ بِهِنَّ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَأَنْسَى قَالَ اجْتَنِبِ الْغَضَبَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ اجْتَنِبِ الْغَضَبَ صحيح: رواه أحمد (23171) عن عبد الرزاق وهو في مصنفه (20286).

رسول ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صاحب نے بیان کیا کہ ایک شخص نے درخواست کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ مت کرو۔ اس شخص نے کہا: رسول ﷺ نے جو فرمایا فرمادیا۔ لیکن جب میں نے اس پر غور کیا تو پتا چلا کہ غصہ تمام برائیوں کا مرکز ہے۔ ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: مجھے چند باتیں بتایئے تاکہ میں ان کے مطابق زندگی گزار سکوں اور زیادہ نہ ہوں کہ میں بھول جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ سے بچو۔ پھر اس نے دوبارہ پوچھا تو فرمایا: غصہ سے بچو۔

1138 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَاذَا يُبَاعِدُنِي مِنْ غَضَبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا تَغْضَبْ حسن: رواه أحمد (6635).

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول ﷺ سے پوچھا کہ مجھے کون سی چیز اللہ کے غضب سے دور رکھے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ کرو۔

## 34۔ باب فضل من يملك نفسه عند الغضب

## غصہ پر قابو پانے والے کی فضیلت

1139 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لاَ يُولَدُ لَهُ. قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوبِ وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لاَ يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ صحيح: رواه مسلم (2608: 106).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کس کو بے اولاد سمجھتے ہو؟ ہم نے کہا: جن کی اولاد نہیں ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا: بے اولاد وہ ہے جس نے اپنی اولاد میں سے کسی کو آگے نہیں بھیجا (یعنی اس کا کوئی بچہ نہیں مرا) آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ پہلوان کس کو سمجھتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: جس کو کشتی میں کوئی نہ پچھاڑ سکے۔ آپ نے فرمایا: وہ پہلوان نہیں ہے۔ دراصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

1140 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ متفق عليه: رواه مالك في حسن الخلق (12) والبخاري (6114)، ومسلم (2609: 107).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں کسی پر غالب آجائے۔ حقیقت میں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔

1141 عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يَرْبَعُونَ حَجَرًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قَالُوا يَرْبَعُونَ حَجَرًا يُرِيدُونَ الشِّدَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا أَمْلَكُكُمْ لِنَفْسِهِ عِنْدَ الْغَضَبِ وفي رواية عنه: أنّ النبِيّ ﷺ مرَّ بِقَوْمٍ يَصْطَرِعُونَ فَقَالَ مَا هذا قالوا يا رسول الله ﷺ هذا فُلَانٌ الصَّرِيعُ، مَا يُصَارِعُ أحدًا إلاَّ صَرَعَهُ، فقال رسولُ الله ﷺ ألا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ: رَجُلٌ ظَلَمَهُ رَجُلٌ فَكَظَمَ غَيْظَهُ، فَغَلَبَهُ، وَغَلَبَ شَيْطَانَهُ، وغَلَبَ شَيْطَانَ صَاحِبِهِ.

حسن: رواهما البزار في مسنده (7270، 7272).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کا گزر کچھ لوگوں پر سے ہوا جو قوت پیدا کرنے کے لیے پتھر اٹھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یہ لوگ طاقت حاصل کرنے کے لیے پتھر اٹھا رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں اس سے زیادہ طاقت ور شخص کا پتانہ بتادوں؟ یا ایسا ہی کوئی جملہ آپ نے فرمایا: غصہ کے وقت اپنے آپ کو سب سے زیادہ قابو میں رکھنے والا۔

حضرت انس ہی سے ایک دوسری روایت ہے: نبی کریم ﷺ کا گزر کچھ لوگوں پر سے ہوا جو باہم کشتی لڑ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ فلاں پہلوان ہے۔ جو بھی اس سے کشتی لڑتا ہے وہ اس کو پچھاڑ دیتا ہے تو رسول ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں اس سے بڑے پہلوان کا پتانہ بتادوں

؟ایک شخص ایسا ہے جس پر دوسرا ظلم کرتا ہے لیکن وہ اپنے غصہ کو پی جاتا ہے۔ اس طرح وہ خود غالب آتا ہے، اپنے شیطان پر غالب آتا ہے اور اپنے ساتھی کے شیطان پر بھی غالب آتا ہے۔

## 35۔باب مایُقال و مایُفعل عند الغضب

### غصہ کے وقت کیا کہنا اور کیا کرنا چاہئے

1142عن سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدْ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ متفق عليه: رواه البخاري (6115)، ومسلم (2610).

حضرت سلیمان بن صردؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے گالی گلوج کی اور ہم لوگ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی کو گالی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کلمے کو کہے گا تو اس کا غصہ جاتا رہے گا اگر وہ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) کہے گا ،تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا: کیا تم نے نبی کریم ﷺ کی بات نہیں سنی؟ اس نے کہا: میں دیوانہ نہیں ہوں۔

1143 عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ يَسْقِي عَلَى حَوْضٍ لَهُ فَجَاءَ قَوْمٌ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُورِدُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَيَحْتَسِبُ شَعَرَاتٍ مِنْ رَأْسِهِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَجَاءَ الرَّجُلُ فَأَوْرَدَ عَلَيْهِ الْحَوْضَ فَدَقَّهُ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ قَائِمًا فَجَلَسَ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ لِمَ جَلَسْتَ ثُمَّ اضْطَجَعْتَ قَالَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ صحيح: رواه أحمد (21348).

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: وہ اپنے حوض پر پانی پلا رہے تھے۔ اتنے میں کچھ لوگ آئے اور انھوں نے کہا: تم میں سے کون ابو ذر کے پاس حوض پر جائے گا اور ان کے سر کے بال شمار کرے گا؟ تو ایک آدمی نے کہا: میں۔ وہ آدمی ابو ذر کے پاس حوض پر آیا اور ان کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ ابو ذر کھڑے تھے، بیٹھ گئے، پھر لیٹ گئے۔ فرمایا: رسول ﷺ نے ہم سے فرمایا ہے: جب تمھیں غصہ آجائے تو اگر تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ اگر

غصہ چلا جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ لیٹ جاؤ۔

## 36۔ باب متى يجوز الغضب

### غصہ کب جائز ہوتا ہے

قال الله تعالى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ جَٰهِدِ ٱلْكُفَّارَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ﴾ [التوبة: ٧٣]."

"اے نبی! کفار اور منافقین دونوں کا پوری قوت سے مقابلہ کرو اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آؤ۔ آخر کار ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور وہ بدترین جائے قرار ہے"۔

1144 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ متفق عليه: رواه البخاري (6109)، ومسلم (2107: 91).

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور گھر میں ایک پردہ لگا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے وہ پردہ لیا اور اس کو پھاڑ دیا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔

1145 عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ متفق عليه: رواه البخاري (6110)، ومسلم (466).

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: میں فلاں امام کی وجہ سے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتا ہوں، کیوں کہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ ابو مسعود نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس دن سے بڑھ کر اپنی نصیحت کے وقت اتنا غضب ناک کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ نفرت دلانے والے ہیں، تم میں سے جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے کو مختصر نماز پڑھانی چاہیے کیوں کہ ان میں بیمار، بوڑھے اور ضرورت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔

1146عن عبد الله بن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللَّهَ حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ متفق عليه: رواه البخاري (6111)، ومسلم (547).

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک دیکھا تو اس کو اپنے ہاتھ سے گھس کر صاف کیا اور غصہ ہوے۔ پھر فرمایا: جب تم نماز میں ہوتے ہو تو اللہ تعالی تمھارے سامنے ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی شخص نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔

1147 عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا متفق عليه: رواه البخاري (6112)، ومسلم (1722: 2).

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے راستہ میں گری پڑی چیز کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک سال تک اس کی تشہیر کرتے رہو۔ پھر اس کا بندھن اور ظرف پہچان کر رکھو اور اس کو خرچ کر دو۔ اگر اس کے بعد اس کا مالک آجائے تو اس کو ادا کر دو۔ اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو پکڑ لو، یا تو وہ تمھاری ہو گی یا تمھارے بھائی کی، یا پھر بھیڑیا اس کو کھا جائے گا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! گم شدہ اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ راوی نے کہا: آپ ﷺ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے، یا کہا: آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمھیں اس اونٹ سے کیا غرض ہے، اس کے ساتھ اس کے پیر ہیں اور اس کا پانی ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے گا۔

## 37۔ باب النهي عن ضرب الوجه

## چہرے پر مارنے کی ممانعت

1148 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ. وفي لفظ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (2559)، ومسلم (2612).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑائی کرے تو اس کے چہرے پر مارنے سے پرہیز کرے۔ ایک اور حدیث کے الفاظ ہیں: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی

سے لڑائی کرے تو چہرے پر مارنے سے بچے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی شکل پر پیدا فرمایا ہے۔

## 38۔ باب الوعيد الشديد لمن عذب الناس بغير حق

### لوگوں کو ناحق سزا دینے والے کے لیے سخت وعید کا بیان

1149 عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا. صحيح: رواه مسلم (2613: 117).

ہشام بن حکیم بن حزام سے روایت ہے فرمایا کہ انھوں نے فرمایا: سنو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

## 39۔ باب النهي عن الفحش

### بدزبانی کی ممانعت کا بیان

1150 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ. متفق عليه: رواه البخاري (6030) ومسلم (2165).

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ یہود نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: السام علیکم (یعنی تمہیں موت آئے) حضرت عائشہ نے کہا: بلکہ تم کو موت آئے۔ تم پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور اللہ کا غضب تم پر نازل ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ ٹھہر جاؤ۔ نرمی اختیار کرو۔ سختی اور بدزبانی سے باز آجاؤ۔ عائشہؓ نے کہا: کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے ان کا جواب دے دیا ہے۔ میری دعا ان کے حق میں قبول ہو گی لیکن ان کی دعا میرے حق میں قبول نہیں ہو گی۔

## 40۔ باب ما جاء في ذم العصبية

### گروہ بندی اور عصبیت کی مذمت کا بیان

1151 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ

فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ. صحيح: رواه مسلم (1848).

حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اطاعت سے نکل گیا اور جس نے جماعت چھوڑ دی، پھر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو کسی گمراہی کے جھنڈے تلے لڑا، جو قوم کے لیے غصہ ہو، یا قومیت کی دعوت دیتا ہو یا قومیت کی مدد کرتا ہو، پھر اگر وہ قتل کر دیا جائے تو وہ جاہلیت کی موت ہے۔ اور جو میری امت کے خلاف خروج کرے، ان کے نیک وبد کو مارتا پھرے، میری امت کے مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد یا وعدہ ہو اس کو پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔

1152 عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ فَعَلُوهَا أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ متفق عليه: رواه البخاري (4095، 4907)، ومسلم (2584: 63). واللفظ للبخاري.

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک غزوے میں تھے۔ اچانک ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا۔ تو انصاری نے کہا: اے انصاریو! اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ نعرہ سنا۔ آپ نے فرمایا: یہ کیسا جاہلیت کا دعوی ہے۔ لوگوں نے بتایا: اے اللہ کے رسول۔ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا ہے۔ آپ نے فرمایا: ان جاہلی نعروں کو چھوڑ دو، یہ بدبودار ہیں۔ عبد اللہ بن ابی نے جب سنا تو کہا: کیا انہوں نے ایسا کیا؟ سنو! اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو عزت والا ضرور وہاں سے ذلت والے کو نکال باہر کرے گا۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچ گئی تو عمر بن خطاب کھڑے ہو گئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے، میں اس منافق کی گردن ماردوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ کہیں لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تھے تو انصار کی تعداد زیادہ تھی، پھر رفتہ رفتہ مہاجرین کی تعداد بڑھ گئی۔

1153عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوِ الْمُهَاجِرُونَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ. وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا هٰذَا دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ فَلَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ. صحيح: رواه مسلم (2584: 62).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ دو لڑکوں نے لڑائی کی۔ ایک لڑکا مہاجرین کا تھا اور دوسرا انصار کا۔ اس مہاجر یا ان مہاجرین نے کہا: اے مہاجرو! اور اس انصاری نے کہا: اے انصاریو! رسول اللہ ﷺ خیمہ سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہ کیا اہل جاہلیت کا دعوی ہے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں اے اللہ کے رسول۔ بات صرف اتنی ہے کہ دو لڑکوں نے آپس میں لڑائی کی۔ ایک نے دوسرے کو مارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بات نہیں۔ آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہیے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اگر وہ ظالم ہو تو اس کو ظلم سے باز رکھے۔ یہی اس کی مدد ہے۔ اور اگر وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کرنی چاہیے۔

1154عن واثلةَ بنِ الأسقعِ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ.

حسن: رواه أبو داود (5119).

حضرت واثلہ بن اسقعؓ کا بیان ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! عصبیت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ظلم کے باوجود اپنی قوم کی مدد کرنا (عصبیت ہے)

## 41۔باب ذمّ التفاخر بالأحساب

## حسب نسب پر فخر کرنے کی مذمت

1155 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتْنَ. حسن:

رواه أبو داود (5116) واللفظ له، والترمذي (3956).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: یقیناً اللہ عزوجل نے تم سے جاہلی کبر و نخوت اور آباؤاجداد پر فخر و غرور کو ختم کر دیا۔ اب دو ہی قسم کے آدمی ہیں۔ صاحب ایمان متقی۔ یا فاجر بدبخت۔ تم سب آدم

کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔ لوگ قومی فخر و نخوت سے باز آجائیں۔ وہ (آباواجداد) یا تو صرف جہنم کے کوئلے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کے یہاں گندگی کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو ڈھکیلتا ہے۔

1156عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَفْتَخِرُوا بِآبَائِكُمْ الَّذِينَ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَا يُدَهْدِهُ الْجُعَلُ عن مَنْخَرَيْهِ خَيْرٌ مِنْ آبَائِكُمْ الَّذِينَ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

صحيح: رواه أبو داود الطيالسي (2804)، ومن طريقه أحمد (2739)، وابن حبان (5775).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ان آباواجداد پر فخر مت کرو جو زمانہ جاہلیت میں مر چکے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ جو گندگی کا کیڑا ہے جو اپنے نتھنوں سے گندگی کو ڈھکیلتا ہے۔ یہ تمہارے ان آباد واجداد سے بہتر ہے جو زمانہ جاہلیت میں مر چکے۔

1157 عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ قَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ابْنُ الْإِسْلَامِ قَالَ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام أَنَّ هَذَيْنِ الْمُنْتَسِبَيْنِ أَمَّا أَنْتَ أَيُّهَا الْمُنْتَمِي أَوْ الْمُنْتَسِبُ إِلَى تِسْعَةٍ فِي النَّارِ فَأَنْتَ عَاشِرُهُمْ وَأَمَّا أَنْتَ يَا هَذَا الْمُنْتَسِبُ إِلَى اثْنَيْنِ فِي الْجَنَّةِ فَأَنْتَ ثَالِثُهُمَا فِي الْجَنَّةِ حسن: رواه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند (21178)، وعبد بن حميد (179).

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے۔ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنا نسب نامہ گنایا۔ ایک نے کہا: میں فلاں ابن فلاں ہوں، تم کون ہو؟ تمہاری تو کوئی ماں ہی نہ ہوگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں دو آدمیوں نے اپنا اپنا نسب نامہ گنایا۔ ایک نے کہا، میں فلاں ابن فلاں ہوں، یہاں تک کہ اس نے نو افراد کا نام لیا، پھر تم کون ہو؟ تمہاری تو کوئی ماں ہی نہ ہوگی۔ دوسرے نے کہا: میں فلاں ابن فلاں ہوں، اسلام کا بیٹا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ ان دو آدمیوں کو جنھوں نے اپنا اپنا نسب نامہ گنایا ہے، ان کو بتادو کہ اے وہ شخص جو تو نے نو پشتوں تک اپنا نسب نامہ گنایا ہے تو جہنم میں ہے، اور تو دسواں ہے۔ اور اے وہ شخص تو جس نے دو آدمیوں تک اپنا سلسلہ نسب بتایا: جنت میں ہے اور تو جنت میں اس کا تیسرا ہے۔

## 42۔ باب التحذير من المجاهرة بالفسق

### گناہ کے اظہار پر وعید

1158عن أبي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيَقُولَ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ متفق عليه: رواه البخاري (6069)، ومسلم (2990). واللفظ للبخاري.

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کھلم کھلا گناہ کرنے والوں کے سوا میری ساری امت بخش دی جائے گی۔ کھلم کھلا گناہ کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی رات کے وقت کوئی گناہ کا کام کرے۔ اس کی صبح اس حالت میں ہوئی کہ اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا تھا، لیکن وہ کہتا پھرے کہ اے فلاں! میں نے کل رات ایسے اور ایسے گناہ کے کام کیے ہیں۔ حالانکہ اس نے رات ایسے گزاری تھی کہ اس کے رب نے اس کی پردہ پوشی کی تھی۔ اور وہ صبح کے وقت اللہ کی پردہ پوشی کو کھول رہا ہے۔

## 43۔ باب النهي عن الضحك عند الضرطة

### ہوا خارج کرتے وقت ہنسنے کی ممانعت

1159عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ إِلَامَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ. متفق عليه: رواه البخاري (4942)، ومسلم (2855).

حضرت عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا۔ پھر ان کو کسی شخص کے ہوا خارج کرتے وقت ہنسنے کے سلسلہ میں نصیحت فرمائی: آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس پر کیوں ہنستا ہے جس کو وہ خود کرتا ہے۔

## 44۔ باب النهي عن كثرة الضحك

### زیادہ ہنسنے کی ممانعت

1160عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ لا تُكْثِرُوا الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

حسن: رواه ابن ماجه (4193)، والبخاري في الأدب المفرد (253).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیادہ نہ ہنسا کرو، کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

## 45۔ باب التحذير من كثرة السؤال والتنطع والغلو في الدين

### زیادہ سوال کرنے، گفتگو میں غلو اور دین میں غلو کرنے پر تنبیہ

قال الله تعالى: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾ [ سورة المائدة: ١٠١].

"اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھا کرو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں"۔

وقال تعالى: ﴿ يَاأَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ﴾ [النساء: ١٧١].

"اے اہلِ کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو۔ اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو"۔

1161 عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ. متفق عليه: رواه البخاري (7289)، ومسلم (2358: 132).

حضرت سعد بن ابو وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کر دیا جو حرام نہیں تھی۔ اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

1162. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ. وفي لفظ عنه: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ متفق عليه: رواه البخاري (7296) ومسلم (136).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ باہم سوال کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ وہ کہیں گے: یہ تو اللہ ہے، ہر چیز کا پیدا کرنے والا، لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ دوسرے الفاظ میں انھی سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: آپ کی امت کے لوگ تو سوال کرتے رہیں گے کہ یہ کیا ہے؟ یہ کیا ہے؟ یہاں تک کہ کوئی کہے گا: یہ سب تو اللہ کی مخلوق ہے، لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

1163. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ

فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. متفق عليه: رواه البخاري (7291)، ومسلم (2360).

حضرت ابو موسی اشعریؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے کچھ سوالات کئے گئے آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔ جب انہوں نے آپ ﷺ سے زیادہ سوال پوچھے تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے اور فرمایا: مجھ سے سوال کرو۔ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ میرے والد کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے والد حذافہ ہیں۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے باپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: شیبہ کے مولی سالم ہیں۔ جب حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم لوگ اللہ عزوجل سے توبہ کرتے ہیں۔

1164. عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ. متفق عليه: رواه البخاري (7292) و مسلم (593).

مغیرہ کے کاتب وراد سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: حضرت معاویہؓ نے حضرت مغیرہ کو خط لکھا کہ مجھے وہ باتیں لکھ کر بھیجو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔ تو حضرت مغیرہؓ نے معاویہؓ کو لکھا: بیشک نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ فرماتے تھے: اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے۔ اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں جس کو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جس کو تو روک دے اور کسی نصیبے والے کا نصیبہ تیرے مقابلے میں اسے نفع نہیں پہنچا سکے گا۔ اور انہیں یہ بھی لکھا کہ آپ ﷺ قیل و قال اور بکثرت سوالات کرنے سے، مال ضائع کرنے سے اور ماؤں کی نافرمانی سے اور لڑکیوں کو قبر میں زندہ دفن کرنے اور اپنا حق محفوظ رکھنے اور دوسروں کا حق نہ دینے سے منع فرماتے تھے۔

1165. عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ. صحيح: رواه البخاري (7293).

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ حضرت عمرؓ کے پاس تھے۔ فرمایا: ہمیں تکلف کرنے سے روکا گیا ہے۔

1166. عَنِ ابنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ. قَالَهَا ثَلاَثًا. صحيح: رواه مسلم (2670).

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ آپ ﷺ نے اس جملے کو تین مرتبہ دہرایا۔

## 46۔ باب النهي عن أخذ متاع أخيه

## اپنے بھائی کا سامان لینے کی ممانعت

1167. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لاَ يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لاَعِبًا وَلاَ جَادًّا, فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ عَصَا صَاحِبِهِ فَلْيَرُدُّهَا إِلَيْهِ. صحيح: رواه أبو داود (5003)، والترمذي (2160)، وأحمد (17940)، والحاكم (637/3).

حضرت عبد اللہ بن سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی شخص اپنے بھائی کا سامان ہرگز نہ لے، نہ مذاق میں نہ سنجیدگی میں۔ اگر کسی کو اپنے ساتھی کی لاٹھی بھی مل جائے تو وہ اس کو لوٹا دے۔

## 47۔ باب لا ينبغي أخذ الأجرة على قسمة الأشياء المشاعة بين الناس

## لوگوں کے مابین مشترک چیزوں کی تقسیم پر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔

1168. عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْقُسَامَةَ. قَالَ فَقُلْنَا وَمَا الْقُسَامَةُ قَالَ الشَّيْءُ يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَجِيءُ فَيَنْتَقِصُ مِنْهُ. حسن: رواه أبو داود (2783) –ومن طريقه البيهقي (356/6).

حضرت ابو سعید خدریؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ قُسامہ (تقسیم کرنے کی اجرت) سے بچو۔ ہم لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول: قُسامہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی چیز لوگوں کے درمیان مشترک ہوتی ہے۔ پھر اس میں کمی کی جاتی ہے۔ یعنی تقسیم کرنے والا اس اصل مال میں سے اپنا حصہ بطور اجرت الگ نکال لیتا ہے۔

## 48۔ باب النهي عن المكر والخديعة

## چال بازی اور دھوکا بازی کی ممانعت

1169. عن قيسِ بنِ سَعدٍ قال: لَو لا سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: الْمَكْرُ وَالْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ. لَكُنتُ مِنْ أَمْكَرِ النَّاسِ حسن: رواه ابنُ عدي في الكامل (584/2) –ومن طريقه البيهقي في الشعب (10595).

حضرت قیس بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ چال بازی اور دھوکا بازی کا انجام جہنم ہے۔ تو میں لوگوں میں سب سے بڑا چال باز ہوتا۔

## 49۔ باب ما جاء في المخنثين

### زنانوں ( ہیجڑوں ) کا بیان

**1170.** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَا بَالُ هَذَا؟ . فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ قَالَ : إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ حسن: رواه أبو داود () وأبو يعلى () والبيهقي ().

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک زنانہ (مخنث) لایا گیا، جس نے اپنے ہاتھوں اور پیروں میں مہندی لگا رکھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: اس کا کیا قصہ ہے؟ تو آپ ﷺ کو بتایا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! یہ شخص عورتوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو جلاوطن کرنے کا حکم دیا تو اس کو مقام نقیع کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے نماز پڑھنے والوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

**1171.** عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ. قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَدْخُلْ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ. متفق عليه: رواه البخاري (4324)، ومسلم (2180).

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک ہیجڑا ان کے پاس تھا، اور رسول اللہ ﷺ گھر میں موجود تھے۔ تو اس نے ام سلمہؓ کے بھائی سے کہا: اے عبد اللہ بن ابو امیہ: اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف کو فتح کر دیا تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی کا پتا بتاؤں گا۔ وہ سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بل اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بل دکھائی دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بات سنی تو فرمایا: یہ زنانے آئندہ تمہارے گھروں میں داخل نہ ہوں۔

**1172.** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا . صحيح: رواه البخاري (5886).

وفي رواية عند البخاري (5885): الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ .

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مردوں میں سے ہیجڑے (زنانے) بننے والوں پر اور اسی طرح عورتوں میں سے مرد بننے والیوں پر لعنت بھیجی اور فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے فلاں کو گھر سے نکالا اور حضرت عمرؓ نے فلاں کو گھر سے نکالا۔

بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے: مردوں میں عورتوں کی شباہت اختیار کرنے والے اور عورتوں میں مردوں کی شباہت اختیار کرنے والے۔

# 19- جموع ما جاء في النفاق و المنافقين

## نفاق اور منافقین کا بیان

## 1- باب ما جاء في علامات النفاق

## نفاق کی علامتیں

قال الله تعالی: ﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوْٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾﴾ [سورة النساء: 142143]

"یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں، اور اللہ خود ان کو چال بازی کی سزا دے گا۔ جب یہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بے دلی کے ساتھ، محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر، اور اللہ کو وہ بہت کم ہی یاد کرتے ہیں۔ کفر و ایمان کے درمیان بے یقینی میں مبتلا ہیں۔ نہ پورے اس طرف ہیں۔ نہ پورے اس طرف۔ جسے اللہ ہدایت سے محروم رکھے، اس کے لیے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے"۔

1173. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ. متفق عليه: رواه البخاريّ (33)، ومسلم (59).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

1174. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. متفق عليه: رواه البخاريّ (34)، ومسلم (58).

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس میں چار عادتیں ہوں وہ پکا منافق ہے اور جس کے اندر ان عادتوں میں سے کوئی ایک ہو تو اس کے اندر نفاق کی ایک عادت ہے، یہاں تک کہ وہ اس کو ترک کر دے۔ جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو بے وفائی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔

1175. عَنْ عَبْدِ اللهِ بن مسعودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَإِنْ كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ فَفِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ، إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا أُؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ. صحيح: رواه البزار (1662).

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس میں یہ تین عادتیں ہوں وہ منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک عادت ہو تو اس میں نفاق کی ایک عادت موجود ہے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔

1176. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا قَالَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ. حسن: رواه أحمد (12383)، وأبو يعلى (12863)، والبزار كشف الأستار (100).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بہت کم کوئی خطبہ دیا ہے، جس میں یہ نہ فرمایا ہو: اس کا کوئی ایمان نہیں جس کے پاس امانت داری نہیں اور اس کا کوئی دین نہیں جس میں عہد کی پاس داری نہیں۔

1177. عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بنِ العاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قال: قال رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَكْثَرُ مُنَافِقِي أُمَّتِي قُرَّاؤُهَا. حسن: رواه أحمد (6637)، والبخاريّ في التاريخ الكبير (257/1)، والبغويّ في شرح السنة (39).

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے زیادہ تر منافق قراء (یعنی علماء) ہوں گے۔

1178. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال أَكْثَرُ مُنَافِقِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ قُرَّاؤُهَا. حسن: رواه الإمام أحمد (17410).

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس امت کے زیادہ تر منافق علماء ہوں گے۔

## 2. باب ذمّ ذي الوجهين

## دو چہروں والے کی مذمت

1179. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قال مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ. وفي لفظ: تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ. متفق عليه: رواه مالك في الكلام (21) ومسلم (2526: 98) عقب (2604) والبخاري (7179).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدترین شخص دو چہروں والا ہے، کسی کے سامنے اس کا ایک چہرہ ہوتا ہے اور دوسرے کے سامنے دوسرا چہرہ ہوتا۔ جو ان کے پاس ایک چہرے کے ساتھ آتا ہے اور ان کے پاس ایک چہرے کے ساتھ۔

1180. عن أبي هريرة رضي الله عنه، أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قال: ما يَنْبَغِي لِذِي الوَجْهَيْنِ أنْ يَكُونَ أَمِيناً.
حسن: رواه أحمد (8781)، والخرائطي في مساوئ الأخلاق (291)، والبيهقي في السنن (246/10).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو چہرے والے کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ امانت دار بن سکے۔

1181. عنْ عائشةَ تَقُولُ: قال رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَنْبَغِي لِذِي الْوَجْهَيْنِ أَنْ يَكُونَ وَجِيهًا يَوْمَ القِيامَا. حسن: رواه الخرائطي في مساوئ الأخلاق (294).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو چہروں والے شخص کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ قیامت کے دن بلند مرتبے والا بنے۔

1182. عن عَمَّارٍ قال قال رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كانَ لَهُ وَجْهانِ فِي الدُّنْيا كانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ لِسانَانِ مِنْ نَارٍ. حسن: رواه أبو داود (4873)، والبخاري في الأدب المفرد (1310)، وأبو يعلى (1620)..

حضرت عمارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے، قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

## 3۔ باب في أخبار رأس المنافقين عبد الله بن أبي ابن سلول

## منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کی خبروں کا بیان

1183. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ { وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ متفق عليه: رواه البخاري (4670)، ومسلم (2400).

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: جب عبداللہ کی وفات ہو گئی، تو ان کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ سے آپ کی قمیص مانگی تاکہ اس میں اپنے باپ کو کفن دے سکیں، آپ ﷺ نے انھیں قمیص عطا فرمائی، پھر انھوں نے آپ ﷺ سے نمازِ جنازہ پڑھانے کی گزارش کی، رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے، رسول اللہ ﷺ کا دامن پکڑ لیا، اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے جب کہ آپ کے رب نے آپ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمادیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے صرف اختیار دیا ہے۔ فرمایا: "اے نبی ﷺ تم خواہ ایسے لوگوں کے لیے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو، اگر تم ستر مرتبہ بھی انہیں معاف کر دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا، اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسق لوگوں کو راہِ نجات نہیں دکھاتا"۔ میں ستر سے زائد بار ان کے لیے مغفرت طلب کروں گا۔ عمر نے کہا: وہ تو منافق تھا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور آئندہ ان میں سے جو کوئی مرے اس کی نماز جنازہ بھی تم ہرگز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

1184. عن جابرٍ قال: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللهُ أَعْلَمُ. متفق عليه: رواه البخاري (1270)، ومسلم (2773).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر کے پاس آئے۔ اس کو اس کی قبر سے نکلوایا اور اس کو اپنے زانوں پر رکھا۔ اور اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا، اور اپنی قمیص پہنا دی۔ اللہ بہتر جانتا ہے (کہ اس عمل کا کیا مقصد تھا۔)

## 4- باب حديث حذيفة في ذكر المنافقين
## منافقین کے بارے میں حضرت حذیفہؓ کی حدیث

1185. عَنْ قَيْسِ بنِ عبادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَيْئًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلٰكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ قَالَ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ. وفي رواية عنه: قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً. وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أُرَاهُ قَالَ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ. صحيح: رواه مسلم (2779: 9).

حضرت قیس بن عبادؒ سے روایت ہے میں نے حضرت عمارؓ سے کہا: بھلا بتلایئے حضرت علیؓ کے مقدمہ میں آپ نے جو کیا (ان کی طرف داری میں حضرت معاویہ سے لڑائی کی) یہ آپ کی اپنی رائے تھی یا رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کچھ فرمایا تھا؟ حضرت عمارؓ نے کہا: اس بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ایسی کوئی بات نہیں فرمائی تھی جو عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو، لیکن حضرت حذیفہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی طرف منسوب لوگوں میں بارہ منافق ہیں۔ ان میں سے آٹھ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو جائے۔ آگ کا شعلہ اُن آٹھوں کے لیے کافی ہو جائے گا۔ اور چار کے بارے میں اسود بن عامر نے کہا کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ شعبہ نے ان کے بارے میں کیا کہا۔ اور انہی سے ایک دوسری روایت میں ہے۔ ہم لوگوں نے حضرت عمارؓ سے کہا: آپ حضرات کا صفین کی لڑائی میں جو موقف رہا (حضرت علیؓ کی طرف داری اور حضرت معاویہؓ سے لڑائی) یہ آپ حضرات کی اپنی رائے تھی کیوں کہ رائے صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔ یا اس بارے میں رسول اللہ ﷺ نے آپ حضرات سے کچھ فرمایا تھا۔ حضرت عمار نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں سے ایسی کوئی بات نہیں فرمائی تھی جو آپ نے عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو۔ اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری امت میں۔ شعبہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ حضرت حذیفہ نے حدیث بیان کی۔ اور غندر نے کہا: میں بھی یہی خیال کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے

فرمایا: میری امت میں بارہ منافق ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اس کی خوش بو پائیں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔ ان میں سے آٹھ کے لیے آگ کا شعلہ کافی ہو گا، جو ان کے کندھوں سے ظاہر ہو گا یہاں تک کہ ان کی چھاتیاں توڑ کر نکل جائے گا۔

## 5۔باب صاحب الجمل الأحمر كان من المنافقين

## سرخ اونٹ والا منافقین میں سے تھا

1186۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ. قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلاَّ صَاحِبَ الْجَمَلِ الأَحْمَرِ. فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ وَاللّٰهِ لأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ. قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ. صحيح: رواه مسلم (2780).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون شخص گھاٹی پر چڑھے گا، مرار کی گھاٹی، اس کے گناہ ایسے معاف ہو جائیں گے جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے۔ جابرؓ نے فرمایا: سب سے پہلے ہمارے گھوڑے اس پر چڑھے تھے۔ یعنی بنو خزرج کے گھوڑے۔ پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرخ اونٹ والے کے سوا تم سب کی بخشش ہو گئی۔ ہم لوگ اس کے پاس گئے اور اس سے کہا: آ جاؤ اللہ کے رسول ﷺ تمھارے لیے مغفرت طلب فرمائیں گے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں اپنی گم شدہ چیز پاؤں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ تمھارے صاحب میرے لیے مغفرت طلب کریں۔ جابر نے فرمایا: وہ شخص اپنی گم شدہ چیز ڈھونڈھ رہا تھا۔

## 6۔باب بعث الله الريح لموت منافق في عهد النبي ﷺ

## رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک منافق کی موت پر اللہ تعالیٰ نے شدید ہوا بھیجی۔

1187۔عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ. فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ. صحيح: رواه مسلم (2782).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف ہو رہے تھے۔ جب آپ مدینہ

منورہ کے قریب تھے تو تیز ہوا چلی، قریب تھا کہ سوار زمین میں دفن ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک منافق کی موت کی وجہ سے یہ ہوا چلی ہے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو منافقوں میں سے ایک بڑا منافق مر چکا تھا۔

## 7۔ باب تسمية النبي ﷺ بعض المنافقين

### نبی کریم ﷺ نے بعض منافقوں کے نام بتائے۔

**1188.** عن سَلَمَةَ بنِ الأكوع قَالَ: عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلاً مَوْعُوكًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلاً أَشَدَّ حَرًّا. فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَلا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ. صحيح: رواه مسلم (2783).

حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے: ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بخار زدہ شخص کی عیادت کی۔ سلمہ بن اکوع نے کہا: میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج کی طرح اتنا زیادہ گرم کسی شخص کو نہیں دیکھا۔ تو اللہ کے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ سخت گرم شخص کے بارے میں نہ بتادوں؟ یہ دو آدمی ہیں سوار جو پیٹھ پھیر کر جا رہے ہیں۔

## 8۔ باب المنافق الذي لفظته الأرض

### ایک منافق جس کو زمین نے نکال پھینکا تھا۔

**1189.** عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ. فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ متفق عليه: رواه البخاري (3617) واللفظ له ومسلم (2781).

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ ایک عیسائی شخص مسلمان ہو گیا۔ اس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی۔ وہ نبی کریم کا کاتب بھی تھا۔ پھر مرتد ہو کر نصرانی بن گیا۔ اس کے بعد وہ کہا کرتا تھا: محمد ﷺ کچھ بھی نہیں جانتے ہیں، سوائے اس کے جو میں نے انہیں لکھ کر دیا ہے۔ اللہ نے اس کو موت دے دی اور لوگوں نے اس کو دفنا دیا۔ صبح ہوئی تو زمین نے اس کو نکال باہر پھینکا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے کہا: یہ محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کی کارستانی ہے، کیونکہ یہ ان کے مذہب سے بھاگا تھا، اس لئے انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھول کر اس کو باہر ڈال دیا ہے۔

پھر ان لوگوں نے اس کے لئے اور زیادہ گہرا گڑھا کھودا، لیکن زمین نے اس کو دوسری صبح بھی باہر نکال پھینکا تھا۔ ان لوگوں نے کہا۔ یہ محمد اور ان کے ساتھیوں کی کارستانی ہے کہ انھوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھولی اور اس کو نکال باہر ڈال دیا، کیوں کہ وہ ان کے دین سے پھر گیا تھا۔ انھوں نے اپنی استطاعت بھر ایک اور گہرا گڑھا کھودا لیکن صبح زمین نے اس کو پھر نکال باہر پھینکا۔ تب وہ جان گئے کہ یہ انسانوں کی کارستانی نہیں ہے۔ اس کو باہر ہی پڑا رہنے دیا۔

## 9- باب من صفات المنافقين أنهم يحبون أن يحمدوا بما لم يفعلوا

## منافقین کی صفت یہ ہے کہ وہ ایسے کاموں کی تعریف چاہتے ہیں جو حقیقت میں انہوں نے نہیں کیے

1190 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رِجَالاً مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلاَفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ ﴿لاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلاَ تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ﴾. متفق عليه: رواه البخاري (4567) ومسلم (2777).

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کچھ منافق تھے۔ جب نبی کریم ﷺ غزوے کے لئے نکلتے تو آپ ﷺ سے پیچھے رہ جاتے۔ رسول اللہ ﷺ کے خلاف پیچھے رہ کر خوش ہوتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ غزوے سے واپس مدینہ منورہ تشریف لاتے تو آپ کے سامنے اپنے عذر پیش کرتے، اور قسمیں کھاتے اور وہ چاہتے کہ ان کے ایسے کام کی تعریف کی جائے جو انھوں نے کیا ہی نہیں ہے۔ انھی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: "تم ان لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ سمجھو جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں کی تعریف انہیں حاصل ہو جو فی الوقع انہوں نے نہیں کئے ہیں۔ حقیقت میں ان کے لئے دردناک سزا تیار ہے"۔

## 10- باب لا يجوز أن يقال للمنافق: ياسيدي

## منافق کو اے میرے سردار کہنا جائز نہیں ہے۔

1191 عن بريدة بن الحصيب قال: قال رسول الله : إذا قال الرجل للمنافق: يا سيدي، فقد أغضب ربه تعالى. حسن: رواه الحاكم (311/4) -وعنه البيهقي في الشعب (4854).

حضرت بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی منافق کو (یاسیدی) اے میرے آقا کہے گا تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو غصہ دلایا۔

## 11-باب ما جاء في مثل المنافق

### منافق کی مثال

1192عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَثَلُ الْمُنَافِقِ، كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً وفی لفظ: تكر فی هذه مرة وفی هذه مرة. صحيح: رواه مسلم (2784).

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان حیران و پریشان ماری ماری پھرنے والی بکری کی سی ہے۔ کبھی وہ حیرانی سے اس ریوڑ کی طرف آتی ہے اور کبھی اس ریوڑ کی طرف جاتی ہے۔

1193عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ، لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ. متفق عليه: رواه مسلم (2809) والبخاري (5644).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے۔ ہوائیں اس کو مسلسل ادھر ادھر جھکاتی رہتی ہیں۔ اور مومن پر ہمیشہ مصیبتیں آتی رہتی ہیں۔ اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے۔ وہ کبھی ہلتا نہیں ہے یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ دیا جاتا ہے۔

1194عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً، وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ، لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً متفق عليه: رواه البخاري (5643)، ومسلم (2810: 62).

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیتی کا پودا ہو۔ ہوائیں اس کو کبھی جھکاتی ہیں اور کبھی سیدھا کرتی ہیں۔ اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے۔ وہ سیدھا ہی کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک جھونکے میں کبھی اکھڑ ہی جاتا ہے۔

## 12-باب اجتماع المنافقين في عقبة للغدر برسول الله ﷺ

### رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غداری کرنے کے لئے مقام عقبہ پر منافقین کا اجتماع

1195عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ، قَالَ: كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ

أَرْبَعَةَ عَشَرَ، فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ، وَأَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ، وَعَذَرَ ثَلَاثَةً، قَالُوا: مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ الْقَوْمُ، وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ: إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ، فَلَا يَسْبِقْنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ، فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ، فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ صحيح: رواه مسلم (11:2997).

حضرت ابو طفیل سے روایت ہے کہ اہل عقبہ میں سے ایک شخص اور حضرت حذیفہ کے درمیان کچھ لڑائی تھی، جیسے لوگوں میں ہوتی ہے۔ اس نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے؟ لوگوں نے حضرت حذیفہ سے کہا: جب وہ پوچھ رہا ہے تو بتا دیجئے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا: ہمیں بتایا جاتا تھا کہ وہ چودہ تھے۔ اگر تم بھی ان میں شامل تھے تو پندرہ لوگ ہو گئے۔ اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو دنیا اور آخرت میں اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں، اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کی آواز بھی نہیں سنی کہ (عقبہ کے راستہ سے مت آؤ) اور نہ اس قوم کے ارادے کی ہم خبر رکھتے ہیں۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ حرۃ (پتھریلی زمین) میں تھے۔ پھر آگے چلے اور فرمایا: اگلے پڑاؤ میں پانی تھوڑا ہے اس لئے کوئی مجھ سے پہلے پانی پر نہ جائے۔ لیکن کچھ لوگ وہاں آپ سے پہلے پہنچ چکے تھے۔ اس دن آپ ﷺ نے ان پر لعنت فرمائی۔

1196 عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى: إِنَّ رَسُولَ اللهِ أَخَذَ الْعَقَبَةَ، فَلَا يَأْخُذْهَا أَحَدٌ، فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُودُهُ حُذَيْفَةُ وَيَسُوقُ بِهِ عَمَّارٌ إِذْ أَقْبَلَ رَهْطٌ مُتَلَثِّمُونَ عَلَى الرَّوَاحِلِ، غَشَوْا عَمَّارًا وَهُوَ يَسُوقُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَقْبَلَ عَمَّارٌ يَضْرِبُ وُجُوهَ الرَّوَاحِلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُذَيْفَةَ: " قَدْ، قَدْ " حَتَّى هَبَطَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا هَبَطَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَزَلَ وَرَجَعَ عَمَّارٌ، فَقَالَ: " يَا عَمَّارُ، هَلْ عَرَفْتَ الْقَوْمَ؟ " فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتُ عَامَّةَ الرَّوَاحِلِ وَالْقَوْمُ مُتَلَثِّمُونَ قَالَ: " هَلْ تَدْرِي مَا أَرَادُوا؟ " قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: " أَرَادُوا أَنْ يَنْفِرُوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَطْرَحُوهُ " قَالَ: فَسَارَ عَمَّارٌ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: نَشَدْتُكَ بِاللهِ، كَمْ تَعْلَمُ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ فَقَالَ: أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ فِيهِمْ فَقَدْ كَانُوا خَمْسَةَ عَشَرَ، فَعَذَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهُمْ ثَلَاثَةً قَالُوا: وَاللهِ مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ، وَمَا عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ، فَقَالَ عَمَّارٌ: أَشْهَدُ أَنَّ الِاثْنَيْ عَشَرَ الْبَاقِينَ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ قَالَ الْوَلِيدُ: وَذَكَرَ أَبُو الطُّفَيْلِ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ

لِلنَّاسِ: وَذُكِرَ لَهُ: أَنَّ فِي الْمَاءِ قِلَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنَادِيًا فَنَادَى: "أَنْ لَا يَرِدَ الْمَاءَ أَحَدٌ قَبْلَ رَسُولِ اللهِ فَوَرَدَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ رَهْطًا قَدْ وَرَدُوهُ قَبْلَهُ. فَلَعَنَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ "

حسن: رواه أحمد (23792).

حضرت ابو طفیلؓ سے روایت ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے لوٹ رہے تھے تو آپ ﷺ نے ایک منادی کو حکم دیا اور اس نے یہ اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عقبہ کے راستے سے جا رہے ہیں۔ کوئی اس راستے سے نہ آئے۔ حذیفہؓ رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے چل رہے تھے اور حضرت عمار آپ کی سواری کو تھامے آگے چل رہے تھے۔ اچانک چند نقاب پوش سوار سامنے کی طرف سے عمار کے پاس آگئے۔ وہ آپ ﷺ کی سواری لے کر آگے آگے چل رہے تھے اور حضرت عمار سواریوں کے چہروں پر مارنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے حذیفہؓ سے کہا کافی ہے کافی ہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سواری سے اتر گئے اور عمار واپس ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمار کیا تم نے ان لوگوں کو پہچانا کون تھے؟

عمار نے کہا: میں نے عام سواریوں کو تو پہچانا لیکن لوگ نقاب پوش تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو ان کا ارادہ کیا تھا؟ عمار نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا ارادہ یہ تھا کہ چوپایوں کو بِدکا کر رسول اللہ ﷺ کو سواری پر سے نیچے گرادیں۔ راوی نے کہا: حضرت عمارؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی کے پاس گئے۔ ان صحابی نے پوچھا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، آپ کیا جانتے ہیں کہ اصحاب العقبۃ کتنے تھے؟ حضرت عمار نے فرمایا: چودہ تھے۔ پھر کہا: اگر تم ان میں سے تھے تو پندرہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے تین افراد کا عذر قبول فرمایا۔ ان لوگوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کی آواز نہیں سنی اور نہ ہمیں قوم کے ارادے کا کچھ پتا تھا۔ تو عمار نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ ان میں سے باقی بارہ لوگ دنیاوی زندگی اور آخرت میں اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں۔

ابو ولید نے کہا: ابو طفیل نے ذکر کیا ہے کہ اس غزوے میں رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ اگلی منزل پر پانی کم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک منادی کو حکم دیا کہ یہ اعلان کر دو کہ: پانی کے پاس رسول اللہ ﷺ سے پہلے کوئی نہ جائے، لیکن جب رسول اللہ ﷺ پانی کے پاس آئے تو آپ نے ایک جماعت کو اپنے آنے سے پہلے ہی موجود پایا۔ اس دن رسول اللہ ﷺ نے ان پر لعنت بھیجی۔

1197. عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ: فَبَلَغَهُ أَنَّ فِي الْمَاءِ قِلَّةً، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: أَنْ لَا يَسْبِقَنِي إِلَى الْمَاءِ أَحَدٌ، فَأَتَى الْمَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ قَوْمٌ فَلَعَنَهُمْ حسن: رواه أحمد (23395).

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے دن رسول اللہ ﷺ نکلے۔ آپ کو خبر ملی کہ اگلی منزل پر پانی کم ہے۔ آپ ﷺ نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ پانی کے پاس مجھ سے پہلے کوئی نہ جائے۔ کچھ لوگ آپ ﷺ سے پہلے جا چکے تھے تو آپ ﷺ نے ان پر لعنت کی۔

## 13۔ باب مقال المنافقين لإيذاء النبي ﷺ

## اللہ کے رسول کو ایذا پہنچانے کے لیے منافقین کی گفتگو

1198 عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ قُلْتُ لِمَحْمُودٍ هَلْ كَانَ النَّاسُ يَعْرِفُونَ النِّفَاقَ فِيهِمْ ؟ قَالَ نَعَمْ وَاللهِ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَعْرِفُهُ مِنْ أَخِيهِ وَمِنْ أَبِيهِ وَمِنْ عَمِّهِ وَفِي عَشِيرَتِهِ ثُمَّ يَلْبَسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عَلَى ذَلِكَ. ثُمَّ قَالَ مَحْمُودٌ لَقَدْ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ قَوْمِي عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ مَعْرُوفٍ نِفَاقُهُ كَانَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَيْثُ سَارَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ بِالْحِجْرِ مَا كَانَ وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ دَعَا، فَأَرْسَلَ اللهُ السَّحَابَةَ فَأَمْطَرَتْ حَتَّى ارْتَوَى النَّاسُ قَالُوا: أَقْبَلْنَا عَلَيْهِ نَقُولُ وَيْحَكَ، هَلْ بَعْدَ هَذَا شَيْءٌ قَالَ سَحَابَةٌ مَارَّةٌ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ ضَلَّتْ نَاقَتُهُ فَخَرَجَ أَصْحَابُهُ فِي طَلَبِهَا، وَعِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ، وَكَانَ عَقَبِيًّا بَدْرِيًّا، وَهُوَ عَمُّ بَنِي عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، وَكَانَ فِي رَحْلِهِ زَيْدُ بْنُ اللُّصَيْتِ الْقَيْنُقَاعِيُّ وَكَانَ مُنَافِقًا. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا: فَقَالَ زَيْدُ بْنُ اللُّصَيْتِ وَهُوَ فِي رَحْلِ عُمَارَةَ وَعُمَارَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَلَيْسَ مُحَمَّدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَيُخْبِرُكُمْ عَنْ خَبَرِ السَّمَاءِ وَهُوَ لَا يَدْرِي أَيْنَ نَاقَتُهُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعُمَارَةُ عِنْدَهُ إِنَّ رَجُلًا قَالَ هَذَا مُحَمَّدٌ يُخْبِرُكُمْ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَيَزْعُمُ أَنَّهُ يُخْبِرُكُمْ بِأَمْرِ السَّمَاءِ وَهُوَ لَا يَدْرِي أَيْنَ نَاقَتُهُ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَعْلَمُ إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللهُ وَقَدْ دَلَّنِي اللهُ عَلَيْهَا، وَهِيَ فِي هَذَا الْوَادِي، فِي شِعْبِ كَذَا وَكَذَا، قَدْ حَبَسَتْهَا شَجَرَةٌ بِزِمَامِهَا، فَانْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُونِي بِهَا، فَذَهَبُوا، فَجَاءُوا بِهَا. فَرَجَعَ عُمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ وَاللهِ لَعَجَبٌ مِنْ شَيْءٍ حَدَّثَنَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ آنِفًا، عَنْ مَقَالَةِ قَائِلٍ أَخْبَرَهُ اللهُ عَنْهُ بِكَذَا وَكَذَا لِلَّذِي قَالَ زَيْدُ بْنُ لُصَيْتٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ فِي رَحْلِ عُمَارَةَ وَلَمْ يَحْضُرْ رَسُولَ اللهِ ﷺ زَيْدٌ وَاللهِ قَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ. فَأَقْبَلَ

عُمَارَةُ عَلَى زَيْدٍ يُجَافِي عُنُقَهُ وَيَقُولُ إِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ إِنَّ فِي رَحْلِي لَدَاهِيَةٌ وَمَا أَشْعُرُ اُخْرُجْ أَيْ عَدُوَّ اللّٰهِ مِنْ رَحْلِي، فَلَا تَصْحَبْنِي حسن: رواه محمد بن إسحاق و البيهقي في الدلائل (231232/5).

حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے۔ انھوں نے بنی عبد اشہل کے لوگوں سے روایت کی ہے۔ کہا: میں نے محمود سے دریافت کیا: کیا لوگ اپنے اندر موجود نفاق کو جانتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اللہ کی قسم جانتے تھے۔ آدمی یہاں تک جانتا تھا کہ اس کے بھائی، باپ، چچا اور خاندان کا کون سا فرد منافق ہے۔ پھر ان کے بعض بعض کو شبہ میں ڈال دیتے تھے۔ پھر محمود نے کہا: میری قوم کے بعض لوگوں نے مجھے منافقوں میں ایک شخص کے بارے بتایا جس کا نفاق معروف تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جاتا جہاں آپؐ جاتے تھے۔ ایک دفعہ لوگوں پر سخت تنگی کا وقت آیا تھا، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے بادل بھیجا اور وہ ٹوٹ کر برسا، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے۔ ہم لوگ اس شخص کے پاس آئے، اس سے کہنے لگے: تجھ پر افسوس۔ اس کے بعد بھی کچھ شک باقی ہے؟ اس نے کہا: وہ تو گزرنے والا بادل تھا (جو برس پڑا)۔

ابن اسحاق نے کہا: رسول اللہ ﷺ آگے چلے، آپ کی اونٹنی راستے میں گم ہو گئی۔ آپ کے صحابہ اس کی تلاش میں نکلے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں ایک صاحب تھے جن کا نام عمارہ بن حزم تھا۔ وہ بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک رہے تھے۔ اور وہ بنو عمرو بن حزم کے چچا تھے۔ اور ان کے کجاوے میں زید بن لصیت قینقاعی نامی ایک شخص رہتا تھا، اور وہ منافق تھا۔

ابن اسحاق نے کہا: مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادۃ نے محمود بن لبید کے حوالے سے۔ انھوں نے بنو عبد اشہل کے کچھ لوگوں کے حوالے سے بیان کیا: انھوں نے کہا: زید بن لصیت نے کہا: وہ عمارۃ کے کجاوے میں تھا۔ اور عمارۃ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، کیا محمد یہ دعوی نہیں کرتے کہ وہ نبی ہیں؟ وہ تمھیں آسمان کی خبریں بتاتے ہیں؟ کیا وہ اتنا نہیں جانتے کہ ان کا اونٹ کہاں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اس وقت عمارۃ آپ کے پاس ہی تھے: ایک شخص کہتا ہے: یہ محمد ہیں تمھیں بتاتے ہیں کہ وہ نبی ہیں۔ اور ان کا دعویٰ ہے کہ وہ تمھیں آسمان کی باتیں بتاتے ہیں اور ان کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ ان کی اونٹنی کہاں ہے؟ تو وہ سن لے " اللہ کی قسم! میں صرف اتنا ہی جانتا ہوں جتنا اللہ نے مجھے سکھایا ہے اور جتنا اللہ نے مجھے بتایا ہے۔ وہ اونٹنی اس وادی میں ہے۔ اس اس طرح کی گھاٹی میں ہے۔ ایک درخت میں اس کی لگام الجھی ہوئی ہے۔ جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ۔ لوگ گئے اور اس اونٹنی کو لے آئے۔ پھر عمارہ بن حزم اپنے کجاوے کے پاس لوٹ آئے اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم ایک عجیب چیز ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایک شخص کی گفتگو کے بارے میں بتایا تھا اور وہ ساری گفتگو سنائی جو زید

بن لصیت نے کہی تھی۔ یہ سن کر ایک اور شخص جو عمارہ کے کجاوے میں تھا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر نہیں ہوا تھا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم یہ بات تو تمہارے آنے سے پہلے زید نے کہی تھی۔ تو حضرت عمارہ زید کی گردن پر مارنے لگے اور کہنے لگے۔ اے اللہ کے بندو! میرے پاس آؤ۔ یقینا میرے کجاوے میں ایک مکار ہے اور مجھے نہیں معلوم ہے۔ اے اللہ کے دشمن میرے کجاوے سے نکل جا اور میرے ساتھ مت رہ۔

## 14۔ باب النفاق بعد عهد النبي ﷺ

## عہدِ نبوی ﷺ کے بعد نفاق کا حال

1199 عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ صحيح: رواه البخاري (7113).

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے، فرمایا: یقینا منافقین آج اس سے بدتر حالت میں ہیں جتنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھے۔ وہ اس وقت چھپے تھے اور آج کھلم کھلا نفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

1200 عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الإِيمَانِ، صحيح: رواه البخاري (7114).

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے، فرمایا: یقینا منافقین آج بدتر حالت میں ہیں جتنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھے۔ وہ اس وقت چھپے تھے اور آج کھلم کھلا نفاق کا اظہار کرتے ہیں۔